من یرد اللہ بہ خیرا یفقہہ فی الدین

الحمد للہ علیٰ احسانہ

کہ کتاب بے نظیر من تالیف لطیف مولانا الحاج مولوی حافظ

محمد یوسف صاحب جیپوری

اعنی

حقیقۃ الفقہ

الموسومۃ بالاسم التاریخی

Altaf Hussain Lodhia

اِفَاضَاتُ الجدیدہ

۱۳

علےٰ

ضِیَافۃِ الاَحِبَّہ

بعد تصحیح و نظر ثانی

خادم العلم والعلماء محمد داؤد راز جامع فتاویٰ ثنائیہ وغیرہ ناظم

ادارہ اشاعت دین آف مومن پورہ بمبئی متوطن رہپوا ضلع گوڑگانوہ

(مشرقی پنجاب)

تعداد طبع ایک ہزار — قیمت /٢٥ روپیہ علاوہ محصول ڈاک

Altaf Hussain Lodhia

51/86

COST of this

Altaf Hussain Lodhia

Book Rs. 55

Altaf Hussain Lodhia

Altaf Hussain Lodhia

15

من یرد الله به خیرا یفقهه فی الدین

الحمد لله علی احسانه

کہ کتاب بے نظیر من تالیف لطیف مولانا الحاج مولوی حافظ محمد یوسف صاحب جیپوری

اعنی

حقیقۃ الفقہ

الموسومۃ بالاسم التاریخی

Altaf Hussain Lodhia

اِفَاضَاتُ الجدیدہ ۱۳

علیٰ

ضِیَافَۃِ الاَحِبَّہ

بعد تصحیح و نظر ثانی

خادم العلم و العلماء محمد داؤد راز جامع فتاویٰ ثنائیہ وغیرہ ناظم

ادارہ اشاعت دین آف مومن پورہ بمبئی متوطن [illegible]

(مشرقی پنجاب)

تعداد طبع ایک ہزار

قیمت ۲۵/- روپیہ علاوہ محصول ڈاک

Altaf Hussain Lodhia

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خاکسار نے کتاب ہٰذا اکیسو چھپن کتب (جو بطور نمونہ درج ذیل ہیں) سے عبارات نقل کر کے ہدیہ ناظرین کیا ہے۔ عرض صرف یہ ہے کہ اگر اس کتاب کو اول سے آخر تک ملاحظہ فرمالیں گے تو انشاءاللہ صحیح نتیجہ پر پہونچیں گے۔ ورنہ مقصود مولف فوت ہو جانے کا اندیشہ ہے۔ فقط والسلام۔

دیوہٰذا قرآن مجید۔ کتب احادیث۔ کتب تفاسیر۔ کتب اصول فقہ۔ کتب فقہ۔ کتب تواریخ و سیر و طبقات۔ کتب علم رجال۔ و تصانیف حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ۔ علامہ ابن عربیؒ۔ امام غزالیؒ۔ امام شعرانیؒ۔ علامہ جرجانی۔ ملا معین۔ ملا حسن شرنبلالی۔ امام طحاوی۔ فاضل قندہاری۔ علامہ ابن تیمیہ۔ علامہ ابن قیم۔ علامہ محمد حیات سندھی۔ علامہ سند بن عنان۔ ملا علی قاری۔ علامہ سرخسی۔ علامہ ابن ہمام۔ علامہ ابن حزم۔ علامہ تاج الدین۔ علامہ ابو شامہ۔ علامہ شیخ کردی۔ شاہ عبدالحق دہلوی۔ ملا جیون۔ علامہ مجدد الف ثانی۔ شاہ ولی اللہ۔ شاہ عبدالعزیز۔ امام شوکانی۔ قاضی ثناءاللہ۔ مولانا بحرالعلوم۔ میرزا مظہر جان جاناں شہید۔ مولانا محمد اسمٰعیل شہید۔ مولانا سید نذیر حسین۔ مولانا محمد شاہجہانپوری۔ مولانا ولایت علی۔ علامہ مجد الدین فیروز آبادی۔ مولانا شبلی نعمانی۔ مولوی محی الدین لاہوری، مولانا عبدالحی لکھنوی وغیرہ وغیرہ۔

(نوٹ) کتب کے نام اشتہار میں مفصل درج کیے جائیں گے۔ انشاءاللہ تعالیٰ)

فہرست مضامین کتاب حقیقۃ الفقہ

مضامین	صفحہ	مضامین	صفحہ
حمد و صلوٰۃ	۷	تفصیل بہتر فرقوں کا	۱۸
سبب تالیف	″	تقلید کی تمہید	۳۰
مقدمہ	۸	تقلید کے معنی	″
تمہید مشتمل بر حالات جاہلیت و بعثت	″	تقلید کب سے شروع ہوئی	۳۱
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے کا طرز عمل	۱۲	تقلید کے اسباب	۳۳
صحابہؓ اور تابعین کے زمانے کا طرز عمل	۱۳	تقلید کی ترقی	۳۶
اسلام میں فرقہ بندی	۱۶	حنفی مذہب کی ترقی کے متعلق ایک غلط خیال کا ازالہ	″
تفصیل بہتر فرقوں کی	۱۷	تقلید کی تردید از قرآن و تفاسیر سے	۳۹

مضامین	صفحہ
تقلید کی تردید احادیث سے	۴۲
تقلید کی تردید اقوال صحابہؓ وتابعینؒ وتبع تابعین سے	۴۳
تقلید کی تردید ائمہ اربعہؒ کے اقوال سے	۵۰
اقوال امام ابوحنیفہؒ	۵۱
اقوال امام مالکؒ	۵۳
اقوال امام شافعیؒ	۵۴
اقوال امام احمدؒ	۵۶
اقوال امام ابویوسفؒ و زفر و عافیہ بن یزیدؒ و حسن بن زیادؒ	
و عبداللہ بن مبارکؒ	۵۷
تقلید کی تردید فقہاء و علماء کے اقوال سے	۵۸
تقلید کی تردید ایک نئے طرز پر	۸۳
دوسری طرز	۸۴
تیسری طرز	۸۵
کعبہ شریف میں چار مصلوں کا قائم ہونا	〃
چار مصلوں کا بدعت ہونا	۸۶
حنفی مذہب کی حالت	۸۸
حضرت امام ابوحنیفہؒ اور علم حدیث	〃
قلت کے اسباب	۸۹
سبب اول عدم تحصیل حدیث	〃
سبب دوم عدم سفر در تلاش احادیث	۹۱
سبب سوم عدم تدوین احادیث	۹۲
سبب چہارم قلت عربیت	〃
حضرت امام ابوحنیفہؒ اور اجماع صحابہؓ	۹۳
حضرت امام ابوحنیفہؒ کی رائے اور قیاس میں مہارت	〃

	صفحہ
امام ابوحنیفہؒ کے اجتہاد کے متعلق ایک مغالطہ کا ازالہ	۹۴
امام ابوحنیفہؒ کے شاگردوں کی رائے اور قیاس میں مہارت	۹۵
حضرت امام ابوحنیفہؒ پر جرح	۹۶
امام ابوحنیفہؒ کے شاگردوں اور انکی اولاد پر جرح	۹۹
اہل کوفہ کی حدیث دانی	۱۰۰
فقہاء متاخرین حنفیہ کا حدیث سے تعلق	۱۰۱
کیا حنفی مذہب میں دلائل ہو سکتے ہیں	۱۰۷
فقہ حنفیہ کی حالت	۱۰۸
وجہ اول	〃
وجہ دوم	۱۰۹
فصل اول اسناد کی فرد ہدایت کے متعلق	〃
فصل دوم کتب فقہ کی اسناد امام صاحب تک نہیں پہنچتی	۱۱۰
فصل سوم احادیث مندرجہ کتب فقہ اعتبار کے قابل نہیں	۱۱۳
صاحب ہدایہ کا اقرار	۱۱۶
وجہ سوم	۱۱۷
وجہ چہارم	۱۲۰
فقہ کے متعلق مولوی ولایت علی صاحب حنفی کا فیصلہ	۱۲۱
فقہ کے متعلق امام غزالیؒ کا فیصلہ	〃
مسائل فقہ کے اختلافات کے متعلق ایک مغالطہ کا ازالہ	〃
فقہ کی تدوین کے متعلق ایک مغالطہ کا ازالہ	۱۲۳
شریعت کیا ہے۔	۱۲۴
شان حدیث	۱۲۵
احادیث کا التزام واہتمام	۱۲۹
گردان احادیث	〃

مضامین	صفحہ
کتابت احادیث	۱۳۱
فائدے حدیث کے متعلق	۱۳۲
محدثین کی تعریف	۱۳۳
فائدے متعلق محدثین وکتب احادیث	۱۳۴
حصہ اول	۱۳۶
حمد وصلوٰۃ	〃
ضروری گذارش	۱۳۸
کتاب المشتہ	〃
باب ابراہیم نخعیؒ کے حیلوں کے بیان میں	〃
باب امام ابوحنیفہؒ کے مناقب کے متعلق	۱۳۹
باب فقہاء حنفیہ کے بیان میں	۱۴۱
باب متعلق اختلاف اقوال	〃
باب متعلق تقلید واجتہاد	۱۴۲
باب متعلق فقہ	〃
باب متعلق عقائد	۱۴۳
کتاب الطہارات	〃
باب متعلق وضو	〃
باب متعلق مسواک	۱۴۴
باب بیان میں اُن چیزوں کے جن سے وضو نہیں ٹوٹتا	۱۴۵
باب بیان میں اُن چیزوں کے کہ جن سے وضو ٹوٹ جاتا ہے یا جو مستحب ہیں	〃
باب بیان میں اُن چیزوں کے کہ جن سے غسل لازم نہیں ہوتا	〃
باب غسل لازم ہونے اور دیگر مسائل کے بیان میں	۱۴۶
باب پانی کے متعلق	〃
باب کنویں کے متعلق	۱۴۹
باب استنجے کے متعلق	〃
باب پیشاب کے متعلق	〃
باب پاخانہ وگوبر ومینگنی کے متعلق	۱۵۰
باب عام نجاستوں کے متعلق	۱۵۱
باب شراب کے متعلق	۱۵۳
باب سور کے متعلق	۱۵۴
باب کتے کے متعلق	〃
باب گدھے کے متعلق	۱۵۵
باب دباغت کے متعلق	〃
باب متفرق نجاسات	〃
باب تیمم کے بیان میں	۱۵۶
باب مسح کے بیان میں	〃
کتاب الصلوٰۃ	〃
باب اذان کے بیان میں	〃
باب نماز کی کیفیت میں	〃
باب بیان میں اُن امور کے جن سے نماز فاسد نہیں ہوتی	۱۵۹
باب متعلقات نماز	۱۶۰
باب متعلق جمعہ	۱۶۱
باب متعلق عیدین	۱۶۲
کتاب الزکوٰۃ	〃
کتاب الصوم	〃
باب شک کے روزے کے متعلق	〃
باب اُن چیزوں کے بیان میں کہ جن سے روزہ [illegible]	

مضامین	صفحہ
نہیں ہوتا یا کفارہ لازم نہیں آتا	۱۶۳
باب بیان میں نذر کے	۱۶۴
باب اعتکاف کے بیان میں	۱۶۵
کتاب الحج	"
کتاب النکاح	"
باب مہر کے متعلق	۱۶۶
کتاب الرضاعۃ	۱۶۷
کتاب الطلاق	"
باب نسب کے بیان میں	"
باب عدت کے بیان میں	"
باب حیلوں کے بیان میں	"
کتاب الحدود	۱۶۸
کتاب السیر	۱۷۰
کتاب المفقود	"
کتاب البیوع	۱۷۱
باب سود کے بیان میں	۱۷۲
کتاب القضاء	"
کتاب الشہادۃ	"
کتاب الاجارۃ	"
کتاب الذبائح	"
کتاب الاضحیہ	
کتاب الحظر والاباحۃ	"
کتاب الاشربہ	"
کتاب الجنایات	"

مضامین	صفحہ
کتاب الصید	۱۷۷
حصہ دوم	"
حمد و صلوٰۃ	"
کتاب البغیٰ	"
باب متعلق قرآن و حدیث	"
باب متعلق حدیث	۱۷۸
باب اقوال امام ابوحنیفہؒ کے بیان میں	۱۷۹
باب قول امام شافعی کے بیان میں	۱۸۰
باب قول ملا علی قاری کے بیان میں	"
باب متعلق کتب احادیث	"
باب متعلق ائمہ حدیث	۱۸۲
باب متعلق کتب فقہ	۱۸۳
باب متعلق فرقہ اہلحدیث	"
باب متعلق اجماع	"
باب اہل سنت کی تعریف میں	۱۸۴
باب متعلق اجتہاد	"
باب متعلق تقلید	"
باب متعلق بدعت	۱۸۵
باب متعلق عقائد	"
باب متعلق علم غیب	۱۸۶
باب الفاظ کفریہ و اعمال کفریہ کے متعلق	"
باب مسائل متفرقہ	۱۸۹
کتاب الطہارات	۱۹۰
باب متعلق استخارہ	"

مضامین	صفحہ	مضامین	صفحہ
باب وضوء کے متعلق	۱۹۰	باب مردے کے لیجانے کے متعلق	۲۰۴
باب تیمم کے متعلق	۱۹۱	باب دفن کے متعلق	〃
باب مسح کے متعلق	〃	باب قبور کے متعلق	〃
باب پانی کے متعلق	۱۹۲	باب رسومات کے متعلق	۲۰۵
کتاب الصلوٰۃ	〃	کتاب الزکوٰۃ	
باب اوقات کے متعلق	〃	کتاب الصوم	
باب اذان کے متعلق	〃	باب اعتکاف کے متعلق	۲۰۶
باب صفت نماز کے متعلق	۱۹۳	کتاب الحج	〃
باب متعلقات نماز میں	۱۹۵	کتاب النکاح	〃
باب امامت کے متعلق	۱۹۸	کتاب الطلاق	۲۰۷
باب جماعت کے متعلق	〃	کتاب المفقود	〃
باب وتر کے متعلق	۱۹۹	کتاب الوقف	〃
باب سجدہ سہو کے متعلق	۲۰۰	کتاب الذبائح	〃
باب نماز بدعات کے متعلق	〃	کتاب الاضحیہ	۲۰۸
باب مسجد کے متعلق	〃	باب عقیقہ کے متعلق	〃
باب تہجد کے متعلق	〃	کتاب الشہادۃ	〃
باب تراویح کے متعلق	〃	کتاب العلم	۲۱۰
باب جمعہ کے متعلق	۲۰۱	باب علماء کے متعلق	〃
باب عیدین کے متعلق	۲۰۲	باب فقر کے متعلق	۲۱۱
باب نماز کسوف وخسوف کے بیان	۲۰۳	باب مجتہد کے متعلق	〃
باب نماز استسقاء کے متعلق	〃	باب قاضی کے متعلق	〃
کتاب الجنائز	〃	کتاب الکراہۃ والاباحۃ	۲۱۲
باب مردے کے غسل دینے کے متعلق	〃	نتیجہ ونجات	۲۱۶
باب نماز جنازہ کے متعلق	〃	التماس	۲۲۶

Altaf Hussain Lodhia

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَنْزَلَ عَلٰی عَبْدِهِ الْكِتَابَ وَلَمْ يَجْعَلْ لَهٗ عِوَجًا ۝ تِبْيَانًا لِكُلِّ شَیْءٍ مِنْ اُمُوْرِ الدِّيْنِ الَّذِیْ لَمْ يَجْعَلْ فِيْهِ حَرَجًا ۝ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَی الرَّسُوْلِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الَّذِیْ بَيَّنَ لِلنَّاسِ سُبُلَ الْهُدٰی ۝ ثُمَّ مَنْ اَطَاعَهٗ رَشَدَ وَاهْتَدٰی ۝ وَمَنْ يَّعْصِهٖ فَقَدْ ضَلَّ وَغَوٰی ۝ اَلَّذِیْ صَارَ اِتِّبَاعُهٗ دَلِيْلًا عَلٰی مَحَبَّةِ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ فَقَالَ تَعَالٰی اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ فَطُوْبٰی لِمَنْ اَحَبَّهٗ اَكْثَرَ مِنَ الْاَنْفُسِ وَالْاَهْلِيْنَ مُقْتَدِيًا بِقَوْلِهٖ لَا يُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰی اَكُوْنَ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنْ وَّالِدِهٖ وَوَلَدِهٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ ۝ وَتَبًّا لِمَنْ اَبٰی وَعَصَاهُ ۝ نَصَارٰی مِنْ اَصْحَابِ اِتَّخَذُوْا اَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۝ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ اَجْمَعِيْنَ ۝ وَعَلٰی مَنِ اتَّبَعَهُمْ بِاِحْسَانٍ اِلٰی يَوْمِ الدِّيْنِ

سبب تالیف

آج یہ خاکسار ہیچمدان کج مج زبان جس موضوع پر خامہ فرسائی کرنا چاہتا ہے۔ اس میں علمار کرام نے کافی سے زیادہ حصہ لیا ہے جن میں خاصکر قابلِ ذکر مولوی محی الدین صاحب مرحوم لاہوری مولف

Altaf Hussain Lodhia

ظفر المبین ہیں۔ مولانا موصوف نے اپنی کتاب میں فقہ کی عربی کتابوں سے عبارات نقل کر کے ذیل میں اُنکا ترجمہ سلیس اُردو میں کر دیا ہے۔ تاہم ہمارے حنفی بھائی جو عربی سے ناواقف اور تحقیق سے ناآشنا ہیں اُنکے ترجمہ کی صحت اور عدم صحت کے متعلق طرح طرح کے شکوک پیش کیا کرتے ہیں۔ یا اصلِ حقیقت خوب جانتے سمجھتے ہیں۔ مگر ضد اور نفسانیت سے بطریق تجاہلِ عارفانہ حجت لاتے ہیں۔ اس لئے یہ ناچیز انشاء اللہ اول چند مضامین متعلقہ ضروریہ بصورت **مقدمہ** تحریر ونقل کر کے بعد میں اُن کتب فقہ سے کہ جن کا ترجمہ اُردو میں ہوگیا ہے اور جن کے مولف یا مترجم علمائے احناف ہی ہیں۔ اور اُن کے خواص وعوام کی مقبول ومعمول بہا ہیں۔ مسائل اخذ کر کے دو حصوں میں تقسیم کرتا ہے۔

حصہ اوّل میں وہ باتیں مذکور ہونگی کہ قرآن وحدیث یا اجماع صحابہ کے خلاف اور سراسر عقل وقیاس کے نتائج غیر ضروری ہیں۔ یا جنکی تہذیب۔ اجازت نہیں دیتی۔ اور اُس پر طرہ یہ کہ اُن کو کلام الٰہی اور احادیث نبوی کا مغز وعطر بتلایا جاتا ہے۔

حصہ دوم میں وہ امور صحیحہ مسلمہ علمائے احناف درج کئے جائیں گے کہ جن کے اکثر پر بالخصوص اہلحدیث کا عمل ہے۔ اور جنکی وجہ سے حضرات حنفیہ انواع واقسام کے دل آزار کلمات اہلِ حدیث کے حق میں استعمال کرتے ہیں۔ اور ہر صورت سے ان کے درپئے تخریب رہتے ہیں۔ بلکہ خادمان سنت رسولؐ کو اللہ کی مسجدوں میں عبادت کرنے سے مانع ومزاحم ہو کر خود ظالم وگنہگار بنتے ہیں۔ نعوذ باللہ۔

پس اس تالیف سے غرض صرف رفع اشتباہ عام واصلاح خیالات خام ہے۔ اس لئے ناظرین احباب سے اُمید کہ تحقیق اور اخلاص کی نظر سے بغور وتامل ملاحظہ فرمائیں۔ اور بغض وتعصب سے باز رہیں۔ اور خداوند تعالےٰ شانہ سے دعا ہے کہ اس سعی حقیر کو ماجور ومشکور فرما کر راقم سطور کے لئے باعث فلاح دارین کرے۔ اور جمیع عامہ مسلمین کو اس سے نفع پہونچائے۔ اور اتباع حق کی توفیق بخشے۔ آمین ثم آمین۔ وَمَا تَوْفِيْقِيْ اِلَّا بِاللّٰهِ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَاِلَيْهِ اُنِيْبُ ۝

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝

مُقَدَّمَہ

تمہید مشتمل بر حالاتِ جاہلیت وبعثت

جب عیسٰی علیہ الصلوٰۃ والسلام کا عہدِ مبارک ختم ہوگیا۔ اور اُن کے مخلص حواریوں کا زمانہ بھی

گذر گیا۔ تو شیطان عدو انسان نے پھر میدان خالی پایا اور اپنی تلبیسات کا جال پھیلایا۔ چنانچہ حضرت روح اللہ کے پیروان خلف برسم عادت قدیم اپنی جہالت یا ہوائے نفسانی اور القائے شیطانی سے انجیل آسمانی و احکام ربانی میں ذاتی تصرف و تحریف سے کام لینے لگے۔ اور رفتہ رفتہ قریباً چھ صدیوں میں یہ لوگ اپنے نبی کی اصل ہدایات و ارشادات سے بے خبر ہو کر اپنی یا دوسروں کی عقل و رائے کے پابند اور سخت ضلالت و گمراہی یا فسق و فجور میں مبتلا ہو گئے۔ یہاں تک کہ خود حضرت مسیح ابن مریم کو خدا یا خدا کا بیٹا۔ اور انکی والدہ صدیقہ کو خدا کی بیوی قرار دے لیا۔ اور باوجود اس کے کہ اتباع شریعت موسوی بھی سمجھتے

اسوقت دیگر اہل مذاہب و اقوام دنیا کا حال ان سے بھی بدتر تھا۔ کیونکہ بعض کے پیشوایان مقدس کو سیکڑوں نہیں بلکہ ہزاروں برس گذر چکے تھے۔ جیسے یہود کہ جن کے علماء سوء نے توریت اور صحیفوں کو عوام سے پوشیدہ رکھا۔ اور احکام دین میں بہت کچھ تغیر و تبدل یعنی حرام کو حلال اور حلال کو حرام کر دیا۔ اور امیروں کے لئے آسان تو غریبوں کے لئے سخت قوانین بنا دیئے اور کبھی جب چاہتے اس کو بدل ڈالتے۔ اور جس طرح چاہتے فتوی دیتے۔ اس پر خوب رشوتیں کھاتے۔ اور ریاست کرتے اور اسی وجہ سے جو نبی یا ہادی مخلوق کو راہ راست پر لاتا تو اسکو ستاتے یا مار دیتے اور قتل کرتے۔ الغرض یہود و نصاریٰ نے اپنے علماء اور درویشوں کو گویا خدا بنا رکھا تھا۔ جیسا کہ آیت کلام اللہ اتَّخَذُوْٓا اَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اس کا شاہد ناطق ہے۔ اور اس پر دعوی ان دونوں کا یہی تھا کہ ہم اہل آسمانی کتاب والے ہیں۔ اور بعض کی ابتدا و بنیاد ہی سرے سے غلط تھی کہ جسکی وجہ سے ابلیس ملعون کی حکومت ان پر پورے طور پر مسلط ہو چکی تھی جیسے ایران کے آتش پرست اور ہند کے بت پرست وغیرہ۔ تاہم لوگ بزعم خود برسر حق تھے۔

بالخصوص ملک عرب کفر و شرک۔ بدعات۔ شراب خوری۔ زناکاری۔ قمار بازی۔ چوری۔ غارتگری اور ظلم و زیادتی وغیرہ وغیرہ۔ ان تمام منہیات و منکرات خلاف عقل و نقل کا مرکز بنا ہوا تھا۔ کہ جنکا وجود امم سابقہ میں فرداً فرداً پایا جاتا ہے۔ اور اہل عرب صرف اپنے دین سے خارج بلکہ دائرہ انسانیت سے گذر کر دائرہ حیوانیت پر پہنچ چکے تھے۔ اور انکے قبیلہ قبیلہ بلکہ گھر گھر میں اور خاص خانہ کعبہ میں جہاں تین سو ساٹھ بت رکھے ہوئے تھے خدائے واحد کے سوا ملائکہ، انبیاء اور صالحین سابقین وغیرہ کی تصویروں اور بتوں کی عام پرستش ہوتی تھی اور ہمیشہ لوگ انکی نذر نیاز مانتے رہتے تھے۔ اور خداوند تعالیٰ سے زیادہ ان سے ڈرتے تھے اور شجر و حجر وغیرہ مخلوق پرستی کی کوئی حد نہ تھی۔ ہر وقت ہر جگہ گویا انکا نیا معبود ہوتا تھا۔ اور علاوہ اس کے انکے آباؤ اجداد نے دین میں نئے نئے اور مختلف رسم و آئین اپنی طرف سے مقرر کر لئے تھے جنکے یہ سخت پابند تھے لیکن باایں ہمہ مشرکین عرب خود کو مِلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا وَّمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ پر قائم

سمجھ رہے تھے۔ اور اپنے خود تراشیدہ مذہبی اصول و فروع کو بالکل حق خیال کئے بیٹھے تھے۔

آخر جب اس عالمگیر ظلمت تاریکی میں وہ شاہراہ رسالت کہ جو بندوں کو بخط مستقیم اپنے خالق و معبود حقیقی سے ملانیوالی اور دار السلام نامی مہمان خانۂ خداوندی میں پہونچانیوالی تھی بے نام و نشان اور نسیاً منسیاً ہوگئی۔ اور تمام خلق اللہ نے شیطان اور آباؤ اجداد کی تقلید میں جہنم کا راستہ اختیار کرلیا۔ تب حالات اور واقعات ناگفتہ بہ اس زمانہ کے کہ جس کا لقب جاہلیت ایک صحیح اور واقعی اسم با مسمٰی ہے۔ متقاضی اس امر کے ہوئے کہ خلاف انبیائے سابقین کہ جو صرف اپنی اپنی قوم کی اصلاح کے لئے مبعوث ہوئے تھے کسی ایسے ہادی برحق اور رہبر کامل کا وجود ظہور میں آئے کہ جو اصلاح عالم کا بانی ہو۔

آخر غیرت و حمیت ربانی نے اشتعال پایا۔ اور رحمت یزدانی کا دریا جوش میں آیا۔ تو خالق ارض و سما نے حضرت احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی ذات اکمل صفات کو دنیا میں سرزمین عرب پر جلوہ افروز اور نبی آخر الزماں و رحمت عالم و عالمیان کے تمغہ نشان سے بہرہ اندوز کیا۔

آپ نے بتوفیق ایزدی و تائید صمدی اپنا فرض رسالت و حق نبوت ادا کرنا شروع کیا۔ اور باوجود بے انتہا مصائب و بیحد مشکلات کے اس کام کو باحسن وجوہ اس طرح انجام دیا کہ انوار ہدایت کے اطراف جہان پر لمعان ظلمات کفر و شرک کا نور ہونے لگیں شیاطین نے راہ گریز اختیار کی۔ اور بندگان گم گشتہ راہ نے راہ پائی پس جو لوگ ازلی اشقیا اور محروم القسمت تھے وہ بدستور اپنے باپ دادا کے غلط طریق اور باطل رسم و رواج پر اڑے رہے۔ اور کلام الٰہی کے مقابلہ میں یہی کہتے رہے کہ ہم تو آبائی طریق پر ہی چلیں گے اور جب کوئی برا کام کرتے تو یہی کہتے کہ ہم نے اپنے بڑوں کو ایسا ہی کرتے پایا ہے۔ اور اللہ نے ہم کو اس کام کا حکم کیا ہے جیسا کہ ذیل کی تین آیتوں سے صاف معلوم ہوتا ہے۔

(۱) وَإِذَا قِيلَ لَهُمُ اتَّبِعُوا مَا أَنْزَلَ اللّٰهُ قَالُوا بَلْ نَتَّبِعُ مَا أَلْفَيْنَا عَلَيْهِ آبَاءَنَا ○ أَوَلَوْ كَانَ آبَاؤُهُمْ لَا يَعْقِلُونَ شَيْئًا وَلَا يَهْتَدُونَ ○ ترجمہ اور جب ان سے کہا جاتا ہو کہ اللہ نے جو (حکم) اتارا ہے اس پر چلو تو کہتے ہیں نہیں۔ ہم تو اسی طریق پر چلیں گے جس پر ہم نے اپنے بزرگوں کو چلتے ہوئے پایا بھلا اگرچہ ان کے بزرگ (باپ دادے) بے عقل اور گمراہ ہوں (پارہ ۲ - رکوع ۴ - آیۃ ۳)

(۲) وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ تَعَالَوْا إِلَىٰ مَا أَنْزَلَ اللّٰهُ وَإِلَى الرَّسُولِ قَالُوا حَسْبُنَا مَا وَجَدْنَا عَلَيْهِ آبَاءَنَا ۚ أَوَلَوْ كَانَ آبَاؤُهُمْ لَا يَعْلَمُونَ شَيْئًا وَلَا يَهْتَدُونَ ○ ترجمہ اور جب ان (کافروں) سے کہا جاتا ہے کہ اللہ نے جو اتارا (یعنی قرآن) اسکی اور پیغمبر کی طرف آجاؤ۔ تو کہتے ہیں ہمکو تو وہی طریق کافی ہے جس پر ہم نے اپنے باپ دادوں کو پایا۔ بھلا اگر انکے باپ دادے نرے بے علم اور گمراہ ہوں تب بھی

کیا اُنہیں کی پیروی کریں گے۔ (پارہ ۷۔ رکوع ۳۔ آیۃ ۴)

(۳) وَاِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً قَالُوْا وَجَدْنَا عَلَيْهَآ اٰبَآءَنَا وَاللّٰهُ اَمَرَنَا بِهَا ؕ قُلْ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَاْمُرُ بِالْفَحْشَآءِ ؕ اَتَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۝ ترجمہ اور جب یہ لوگ (یعنی مشرک) کوئی برا کام کرتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم نے اپنے بڑوں کو ایسا ہی کرتے پایا۔ اور اللہ نے ہم کو اس کام کا حکم کیا (اے پیغمبر) کہدے اللہ تعالٰے بُرے کام کا حکم نہیں دیتا۔ کیا جو بات تم کو معلوم نہیں اُس کو اللہ تعالٰے پر لگاتے ہو (پارہ ۸۔ رکوع ۹۔ آیۃ ۳)

جب رسول کریم علیہ التحیۃ والتسلیم نے تمام بری باتوں کی تردید علانیہ کی۔ تو اُن جاہل اور گمراہ آبائی مقلدوں نے آپ سے سخت عداوت کی اور ہر طرح تکلیف پہنچانے لگے حتی کہ خانۂ خدا مسجد الحرام میں عبادت کرنے سے آپکو مانع و مزاحم ہوئے جس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ مَّنَعَ مَسٰجِدَ اللّٰهِ اَنْ يُّذْكَرَ فِيْهَا اسْمُهٗ وَسَعٰى فِيْ خَرَابِهَا ؕ اُولٰٓئِكَ مَا كَانَ لَهُمْ اَنْ يَّدْخُلُوْهَآ اِلَّا خَآئِفِيْنَ ؕ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ وَّلَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۝ ترجمہ اور اُس سے بڑھکر ظالم کون ہے جو خدا کی مسجدوں میں اُس کا نام لینے سے روکے۔ اور ان کو اُجاڑنا چاہے۔ یہ لوگ خود مسجدوں میں آنے پاوینگے مگر ڈرتے ڈرتے وہ دنیا میں ذلیل ہونگے۔ اور آخرت میں بُری مار کھاوینگے۔ (پارہ ۱۔ رکوع ۱۴۔ آیۃ ۲)

آخر جب کچھ لوگ مسلمان ہو گئے تو اُنکی آتش غضب اور بھڑکی جس سے اُن غریب مسلمانوں کو ستانے لگے اور حضرتؐ کی جان و آبرو کے خواہاں بن گئے یہانتک کہ اکثر مسلمان اپنے عزیز و اقارب اور وطن کو چھوڑ کر حبشہ و مدینہ منورہ کی طرف چلے گئے۔ پھر مدینہ کے کچھ لوگ مسلمان ہو گئے تو بحکم خداوندی پیغمبر خدا بھی معہ متعلقین و رفقاء کے مدینہ تشریف لے گئے۔ اور مہاجرینؓ حبشہ بھی آپکے پاس آ گئے۔ چنانچہ یہاں اسلام کی ترقی ہو کر جہاد شروع ہوا۔ اور باپ دادا کے پیرو کار مشرک مقابلہ میں آ کر واصل جہنم ہوئے۔ یا کمال ذلت و خواری زندگی بسر کر کے داخل فی النار ہوئے۔ یا بظاہر کلمہ گو بن کر جان و مال کی سلامتی کو غنیمت سمجھا۔ مگر عقائد و اعمال میں ہمیشہ حیلے بہانہ سے کام لیتے رہے جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ بزبان وحی الٰہی منافق کہلا کر دنیا میں ذلیل و خوار اور عذاب آخرت میں گرفتار ہوئے۔ اور جنکی قسمت میں ایمان کا حصہ میسر اور اس چشمۂ رحمت سے سیراب ہونا مقدر تھا۔ وہ لوگ اسر سری یا پوری مخالفت کے بعد نشانات خداوندی دیکھکر یا بحث و تحقیق کے ذریعے اپنے شکوک رفع کر کے یا اپنی خداداد عقلی اور فراست سے حق سمجھکر جوق در جوق دربار نبوت میں حاضر ہو کر مشرف باسلام۔ اور جان و مال سے فدائے رسول انامؐ ہوئے حتی کہ حضور نبیؐ فداہ روحی کی فیض صحبت سے ایسی تہذیب اور صلاحیت حاصل کر لی۔ کہ پھر نہ صرف انسان بن گئے بلکہ ملائکہ صفت ہو کر اپنے نیک افعال اور حسن اعمال کی بدولت بارگاہِ احدی صمدی سے

بجائے کافر و مشرک نام کے رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمْ وَرَضُوْا عَنْہُ کے معزز لقب سے ممتاز، اور کُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّۃٍ کے خطاب اعلیٰ سے سرفراز ہو کر مرجعِ انام ہوئے۔ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے کا طرزِ عمل

یہ بات سب کی مسلم اور متفق علیہ ہے کہ اس وقت عرب میں عام طور پر نوشت و خواند کا رواج نہ تھا۔ نہ اس کے لئے کوئی باقاعدہ درسگاہیں مقرر تھیں۔ اور جنہوں نے معمولی لکھنا پڑھنا کہیں سے سیکھ بھی لیا تھا وہ بھی شاذ و نادر اور عزیز الوجود تھے۔ اور کلام پاک بھی ایک ہی دفعہ میں بصورت کتاب منزل نہیں ہوا۔ بلکہ حسب ضرورت رفتہ رفتہ بذریعہ وحی نازل ہو کر تیئیس سال کے عرصہ میں پورا ہوا تھا۔ اور اسی طرح ارشادات نبوی بھی ایک ہی وقت یا ایک ہی مجلس میں تمام نہیں ہو سکتے تھے۔ اس لئے احکام شریعت ابتدائے نبوت سے آخر تک من حیث المجموع باقاعدہ مدون کتابت میں نہ آئے تھے اور طریق تعلیم حضرت رسول خدا فداہ ابی و امی کا اکثر و بیشتر زبانی و عملی تھا۔ پس بعد قبول اسلام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے جو کوئی دربارِ نبوت میں حاضر ہوتے وہ نبی کی زبان فیض ترجمان سے جو کچھ سنتے یا کوئی عمل آپ کا دیکھتے اُس کو خوب یاد رکھتے اور عمل کرتے۔ اور جو لوگ اُس مجلس میں موجود نہ ہوتے اُن کو جا کر سناتے۔ بتلاتے۔ اور عمل کراتے۔ اسی طرح جو لوگ فاصلہ پر سکونت پذیر ہوتے وہ باہمی یہ انتظام اور التزام کر لیتے کہ اُن میں سے باری باری ایک شخص ایک دن اور رات آنحضرتؐ کی خدمت میں برابر حاضر رہتا۔ اور جو کچھ آپ سے سنتا یا دیکھتا اپنے لوگوں کو آکر سناتا بتاتا۔ اور جو لوگ دور دراز مسافت پر ہوتے اُن کی تعلیم کے لئے بوقت ضرورت حضرتؐ خود یا اُن کی درخواست پر اصحاب حاضرین میں سے کسی کو بھجوا دیتے یا کبھی کبھی وہ خود آکر مستفید و مستفیض ہوتے اور جو کوئی نیا واقعہ پیش آتا تو وہ دور نزدیک والے خود حاضر ہو کر یا کسی کو بھیج کر رسولؐ خدا سے دریافت کر لیتے۔ اور سب جوں ویسا ہی بے کم و کاست عمل کرتے اور جنت کے مستحق ہوتے۔ چنانچہ ایک اعرابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ مجھے ایسا عمل بتلایئے کہ میں اُس کو کروں تو جنت میں داخل ہوں۔ تو آپ نے ارکان خمسہ کی تعلیم دی۔ سننے پر اُس نے کہا قسم اُس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میں نہ اس سے زیادہ کروں گا نہ اس سے کم جب وہ پھر کر چلا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کی یہ خوشی ہو کہ جنت والوں میں سے کسی آدمی کو دیکھے تو اسکو دیکھ لے۔ (بخاری) اس سے معلوم ہوا کہ احکام دینی کو بجنسہ بلا کم و کاست قائم رکھ کر عمل کرنا بڑی سعادت اور وسیلہ نجات کا ہے۔ اور اُن میں ذاتی تصرف یا تحریف کرنا بڑی شقاوت اور وعید ابدی کا ہے۔ اسی لئے صحابہ رضی اللہ عنہم کو اتباعِ نبویؐ کا پورا خیال اور کامل اہتمام تھا۔ چنانچہ

فرائض و واجبات وغیرہ امور عظیمہ کا تو ذکر ہی کیا ہے۔ خفیف خفیف باتوں بلکہ امور اتفاقیہ میں بھی مخالفت روا نہ رکھتے تھے۔ جیسا کہ واقعات ذیل سے اسکی تصدیق ہوتی ہے۔

(۱) آپ نے ایک خاص ضرورت سے انگوٹھی بنوائی اور پہنی۔ تو سب نے انگوٹھیاں بنوالیں اور پہن لیں جب آپ نے اس کو اتار کر پھینک دیا۔ تو سب نے اتار کر پھینک دیں۔ (بخاری)

(۲) بعض کا ذکر ہے کہ جہاں کہیں آپ سفروں میں اترے۔ یا قضائے حاجت کی۔ تو وہ بلا ضرورت وہاں اترے۔ یا قضائے حاجت کی (ابوداؤد)

(۳) ایک مرتبہ آپ نعلین پہنے ہوئے نماز پڑھ رہے تھے۔ تو آپ نے اثنائے نماز میں کسی ضرورت سے نعلیں اتار دیں۔ تو انہوں نے بھی آپ کو اتارتے دیکھ کر سب نے اتار دیں (ابوداؤد)

(۴) ایک صحابی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس حالت میں دیکھا کہ آپ کے کرتہ کا تکمہ کھلا ہوا تھا تو انہوں نے عمر بھر تکمہ کھلا رکھا۔ (ابوداؤد)

(۵) ایک دفعہ حضرت علیؓ گھوڑے پر سوار ہو کر ہنسے۔ وجہ دریافت کرنے پر آپ نے جواب دیا کہ میں نے رسول اللہؐ کو اس جگہ گھوڑے پر سوار ہو کر اسی طرح ہنستے دیکھا۔ (بخاری)

(۶) ایک مرتبہ حضرت علیؓ نے بعد وضو کھڑے ہو کر پانی پیا۔ اور کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی کیا تھا جیسا میں نے کیا۔ (نسائی)

(۷) ایک سفر میں عبداللہ بن عمرؓ ایک مقام پر راستہ سے ہٹکر چلنے لگے۔ ان سے دریافت کیا تو کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا کرتے دیکھا ہے۔

(۸) اسی طرح عبداللہ بن عمرؓ ہمیشہ مابین مکہ و مدینہ ایک درخت کے نیچے جا کر قیلولہ کرتے۔ اور خبر دیتے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح کرتے دیکھا ہے۔ (مصباح الزجاجہ)

علاوہ ان واقعات کے اور بہت سے امور اسی قسم کے کتب احادیث و سیر میں ملتے ہیں مگر بوجہ طوالت انکی گنجائش نہیں ہے۔ العاقل تکفیہ الاشارۃ

پس خلاصہ اس تمام تقریر کا یہ ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اپنے طرز عمل سے اس بات کو اچھی طرح ثابت کر دیا۔ کہ اتباع سنت میں کسی کو علت و سبب کے دریافت کرنے کی ضرورت نہیں

صحابہؓ و تابعینؒ کے زمانے کا طرز عمل

اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے بعد کے اور خصوصاً آج کل کے علماء کی طرح کتابی علوم و فنون کے ماہر نہ تھے۔ کیونکہ اس قسم کے ذخیروں اور مجموعوں کا وجود ہی اس وقت نہ تھا۔ تاہم انکیں دانفوس بھی

تھے کہ جو کسی زمانہ میں اپنے قدیم آسمانی علم و فضل کی وجہ سے یہود و نصاریٰ کے مایۂ ناز تھے۔ اور ایسے بھی تھے کہ جنکی عقل دور اندیش و رائے صائب وحی الٰہی کے موافق پڑتی تھی۔ اور نبوت کی صلاحیت و قابلیت رکھتے تھے۔ علاوہ اس کے زباندانی تو بالعموم سب کی خانہ زاد تھی برجستہ مسجع و مقفٰی تقریر کرنا اُن کا روزمرہ یا بے ساختہ و بے تامل نظم و اشعار میں واقعات کو بیان کرنا اُن کی ایک معمولی بات تھی۔ اگر بعد وفات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے یہ لوگ اپنی اپنی عقل و رائے پر اعتماد کر بیٹھتے تو اُسی وقت دین میں بہت کچھ تغیر و تبدل واقع ہو جاتا۔ اور بالفرض وہ اپنی قیاس و رائے پر چلتے بھی تو احق بالاولیٰ تھے۔ مگر ان حضرات بابرکات نے باوجود ان کمالات ظاہری و باطنی میں کامل پاکر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نبی برحق تسلیم کیا تھا۔ اور دور اندیشی سے کام لے کر اپنے دل و دماغ وغیرہ سب کو فرمان نبوت ہی کے ماتحت کر دیا تھا (رسول کریمؐ دنیا میں تشریف لے جاتے وقت دو چیز یعنی ایک کلام اللہ دوسرے اپنی سنت اُن میں چھوڑ کر فرما گئے تھے کہ جب تک تم ان دونوں کو مضبوط پکڑے رہو گے گمراہ نہ ہو گے (مشکوٰۃ) چنانچہ اقتضاء بشریت و طبائع متضاد کے ان میں بھی اختلافات باہمی کا وقوع ضروری تھا۔ کہ جن میں اکثر انسانی قدموں کو لغزش ہو جایا کرتی ہے۔ مگر سخت سے سخت اختلاف میں بھی انہوں نے کتاب و سنت کو ہاتھ سے نہیں چھوڑا۔ اور امت محمدیہ کے شیرازہ کو بکھرنے نہیں دیا نیز ہر کام متعلق عبادات یا معاملات میں ان دونوں اصل اصول کو مضبوط پکڑے رہے اور برابر لوگوں کو طریقہ محمدیہ سے واقف کرتے رہے جزاھم اللّٰہ خیر الجزاء۔ بعد وفات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سب سے پہلا اور بڑا اختلاف خلافت کے متعلق واقع ہوا۔ اِدھر مہاجرین کہتے تھے کہ خلیفہ ہم میں سے ہو۔ اُدھر انصار اپنا حق ظاہر کرتے تھے۔ باہم کشمکش ہوئی۔ قریب تھا کہ تلواریں میان سے باہر ہو جائیں۔ تو حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا کہ میں نے آنحضرتؐ کو یہ فرماتے سُنا ہے اَلْاَئِمَّةُ مِنْ قُرَيْشٍ یعنی امامت قریش کا حق ہے۔ یہ سُنتے ہی انصارؓ کے سارے جوش پر پانی پڑ گیا (فتح الباری)

دوسرا واقعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تدفین کا تھا صحابہ میں اختلاف ہوا کہ آپ کس مقام پر دفن ہوں حضرت ابوبکرؓ نے حدیث بیان کی کہ میں نے رسول اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سُنا ہے کہ نبیؐ جہاں کہیں انتقال کریں وہیں دفن کئے جاویں۔ آخر اسی پر فیصلہ ہوا۔

(زمانہ خلافت ابوبکرؓ میں آنحضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ترکہ کی نسبت سوال کیا گیا تو حضرت ابوبکرؓ نے صحابہ رضی اللہ عنہم کی موجودگی میں قسم دیکر سوال کیا کہ بھلا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا ہے کہ نَحْنُ مَعْشَرُ الْاَنْبِیَاءِ لَا نُوْرَثُ مَا تَرَکْنَا صَدَقَۃٌ یعنی ہم انبیاء کی جماعت ہیں ہمارا ترکہ نہیں تقسیم ہوتا جو ہم چھوڑتے ہیں وہ صدقہ ہوتا ہے سب نے بالاتفاق کہا ہاں۔ (بخاری)

حضرت ابوبکرؓ کے زمانے خلافت میں یہ دستور رہا کہ جب کوئی واقعہ پیش آتا تو اول قرآن میں غور کرتے اگر صریح مسئلہ مل گیا تو خیر ورنہ حدیث کے متلاشی ہوتے اور لوگوں سے دریافت کرتے۔ مل جانے پر شکر خدا بجالاتے۔ اگر تلاش سے بھی نہ ملتا تو لوگوں کو جمع کرکے اُنکی رائے اور اجتہاد پر نظر کرتے۔ جب متفق الرائے ہوجاتے تو اسی پر فیصلہ کرتے۔ انتہی ملخصا (دارمی) (حجۃ اللہ البالغہ مطبوعہ صدیقی بریلی ۱۵۱)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اثناء راہ میں سفر شام کے معلوم ہوا کہ وہاں طاعون ہے۔ تو مشورہ کیا گیا ایک گروہ نے کہا واپس لوٹنا مناسب ہے۔ دوسرے نے کہا چلنا چاہیئے گفتگو ختم نہ ہونے پائی تھی کہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ جو جلسہ میں موجود نہ تھے آگئے اور طرفین کی تقریر سنکر فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سُنا ہے کہ جس جگہ تم ہو اور وہاں طاعون آجائے تو وہاں سے بھاگو نہیں اور جہاں طاعون ہو وہاں جاؤ نہیں پس فرمان رسالت سُنتے ہی سب نے سر تسلیم خم کرلیا (بخاری)

(حضرت عثمان رضی اللہ عنہ پر مسجد نبوی کی توسیع اور اُس کو توڑ کر مضبوط بنانے کی بابت اعتراض کیا گیا آپ نے جواب میں کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ فرماتے تھے مَنْ بَنٰی مَسْجِدًا لِلّٰهِ بَنَی اللّٰهُ لَهٗ بَیْتًا فِی الْجَنَّۃِ یعنی جس نے خدا کے لئے مسجد بنائی خدا اُسکے لئے جنت میں گھر بنائیگا

حضرت عثمان و حضرت علی رضی اللہ عنہما عام صحابہؓ کو مخاطب کرکے فرماتے۔ کہ تم لوگوں کو کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وضوء نہ دکھاؤں۔ یہ کہہ کر بلا ضرورت تعلیماً وضو کرکے بتلاتے۔

حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ عام صحابہؓ کو مخاطب کرکے فرماتے۔ کہ کیا میں تم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز نہ دکھاؤں۔ پھر پڑھکر دکھاتے۔)

غرض یہی دستور بالعموم صحابۂ کرامؓ کا تھا۔ اور تابعینؒ بھی اسی کے پابند رہے۔ بلکہ ہر شخص اپنے شوق اور توفیق کے موافق احادیث رسول اللہ علیہ وسلم معلوم کرتا۔ اور جہاں سے اور جس سے ملتیں حصہ لیتا اور عمل کرتا (چنانچہ شاہ ولی اللہ صاحب انصاف مطبوعہ مجتبائی ۱۹۰۵ میں فرماتے ہیں کہ وَقَدْ تَوَاتَرَ عَنِ الصَّحَابَۃِ وَالتَّابِعِیْنَ اَنَّهُمْ كَانُوْا اِذَا بَلَغَهُمُ الْحَدِیْثُ یَعْمَلُوْنَ بِهٖ مِنْ غَیْرِ اَنْ یُّلَاحِظُوْا شَرْطًا۔ ترجمہ صحابہؓ اور تابعینؒ سے بتواتر ثابت ہے کہ جب اُنکو کوئی حدیث پہنچتی تو بدون لحاظ کسی شرط کے وہ اس پر عمل کرلیتے۔)

غرض صحابہؓ اور زمانہ صدر اول کے مسلمان متبع سنت رسول کریمؐ اور پورے طور پر وَاعْتَصِمُوْا

بِحَبْلِ اللّٰہِ جَمِیْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا کے مصداق تھے۔

اسلام میں فرقہ بندی

آہ یہ وہ نقشہ ہے کہ جس سے اسلام نے نہایت بیزاری ظاہر کی ہے۔ تمام قرآن و حدیث اس کی تردید سے بھرپور ہے۔ چنانچہ فرمایا اللہ پاک نے پارہ ۸۔ رکوع ۶ کی پانچویں آیۃ میں اِنَّ الَّذِیْنَ فَرَّقُوْا دِیْنَھُمْ وَکَانُوْا شِیَعًا لَّسْتَ مِنْھُمْ فِیْ شَیْءٍ اِنَّمَآ اَمْرُھُمْ اِلَی اللّٰہِ ثُمَّ یُنَبِّئُھُمْ بِمَا کَانُوْا یَفْعَلُوْنَ ترجمہ۔ جنہوں نے راہیں نکالیں اپنے دین میں اور ہو گئے کئی فرقے تجھ کو (اے محمدؐ) ان سے کچھ کام نہیں ان کا کام حوالے اللہ کے ہے پھر وہی جتا دیگا اُنکو جیسا کچھ کرتے تھے۔

اس آیت کی تفسیر خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی ہے۔ چنانچہ مجمع الزوائد مطبوعہ انصاری جلد ا صـ۲۵ میں ہے کہ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعَائِشَۃَ یَا عَائِشَۃُ اِنَّ الَّذِیْنَ فَرَّقُوْا دِیْنَھُمْ وَکَانُوْا شِیَعًا ھُمْ اَصْحَابُ الْبِدَعِ وَاَصْحَابُ الْاَھْوَآءِ لَیْسَ لَھُمْ تَوْبَۃٌ اَنَا مِنْھُمْ بَرِیْءٌ وَّھُمْ مِنِّیْ بُرَآءُ رَوَاہُ الطَّبْرَانِیُّ ترجمہ عمر بن خطابؓ سے روایت ہے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہؓ سے فرمایا۔ اے عائشہؓ بے شک جن لوگوں نے پھوٹ ڈالی اپنے دین میں اور ہو گئے وہ گروہ گروہ تو وہ اہل بدعت ہیں اور خواہش کی تابعداری کرنے والے نہیں ہے اُنکے لئے توبہ۔ میں اُن سے بیزار ہوں اور وہ مجھ سے بیزار ہیں۔

نیز غنیۃ الطالبین مطبوعہ لاہور ۱۸۹۰ء میں حضرت پیران پیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ:۔ قَالَ[1] رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَتَسْلُکُنَّ سُنَنَ مَنْ قَبْلَکُمْ حَذْوَ النَّعْلِ بِالنَّعْلِ وَلَتَاْخُذُنَّ مِثْلَ اَخْذِھِمْ اِنْ شِبْرًا فَشِبْرٌ وَاِنْ ذِرَاعًا فَذِرَاعٌ وَاِنْ بَاعًا فَبَاعٌ حَتّٰی لَوْ دَخَلُوْا جُحْرَ ضَبٍّ لَدَخَلْتُمْ فِیْہِ مَعَھُمْ اَلَا اِنَّ بَنِیْ اِسْرَآئِیْلَ افْتَرَقَتْ عَلٰی مُوْسٰی بِاِحْدٰی وَسَبْعِیْنَ فِرْقَۃً کُلُّھَا ضَالَّۃٌ اِلَّا فِرْقَۃً وَّاحِدَۃً اَلْاِسْلَامُ وَجَمَاعَتُھُمْ ثُمَّ اِنَّھَا افْتَرَقَتْ عَلٰی عِیْسَی بْنِ مَرْیَمَ بِاثْنَیْنِ وَسَبْعِیْنَ فِرْقَۃً کُلُّھَا ضَالَّۃٌ اِلَّا وَاحِدَۃً اَلْاِسْلَامُ وَجَمَاعَتُھُمْ ثُمَّ اِنَّکُمْ تَکُوْنُوْنَ عَلٰی ثَلٰثَۃٍ وَّسَبْعِیْنَ فِرْقَۃً کُلُّھَا ضَالَّۃٌ اِلَّا فِرْقَۃً وَّاحِدَۃً اَلْاِسْلَامُ وَجَمَاعَتُھُمْ ترجمہ کثیر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے البتہ چلو گے تم راہ اُن لوگوں کی جو پہلے تمہارے تھے (یہود) مانند برابر کرنے جوتی کے ساتھ

[1] مثل اس کے احادیث مختلف الفاظ کے ساتھ صحاح میں موجود ہیں لیکن چونکہ حضرت پیران پیر رحمۃ اللہ علیہ ہمارے برادران احناف کے مُسَلَّمہ امام ہیں اس لئے اُنکی کتاب غنیۃ الطالبین سے حدیث درج کی جاتی ہے۔ وھو ھذا۔

جوتی کے۔ اور البتہ پکڑو گے تم مانند اُنکے پکڑنے کے۔ اگر ایک بالشت پس ایک بالشت اور اگر ایک ہاتھ پس ایک ہاتھ۔ اور اگر دو ہاتھ پس دو ہاتھ۔ یہانتک کہ اگر داخل ہوتے ہیں وہ گوہ کے سوراخ میں البتہ داخل ہوگے تم اس میں ان کے ساتھ خبردار تحقیق بنی اسرائیل جدا ہوئے ہیں۔ موسیٰ پر ساتھ اکہتر فرقوں کے سب گمراہ ہیں مگر ایک فرقہ اسلام کا اور جماعت اُن کی۔ پس تحقیق بنی اسرائیل جدا ہوئے۔ عیسیٰ بیٹے مریم پر ساتھ بہتر (۷۲) فرقوں کے سب گمراہ ہیں مگر ایک فرقہ جو اہل اسلام ہیں اور جماعت انکی۔ پھر تحقیق تم ہوجاؤ گے اوپر تہتر (۷۳) فرقوں کے سب گمراہ ہونگے۔ مگر ایک فرقہ اہل اسلام اور ان کی جماعت۔

تفصیل تہتر (۷۳) فرقوں کی

حضرت پیران پیر شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب غنیۃ الطالبین میں مفصل تشریح فرمائی ہے۔ آپ نے کل اسلامی فرقوں کو دس گروہ پر تقسیم کیا ہے۔ عبارت یہ ہے:۔ فَاَصْلُ ثَلٰثٍ وَّ سَبْعِیْنَ فِرْقَۃً عَشَرَۃٌ اَھْلُ السُّنَّۃِ وَالْخَوَارِجُ وَالشِّیْعَۃُ وَالْمُعْتَزِلَۃُ وَالْمُرْجِئَۃُ وَالْمُشَبِّھَۃُ وَالْجَھْمِیَّۃُ وَالضِّرَارِیَّۃُ وَالنَّجَّارِیَّۃُ وَالْکُلَّابِیَّۃُ

ترجمہ جڑ تہتر فرقوں کی یہ دس گروہ ہیں (۱) اہل سنت (۲) خارجی (۳) شیعہ (۴) معتزلہ (۵) مرجیہ (۶) مشبہ (۷) جہمیہ (۸) ضراریہ (۹) نجاریہ (۱۰) کلابیہ (غنیہ مطبوعہ اسلامیہ لاہور صفحہ ۱۹۲) منجملہ اُنکے ناجی گروہ **اہل سنت والجماعت** ہے۔ اور اہل سنت والجماعت کا صرف ایک ہی فرقہ ہے اور وہ فرقہ محض **اہلحدیث** کا ہی ہے۔ چنانچہ حضرت پیران پیر علیہ الرحمۃ غنیۃ الطالبین میں فرماتے ہیں (۱) وَاَمَّا الْفِرْقَۃُ النَّاجِیَۃُ فَھِیَ اَھْلُ السُّنَّۃِ وَالْجَمَاعَۃِ یعنی فرقہ ناجیہ اہلسنت والجماعت ہے (صفحہ ۱۹۲)۔ (۲) فَاَھْلُ السُّنَّۃِ طَائِفَۃٌ وَّاحِدَۃٌ یعنی اہلسنت کا گروہ ایک ہی ہے (صفحہ ۱۹۲)۔ (۳) اَھْلُ السُّنَّۃِ وَلَا اسْمَ لَھُمْ اِلَّا اسْمٌ وَّاحِدٌ وَّ ھُوَ اَصْحَابُ الْحَدِیْثِ یعنی اہلسنت کا ایک ہی نام ہے اور وہ اہلحدیث ہے (صفحہ ۱۹۲ و ۱۹۳)

باقی رہے ۹ نو گروہ وہ دراصل بنیاد ہیں بہتر گروہوں کی۔ وہ سب کے سب انہیں میں سے پھوٹ کر نکلے ہیں۔ اسی طرح علامہ عبد الکریم شہرستانی مصنف کتاب الملل والنحل نے بھی (جس کو سات سو سال سے زائد گزرے ہیں) تہتر فرقوں کی تفصیل درج کی ہے۔ چنانچہ منجملہ تہتر فرقوں کے ایک فرقہ حقہ اہلسنت کا حال معلوم ہوچکا کہ وہ اہلحدیث ہی ہے۔ باقی بہتر فرقہ ہائے ضالہ کا حال یہاں مفصل بیان کرنا ضروری اور مناسب معلوم ہوتا ہے۔ لہٰذا ہر گروہ اور اس کے پیشوا کا نام معہ اُنکے عقائد کے ہر دو کتاب غنیۃ الطالبین اور کتاب الملل والنحل سے بصورت نقشہ ذیل ہدیہ ناظرین ہے بغور ملاحظہ فرمائیں۔

نقشہ بہتر ۷۲ فرقوں کا

پہلا گروہ خارجیوں کا۔ جس کے پندرہ فرقے حسب ذیل ہیں۔

عموماً یہ گروہ قائل ہے۔ کہ اصحاب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کافر تھے۔ (معیاذ باللہ) اور عذاب قبر و حوض کوثر اور شفاعت کچھ نہیں۔ قبل رویت ہلال کے روزہ رکھنا اور افطار کرنا۔ نماز کو وقت سے تاخیر کر دینا بغیر ولی کے نکاح کر دینا درست ہے۔ متعہ کرنا۔ ایک درہم کے بدلے دو درہم نقد لینا حلال ہے حضرت علیؓ کافر تھے (معاذ اللہ) مرتکب کبیرہ کا کافر ہے۔ (غنیۃ الطالبین مطبوعہ اسلامیہ ص۱۹۳ و کتاب الملل والنحل مطبوعہ مصر ص۶۵)

نمبر شمار	فرقہ کا نام	پیشوا کا نام	عقائد
۱	اَلنَّجْدَاتُ	نَجْدَۃُ بْنُ عَامِرِ الْحَنَفِیْ	تقیہ کرنا قول اور عمل میں جائز ہے۔ لوگوں کے لئے امام ضروری نہیں۔ ذمی کا خون کرنا اور اس کا مال لینا دار التقیہ میں حلال ہے۔ (غنیۃ الطالبین ص۱۹۴ ملل ص۶۹)
۲	اَلْاَزَارِقَۃُ	اَبُوْ رَاشِدْ نَافِعُ بْنُ اَزْرَقْ	حضرت علیؓ و عثمانؓ و عائشہؓ کافر تھے۔ (معاذ اللہ) جس نے کبیرہ گناہ کیا وہ اسلام سے خارج ہو گیا۔ لڑائی سے بیٹھ رہنا کفر ہے۔ مخالفین کی عورتوں اور بچوں کا قتل کرنا جائز ہے۔ (غنیۃ ص۱۹۴ و ملل ص۶۱)
۳	اَلْفُدَیْکِیَۃُ	اِبْنُ فُدَیْک	عام عقیدہ خوارج کا ہے (غنیہ ص۱۹۵)
۴	اَلْعَطَوِیَّۃُ	عَطِیَّۃُ بْنُ اَسْوَدِ الْحَنَفِیْ	خدا کو کسی چیز کا علم نہ تھا۔ جبتک کہ اس نے اپنے لئے علم کو مہیا نہ کیا (غنیہ ص۱۹۵)
۵	اَلْعَجَارِدَۃُ	عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَجْرَدْ اَوْ عَبْدُ الْکَرِیْمِ بْنُ عَجْرَدْ	فرقہ نجدات کا ہم عقیدہ ہے۔ نیز یہ کہ ہجرت فرض نہیں صاحب کبیرہ کافر ہے۔ سورہ یوسف قرآن نہیں بچہ ایمان سے خالی ہے اس کو بعد بلوغت کے دعوت اسلام کی چاہیے۔ اطفال مشرکین ناری ہیں۔ (ملل ص۷۳)
	اَلْمَیْمُوْنِیَّۃُ	مَیْمُوْنُ بْنُ خَالِدْ	عجاردہ کا ہم عقیدہ ہے۔ مگر اطفال کفار جنتی ہیں۔ تقدیر بھلی بری بندہ کی طرف سے ہے۔ بندہ اپنے افعال کا خالق ہے۔

نمبر شمار	نام فرقہ کا	نام پیشوا کا	عقیدہ
			پوتیوں۔ نواسیوں، بھتیجیوں۔ بھانجیوں سے نکاح درست ہے۔ (غنیہ ص۱۹۷ و ملل ص۴۳)
۷	اَلْحَازِمِیَّۃُ	حَازِمُ بْنُ عَلِیٍّ	دوستی اور دشمنی دو صفات ہیں اللہ تعالیٰ کی۔ اور نہیں اُسکے قبضہ میں مگر جو وہ چاہے اللہ تعالیٰ بندوں کے اعمال کا خالق نہیں۔ حضرت علیؓ کے معاملہ میں توقف کرتے ہیں برات میں صراحت نہیں کرتے (غنیہ ص۱۹۵ و ملل ص۴۳)
۸	اَلصَّلْتِیَّۃُ	عُثْمَانُ بْنُ اَبِی الصَّلْت	اطفال نومسلمین سے سکوت لازم ہے حتیٰ کہ بالغ ہوکر اسلام قبول نہ کریں۔ آقا کو اپنے غلام سے اسی طرح غلام کو آقا سے زکوٰۃ لینا جائز ہے (غنیہ ص۱۹۵ و ملل ص۴۳)
۹ ۱۰ ۱۱	اَلْمَعْلُومِیَّۃُ اَلْاَخْنَسِیَّۃُ اَلظَّفْرِیَّۃُ اَلْحَفْصِیَّۃُ	مجہول الاسم اَخْنَسُ حَفْصُ بْنُ اَبِی الْمِقْدَامُ	افعال بندوں کے مخلوق خدا نہیں وغیرہ (غنیہ ص۱۹۵ و ملل ص۴۶) عام عقیدہ خوارج کا۔ اور عقیدہ صلتیہ کا ہے (غنیہ ص۱۹۵) فرق درمیان شرک اور ایمان کے وحدانیت ہے جس نے خدا کو واحد جان کر رسول کا یا بہشت اور دوزخ کا انکار کیا۔ یا قتل نفس وغیرہ سب گناہ کئے۔ زناکاری کو حلال جانا تو وہ شرک سے بری ہے۔ (غنیہ ص۱۹۶)
۱۲	اَلْاَبَاضِیَّۃُ	عَبْدُ اللہِ بْنُ اَبَاض	اطفالِ مشرکین پر توقف ہے۔ مگر جائز ہے کہ بطریق انتقام عذاب ہو۔ مخالفین خواہ اہل قبلہ ہوں کافر ہیں۔ مگر ان سے نکاح جائز ہے (ملل ص۴۶)
۱۳	اَلْبَیْہَسِیَّۃُ اَوْ اَلْبَیْہَسِیَّۃُ	اَبُو بَیْہَسْ اَوْ اَبُو بَیْہَسْ الْہَیْصَمُ بْنُ جَابِر	جبتک انسان اپنے متعلق تمام حلال اور حرام معلوم نہ کرلے مسلمان نہیں۔ ایمان اقرار اور علم اور عمل کا نام ہے۔ مومن کی اولاد مومن اور کافر کی اولاد کافر ہے۔ تقدیر کوئی شے نہیں۔ بندوں کے کاموں میں خدا کی مشیت کو دخل نہیں امام جب کافر ہوجائے تو رعیت بھی خواہ حاضر ہو یا غائب کافر ہوجاتی ہے۔ (غنیہ ص۱۹۰ و ملل ص۴۷)

نمبر شمار	فرقہ کا نام	پیشوا کا نام	عقائد
۱۴	الشمراخیۃ	عبداللہ بن الشمراخ	قتل والدین حلال ہے۔ وغیرہ۔ (غنیہ ص۱۹۶)
۱۵	البدعیۃ	مجہول الحال معلوم نہیں	ہمعقیدہ ازارقہ کا ہے۔ نیز یہ کہ نماز صرف دو رکعت ہیں صبح کو اور دو رکعت شام کو (غنیہ ص۱۹۶)

علاوہ ان کے علامہ شہرستانی نے بعض دیگر فرقوں کے نام اور انکے پیشوا نیز عقائد بیان فرمائے ہیں جو خوارج کے ہمعقیدہ یا انکی شاخ ہیں اور اصولاً سب متفق ہیں۔

دوسرا گروہ شیعہ کا جس کی تین قسمیں ہیں۔ پہلی قسم غالیہ جس کے بارہ فرقے ہیں۔
عموماً اس گروہ کا عقیدہ ہے کہ امام برحق حد خلقت سے نکل کر حد الہیت میں آجاتے ہیں۔ مسئلہ تشبیہ بداء۔ رجعت۔ تناسخ کے قائل ہیں۔ دراصل حضرت علیؓ ہی نبی برحق بلکہ خدا ہیں۔ مگر جبرئیل نے غلطی سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر نزول کیا۔ تقیہ برحق ہے۔ حضرت علیؓ تمام انبیاء سے افضل ہیں وہ آسمان پر بادلوں میں ہیں۔ انکو موت نہیں آخر زمانہ میں تشریف لادیں گے بلکہ تمام امام موت سے بری ہیں۔ قیامت کا حساب اور حشر نہیں ہے۔ (غنیہ ص۱۹۸-۲۰۰ وملل ص۹۰-۱۰۰)

نمبر شمار	فرقہ کا نام	پیشوا کا نام	عقائد
۱۶	البنانیۃ	بنان بن سمعان النہدی	اللہ تعالیٰ شکل وصورت میں مانند انسان کے ہے (غنیہ ص۲۰۰)
۱۷	الجناحیۃ	عبداللہ بن معاویۃ بن عبداللہ بن جعفر الطیار	حضرت آدمؑ کی روح درحقیقت خدا کی روح ہے جس نے تناسخ کیا۔ (غنیہ ص۲۰۱)
۱۸	المنصوریۃ	ابو منصور العجلی	حضرت علیؓ ایک ٹکڑا ہے جو آسمان سے نازل ہوا۔ اور وہ خدا ہے۔ امام ابی منصور نے آسمان پر جاکر خدا سے کلام کیا۔ خدا نے اس کو بیٹا کہا۔ اور سر پر ہاتھ پھیرا۔ وہ بھی آسمان سے نازل ہوا ہے۔ جنت و دوزخ نہیں ہے (غنیہ ص۲۰۱ وملل ص۱۰۳)
۱۹	المغیریۃ[۱]	مغیرۃ بن سعید العجلی	خدا نور ہے اور مع جمیع اعضاء کے مانند صورت انسان کے ہے۔ جس کے سر پر نورانی تاج ہے۔ امام برحق محمد بن عبداللہ بن حسن ہے جس نے مدینہ میں خروج کیا۔ وہ زندہ ہے اس کے لوٹ کر آنے کا انتظار ہے۔ اس سے جبرئیلؑ اور میکائیل بیعت کریں گے۔ (غنیہ ص۲۰۱ وملل ص۱۰۱)

[۱] مغیرہ بن سعید عجلی جس نے بعد خلافت محمد بن عبداللہ بن حسن کے اپنی خلافت کا دعویٰ کیا اس کے بعد اپنی نبوت کا دعویٰ کیا اور حضرت علی کے بارے میں بہت کچھ غلو کرتا تھا۔

نمبر شمار	فرقہ کا نام	پیشوا کا نام	عقائد
۲۰	اَلْخَطَّابِیَۃ	اَبُو الْخَطَّاب مُحَمَّدْ بِنْ اَبِی زَیْنَبْ الاَسَدِیُّ الاَجْدَعْ	امام برحق (خلیفہ وقت) بھی پیغمبر ہے اور ہر وقت ایک پیغمبر ناطق ہوتا ہے۔ اور ایک خاموش بلکہ بعض تو امام کی الوہیت کے قائل ہیں۔ بعض کہتے ہیں کہ دنیا کو فنا نہیں۔ یہی جنت اور دوزخ ہے۔ (غنیہ ص۲۰۱ و ملل ص۱۳۵)
۲۱ و ۲۲	اَلْمُعَمَّرِیَّۃ وَالْعُجَلِیَّہ	عُمَیْرُ ابْنُ بَنَانِ الْعِجْلِیُّ	(شاخ ہے خطابیہ کی جو مذکور ہوا) نیز ترک نماز کے قائل ہیں۔ شراب اور زنا اور تمام محرمات حلال ہیں (غنیہ ص۲۰۱)
۲۳	اَلْبُزَیْعِیَّۃ	بُزَیْع	امام جعفر صادق در اصل خدا تھے۔ جو ان کی صورت میں مخلوقات پر ظاہر ہوا۔ ہر مومن کی طرف وحی نازل ہوتی ہے وہ مرتا نہیں۔ بلکہ ملکوت کی طرف اٹھایا جاتا ہے۔ اور ہر صبح و شام موت کے معائنہ کے مدعی ہیں (غنیہ ص۲۰۱)
۲۴	اَلْمُفَضَّلِیَّۃ	مُفَضَّلُ الصَّیْرَفِیُّ	امام جعفر کی و دیگر ائمہ کی ربوبیت کے قائل ہیں مثل نصاریٰ کے نیز اپنی موت کے قائل ہیں۔ وغیرہ (غنیہ ص۲۰۱)
۲۵	اَلشَّرِیْعِیَّۃ	شَرِیْع	الوہیت پانچ شخصوں میں ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی آل یعنی عباسؓ و علیؓ و جعفرؓ و عقیلؓ (غنیہ ص۲۰۲)
۲۶	اَلسَّبَائِیَّۃ	عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ سَبَاء[1]	حضرت علیؓ جزو خدا ہیں۔ وہ زندہ ہیں۔ شہید نہیں ہوئے مقام ان کا بادل ہے، کڑک اور گرج ان کی آواز ہے۔ بجلی ان کا کوڑا ہے۔ پھر زمین پر نزول کریں گے۔ حضرت علیؓ کا جزو الوہیت انکے بعد اماموں میں تناسخ کرتا ہے (غنیہ ص۲۰۲)
۲۷	اَلْمُفَوِّضِیَّۃ	مَجْهُوْل	اللہ تعالیٰ نے تدبیر خلقت کے تمام اختیارات حضرت علیؓ و دیگر ائمہ کو دیئے۔ اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو قدرت کامل عطا فرما دی۔ لہٰذا دنیا میں خدا تعالیٰ نے کچھ بھی پیدا نہیں کیا۔ (غنیہ ص۲۰۲)

شیعہ کی دوسری قسم زیدیہ جس کے چھ فرقے ہیں۔

[1] عبداللہ بن سبا یہودی تھا دربردہ یہودیت پر قائم رہا اور شکل یہودیت کے اسلام کی تذلیل و تخریب کے درپے رہا حضرت علیؓ نے اسکو عقائد باطلہ اور خیالات فاسدہ کے سبب سے مدائن کی طرف بدر کر دیا تھا ۱۲

عموناً اس گروہ کا عقیدہ مطابق گروہ معتزلہ کے ہے۔ مگر بباعث صحبت واصل بن عطا معتزلی کے مختلف ہو گئے۔ کہتے ہیں کہ امام برحق اولادِ فاطمہؓ سے ہونگے۔ اور محمد و ابراہیم دونوں بیٹے عبداللہ بن حسن بن حسینؓ کے امام برحق تھے۔

عقائد	پیشوا کا نام	فرقہ کا نام	نمبر شمار
امامت مفضول کی بعہد فاضل مصلحتاً جائز ہے۔ پس خلافت ابوبکرؓ و عمرؓ کی بعہد علیؓ مصلحتاً جائز ہے (غنیہ صفحہ ۲۰۲)	زَیدُ بنُ عَلیِّ بنُ حُسَینٌ	اَلزَّیدِیَّہُ	۲۸
خلیفہ برحق حضرت علیؓ ہی ہیں۔ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے گو نام نہیں لیا۔ مگر تصریح ان کی ہی فرمائی ہے۔ ان کے بعد امام حسنؓ پھر امام حسینؓ۔ پھر امام زین العابدینؓ۔ پھر ان کا فرزند زید بن علیؓ۔ تا آنکہ محمد بن عبداللہ بن حسن بن حسن سے امام ابوحنیفہؒ نے برخلاف منصور عباسی کے بیعت کی (غنیہ صفحہ ۲۰۲)	اَبُو الجارُود	اَلجارُودِیَّہُ	۲۹
باوجود حضرت علیؓ کے امت کا ابوبکرؓ و عمرؓ کو خلیفہ منتخب کرنا خطاء اجتہادی ہے لہذا شیخین خلیفہ برحق ہیں۔ اور حضرت عثمانؓ و عائشہؓ و طلحہؓ و زبیرؓ کافر تھے (معاذ اللہ) (غنیہ صفحہ ۲۰۲)	سُلَیمانُ بنُ کَثیرٍ اَو جَریر	اَلسُّلَیمانِیَّہُ	۳۰
ہمعقیدہ سلیمانیہ کا ہے۔ مگر حضرت عثمانؓ کے بارے میں توقف کرتے ہیں اور اکثر ان میں کے مقلد ہیں جو اصول میں معتزلہ کی۔ اور فروع میں امام ابوحنیفہؒ کی تقلید کرتے ہیں (غنیہ صفحہ ۲۰۲)	کَثیرُ النَّوی اَلاَبتَر	اَلبَترِیَّۃُ	۳۱
تبریہ اور سلیمانیہ کا ہمعقیدہ ہے۔ مگر حضرت عثمانؓ کے کفر کا قائل ہے (غنیہ صفحہ ۲۰۳)	نُعَیمُ بنُ الیَمانُ	اَلنُّعَیمِیَّہُ	۳۲
انمیں سے بعض خلافت شیخینؓ کے قائل ہیں۔ اور مسئلہ رجعت کے منکر۔ مگر بعض مسئلہ رجعت کے قائل ہیں۔ اور خلافت شیخین سے منکر۔ (غنیہ صفحہ ۲۰۳)	یَعقُوب	اَلیَعقُوبِیَّہُ	۳۳

شیعہ کی تیسری قسم رافضہ جس کے چودہ ۱۴ فرقے ہیں

عموناً اس گروہ کا عقیدہ ہے۔ کہ خلافت حضرت علیؓ ہی کا حق ہے۔ اور ان کی اولاد کا جو ان سے

خارج نہیں ہوتا مگر غیروں کے ظلم سے۔ یا ان کے تقیہ سے۔ امام معصوم ہیں۔ سہو اور خطا سے۔ شیخین پر تبری کرتے ہیں۔ خدائے تعالیٰ کو کسی چیز کے پیدا ہونے سے پہلے اس کا علم نہیں تھا۔ مردے یوم الحساب سے پہلے دنیا کی طرف لوٹیں گے۔ امام کو دینی اور دنیاوی تمام باتوں اور چیزوں کا علم ہوتا ہے ان سے مثل انبیاءؑ کے معجزات صادر ہوتے ہیں۔

نمبر شمار	فرقہ کا نام	پیشوا کا نام	عقائد
۳۴	اَلْقَطْعِیَّۃُ	مُحَمَّدُ بْنُ الْحَنَفِیَّۃُ	موسیٰ بن جعفر[1] امام برحق ہے۔ اس کے بعد خلافت حق محمد بن حنفیہ کی ہے۔ جو کہ انتظاری کیا گیا ہے۔ اور برخلاف عقیدہ بعض شیعہ کے یہ لوگ موسیٰ کی موت کے قائل ہیں۔ (غنیہ ص۲۰۳)
۳۵	اَلْکَیْسَانِیَّۃُ	کیسان مولیٰ امیر المؤمنین علیؓ	امام برحق محمد بن حنفیہ ہے۔ اس کی شان میں بہت مبالغہ کرتے ہیں۔ کہ انہوں نے تمام علوم ظاہری و باطنی و علوم آفاق اور تمام اسرار پر احاطہ کیا۔ اعتقادات و ارکان شرعیہ میں تاویل کرتے ہیں۔ بعض تناسخ۔ حلول رجعت کے قائل ہیں۔ (غنیہ ص۲۰۳)
۳۶	اَلْکُرَیْبِیَّۃُ	ابن کریب الضریر	عام عقیدہ روافض کا ہے۔ (غنیہ ص۲۰۳)
۳۷	اَلْعُمَیْرِیَّۃُ	عُمَیْر	عمیر کو امام مہدی کے خروج تک امام مانتے ہیں (غنیہ ص۲۰۳)
۳۸	اَلْمُحَمَّدِیَّۃُ	مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ حَسَن	امام قائم رہنے والا محمد بن عبداللہ بن حسن[2] ہے جس نے سوائے بنی ہاشم کے ابی منصور کی طرف امامت کی وصیت کی (غنیہ ص۲۰۳)
۳۹	اَلْحُسَیْنِیَّۃُ	حُسَیْنُ بْنُ اَبِی مَنْصُوْر	حسین بن ابی منصور کی امامت کے قائل ہیں۔ بموجب وصیت ابی منصور کے۔ (غنیہ ص۲۰۳)
۴۰	اَلنَّاوُسِیَّۃُ	نَاوُسُ الْبَصْرِیُّ	امام جعفر صادقؓ اب تک زندہ ہیں۔ اور وہ دوبارہ ظہور کرنے تک نہ مریں گے۔ بلکہ وہی امام مہدی ہیں (غنیہ ص۲۰۳)
۴۱	اَلْاِسْمٰعِیْلِیَّۃُ	اِسْمٰعِیْلُ بْنُ جَعْفَر	امام جعفر صادقؓ فوت ہو گئے۔ ان کے بعد اسمٰعیل امام برحق ہے۔ جو انتظاری کیا گیا ہے۔ بعض نے ان کی موت میں اختلاف کیا ہے۔ اور یہ سبب خلفاء عباسیہ کے

[1] موسیٰ ابن جعفر جس نے ہارون الرشید کے زمانہ میں مدینہ میں خروج کیا۔ چنانچہ ہارون الرشید نے اس کو مدینہ سے خارج کر کے بغداد میں قید کر دیا۔ اور قید خانہ ہی میں زہر دیکر قتل کرایا گیا۔ [2] محمد بن عبداللہ بن حسن نے باوجود ہونے خلیفۃ المسلمین خلیفہ منصور عباسی کے اپنی بغاوت کا اظہار کیا اور خود خلافت کا مدعی ہو کر اپنے نام کی بیعت لینے لگا۔ چنانچہ امام ابو حنیفہؒ اور دیگر علماء نے بھی اس کی حقیت [شاپید] فتویٰ دیا اور بیعت کر لی جس کے باعث امام صاحب منصور عباسی کے حکم سے قید کر دیئے گئے اور کوڑے لگائے گئے۔ پس اسی صدمہ سے آپ کی وفات ہو گئی۔ ۱۵۰ھ (تاریخ الخلفاء ص۱۸۵ و ملل [شامل] ۲۴۲ مصری)

نمبر شمار	فرقہ کا نام	پیشوا کا نام	عقائد
			تقیہ پر محمول کیا ہے (غنیہ صفحہ ۲۰۲ وملل صفحہ ۱۱)
۴۲	اَلْقَرَامِطِيَّة	جَعْفَر	خلیفہ برحق جعفر صادق تک ہوئے جعفر نے محمد بن اسمٰعیل کی ولایت کی تصریح کی ہے۔ اور محمد فوت نہیں ہوا ابتک زندہ ہے اور وہی امام مہدی ہے (غنیہ صفحہ ۲۰۲)
۴۳	اَلْمُبَارَكِيَّة	اَلْمُبَارَك	امامت محمد بن اسمٰعیل کی صحیح ہے۔ اور وہ فوت ہو چکا ہے اسکے بعد خلافت اسکی اولاد میں باقی ہے (غنیہ صفحہ ۲۰۲)
۴۴	اَلشُّمَيْطِيَّة	یحییٰ بن ابی شُمَیط	امام برحق جعفر ہے۔ پھر محمد بن جعفر۔ اس کے بعد خلافت اس کی اولاد میں باقی ہے۔ (غنیہ صفحہ ۲۰۲)
۴۵	اَلْعَمَّارِيَّة اَوِ الْعَمْرِيَّة يُقَالُ لَهُمُ الْاَفْطَحِيَّة	عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرِ الْاَفْطَح[1]	بعد امام جعفر صادق کے امامت ان کے فرزند عبد اللہ کی طرف منتقل ہوئی۔ کیونکہ یہ ان کا فرزند اکبر ہے۔ اور اسمٰعیل اصغر (غنیہ صفحہ ۲۰۲)
۴۶	اَلْمَمْطُورِيَّة مِنْهُمُ الْمُوسَوِيَّة اَوِ الْوَاقِفَة	مُوسَى بْنُ جَعْفَر مَمْطُورَة[2] (فرقہ ممطوریہ کی شاخ ہے)	بعد امام جعفر کے انکے فرزند موسیٰ کی خلافت کے قائل ہیں لیکن اس کی موت پر توقف کرتے ہیں۔ کہ ہم نہیں جانتے کہ آیا وہ فوت ہوا یا نہیں۔ موسیٰ بن جعفر پر توقف کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ وہ ابتک زندہ ہے۔ فوت نہیں ہوگا۔ اور وہی امام مہدی ہے (غنیہ صفحہ ۲۰۲)
۴۷	اَلْاِمَامِيَّة	مُحَمَّدُ بْنُ حُسَيْن	محمد بن حسین امام برحق ہے اور قائم ہے۔ انتظاری کیا گیا ہے۔ بعد میں ظہور کریگا۔ اور زمین کو عدل سے پر کریگا (غنیہ صفحہ ۲۰۵)

تیسرا گروہ معتزلہ کا ہے جس کے چھ فرقے حسب ذیل ہیں۔

عموماً یہ گروہ قائل ہے کہ خدا کی کوئی صفت قدیم نہیں۔ اس کا علم قدرت۔ سمع۔ بصر۔ کلام ارادہ وغیرہ تمام اوصاف حادث ہیں۔ خدا کے عرش پر قرار پکڑنے کا انکار کرتے ہیں۔ نیز پچھلی رات کو آسمان دنیا پر اترنے کا۔ وہ اپنی معلومات کے خلاف بھی ارادہ کر لیتا ہے۔ اور جو کچھ وہ ارادہ کرتا ہے کبھی ہوتا ہے کبھی نہیں ہوتا۔ اپنے غیر کے مقدورات پر اس کو قدرت نہیں۔ بندے اپنے افعال کے آپ خالق ہیں۔ خدا خالق نہیں۔ انسان بدون اجل کے بھی مر جاتا ہے۔ مرتکب کبیرہ کا ایمان سے خارج ہے۔

[1] افطح کہتے ہیں چوڑے اور موٹے پاؤں والے کو چونکہ عبد اللہ اسی طرح کے پاؤں رکھتا تھا۔ لہذا اس کے معتقدین افطحیہ کہلائے (غنیہ صفحہ ۲۰۲)

[2] ممطورہ اس کو کہتے ہیں کہ جو مینہ سے مارا جائے چونکہ یونس بن عبد الرحمن نے جو کہ ممطوریہ کے مقابل فریق میں تھا، ان کو ممطوریہ

اس لئے ابد الآباد جہنم میں رہے گا۔ اُسکے لئے شفاعت بھی نہیں۔ اکثر عذاب قبر اور میزان کے بھی قائل نہیں مردہ کو زندوں کی دعا اور صدقہ کا ثواب اور فائدہ نہیں پہونچتا۔ اہل جنت کو خدا کا دیدار نہیں ہوگا وغیر ذلک۔ (غنیہ ص۲۱۰ و ۲۱۱ وملل ص۲۲)

نمبر شمار	فرقہ کا نام	پیشوا کا نام	عقائد
۴۸	اَلْهُذَیْلِیَّہ	حَمْدَانُ بْنُ اَبُو الْهُذَیْلِ الْعَلَّاف	صفات خداوندی اسکی عین ذات ہیں۔ کلام الٰہی بعض مخلوق ہے اور بعض غیر مخلوق۔ قدرت الٰہی متناہی ہے۔ وغیر ذلک۔
۴۹	اَلنِّظَامِیَّہ	اِبْرَاهِیْمُ بْنُ سَیَّارِ بْنِ هَانِی النِّظَام	انسان حقیقت میں روح کا نام ہے۔ جسم اسکا ظرف ہے۔ اسلئے کہ کسی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں دیکھا۔ بلکہ ان کے ظرف کو دیکھا ہے۔ خدا میں قدرت نہیں کہ اہل بہشت کی نعمتوں اور اہل دوزخ کے عذاب میں کمی بیشی کر سکے۔ ایمان مانند کفر کے ہے۔ اور طاعت مثل معصیت کے اسی طرح فعل نبی صلعم کا مثل فعل ابلیس لعین کے ہے (معاذ اللہ) غنیہ ص۲۱۲ وملل ص۱۸
۵۰	اَلْمُعَمَّرِیَّہ	مَعْمَر	خدا صرف جسم کا خالق ہے اور عوارضات جسمانی جسم کے اختراعی ہیں۔ خدا اُن کا خالق نہیں۔ قرآن فعل جسمانی ہے فعل الٰہی نہیں۔ خداوند تعالیٰ کی ذات قدیم نہیں (غنیہ ص۲۱۲
۵۱	اَلْجُبَّائِیَّہ	اَبُو عَلِی مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ الْجُبَّائِی	بندہ اپنے افعال کا آپ ہی خالق ہے۔ خدا اپنے بندوں کے ارادے پورے کرنے میں انکا تابعدار ہے۔ انشاء اللہ کہنا بیکار ہے۔ پانچ درہم سے ایک حبہ کم چوری کرنے والا فاسق نہیں۔ کرامات اولیاء صحابہؓ وغیرہم کے منکر ہیں (غنیہ ص۲۱۳ وملل ص۲۱)
۵۲	اَلْبَهْشَمِیَّہ	اَبُو هَاشِم عَبْدُ السَّلَام بْنِ الْجُبَّائِی	ہم عقیدہ جبائیہ کا ہے بعض عقائد میں۔ مثلاً دیدار الٰہی سے انکار۔ بندہ اپنے افعال کا خالق ہے۔ وغیر ذلک۔ اور منفرد ہیں ان سے بعض عقائد میں مثلاً صفات الٰہی موجود بالذات نہیں۔ وغیر ذلک (غنیہ ص۲۱۳ وملل ص۱۴)
۵۳	اَلْکَعْبِیَّہ	اَبُو الْقَاسِم الْکَعْبِی الْبَغْدَادِی	خدا سمیع و بصیر نہیں۔ نہ اسمیں صفت ارادہ حقیقتاً پائی جاتی ہے

چوتھا گروہ مرجبیہ کا جس کے بارہ[12] فرقے حسب ذیل ہیں۔
عموماً یہ گروہ قائل ہے کہ جب کسی نے ایک بار کلمہ پڑھ لیا پھر اگرچہ سارے ہی گناہ کرلے ہرگز دوزخ میں نہ جاویگا۔ ایمان صرف قول کا نام ہے عمل ایمان سے خارج ہیں۔ وہ صرف احکام شریعت ہیں لوگوں کا ایمان کم زیادہ نہیں ہوتا ہے۔ (عام لوگ نیک ہوں یا بدفاسق ہوں یا فاجر) ان کا ایمان اور نبیوں اور فرشتوں کا ایمان ایک ہی ہے کم زیادہ نہیں۔ اگرچہ عمل نہ کرے۔ (غنیہ ص۲۰۶)

عقائد	بانی	فرقہ	نمبر
یہ فرقہ دو جماعت میں منقسم ہے۔ بعض تو مرجیہ کے ہم عقیدہ ہیں عموماً اور بعض جبریہ عقیدہ کے ساتھ متفق ہیں۔ نیز عموماً انکار صفات باری میں معتزلہ کے بھی موافق ہیں (غنیہ ص۲۰۶)	جَہْمُ بْنُ صَفْوَان	اَلْجَہْمِیَّۃُ اَلْمُرْجِئَۃُ	۵۴
ایمان صرف معرفت الٰہی کا نام ہے اور عدم معرفت کا نام کفر۔ تثلیث کا اقرار کرنا کفر نہیں ہے اگرچہ یہ کافروں کا قول ہے۔ انکار رسالت سے معرفت باطل نہیں ہوتی۔ نماز عبادت نہیں نہ ایمان میں کمی بیشی ہوتی ہے۔ نہ کفر میں۔	اَبُو الْحُسَیْنِ صَالِحُ بْنُ عُمَرِو الصَّالِحِیْ	اَلصَّالِحِیَّۃُ	۵۵
ہم عقیدہ یونسیہ تھا لیکن نیز یہ کہ توحید کا اقرار کرنا جبتک کہ انبیاء علیہم السلام کی حجت قائم نہو۔ جب ان کی حجت قائم ہوجاوے تو انکا اقرار اور تصدیق بھی ایمان ہی ہے لیکن اقرار اور معرفت اس چیز کی جو خدا کے پاس سے وہ لائے ہیں ایمان میں داخل نہیں۔ (غنیہ ص۲۰۶ وملل ص۱۰۵)	اَبُو شَمِر	اَلشَّمِرِیَّۃُ	۵۶
ایمان صرف معرفت الٰہی اور خضوع اور محبت کا نام ہے دخول جنت کے لیے اخلاص و محبت ہی کافی ہے۔ اعمال و طاعات ضروری نہیں۔ نہ معصیت سے مومن کو کوئی ضرر ہے نہ طاعت داخل معرفت (غنیہ ص۲۰۶ وملل ص۹۹)	یُونُسُ السَّمَرِیْ اَوْ اَلْبَرِیْ	اَلْیُونُسِیَّۃُ	۵۷
ایمان صرف خدا کی معرفت اور رسول کے اقرار کا نام ہے اور جوبات عقل میں جائز نہیں۔ اس کا کرنا اور جو عقل میں جائز ہے۔ اسکا نکرنا ایمان سے متعلق نہیں ہے۔ غرضکہ کل اعمال ایمان سے خارج ہیں۔ (غنیہ ص۲۰۶)	یُونَانْ اَوْ اَبُو ثَوْبَانْ	اَلْیُونَانِیَّۃُ اَوْ اَلثَّوْبَانِیَّۃُ	۵۸

جہم بن صفوان دراصل جبریہ کے اعتقاد رکھتا تھا اور عقائد مرجیہ کا بھی قائل تھا۔ خلافت بنی امیہ کے آخر میں سالم بن احوز مازنی ہسلم یا احوز مرمالی نے مرو میں اس کو قتل کردیا کیونکہ اس نے ترمذ کے علاقہ میں اپنی بدترین بدعات کا شیوع کیا تھا۔ کہ قرآن مخلوق ہے خدا نے موسیٰ سے کلام نہیں کیا۔ نہ وہ دیکھا جاتا ہے۔ نہ اسکا عرش ہے۔ نہ کرسی۔ لہذا استواء علی العرش سے انکار کردیا اور میزان و عذاب قبر سے بھی اور جنت و دوزخ فانی ہیں۔ دیدار الٰہی نہیں ہوگا۔
ایمان صرف معرفت بالقلب کا نام ہے اقرار باللسان ایمان نہیں پس جو شخص بعد معرفت کے قصداً انکار کردے تو بھی ایمان سے خارج نہیں ہوگا نیز اس کے اور انبیاء کے ایمان میں کچھ کمی بیشی نہیں (غنیہ ص۲۰۶ وملل ص۱۰۱)

(غنیہ ص۲۰۶ وملل ص۱۵۱)

نمبر شمار	فرقہ کا نام	پیشوا کا نام	عقائد
۵۹	اَلنَّجَّارِیَّۃُ اَلْمُرْجِیَۃُ	حَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ النَّجَّار	صفات باری میں معتزلہ کے ہمعقیدہ ہے نیز یہ کہ دیدار الٰہی محال ہے۔ ہاں ممکن ہے کہ معرفت قلبی دل سے منتقل ہو کر آنکھوں میں سما جائے۔ اور بجائے دل کے آنکھیں معرفت الٰہی حاصل کر لیں تو یہی دیدار الٰہی ہے۔ کلام الٰہی مخلوق ہے۔ جو شخص قرآن کو مخلوق کہے وہ کافر ہے۔ (تعجب ہے!) خدا کی ذات ہر جگہ اور ہر مکان میں موجود ہے (ملل ۴۳)
۶۰	اَلْغَیْلَانِیَّۃُ	غَیْلَانُ ابْنُ مَرْوَانْ اَوْ ابْنُ حَارِثْ	ہمعقیدہ ہے شمریہ کا۔ نیز ان کے نزدیک اقرار باللسان ہی تصدیق ہے۔ (غنیہ صفحہ ۲۰۸ وملل صفحہ ۴۲)
۶۱	اَلْحَنَفِیَّۃُ	اَبُوْحَنِیْفَہ نُعْمَانُ بْنُ ثَابِتْ	ایمان صرف معرفت الٰہی اور اقرار کرنا ہے خدا اور رسول کا اور جو کچھ وہ خدا کے پاس سے لائے ہیں اجمالی طور پر اسی طرح ذکر کیا برہوتی نے (غنیہ صفحہ ۲۰۸)
۶۲	اَلشَّبِیْبِیَّۃُ	مُحَمَّدُ بْنُ شَبِیْب	ایمان صرف وحدانیت کا اقرار کرنا اور تشبیہ کا اس سے انکار کرنا ہے۔ (غنیہ صفحہ ۲۰۸)
۶۳	اَلْمُعَاذِیَّۃُ	مُعَاذُ الْمَوْصِیْ	جس نے خدا کی نافرمانی کی اسکی نسبت کہیں گے کہ اس نے فسق کا کام کیا لیکن اس کو فاسق نہ کہیں گے۔ اور آدمی فاسق نہ خدا کا دشمن ہے نہ دوست (غنیہ صفحہ ۲۰۸)
۶۴	اَلْمَرِیْسِیَّۃُ	بِشْرُ بْنُ غِیَاثٍ الْمَرِیْسِیْ	ایمان صرف تصدیق کا نام ہے جو دل اور زبان سے ہو اور کفر انکار کا نام ہے (عملیات کو اس میں دخل نہیں) چنانچہ چاند سورج بُت کو سجدہ کرنا کفر نہیں ہے۔ صرف کفر کی علامت ہے (غنیہ صفحہ ۲۰۸)
۶۵	اَلْکَرَّامِیَّۃُ	اَبُوْعَبْدِ اللّٰہِ مُحَمَّدُ بْنُ کَرَّام	ایمان صرف اقرار باللسان کا نام ہے نہ تصدیق بالقلب کا۔ منافقین بھی مومن حقیقی ہیں۔ (اور ان میں بہت سے مختلف فرقے شامل ہیں) (غنیہ صفحہ ۲۰۹ وملل صفحہ ۶۱)

پانچواں گروہ مشبہہ کا جس کے تین فرقے حسب ذیل ہیں

ابوحنیفہ نعمان بن ثابت کوفی مقتدا ہیں فرقہ حنفیہ کے۔ اکثر اہل علم نے نعمان کو مرجیہ فرقے میں شمار کیا ہے جیسا کہ ایمان کی تعریف اور اسکی کمی زیادتی کے بارے میں جو عقیدہ مرجیہ کا ہے انہوں نے بھی بعینہٖ وہی اپنا عقیدہ اپنی تصنیف فقہ اکبر میں درج فرمایا ہے۔ علامہ شہرستانی نے کتاب الملل والنحل میں بھی رجال مرجیہ میں حماد بن ابی سلیمان اور ابوحنیفہ اور ابو یوسف اور محمد بن حسن وغیرہم کو درج کیا ہے اسی طرح غسان کوفی جو فرقہ غسانیہ کا پیشوا ہے ابوحنیفہ کو فرقہ مرجیہ میں شمار کرتا ہے۔ (الملل والنحل مطبوعہ مصر صفحہ ۱۴۱ جلد اول) اور غضب یہ کہ اپنے سرگروہ اور مقتدا حضرت پیران پیر رحمۃ اللہ علیہ نے بھی امام صاحب کو مرجیہ لکھ دیا۔ اب ناظرین باانصاف کہیں انکے ساتھ کیا معاملہ رکھتے ہیں۔ کیا نکی کی گیلا ہوں تو ضرور بند کردیں گے مگر شکر شریف دارج ہو گئے تو بڑی مشکل ہے (مؤلف)

مد: اس بحث کے سلسلہ میں تاریخ اہلحدیث مؤلفہ مولانا میر سیالکوٹی کا مطالعہ بھی مناسب ہے جس سے بہت سی علمی معلومات حاصل ہوں گی (راز)

عموماً یہ گروہ روافض اور کرامیہ کے عقائد پر مشتمل ہے جو حلول اور تشبیہ کے قائل ہیں۔ کہتے ہیں کہ جائز ہے کہ خداوند تعالیٰ کسی شخص کی صورت میں ظہور کرے مثل جبرئیل علیہ السلام کے اور کہتے ہیں کہ اس کو چھو سکتے ہیں۔ اور مصافحہ کر سکتے ہیں۔ اور اس کے مخلص بندے اس کو دنیا اور آخرت میں دیکھتے ہیں۔ وغیر ذٰلک۔ (ملل ص۵۸)

٦٩	فرقہ کا نام	پیشوا کا نام	عقائد
٦٦	اَلْھِشَامِیَۃُ	ھِشَامُ بِنُ الْحَکَمْ	خدا کا جسم ایک نور ہے۔ جو چوڑا لمبا اور موٹا چمکدار ہے۔ مثل ٹکڑے چاندی کے جو حرکت کرتا ہے اور ٹھہر جاتا ہے۔ کھڑا ہو جاتا ہے اور بیٹھ جاتا ہے اور کہتے ہیں کہ سب سے بہتر قد سات بالشت ہے (غنیہ ص۲۱۴)
٦٧	اَلْمُقَاتِلِیَۃُ	مُقَاتِلُ بْنُ سُلَیْمَانْ	خدا کا جسم اور صورت مثل انسان کے ہے جس کے گوشت۔ خون۔ جوڑ۔ اعضا۔ سر۔ زبان۔ گردن وغیرہ ہیں۔ باوجود اس کے وہ غیر مشابہہ ہیں۔ (غنیہ ص۲۱۴ و ملل ص۵۸)
٦٨	اَلْوَاسِمِیَۃُ	مَجْھُوْل	فرقہ غیر معروف ہے جو مشبہہ کے عام عقائد پر ص۲۱۴
	چھٹا گروہ جہمیہ جبریہ کا جس کا ایک ہی فرقہ ہے		
٦٩	اَلْجَھْمِیَۃُ اَلْجَبْرِیَۃُ	جَھْمُ بْنُ صَفْوَانْ	مرجیہ فرقہ سے الگ ہو کر معتزلہ اور جبریہ کے عقائد پر مشتمل ہے۔ اور کہتے ہیں کہ خداوند تعالیٰ کسی چیز کو اس کے پیدا کرنے سے پہلے نہیں جانتا۔ انسان اپنے کاموں پر مختار نہیں نہ وہ خود ارادہ کر سکتا ہے۔ بلکہ قدرت الٰہی کی طرف سے مجبور ہے۔ اور اس کا مکلف ہونا اور ثواب عذاب کا دیا جانا سب کچھ خدا کی طرف سے جبر ہے۔ (غنیہ ص۲۱۴ و ملل ص۲۶)
	ساتواں گروہ ضراریہ کا جس کا ایک ہی فرقہ ہے		
٧٠	اَلضِّرَارِیَۃُ	ضِرَارُ بْنُ عَمْرُو	خدا اس معنی سے عالم اور قادر ہے کہ وہ جاہل اور عاجز نہیں۔ اور خدا کی کوئی ماہیت ثابت ہے۔ مگر اس کا علم اسی کو ہے۔ یعنی وہ اپنے نفس کا شاہد ہے۔ مگر اس کی دلیل اس کو معلوم نہیں (غنیہ ص۲۱۵ و ملل ص۴۸)

یہ ہر دو پیشوایان فرقہ امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے اصحاب کا بھی یہی عقیدہ نقل کرتے ہیں۔ (ملل ص۱۱۴)

نمبر شمار	فرقہ کا نام	پیشوا کا نام	عقائد
آٹھواں گروہ نجاریہ صفاتیہ کا جسکا ایک ہی فرقہ ہے۔			
۷۱	النجاریۃ الصفاتیہ	حسین بن محمد بن عبد اللہ النجار	اول یہ فرقہ معتزلہ کے عقائد پر مشتمل رہا۔ بعدہ ایک جماعت مختلف ہو کر برخلاف روش سلف کے صفات باری تعالیٰ میں تاویل کرنے لگے۔ اور مثل فرقہ شیعہ کے تشبیہ تک نوبت پہونچانے لگے اور کئی جماعتوں میں منقسم ہو گئے (غنیہ صفحہ ۲۱۵ دہلی طبع)
نواں گروہ کلابیہ کا جس کا ایک ہی فرقہ ہے			
۷۲	الکلابیۃ	ابو عبد اللہ بن کلاب	صفات خداوندی قدیم ہیں نہ حادث۔ نہ یہ کہتے ہیں کہ اسکی صفتیں عین ہیں یا غیر اور استواء علی العرش کے قائل نہیں کہتے ہیں کہ خدا کا کوئی مکان نہیں۔ قرآن حروف نہیں رکھ وغیر ذلک (غنیہ صفحہ ۲۱۵)

یہ نئے نئے مذاہب جو پیدا ہوئے صحابہؓ اُن سے محفوظ رہے۔ مگر بعض بعض بدعات اُنکے سامنے شروع ہو گئی تھیں۔ جن کے رد میں اُنہوں نے کوئی دقیقہ اُٹھا نہیں رکھا۔ مثلاً ایک واقعہ درج ذیل ہے:۔ اَخْرَجَ اَبُوْ نُعَیْمِ الْبَصْرِیُّ فِی الْبَحْرِ وَغَیْرُہٗ فِیْ غَیْرِہٖ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّہٗ سَمِعَ قَوْمًا اجْتَمَعُوْا فِیْ مَسْجِدٍ یُّھَلِّلُوْنَ وَیُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ جَھْرًا فَقَامَ اِلَیْھِمْ فَقَالَ مَا عَھِدْنَا ذٰلِکَ فِیْ عَھْدِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَمَا اَرَاکُمْ اِلَّا مُبْتَدِعِیْنَ وَمَا زَالَ یَذْکُرُ ذٰلِکَ حَتّٰی اَخْرَجَھُمْ مِنَ الْمَسْجِدِ ترجمہ عبد اللہ بن مسعودؓ نے سنا کہ لوگ مسجد میں جمع ہو کر لا الٰہ الا اللہ اور درود شریف پڑھتے ہیں۔ یہ خبر پا کر آپ گئے۔ فرمایا کہ اے لوگو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں کسی کو کلمہ و درود پڑھتے اس طرح نہیں دیکھا میں تم کو بدعتی جانتا ہوں بس یہی کہتے رہے۔ یہانتک کہ اُن کو مسجد سے نکلوا دیا۔ قریب قریب یہی مضمون دارمی مطبوعہ رحمانی دہلی صفحہ ۲۶ میں ہے)

(درود شریف کے جلسے کرنے والے اور تیجے کے چنے پڑھنے والے اس پر غور کریں)

اسی طرح تابعین و تبع تابعین ائمہ محدثین و مجتہدین بھی جو قدم بقدم صحابہؓ کے اُس اصلی سیدھے راستے پر چلے آتے تھے ان نئی باتوں اور نئے نئے فرقوں کا رد کرتے رہے۔ وہ ان مستحدث فرقوں کے مقابلہ میں اہلسنّت کہلائے۔ چنانچہ حضرت پیران پیر شیخ عبد القادر جیلانیؒ غنیۃ الطالبین مطبوعہ اسلامیہ لاہور صفحہ ۔۔ میں فرماتے ہیں کہ فَعَلَی الْمُؤْمِنِ اِتِّبَاعُ السُّنَّۃِ وَالْجَمَاعَۃِ فَالسُّنَّۃُ

مَا سَنَّهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلعم وَالْجَمَاعَةُ مَا اتَّفَقَ عَلَيْهِ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلعم ترجمہ مومن پر لازم ہے اتباع سنت اور جماعت کی۔ پس سنت سے مراد سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ اور جماعت سے مراد یہ ہے کہ جس پر صحابہ کا اتفاق ہوا اور کوضیح لوگ مطبوعہ نولکشور صفحہ ۲۵۴ میں ہے۔ اَهْلُ السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ وَهُمُ الَّذِيْنَ طَرِيْقَتُهُمْ طَرِيْقَةُ الرَّسُوْلِ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَاَصْحَابِهٖ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ دُوْنَ اَهْلِ الْبِدَعِ ترجمہ اہلسنت والجماعۃ وہ ہیں کہ جن کا طریقہ طریقہ ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اور آپکے صحابہ رضی اللہ عنہم کا سوائے اہل بدعت کے۔

تقلید کی تمہید

یہ مضمون میرے موضوع سے متعلق ہے۔ اس لئے اس کو ذرا وضاحت سے ہدیۂ ناظرین کرتا ہوں۔ ابتدائے اسلام سے تین سو ۳۰۰ سال تک تو تقلید کا نام و نشان بھی نہ تھا۔ نہ مذاہب اربعہ کی بنیاد پڑی تھی۔ البتہ زمانہ خیر القرون منقضی ہوتے ہی۔ لوگ آراء رجال کی طرف رجوع کرنے لگے سلف کا طریقہ جو احادیث کے ساتھ تمسک کا تھا رخصت ہونے لگا۔ اس کی (تقلید کی) ظاہری صورت پر فریفتہ ہوکر قال اللہ وقال الرسول کو خیر باد کہہ بیٹھے۔ اب اگر کسی طرف سے حدیث آ بھی جاتی ہے تو اس کو اقوال رجال سے دفع کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ کیا یہ صاحب اقوال۔ ائمہ اور زمرہ علماء میں سے نہ تھے۔ آہ یہ سارے کرشمے تقلید کے ہیں۔

تقلید کے معنی

(۱) **اول باعتبار لغت** از غیاث اللغات مطبوعہ نولکشور صفحہ ۱۰۲ (تقلید گردن بند در گردن انداختن و کار بعہد کسے ساختن۔ و بر گردن خود کار گرفتن۔ و مجازاً بمعنی پیروی کسے بے دریافت حقیقت آں) ترجمہ گردن بند گلے میں ڈالنا۔ اور کسی کی ذمہ داری پر کام کرنا۔ اور اپنی گردن پر کوئی کام لے لینا۔ اور معنی مجازی یہ ہیں کہ کسی کی تابعداری بغیر حقیقت معلوم کئے کرنا۔ ایضاً کتاب بہار عجم جلد دوم مطبوعہ نولکشور صفحہ ۲۷ (قلادہ بالکسر گردن بند گلے کا پٹا) قلائد جمع۔

(۲) **دوم باصطلاح شرع** تقلید یہ ہے جس کی بابت ملا علی قاری حنفیؒ اپنی کتاب شرح قصیدہ امالی مطبوعہ یوسفی دہلی صفحہ ۳۴ میں لکھتے ہیں کہ وَالتَّقْلِيْدُ قُبُوْلُ قَوْلِ الْغَيْرِ بِلَا دَلِيْلٍ فَكَاَنَّهٗ لِقَبُوْلِهٖ جَعَلَهٗ قِلَادَةً فِيْ عُنُقِهٖ ترجمہ تقلید قبول کرنا ہے قول غیر کا بغیر ثبوت کے پس گویا کہ اس مقلد نے بوجہ قبول کر لینے اپنے امام کے قول کو اپنے گلے کا ہار بنا لیا۔

(۳) مسلم الثبوت بحر العلوم مطبوعہ نولکشور صفحہ ۶۲۴ اَلتَّقْلِيْدُ اَلْعَمَلُ بِقَوْلِ الْغَيْرِ مِنْ غَيْرِ

حُجَّةٍ ترجمہ تقلید عمل کرنا ہے قول غیر پر بلا دلیل کے۔

(۴) عقد الفرید میں ملا حسن شرنبلالی حنفی فرماتے ہیں کہ :- حَقِيقَةُ التَّقْلِيدِ الْعَمَلُ بِقَوْلِ مَنْ لَيْسَ قَوْلُهٗ اِحْدَى الْحُجَجِ الْاَرْبَعَةِ الشَّرْعِيَّةِ بِلَا حُجَّةٍ مِنْهَا فَلَيْسَ الرُّجُوْعُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْاِجْمَاعِ مِنَ التَّقْلِيْدِ لِاَنَّ كُلًّا مِنْهُمَا حُجَّةٌ شَرْعِيَّةٌ مِنَ الْحُجَجِ الشَّرْعِيَّةِ ترجمہ اصل تقلید کی ایسے شخص کے قول پر عمل کرنا کہ جس کا قول چاروں حجتوں شرعیہ میں سے نہو اور نہ اُس کے قول پر عمل کرنیکی کوئی حجت شرعی ہو سو رجوع کرنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور اجماع کی طرف تقلید نہیں ہے اس لئے کہ یہ دونوں حجتوں شرعیہ میں سے ہیں۔ (معیار الحق مطبوعہ رحمانی ص۳۶)

(۵) مختتم الحصول میں فاضل قندہاری حنفی فرماتے ہیں کہ اَلتَّقْلِيْدُ الْعَمَلُ بِقَوْلِ مَنْ لَيْسَ قَوْلُهٗ مِنَ الْحُجَجِ الشَّرْعِيَّةِ بِلَا حُجَّةٍ فَالرُّجُوْعُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِلَى الْاِجْمَاعِ لَيْسَ مِنْهُ ترجمہ تقلید اُس شخص کے قول پر بلا دلیل عمل کرنا جس کا قول حجتوں شرعیہ میں سے نہ ہو سو رجوع کرنا آنحضرتؐ اور اجماع کی طرف تقلید نہ ٹھہری۔ (معیار الحق مطبوعہ رحمانی ص۳۷)

(۶) علامہ سبکی شرح جمع الجوامع جلد ۲ ص۲۵۱ میں لکھتے ہیں کہ اَلتَّقْلِيْدُ اَخْذُ الْقَوْلِ مِنْ غَيْرِ مَعْرِفَةِ دَلِيْلِهٖ ترجمہ کسی کے قول کو اس کی دلیل کے جاننے کے بغیر قبول کرنا تقلید ہے

(۷) اعلام الموقعین مطبوعہ اشرف المطابع جلد ۱ ص۲۱ میں ہے کہ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنُ خُوَازْمَنْدَادَ الْبَصْرِيُّ الْمَالِكِيُّ اَلتَّقْلِيْدُ مَعْنَاهُ فِي الشَّرْعِ الرُّجُوْعُ اِلَى قَوْلٍ لَا حُجَّةَ لِقَائِلِهٖ وَذٰلِكَ مَمْنُوْعٌ مِنْهُ فِي الشَّرِيْعَةِ وَالْاِتِّبَاعُ مَا ثَبَتَ عَلَيْهِ حُجَّةٌ ترجمہ ابو عبداللہ بن خواز منداد بصری مالکی فرماتے ہیں کہ تقلید کے شرعی معنی یہ ہیں کہ ایسے شخص کی طرف رجوع کرنا جس کا قول حجت نہیں ہے۔ شریعت نے ایسی تقلید سے منع کیا ہے۔ اور اتباع وہ ہے کہ جس پر دلیل ہو۔

غرض مطلب صاف ہے بغیر دلیل قرآن و حدیث کے کسی امام یا فقیہ کی بات مان لینے کو تقلید کہتے ہیں

تقلید کب سے شروع ہوئی

(۱) شاہ ولی اللہ صاحب حجۃ اللہ البالغہ مطبوعہ صدیقی بریلی ص۱۵۷ میں فرماتے ہیں کہ :- اِعْلَمْ اَنَّ النَّاسَ كَانُوْا قَبْلَ الْمِائَةِ الرَّابِعَةِ غَيْرَ مُجْمِعِيْنَ عَلَى التَّقْلِيْدِ الْخَالِصِ

لِمَذْهَبٍ وَّاحِدٍ۔ یعنی معلوم کرنا چاہیئے کہ چوتھی صدی سے پہلے لوگ کسی خالص ایک مذہب پر متفق نہ تھے۔

(۲) روض الریاحین ترجمہ بستان المحدثین مطبوعہ نامی ص۱۰۷ میں شاہ عبدالعزیز صاحب فرماتے ہیں کہ امام مالکؒ کے زمانے تک لوگوں میں ایک مذہب کی تقلید راسخ نہ ہوئی تھی۔

(۳) اعلام الموقعین مطبوعہ اشرف المطابع دہلی جلد اول ص۲۲۲ میں ہے۔ اِنَّمَا حَدَثَتْ هٰذِهِ الْبِدْعَةُ فِي الْقَرْنِ الرَّابِعِ الْمَذْمُوْمَةِ عَلٰى لِسَانِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ یہ تقلید بدعت چوتھی صدی میں جاری ہوئی ہے یہ وہ زمانہ ہے کہ جسکی مذمت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہو چکی ہے۔

(۴) علامہ سندی بن عنان مالکی تحریر فرماتے ہیں کہ وَهُوَ اَيْضًا فِيْ نَفْسِهٖ بِدْعَةٌ مُحْدَثَةٌ لِاَنَّا نَعْلَمُ بِالْقَطْعِ اَنَّ الصَّحَابَةَ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ لَمْ يَكُنْ فِيْ زَمَانِهِمْ وَعَصْرِهِمْ مَذْهَبٌ لِرَجُلٍ مُعَيَّنٍ يُدْرَسُ وَيُقَلَّدُ وَاِنَّمَا كَانُوْا يَرْجِعُوْنَ فِي النَّوَازِلِ اِلَى الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ اَوْ اِلٰى مَا يَتَمَخَّضُ بَيْنَهُمْ مِنَ النَّظَرِ عِنْدَ فَقْدِ الدَّلِيْلِ وَكَذٰلِكَ تَابِعُوْهُمْ اَيْضًا يَرْجِعُوْنَ اِلَى الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ فَاِنْ لَمْ يَجِدُوْا نَظَرُوْا اِلٰى مَا اُجْمِعَ عَلَيْهِ الصَّحَابَةُ فَاِنْ لَمْ يَجِدُوْا اجْتَهَدُوْا وَاخْتَارَ بَعْضُهُمْ قَوْلَ صَحَابِيٍّ فَرَاٰهُ الْاَقْوٰى فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ تَعَالٰى ثُمَّ كَانَ الْقَرْنُ الثَّالِثُ وَفِيْهِ كَانَ اَبُوْ حَنِيْفَةَ وَمَالِكٌ وَالشَّافِعِيُّ وَابْنُ حَنْبَلٍ فَاِنَّ مَالِكًا تُوُفِّيَ سَنَةَ تِسْعٍ وَّسَبْعِيْنَ وَمِائَةٍ وَتُوُفِّيَ اَبُوْ حَنِيْفَةَ سَنَةَ خَمْسِيْنَ وَمِائَةٍ وَفِيْ هٰذِهِ السَّنَةِ وُلِدَ الْاِمَامُ الشَّافِعِيُّ وَوُلِدَ ابْنُ حَنْبَلٍ سَنَةَ اَرْبَعٍ وَّسِتِّيْنَ وَمِائَةٍ وَكَانُوْا عَلٰى مِنْهَاجِ مَنْ مَضٰى لَمْ يَكُنْ فِيْ عَصْرِهِمْ مَذْهَبُ رَجُلٍ مُعَيَّنٍ يَتَدَارَسُوْنَهٗ وَعَلٰى قَرِيْبٍ مِنْهُمْ كَانَ اَتْبَاعُهُمْ فَكَمْ مِنْ قَوْلِهٖ لِمَالِكٍ وَنُظَرَائِهٖ خَالَفَهٗ فِيْهَا اَصْحَابُهٗ وَلَوْ نَقَلْنَا ذٰلِكَ لَخَرَجْنَا عَنْ مَقْصُوْدِ هٰذَا الْكِتَابِ وَمَا ذَاكَ اِلَّا لِجَمْعِهِمْ اٰلَاتِ الْاِجْتِهَادِ وَقُدْرَتِهِمْ عَلٰى ضُرُوْبِ الْاِسْتِدْلَالَاتِ وَلَقَدْ صَدَقَ اللّٰهُ نَبِيَّهٗ صلعم فِيْ قَوْلِهٖ خَيْرُ النَّاسِ قَرْنِيْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ذَكَرَ بَعْدَ قَرْنِهٖ قَرْنَيْنِ الْحَدِيْثُ

فِي صَحِيحِ الْبُخَارِيِّ فَالْعَجَبُ لِأَهْلِ التَّقْلِيدِ كَيْفَ يَقُولُونَ هٰذَا هُوَ الْأَمْرُ الْقَدِيمُ وَعَلَيْهِ أَدْرَكْنَا الشُّيُوخَ وَهُوَ إِنَّمَا حَدَثَ بَعْدَ مِائَتَيْ سَنَةٍ مِنَ الْهِجْرَةِ وَبَعْدَ فَنَاءِ الْقُرُونِ الَّذِي أَثْنَى عَلَيْهِمُ الرَّسُولُ۔

اور یہ تقلید ایک بدعت ہے جو (بعد کے زمانہ میں) پیدا کی گئی۔ اس لئے کہ ہم یقیناً جانتے ہیں کہ صحابہؓ کے زمانہ میں کسی خاص شخص کے نام کا مذہب نہ تھا جس کو پڑھا پڑھایا جاتا ہو اور اسکی تقلید کی جاتی ہو بلکہ وہ لوگ واقعات میں قرآن و حدیث کی طرف رجوع کرتے تھے اور قرآن و حدیث سے نہ ملنے کی صورت میں جس طرف ان کی بصیرت پہنچی۔ اسی طرح تابعینؒ کرتے رہے یعنی قرآن و حدیث کی طرف رجوع کرتے تھے اگر قرآن و حدیث سے نہ ملتا تو اجماع صحابہؓ کی طرف نظر کرتے اگر اجماع بھی نہ ملتا تو خود اجتہاد کرتے۔ اور بعض کسی صحابیؓ کے قول کو قوی سمجھکر اختیار کر لیتے۔ پھر قرن ثالث (تبع تابعین کا زمانہ) آیا اسی قرن میں (امام) ابوحنیفہؒ اور (امام) مالکؒ اور (امام) شافعیؒ اور (امام) احمد بن حنبلؒ ہوئے۔ کیونکہ امام مالکؒ نے ۱۷۹ھ میں وفات پائی اور امام ابوحنیفہؒ نے سنہ ۱۵۰ھ میں وفات پائی اور اسی سال میں امام شافعیؒ پیدا ہوئے۔ اور امام احمدؒ ۱۶۴ھ میں پیدا ہوئے۔ یہ چاروں بھی پہلوں کے طریقہ پر تھے۔ ان کے زمانہ میں بھی کسی خاص شخص کا مذہب مقرر نہ تھا جسکو آپس میں درس دیتے ہوں۔ اور انہیں کے طرز عمل کے قریب قریب انکے اتباع کا بھی یہی طرز عمل تھا۔ بہت سے امام مالکؒ اور ان کے ہم پلہ اماموں کے قول میں جنہیں انہیں کے شاگردوں نے اختلاف کیا۔ اگر ہم ان کو نقل کریں تو اس کتاب سے جو مقصود ہے وہ رہ جاویگا۔ ان شاگردوں نے اس آزادی کے ساتھ خلاف اسی واسطے کیا کہ وہ ان کے (مقلد نہ تھے) بلکہ آلات اجتہاد کے جامع تھے اور استنباط مسائل کے طریقوں پر قادر نہ تھے۔ (بہرحال قرون ثلثہ میں مذہب تقلید پیدا نہ ہوا تھا) اور اللہ نے اپنے نبی صلعم کو ان کے اس قول میں سچا کر دیا کہ بہتر سب فرقوں میں اہل زمانہ میرے ہیں پھر وہ جو ان کے بعد والے ہیں۔ پھر جو انکے بعد والے ہیں۔ اپنے زمانے کے بعد دو زمانوں کا ذکر کیا۔ یہ حدیث صحیح بخاری میں ہے پس اہل تقلید سے تعجب ہے کہ وہ کیسے کہتے ہیں کہ یہ (تقلید والا مذہب) قدیم ہے۔ اور یہی ہم بزرگوں سے دیکھتے چلے آتے ہیں۔ حالانکہ وہ ہجرت سے دو سو برس بعد پیدا ہوا۔ بعد گزرنے ان قرون کے جن کی رسول نے تعریف کی ز الارشاد ص۳۸)

(۵) فتح الباری پارہ چودہ باب فضائل اصحاب النبی صلعم ص۳۵۳ میں علامہ ابن حجرؒ

فرماتے ہیں کہ وَاتَّفَقُوْا اَنَّ الْاٰخِرَ مَنْ كَانَ مِنْ اَتْبَاعِ التَّابِعِيْنَ مِمَّنْ يُقْبَلُ قَوْلُهٗ عَاشَ اِلٰى حُدُوْدِ الْعِشْرِيْنَ وَمِائَتَيْنِ وَفِيْ هٰذَا الْوَقْتِ ظَهَرَتِ الْبِدَعُ ظُهُوْرًا فَاشِيًا الٰى تَوْلِهٖ وَتَغَيَّرَتِ الْاَحْوَالُ تَغَيُّرًا شَدِيْدًا۔ ترجمہ تبع تابعین دو سو بیس (۲۲۰) برس تک زندہ رہے پس اسی وقت سے بدعتیں پھیلنے لگیں اور (دین میں) بہت کچھ تغیر (تقلید سے) واقع ہو گیا۔

(۶) تذکرۃ الحفاظ مطبوعہ دائرۃ المعارف نظامیہ صفحہ ۲۰۲ میں ہے کہ۔ وَكَذَالِكَ كَانَ فِيْ هٰذَا الْوَقْتِ خَلْقٌ مِنْ اَئِمَّةِ اَهْلِ الرَّاْيِ وَالْفُرُوْعِ وَعَدَدٌ مِنْ اَسَاطِيْنِ الْمُعْتَزِلَةِ وَالشِّيْعَةِ وَاَصْحَابِ الْكَلَامِ الَّذِيْنَ مَشَوْا آرَاءَ الْمَعْقُوْلِ وَاَعْرَضُوْا عَمَّا عَلَيْهِ السَّلَفُ مِنَ التَّمَسُّكِ بِالْاٰثَارِ النَّبَوِيَّةِ وَظَهَرَ فِي الْفُقَهَاءِ التَّقْلِيْدُ وَتَنَاقَصَ الْاِجْتِهَادُ۔ ترجمہ اسی طرح اس وقت میں اہل الرائے وفروع (فقہا) کی ایک جماعت اور کتنے سردار معتزلہ اور شیعہ اور اصحاب کلام موجود تھے۔ جو آرائے معقول پر چلے۔ اور سلف کا جو طریقہ احادیث کے ساتھ تمسک کا تھا اس کو چھوڑ دیا۔ اور (اس وقت سے) فقہا میں تقلید ظاہر ہوئی اور طریقہ اجتہاد گھٹنے لگا۔

زمانہ رسول کریم علیہ التحیۃ والتسلیم سے لیکر تینوں زمانوں خیر القرون تک تقلید کا وجود ہی نہ تھا۔ بعد زمانہ خیر القرون کے وجود پایا جاتا ہے۔

تقلید کے اسباب

(۱) شاہ ولی اللہ صاحب انصاف مطبوعہ مجتبائی دہلی صفحہ ۵۹ میں فرماتے ہیں کہ وَكَانَ سَبَبُ ذٰلِكَ تَزَاحُمَ الْفُقَهَاءِ وَتَجَادُلَهُمْ فِيْ مَا بَيْنَهُمْ فَاِنَّهُمْ لَمَّا وَقَعَتْ فِيْهِمُ الْمُزَاحَمَةُ فِي الْفَتْوٰى كَانَ كُلُّ مَنْ اَفْتٰى بِشَيْءٍ نُوْقِضَ فِيْ فَتْوَاهُ وَرُدَّ عَلَيْهِ فَلَمْ يَنْقَطِعِ الْكَلَامُ اِلَّا بِالْمَصِيْرِ اِلٰى تَصْرِيْحِ رَجُلٍ مِنَ الْمُتَقَدِّمِيْنَ فِي الْمَسْئَلَةِ وَاَيْضًا جَوْرُ الْقُضَاةِ فَاِنَّ الْقُضَاةَ لَمَّا جَارَ اَكْثَرُهُمْ وَلَمْ يَكُوْنُوْا اُمَنَاءَ لَمْ يُقْبَلْ مِنْهُمْ اِلَّا مَا لَا يُرِيْبُ الْعَامَّةَ فِيْهِ وَيَكُوْنُ شَيْئًا قَدْ قِيْلَ مِنْ قَبْلُ وَاَيْضًا جَهْلُ رُءُوْسِ النَّاسِ وَاسْتِفْتَاءُ النَّاسِ مَنْ لَا عِلْمَ لَهٗ بِالْحَدِيْثِ وَلَا بِطَرِيْقِ التَّخْرِيْجِ كَمَا تَرٰى ذٰلِكَ ظَاهِرًا فِيْ اَكْثَرِ الْمُتَاَخِّرِيْنَ وَقَدْ نَبَّهَ عَلَيْهِ ابْنُ الْهُمَامِ وَغَيْرُهٗ وَفِيْ ذٰلِكَ الْوَقْتِ يُسَمّٰى غَيْرُ الْمُجْتَهِدِ فَقِيْهًا وَفِيْ ذٰلِكَ

اَلوَقتَ ثَمَّ تَبُوْا حَلَی التَّعَصُّبِ۔ اور وجہ تقلید کی فقہا کا آپس کا دھینگا پیل کرنا اور باہم کر جھگڑا کرنا ہوا۔ کیونکہ جب انہیں فتوی دینے میں مقابلہ آپڑا۔ تو جو کوئی کسی چیز کا حکم دیتا اُس کے فتوی میں اعتراض کیا جاتا اور مانا نہ جاتا۔ اور بدون رجوع کرنیکے متقدمین میں سے کسی کی تصریح پر مسئلہ میں بحث موقوف نہ ہوتی۔ اور ایک وجہ تقلید کی قاضیوں کا حکم کرنا ہے کیونکہ جب اکثر قاضیوں نے ظلم کیا۔ اور امین نہ ہوئے تو اُنکے وہ حکم مقبول ہوتے جن میں عوام کو شک نہ ہو۔ اور جن کو پہلے کسی نے کہا ہو۔ اور ایک وجہ یہ ہوئی کہ بہت سا جاہل ہوئے اور لوگوں نے ایسوں سے مسائل پوچھے جنکو حدیث اور طریق تخریج کا علم نہ تھا جیسے اکثر متاخرین کا حال بظاہر ہی دیکھتے ہو۔ اور ابن ہمام وغیرہ نے اس بات پر تنبیہ کی ہے۔ اور اس وقت میں غیر مجتہد کو فقیہ کہنے لگے۔ اور اسی وقت میں یہ لوگ تعصب پر جم گئے۔

(۲) تذکرۃ الحفاظ جلد ۲ صلا میں ہے کہ فَلَقَدْ تَفَانٰی اَصْحَابُ الْحَدِیْثِ وَتَلَاشَوْا وَتَبَدَّلَ النَّاسُ بِطَلَبِهٖ یَهْزَءُ بِهِمْ اَعْدَاءُ الْحَدِیْثِ وَالسُّنَّةِ وَیَسْخَرُوْنَ مِنْهُمْ وَصَارَ عُلَمَاءُ الْعَصْرِ فِی الْغَالِبِ عَاکِفِیْنَ عَلَی التَّقْلِیْدِ فِی الْفُرُوْعِ مِنْ غَیْرِ تَحْرِیْرٍ لَهَا وَمُکِبِّیْنَ عَلٰی عَقْلِیَاتٍ مِّنْ حِکْمَةِ الْاَوَائِلِ وَاٰرَاءِ الْمُتَکَلِّمِیْنَ مِنْ غَیْرِ اَنْ یَّتَعَقَّلُوْا اَکْثَرَهَا فَعَمَّ الْبَلَاءُ وَاسْتَحْکَمَتِ الْاَهْوَاءُ وَلَاحَتْ مَبَادِیْ رَفْعِ الْعِلْمِ وَقَبْضِهٖ مِنَ النَّاسِ فَرَحِمَ اللّٰهُ امْرَءًا اَقْبَلَ عَلٰی شَانِهٖ وَقَصَرَ مِنْ لِسَانِهٖ وَاَقْبَلَ عَلٰی تِلَاوَةِ قُرْاٰنِهٖ وَبَکٰی عَلٰی زَمَانِهٖ وَاَدْمَنَ النَّظَرَ فِی الصَّحِیْحَیْنِ وَعَبَدَ اللّٰهَ قَبْلَ اَنْ یَّبْغَتَهُ الْاَجَلُ اَللّٰهُمَّ وَفِّقْ وَارْحَمْ (وَاجْعَلْنَا مِنْهُمْ) ترجمہ اصحاب حدیث یکے بعد دیگرے مر گئے اور (جو نیچے وہ) حقیر سمجھے جاتے تھے لوگوں نے علم حدیث کی نگہداشت چھوڑ دی۔ اور حدیث وسنت کے دشمن ہو گئے۔ محدثین کو ٹھٹھا اور مخول میں اڑانے لگے اور اس زمانے کے اکثر علماء فروع دینیات میں بغیر تحقیق کے تقلید پر جم گئے اور عقلیات یعنی علوم حکمت اور آراء متکلمین پر جھک پڑے بغیر سمجھے پس کیسی بلا پھیل گئی اور بدعات (تقلید) قوی ہو گئیں اور علم کے اٹھ جانیکے آثار ظاہر ہو گئے سو اللہ بھلا کرے اس شخص کا جو اپنے حال پر توجہ کرے۔ اور اپنی زبان کو روکے اور قرآن مجید کی تلاوت کیا کرے اور اپنے زمانے کی حالت پر روئے۔ اور بغور صحیحین (بخاری و مسلم) کو دیکھے۔ اور موت کے آنیسے پہلے اللہ کی (سنت طریقہ پر) عبادت کرے اے اللہ تو توفیق دے

اور ہمارے حال پر رحم کر اور ہم کو انہیں لوگوں میں داخل کر جن کے یہ نصیب ہیں

تقلید کی ترقی

(۱) شاہ ولی اللہ صاحب حجۃ اللہ البالغہ مطبوعہ صدیقی بریلی ص۱۵۷ باب الفرق بین اہل الحدیث میں تحریر فرماتے ہیں کہ فَاَیُّ مَذْهَبٍ كَانَ اَصْحَابُهٗ مَشْهُوْرِيْنَ وَوُسِّدَ اِلَيْهِمُ الْقَضَاءُ وَالْاِفْتَاءُ وَاشْتَهَرَ تَصَانِيْفُهُمْ فِى النَّاسِ وَدَرَسُوْا دَرْسًا ظَاهِرًا اِنْتَشَرَ فِىْ اَقْطَارِ الْاَرْضِ وَلَمْ يَزَلْ يَنْتَشِرُ كُلَّ حِيْنٍ وَاَىُّ مَذْهَبٍ كَانَ اَصْحَابُهٗ خَامِلِيْنَ وَلَمْ يُوَلَّوُا الْقَضَاءَ وَالْاِفْتَاءَ وَلَمْ يَرْغَبْ فِيْهِمُ النَّاسُ اِنْدَرَسَ بَعْدَ حِيْنٍ ترجمہ جس مذہب کے اصحاب مشہور ہوئے اور خدمت قضاء اور افتاء انکے سپرد ہوئی اور انکی تصانیف لوگوں میں مشہور ہوئیں اور لوگوں نے ان کو پڑھا پڑھایا تو وہ اطراف عالم میں پھیل گیا اور ہمیشہ روز بروز بڑھتا گیا اور جس مذہب کے اصحاب غیر مشہور ہوئے اور قاضی و مفتی نہ بنائے گئے اور لوگ انکی طرف متوجہ نہ ہوئے وہ مذہب کچھ دنوں کے بعد مٹ گیا۔

(۲) خاصکر حنفی مذہب کو امام ابو یوسفؒ وغیرہ کی وجہ سے زیادہ ترقی ہوئی چنانچہ شاہ ولی اللہ صاحب حجۃ اللہ البالغہ مطبوعہ صدیقی بریلی ص۱۵۱ میں فرماتے ہیں کہ وَكَانَ اَشْهَرُ اَصْحَابِهٖ (اَبِىْ حَنِيْفَةَؒ) ذِكْرًا اَبُوْ يُوْسُفَ تَوَلّٰى قَضَاءَ الْقُضَاةِ اَيَّامَ هَارُوْنَ الرَّشِيْدِ فَكَانَ سَبَبًا لِظُهُوْرِ مَذْهَبِهٖ وَالْقَضَاءِ بِهٖ فِىْ اَقْطَارِ الْعِرَاقِ وَخُرَاسَانَ وَمَا وَرَاءَ النَّهْرِ ترجمہ امام ابو حنیفہؒ کے شاگردوں میں سب سے زیادہ شہرت امام ابو یوسفؒ کی ہوئی۔ ہارون رشید کے عہد میں قاضی القضات کا منصب ان کو حاصل ہوا۔ اسکی وجہ سے امام ابو حنیفہؒ کا مذہب پھیل گیا۔ اور تمام اطراف عراق، خراسان، ماوراء النہر تک اس کا قبضہ ہو گیا۔

حنفی مذہب کی ترقی کے متعلق ایک مغالطہ کا ازالہ

ہمارے برادران احناف فرمایا کرتے ہیں کہ حنفی مذہب کی اس قدر ترویج و شہرت اسکی حقیت کی دلیل ہے چنانچہ اکثر سلاطین بھی اسی مذہب کے پابند رہے ہیں۔

جواب یہ ہے کہ کسی مذہب کا رواج پا جانا اور سلاطین کا اسی مذہب کو اختیار کرنا اس مذہب کی حقیت کی دلیل نہیں ہو سکتی۔ بادشاہ اور عام لوگ تو اسی مذہب کو ضرور پسند کرینگے جو ان کی طبیعت اور خواہش کے موافق ہو اور جس میں وسعت اور آزادی زیادہ ہو۔ چونکہ حنفی مذہب اسی کا مصداق تھا اور ہے اس لئے اس کی ترقی ہونا قرین قیاس ہے۔

اب میں یہ دکھانا چاہتا ہوں کہ سلاطین کا میلان اس طرف کیسے ہوا۔ اپنے لفظوں میں نہیں۔ بلکہ کتب تواریخ سے۔ چنانچہ ابن خلکان مطبوعہ ایران جلد ۲ صفحہ ۲۶۳ میں لکھتے ہیں کہ سبب عروج امام ابو یوسفؒ اور ہارون رشید کے یہاں ان کی رسائی کا ذریعہ یہ ہوا کہ ہارون رشید نے اپنے گھر میں کسی کو زنا کرتے خود دیکھا اور سخت کوفت میں ہوا کہ کیا کریں۔ خادم سے کہا کہ کسی فقیہ کو لے آ۔ امام ابو یوسفؒ کو اس خادم سے پہلے ربط تھا وہ انہیں کو لے گیا۔ ہارون رشید نے ان سے پوچھا کہ اگر امام وقت خود کسی کو زنا کرتے دیکھے تو کیا کرے۔ اور اس وقت ہارون رشید کے چہرے پر رنج کے آثار نمایاں تھے۔ امام ابو یوسفؒ سمجھ گئے کہ یہ ہارون رشید کے گھر کا واقعہ ہے۔ انہوں نے فتویٰ دیا کہ اس صورت میں حد نہیں ہے۔ ہارون رشید بہت خوش ہوا۔ اور امام ابو یوسفؒ کو انعام عطا فرمایا۔ اس قصہ کے ذکر کرنے کے بعد ابن خلکان جلد ۲ صفحہ ۲۶۳ میں لکھتے ہیں کہ فَصَارَ ذٰلِكَ اَصْلًا لِلنِّعْمَةِ یعنی امام ابو یوسفؒ کو ہارون رشید کے دربار میں عروج کی ابتداء یہ ہوئی۔ پھر رفتہ رفتہ قاضی ہوئے۔ ہارون رشید کی ساری سلطنت میں قاضی انہیں کی تجویز سے مقرر ہوئے تھے اور انہیں سے امام ابو حنیفہؒ کے مذہب کی ترویج اور شہرت ہوئی۔ چنانچہ اسی موقع میں ابن خلکان جلد ۲ صفحہ ۲۶۳ میں لکھتے ہیں کہ مَا كَانَ فِيْ اَصْحَابِ اَبِيْ حَنِيْفَةَ مِثْلُ اَبِيْ يُوْسُفَ لَوْلَا اَبُوْ يُوْسُفَ مَا ذُكِرَ اَبُوْ حَنِيْفَةَ۔ ترجمہ امام ابو حنیفہؒ کے شاگردوں میں ابو یوسفؒ کا مثل نہیں تھا۔ اگر ابو یوسفؒ نہ ہوتے تو امام ابو حنیفہؒ کا ذکر کبھی نہ ہوتا۔

تاریخ الخلفاء مطبوعہ مصر صفحہ ۱۱۱ میں لکھتے ہیں کہ سلفی نے طیوریات میں بسند ابن مبارکؒ نقل کیا ہے کہ جب ہارون رشید خلیفہ ہوا تو اپنے باپ کی ایک لونڈی پر اس کی طبیعت آئی۔ اور اپنی خواہش اس پر ظاہر کی۔ اس لونڈی نے کہا کہ میں تمہارے لئے حلال نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ تمہارے باپ نے میرے ساتھ خلوت کی تھی۔ پھر ہارون رشید کا عشق بڑھا تو اس نے قاضی ابو یوسفؒ کو بلا کر کہا کہ اس لونڈی کے حلال ہونے کی کوئی صورت تمہارے پاس ہے۔ قاضی صاحب نے کہا کہ کیا لونڈی جو دعویٰ کریگی وہ مان لیا جاویگا۔ آپ اس کی بات نہ مانئے کیونکہ وہ جھوٹ سے محفوظ نہیں۔ ابن مبارکؒ کہتے ہیں کہ میں کس سے تعجب کروں آیا اس بادشاہ سے جس نے مسلمانوں کے خون و مال میں ہاتھ ڈالا۔ اور اپنے باپ کی حرمت کا لحاظ نہ کیا۔ یا اس لونڈی سے کہ بادشاہ نے اس سے خواہش کی اور اس نے پرہیز کیا۔ یا اس قاضی (ابو یوسفؒ) فقیہ زمانہ سے کہ اجازت دیدی۔ اِهْتَكَ حُرْمَةَ اَبِيْكَ وَاقْضِ شَهْوَتَكَ وَصَيِّرْهُ فِيْ رَقَبَتِيْ یعنی (اے ہارون رشید) اپنے باپ کی ہتک حرمت کر اور اپنی خواہش

پوری کر۔ اور اس (گناہ) کو میری گردن میں ڈال۔ (اللہ رے جرأت)

تاریخ الخلفاء صفحہ ۱۲۱ میں ہے کہ سلفی نے عبداللہ ابن یوسف سے روایت کی ہے کہ ہارون رشید نے قاضی ابو یوسف سے کہا کہ میں نے ایک لونڈی خریدی ہے اور میں چاہتا ہوں کہ بغیر عدت پوری ہوئے اس وقت میں اس سے صحبت کروں۔ آپ اسکے حلال ہونے کا بتائیے، پاس کوئی حیلہ ہو۔ قاضی صاحب نے کہا ہاں آپ وہ لونڈی اپنے کسی لڑکے کو ہبہ کر دیجئے اور اسکے بعد اس سے نکاح کر لیجئے۔ اس فتویٰ پر ہارون رشید نے ایک لاکھ درہم انعام کا حکم دیا۔ قاضی صاحب نے کہا یہ روپیہ اسی وقت رات ہی کو مجھے مل جائے۔ اس پر کسی نے کہا کہ خزانچی اپنے گھر ہے اور دروازے تمام بند ہو چکے ہیں (بھلا اب صبر کی تاب کہاں تھی) قاضی صاحب فرماتے ہیں کہ فَقَدْ كَانَتِ الْاَبْوَابُ مُغْلَقَةً حِيْنَ دَعَانِيْ فَفُتِحَتْ یعنی جب ہم بلائے گئے تھے تب بھی تو دروازے بند تھے آخر کھولے گئے۔

انکے سوا اور بھی قصے ہیں جو بخوف طوالت نظرانداز کئے جاتے ہیں[1]۔

ناظرین اب تو سمجھ گئے کہ حنفی مذہب کے ترقی کے اسباب کیا تھے۔

قطع نظر ان قصوں کے مسائل حنفیہ پر غور کرنے سے پتہ لگ جاتا ہے کہ اس مذہب کو امراء و سلاطین کے اختیار کرنے کی وجہ کیا تھی۔ حاشیہ ہدایۃ الفقہ حصہ اول کے مسائل ملاحظہ فرما کر مسئلہ [illegible] ملاحظہ فرمائیں۔ مرد نے جھوٹے گواہ پیش کر کے دعویٰ کیا کہ میرا فلاں عورت سے نکاح ہو گیا اور قاضی نے تسلیم کر کے ڈگری دیدی تو مرد کو اس عورت سے وطی کرنی جائز ہے (ابو حنیفہ) ترجمہ ہدایہ جلد ۲ صفحہ ۲۲ اردو عالمگیری جلد ۳ صفحہ ۲۲۱ شرح وقایہ اردو صفحہ ۲۱۔

اسی قسم کے مسائل کی وجہ سے اس زمانہ کے محدثین کے وہ اشعار ہیں جو ابن قتیبہ نے کتاب المعارف مطبوعہ مصر صفحہ ۱۷۰ میں نقل کئے ہیں جن میں کا آخری شعر یہ ہے۔

وَكَمْ مِنْ فَرْجٍ مُحْصَنَةٍ عَفِيْفَةٍ ۔۔۔ اُحِلَّ حَرَامُهَا بِاَبِيْ حَنِيْفَةَ

کتنی ایک پاکدامن عورتوں کی شرمگاہیں ۔۔۔ جو حرام تھیں ابو حنیفہؒ کی بدولت حلال کر دی گئیں

امراء کو تیمم میں منہ پر خاک ملنا انکی نفاست طبع کے خلاف ہے یا کہ صاف چکنے پتھر (سنگ مرمر، یاقوت، ہیرا، یشب، عقیق، زمرد) پر تیمم جائز ہے اگرچہ دھلا ہوا ہو۔ صبح کو اٹھنا امراء سے نہیں ہو سکتا حنفی مذہب میں صبح کی نماز آخر وقت پڑھنی چاہئے لہٰذا انہوں نے اسی کو اختیار کیا نماز میں دیر تک ٹھہرنا امیروں پر گراں ہے حنفی مذہب میں صرف بقدر ایک آیت قیام کرنا اور رکوع و سجود میں دیر نہ لگانا کافی ہے۔ امراء کو یہی آسان معلوم ہوا۔ رمضان میں سوا فرج کے ناف یا ران

[1] تاریخ الخلفاء صفحہ ۲۲۹ قَالَ التَّمِيْمِيُّ ابْنُ ... سَمِعْتُ ... يُوْسُفَ يَقُوْلُ عِنْدَ ... وَفَاتِهِ كُلُّ مَا اَفْتَيْتُ بِهِ فَقَدْ رَجَعْتُ عَنْهُ اِلَّا مَا وَافَقَ الْكِتَابَ وَالسُّنَّةَ ۔ ترجمہ ۔ ابن تمیمی کہتے ہیں میں نے امام ابو یوسف کے وفات کے وقت انہیں کہتے سنا کہ میں نے جو فتوے دیئے ہیں ان میں جو قرآن و حدیث کے موافق نہوں ان سب سے میں توبہ کرتا ہوں اور ان سب سے رجوع کرتا ہوں ۔ ۱۲

یا چوپایہ کی فرج۔ یا مردہ عورت سے وطی کرے یا حلق لگائے تو روزہ فاسد نہیں ہے۔ یہ مسئلہ خواہش پرستوں کی بناء جال ہے۔ غرضکہ اس طرح کے صدہا مسائل ہیں جن میں امراء کے لئے بڑی آسانیاں ہیں تو پھر امراء کیوں نہ ایسے مذہب کو بطیب خاطر قبول کریں گے۔ اور عوام بقول شخصے اَلنَّاسُ عَلٰی دِیْنِ مُلُوْکِہِمْ کیوں نہ اُنکے قدم بقدم چلیں گے۔ یہ ہے حضرت حنفی مذہب کے ترویج و شہرت کی اصلیت ہے۔

تقلید کی تردید قرآن و تفاسیر سے

(۱) فرمایا اللہ پاک نے پارہ ۱۰ کے رکوع ۱۰ میں اِتَّخَذُوْٓا اَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ (ترجمہ ٹھہرا لیے ہیں اپنے عالم اور درویشوں کو خدا۔ اللہ کو چھوڑ کر) اس آیت کے تحت میں امام فخر الدین رازیؒ اپنی تفسیر کبیر مطبوعہ استنبول جلد چہارم ص۶۲۲ میں فرماتے ہیں کہ اَلْاَکْثَرُوْنَ مِنَ الْمُفَسِّرِیْنَ قَالُوْا لَیْسَ الْمُرَادُ مِنَ الْاَرْبَابِ اَنَّهُمُ اعْتَقَدُوْا فِیْهِمْ اَنَّهُمْ اٰلِهَةُ الْعَالَمِ بَلِ الْمُرَادُ اَنَّهُمْ اَطَاعُوْهُمْ فِیْ اَوَامِرِهِمْ وَنَوَاهِیْهِمْ نُقِلَ اَنَّ عَدِیَّ بْنَ حَاتِمٍ کَانَ نَصْرَانِیًّا فَانْتَهٰٓی اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صلعم وَهُوَ یَقْرَاُ سُوْرَةَ بَرَآءَةٍ فَوَصَلَ اِلٰی هٰذِهِ الْاٰیَةِ قَالَ فَقُلْتُ لَسْنَا نَعْبُدُهُمْ فَقَالَ اَلَیْسَ یُحَرِّمُوْنَ مَآ اَحَلَّ اللّٰهُ فَتُحَرِّمُوْنَهٗ وَیُحِلُّوْنَ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ فَتَسْتَحِلُّوْنَهٗ فَقُلْتُ بَلٰی قَالَ فَتِلْكَ عِبَادَتُهُمْ (ترجمہ) اکثر مفسرین کہتے ہیں کہ ارباب سے یہ مراد نہیں کہ یہود اور نصاریٰ نے اپنے مولویوں اور درویشوں کو جہان کے خدا ہونیکا اعتقاد کر لیا تھا بلکہ مراد یہ ہے کہ انہوں نے اطاعت کی اپنے مولویوں اور درویشوں کی اوامر اور نواہی میں انکی۔ نقل کیا گیا ہے کہ تحقیق عدیؓ بن حاتم تھا نصرانی۔ پس آیا طرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے۔ حالانکہ حضرت پڑھ رہے تھے سورہ براءت پس جب پہونچے اس آیت تک کہا (عدیؓ نے) پس کہا میں نے (حضرتؐ کو) نہ تھے ہم پرستش کرتے انکی پس فرمایا حضرت نے کیا نہیں حرام کرتے تھے وہ اس چیز کو کہ حلال کیا ہے اس کو اللہ نے پس حرام جانتے تھے تم بھی اس کو اور حلال کرتے تھے وہ اس چیز کو کہ حرام کیا ہے اس کو اللہ نے پس حلال جانتے تھے تم بھی اسکو۔ پس کہا میں نے ہاں۔ پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی ہے پرستش انکی

(۲) اور اسی کے قریب قریب مضمون تفسیر فتح البیان فی مقاصد القرآن مطبوعہ مصر جلد ۴ ص۹۶ میں ہے۔

(۳) ایضاً تفسیر ابن کثیر مطبوعہ مصر جلد ۴ ص۳۴۹ میں ہے۔

(۴) ایضاً تفسیر تیسیر الرحمٰن مطبوعہ مصر جلد ۱ ص۲۹۵ میں ہے۔

(۵) ایضاً تفسیر جامع البیان فی تفسیر القرآن مطبوعہ فاروقی دہلی ص۱۶۱ میں ہے۔

(۶) ایضاً تفسیر بیضاوی جلد دوم مطبوعہ استنبول ص ۲۳۹ میں ہے۔

(۷) شاہ عبدالعزیز صاحب اپنی تفسیر فتح العزیز مطبوعہ مجتبائی ص ۱۲۱ میں تحریر فرماتے ہیں۔ آیت فَلَا تَجْعَلُوْا لِلّٰهِ اَنْدَادًا وَّاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝ (ترجمہ: نہ ٹھہراؤ اللہ کے برابر کوئی اور تم جانتے ہو) اس آیت کے تحت میں فرماتے ہیں کہ دریافت باید کرد کہ چنانچہ عبادت غیر خدا مطلقاً شرک و کفر است اطاعت غیر او تعالیٰ نیز بالاستقلال کفر است۔ و معنی اطاعت غیر باستقلال آنست کہ او را مبلغ احکام او ندانستہ ربقۂ اطاعت او در گردن اندازد۔ و تقلید او را لازم شمارد۔ باوجود ظہور مخالفت حکم او با حکم او تعالیٰ دست از اتباع او بر ندارد۔ و این ہم نوعیست از اتخاذ انداد کہ در آیت کریمہ:۔
اِتَّخَذُوْا اَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَالْمَسِيْحَ ابْنَ مَرْيَمَ
نکوہش آن فرمودند (ترجمہ ٹھہرا لیے ہیں اپنے عالم اور درویشوں کو خدا۔ اللہ کو چھوڑ کر) ترجمہ معلوم کرنا چاہیے کہ عبادت خدا کے سوا کسی اور کی قطعی کفر اور شرک ہے۔ اور اطاعت کسی اور کی بالاستقلال سوا باری تعالیٰ کے کفر ہے۔ اور معنی اطاعت غیر استقلال کے یہ ہیں کہ کسی کے احکام کی حقیقت معلوم کیے بغیر اس کی تقلید کا حلقہ اپنی گردن میں ڈالے اور اس کی تقلید لازم جانے۔ اور باوجود اسکے کہ اللہ تعالیٰ کا حکم اسکے حکم کے خلاف ظاہر ہو اس کی اتباع کو نہ چھوڑے۔ اور یہ بھی ایک قسم کا شرک قبول کرنا ہے کہ جس کی آیۃ کریمہ اِتَّخَذُوْا اَحْبَارَهُمْ میں برائی ظاہر فرمائی گئی ہے۔

(۸) تفسیر عزیزی مطبوعہ مجتبائی ص ۱۰۲ تحت آیت مَا اَلْفَيْنَا عَلَيْهِ اٰبَآءَنَا (ہم چلیں گے اسی پر جس پر پایا اپنے باپ دادوں کو) درین آیت اشارہ است بابطال تقلید بدو طریق اول آنکہ از مقلد باید پرسید کہ ہر گاہ تقلید میکنی نزد تو محقق است یا نہ اگر محقق بودن او نمی شناسی پس باوجود احتمال مبطل بودن او چرا او را تقلید میکنی و اگر محقق بودن او را می شناسی پس بکدام دلیل می شناسی اگر بتقلید دیگری می شناسی سخن در آن خواہد رفت و تسلسل لازم خواہد آمد و اگر بعقل می شناسی پس آن را چرا در معرفت حق صرف نمی کنی و عار تقلید برخود گوارا می داری۔ طریق دوم آنکہ کسے را کہ تقلید می کنی۔ اگر این مسئلہ را ہم بتقلید دانستہ است۔ پس تو و او برابر شدید او را چہ ترجیح ماند کہ تقلید او می کنی و اگر بدلیل دانستہ است۔ پس تقلید وقتے تمام می شود کہ تو ہمان مسئلہ را ہمان دلیل بدانی و الا مخالف او باشی نہ مقلد او چوں تو ہم آن مسئلہ را بدلیل دانستی تقلید ضائع شد۔
ترجمہ اس آیۃ میں اشارہ ہے ابطال تقلید کا۔ دو طرح پر اول یہ کہ مقلد سے پوچھنا چاہیے۔

کہ تو جسکی تقلید کرتا ہے تیرے نزدیک وہ محقق ہے یا نہیں اگر تو اُس کا محقق ہونا نہیں جانتا ہے تو باوجود احتمال البطلان کے اُسکی تقلید کیوں کرتا ہے اور اگر تو اُس کو محقق جانتا ہے، تو کس دلیل سے تو اُس کو محقق سمجھتا ہے۔ اگر دوسرے کی تقلید سے اُس کو محقق جانتا ہے۔ تو یہی بحث اُس (دوسرے) میں چلے گی اور تسلسل لازم آئے گا۔ اور اگر اپنی عقل سے محقق جانتا ہے تو عقل کو تحقیق کیوں صرف نہیں کرتا اور تقلید کی بدنامی اپنے اوپر گوارا کرتا ہے۔ دوم یہ کہ جسکی تو تقلید کرتا ہے اگر اُس نے بھی اس مسئلہ کو تقلید سے معلوم کیا ہے تو تو اور وہ تقلید میں دونوں برابر ہوئے۔ اُسکو وجہ فضیلت کیا ہے۔ کہ تو اُسکی تقلید کرتا ہے اور اگر تو نے دلیل کے ساتھ معلوم کیا ہے تو تقلید اُسی وقت ختم ہو جاتی ہے کہ تو نے بھی اُس مسئلہ کو اُس دلیل سے معلوم کر لیا۔ اب نہ تو اُس کا محتاج نہ ہوگا نہ اُس کا مقلد، کیونکہ جب تو نے بھی اُس مسئلہ کو دلیل سے معلوم کیا ہے تو تقلید جاتی رہی۔

(۹) تفسیر عزیزی مطبوعہ مجتبائی ص ۴۳۲ تحت آیت وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ أَهْوَاءَهُمْ مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَكَ مِنَ الْعِلْمِ إِنَّكَ إِذًا لَمِنَ الظَّالِمِينَ ۝ (ترجمہ اگر تابعداری کی اُن کی خواہشوں کی علم پہنچنے کے بعد تو (اے محمدؐ) بے انصافوں میں سے ہے) ازیں آیت معلوم شد کہ بعد از وضوح دلائل و سطوع براہین تقلید باطل است۔ زیرا کہ اتباع ہوی بعد مجی العلم است۔ ترجمہ اس آیت سے معلوم ہو گیا کہ دلائل کے ظاہر ہونے اور ثبوت کے کھل جانیکے بعد تقلید باطل ہے۔ اسواسطے کہ یہ خواہش کا اتباع علم حاصل ہو جانے پر ہے۔

(۱۰) تفسیر عزیزی مطبوعہ کلکتہ ص ۳۱۱ تحت آیت إِنْ هُمْ إِلَّا يَظُنُّونَ رقم می نمود کہ بر ہر عالم فرض است کہ موافق علم خود عمل نماید و از دروغ گفتن و تحریف کتاب کردن احتراز کند و بر عامی فرض است کہ بر تقلید و ظن اکتفا نکند بلکہ تحصیل یقین را قصد نماید۔ ترجمہ ہر عالم پر فرض ہے کہ اپنے علم کے موافق عمل کرے اور غلط بیانی اور تحریف کتاب اللہ سے باز رہے۔ اور عامی پر فرض ہے کہ صرف تقلید اور خیال ہی پر اکتفا نہ کرے۔ بلکہ یقین حاصل کرنے کی کوشش کرے۔

(۱۱) تفسیر مظہری میں تحت آیت وَلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا أَرْبَابًا مِنْ دُونِ اللَّهِ قاضی ثناء اللہ صاحب پانی پتی فرماتے ہیں کہ وَمِنْ هٰهُنَا يَظْهَرُ أَنَّهُ إِذَا صَحَّ عِنْدَ أَحَدٍ حَدِيثٌ مَرْفُوعٌ مِنَ النَّبِيِّ صلعم سَالِمًا عَنِ الْمُعَارَضَةِ وَلَمْ يَظْهَرْ لَهُ نَاسِخٌ وَكَانَ فَتْوَى أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ مَثَلًا خِلَافَهُ وَقَدْ ذَهَبَ عَلَىٰ وَفْقِ الْحَدِيثِ أَحَدٌ مِنَ الْأَئِمَّةِ الْأَرْبَعَةِ يَجِبُ عَلَيْهِ اتِّبَاعُ

الحدیث الثابت ولا یمنعہ الجمود علی مذہبہ من ذالک کیلا یلزم اتخاذ بعضنا بعضا اربابا من دون اللہ۔ ترجمہ یہیں سے کھل گیا کہ جس وقت کسی کے نزدیک حدیث مرفوع آنحضرتؐ کی صحیح ہو جاوے اور معارضہ سے سالم ہووے اور نہ ظاہر ہووے واسطے اس کے نسخ اور مثلاً امام ابوحنیفہؒ کا فتویٰ اس کے خلاف ہووے تو موافق اس حدیث کے ائمہ اربعہ میں سے کوئی امام گیا ہو تو واجب ہے کہ اس حدیث کی پیروی کرے اور اس سے اس کے مذہب پر جمنا مانع نہ پڑے۔ نہیں تو بعضے کو بعض کا پروردگار پکڑنا لازم آجاوے گا (معیار الحق مطبوعہ رحمانی ص ۴۷)

تقلید کی تردید احادیث سے

(۱۲) مشکوٰۃ طبع اول مطبوعہ انصاری دہلی کے ص۳۲ میں ہے کہ وعن جابر عن النبی صلعم حین اتاہ عمر فقال انا نسمع احادیث من یہود تعجبنا افترٰی ان نکتب بعضہا فقال امتہوکون انتم کما تہوکت الیہود والنصارٰی لقد جئتکم بہا بیضاء نقیۃ ولو کان موسٰی حیا ما وسعہ الا اتباعی۔

ترجمہ حضرت جابرؓ سے روایت ہے۔ نقل کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس وقت کہ آئے ان کے پاس عمرؓ پس کہا تحقیق ہم سنتے ہیں باتیں یہودیوں کی۔ تو اچھی لگتی ہیں وہ ہم کو۔ کیا پھر آپ کی رائے ہے کہ ہم انہیں سے کچھ لکھ لیا کریں۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کیا حیران ہو تم جیسے کہ حیران ہوئے یہود و نصاریٰ۔ تحقیق لایا ہوں میں تمہارے پاس شریعت روشن صاف۔ اگر ہوتے موسیٰ زندہ نہیں لائق تھی ان کو مگر پیروی میری۔

(۱۳) مشکوٰۃ ص۳۲ وعن جابر ان عمر بن الخطابؓ اتی رسول اللہ صلعم بنسخۃ من التوراۃ فقال یا رسول اللہ صلعم ہذہ نسخۃ من التوراۃ فسکت فجعل یقرأ ووجہ رسول اللہ صلعم یتغیر فقال ابو بکر ثکلتک الثواکل ما ترٰی بوجہ رسول اللہ صلعم فنظر عمر الی وجہ رسول اللہ صلعم فقال اعوذ باللہ من غضب اللہ وغضب رسولہ رضینا باللہ ربا وبالاسلام دینا وبمحمد نبیا فقال رسول اللہ صلعم والذی نفس محمد بیدہ لو بدا لکم موسٰی فاتبعتموہ وترکتمونی لضللتم عن سواء السبیل ولو کان موسٰی حیا وادرک نبوتی لاتبعنی ترجمہ جابرؓ سے

جابرؓ سے کہ عمر بن خطابؓ لائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس نسخہ توراۃ کا۔ پس کہا اے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم یہ ہے نسخہ توراۃ کا۔ پس چپ رہے حضرتؐ۔ پس شروع کیا پڑھنا۔ اور چہرہ آنحضرتؐ کا متغیر ہوتا تھا پس کہا ابوبکرؓ نے۔ گم کریں تجھکو گم کرنیوالیاں۔ کیا نہیں دیکھتا تو اس چیز کو جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ میں ہے۔ پس دیکھا عمرؓ نے طرف چہرہ آنحضرت کے کہا (عمرؓ نے) پس پناہ پکڑتا ہوں میں ساتھ اللہ کے۔ اللہ کے غضب سے۔ اور غضب رسولؐ اسکے سے راضی ہوئے ہم اللہ کے رب ہونے پر۔ اور اسلام کے دین ہونے پر۔ اور محمدؐ کے نبی ہونے پر۔ پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم ہے اُس ذات کی کہ جان محمد کی اُس کے ہاتھ میں ہے اگر ظاہر ہوتے واسطے تمہارے موسیٰؑ پس پیروی کرتے تم اُس کی اور چھوڑ دیتے تم مجکو البتہ گمراہ ہوتے تم سیدھی راہ سے اور اگر ہوتے موسیٰؑ زندہ اور پاتے نبوت میری کو پیروی کرتے میری۔
ان احادیث کو پیش نظر رکھ کر نہایت ہی غور طلب ہے کہ حضرت موسیٰؑ جیسے اولوالعزم رسول صاحب شریعت۔ اور صاحب کتاب کی تابعداری کرنے سے تو گمراہ ہو جائے اور آرائے رجال کے سامنے سر تسلیم خم کرنے سے ہدایت پائے۔

تقلید کی تردید اقوال صحابہؓ و تابعینؒ و تبع تابعینؒ سے

(۱۴) ممانعت تقلید پر صحابہ۔ تابعین۔ اور تبع تابعین کا اجماع ہو چکا ہے۔
چنانچہ شاہ ولی اللہ صاحب اپنی کتاب عقد الجید مطبوعہ صدیقی لاہور ملا میں فرماتے ہیں کہ قَدْ صَحَّ اِجْمَاعُ الصَّحَابَةِ كُلِّهِمْ اَوَّلِهِمْ عَنْ اٰخِرِهِمْ وَاِجْمَاعُ التَّابِعِيْنَ اَوَّلِهِمْ عَنْ اٰخِرِهِمْ وَاِجْمَاعُ تَبْعِ التَّابِعِيْنَ اَوَّلِهِمْ عَنْ اٰخِرِهِمْ عَلَى الْاِمْتِنَاعِ وَالْمَنْعِ مِنْ اَنْ يَّقْصِدَ اَحَدٌ اِلٰى قَوْلِ اِنْسَانٍ مِّنْهُمْ اَوْ مِمَّنْ قَبْلَهُمْ فَيَاْخُذَهٗ كُلَّهٗ۔ ترجمہ بیشک تمام صحابہؓ کا اجماع اول سے آخر تک اور تابعینؒ کا اجماع اول سے آخر تک اور تبع تابعینؒ کا اجماع اول سے آخر تک اس بات سے روکنے اور منع کرنے پر ثابت ہو چکا ہے کہ کوئی شخص اپنے میں سے یا اپنے ما قبلین میں سے کسی انسان کے قول کی طرف رجوع کرلے۔ پھر اُس کے تمام قول لے لے۔

(۱۵) القول المفید میں امام شوکانی فرماتے ہیں کہ قَدْ عَلِمَ كُلُّ عَالِمٍ اَنَّهُمْ (اَهْلَ الْقُرُوْنِ الثَّلَاثَةِ) لَمْ يَكُوْنُوْا مُقَلِّدِيْنَ وَلَا مُنْتَسِبِيْنَ اِلٰى فَرْدٍ مِّنْ اَفْرَادِ الْعُلَمَآءِ بَلْ كَانَ الْجَاهِلُ يَسْئَلُ الْعَالِمَ عَنِ الْحُكْمِ الشَّرْعِيِّ الثَّابِتِ فِيْ كِتَابِ

اللہِ وَسُنَّۃِ رَسُوْلِہٖ فَیُفْتِیْ بِہٖ وَیَرْوِیْہِ لَہٗ اَلْفَاظًا اَوْ مَعْنیً فَیَعْمَلُ بِذٰلِکَ مِنْ بَابِ الْعَمَلِ بِالرِّوَایَۃِ لَا بِالرَّأْیِ ترجمہ ہر عالم جانتا ہے کہ صحابہؓ اور تابعینؒ اور تبع تابعینؒ کسی کے مقلد نہ تھے اور نہ کسی عالم کے نام کے مذہب کی طرف منسوب تھے۔ بلکہ ناواقف لوگ عالم سے حکم شرعی جو کہ کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ سے ثابت ہو دریافت کیا کرتے تھے۔ اور علماء حکم شرعی کو لفظاً یا معنیً روایت کرکے فتویٰ دیتے تھے۔ لہٰذا اُن کا عمل روایت پر ہوتا نہ کسی کی رائے پر (الارشاد مطبوعہ انصاری ص۵۷)

(۱۶) اعلام الموقعین مطبوعہ اشرف المطابع جلد ۱ ص۹۲ میں ہے کہ وَکَذٰلِکَ اَئِمَّۃُ التَّابِعِیْنَ وَتَابِعُوْھُمْ یُصَرِّحُوْنَ بِذَمِّ الْقِیَاسِ وَاِبْطَالِہٖ وَالنَّھْیِ عَنْہُ۔ ترجمہ اسی طرح تابعینؒ اور تبع تابعینؒ کے امام قیاس کی مذمت و ابطال کھلم کھلا بیان کرتے تھے اور اس سے منع کرتے تھے۔

(۱۷) میزان الشعرانی مطبوعہ مصر جلد ۱ ص۱۶ میں ہے کہ وَکَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِؓ یَقُوْلُ وَالَّذِیْ نَفْسُ عُمَرَ بِیَدِہٖ مَا قَبَضَ اللہُ تَعَالٰی رُوْحَ نَبِیِّہٖ صلعم وَلَا رَفَعَ الْوَحْیَ عَنْہُ حَتّٰی اَغْنٰی اُمَّتَہٗ کُلَّھُمْ عَنِ الرَّأْیِ۔ ترجمہ حضرت عمرؓ فرماتے تھے کہ قسم ہے اُس ذات کی جس کے قبضہ میں عمرؓ کی جان ہے۔ نہیں قبض کی اللہ نے اپنے نبی کی روح اور نہ اُٹھایا اُن سے۔ وحی کو یہاں تک کہ بے پرواہ کر دیا اُن کی امت کو رائے سے۔

(۱۸) میزان شعرانی جلد ۱ ص۱۶ میں ہے کہ وَکَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اِذَا اَفْتَی النَّاسَ یَقُوْلُ ھٰذَا رَأْیُ عُمَرَ فَاِنْ کَانَ صَوَابًا فَمِنَ اللہِ وَاِنْ کَانَ خَطَأً فَمِنْ عُمَرَ۔ حضرت عمرؓ جب کوئی فتویٰ دیتے تو کہتے کہ یہ عمرؓ کی رائے ہے اگر ٹھیک ہے تو اللہ کی طرف سے سمجھو ورنہ خطا ہو تو عمرؓ کی طرف سے۔

(۱۹) حجۃ اللہ البالغہ مطبوعہ صدیقی بریلی ص۱۳۵ میں ہے کہ وَعَنْ شُرَیْحٍ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِؓ کَتَبَ اِلَیْہِ اِنْ جَاءَکَ شَیْءٌ فِیْ کِتَابِ اللہِ فَاقْضِ بِہٖ وَلَا یَلْفِتْکَ عَنْہُ الرِّجَالُ فَاِنْ جَاءَکَ مَا لَیْسَ فِیْ کِتَابِ اللہِ فَانْظُرْ سُنَّۃَ رَسُوْلِ اللہِ صلعم فَاقْضِ بِھَا فَاِنْ جَاءَکَ مَا لَیْسَ فِیْ کِتَابِ اللہِ وَلَمْ یَکُنْ فِیْہِ سُنَّۃُ رَسُوْلِ اللہِ صلعم فَانْظُرْ مَا اجْتَمَعَ عَلَیْہِ النَّاسُ فَخُذْ بِہٖ فَاِنْ جَاءَکَ مَا لَیْسَ فِیْ کِتَابِ اللہِ وَلَمْ یَکُنْ فِیْہِ سُنَّۃُ رَسُوْلِ اللہِ صلعم وَلَمْ یَتَکَلَّمْ فِیْہِ اَحَدٌ

قَبْلَكَ فَاخْتَرْ اَيَّ الْاَمْرَيْنِ شِئْتَ اِنْ شِئْتَ اَنْ تَجْتَهِدَ بِرَأْيِكَ ثُمَّ تَتَقَدَّمَ فَتَقَدَّمْ وَاِنْ شِئْتَ اَنْ تَتَاَخَّرَ فَتَاَخَّرْ وَلَا اَرٰى التَّاَخُّرَ اِلَّا خَيْرًا لَّكَ

ترجمہ: شریحؒ کہتے ہیں کہ حضرت عمرؓ نے مجھے خط لکھا۔ اسمیں یہ تھا کہ اگر کوئی مسئلہ درپیش ہو اور قرآن میں ہو تو اس سے فیصلہ کرنا۔ اس سے لوگ تجھے نہ پھیریں۔ اگر آوے ایسی چیز جو قرآن میں نہیں ہے تو اس کا فیصلہ سنت رسول اللہ صلعم کے مطابق کرنا۔ اگر کوئی مسئلہ ایسا درپیش ہو کہ جو نہ قرآن میں نہ حدیث رسول اللہ صلعم میں ہو تو اگر لوگ کسی بات پر متفق ہو گئے ہوں تو اُس پر عمل کرنا اگر ایسا معاملہ آوے جو نہ قرآن میں ہے نہ حدیث میں ہے۔ نہ تجھ سے پہلے اُسمیں کوئی بولا ہے تو تجھے اختیار ہے کہ ان دو باتوں میں سے ایک پسند کرے۔ ایک یہ کہ اجتہاد کر کے اپنی رائے سے فیصلہ کرے۔ دوسرے یہ کہ سکوت کرے اور کوئی فیصلہ نہ کرے۔ میری رائے میں تیرے واسطے سکوت بہتر ہے۔

(۲۰) شاہ صاحب حجۃ اللہ البالغہ ص۱۵۵ میں فرماتے ہیں کہ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَمَا تَخَافُوْنَ اَنْ تُعَذَّبُوْا اَوْ يُخْسَفَ بِكُمْ اَنْ تَقُوْلُوْا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلعم وَقَالَ فُلَانٌ

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے مروی ہے وہ فرمایا کرتے کیا تمکو خوف نہیں کہ خدا تمکو عذاب کرے یا زمین میں دھنسا دیوے۔ تم کہتے ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا فرمایا تھا اور فلاں شخص نے ایسا کہا۔

(۲۱) شاہ صاحب حجۃ اللہ البالغہ ص۱۵۵ میں فرماتے ہیں کہ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَبَّاسٍؓ وَعَطَاءٍ وَمُجَاهِدٍ وَمَالِكِ بْنِ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَنَّهُمْ كَانُوْا يَقُوْلُوْنَ مَا مِنْ اَحَدٍ اِلَّا وَهُوَ مَاْخُوْذٌ مِّنْ كَلَامِهٖ وَمَرْدُوْدٌ عَلَيْهِ اِلَّا رَسُوْلُ اللّٰهِ صلعم

ترجمہ حضرت عبداللہ بن عباسؓ اور عطاءؒ اور مجاہدؒ اور مالک بن انسؒ سے مروی ہے ان سب کا قول یہی ہے کہ کوئی شخص ایسا نہیں ہے جس کے قول کو اختیار اور رد نہ کرسکیں بجز قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے۔

(۲۲) حجۃ اللہ البالغہ ص۱۵۵ میں فرماتے ہیں کہ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ لِجَابِرِ بْنِ زَيْدٍ اِنَّكَ مِنْ فُقَهَاءِ الْبَصْرَةِ فَلَا تُفْتِ اِلَّا بِقُرْاٰنٍ نَاطِقٍ اَوْ سُنَّةٍ مَاضِيَةٍ فَاِنَّكَ اِنْ فَعَلْتَ غَيْرَ ذٰلِكَ هَلَكْتَ وَاَهْلَكْتَ۔ ترجمہ حضرت جابر بن زیدؓ سے عبداللہ بن عمرؓ نے فرمایا کہ تم بصرہ کے فقہاء میں سے ہو۔ اس لئے ہمیشہ فتویٰ قرآن و حدیث کے موافق ہی دینا۔ اگر

ایسا نہ کروگے۔ تو خود بھی ہلاک ہوگے۔ اور ہلاک کروگے۔

(۲۳) دارمی مطبوعہ رحمانی دہلی صـ۲۰ میں ہے کہ عَنْ اَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ اِتَّبِعُوْا وَلَا تَبْتَدِعُوْا فَقَدْ كُفِيْتُمْ۔ ترجمہ ابو عبد الرحمٰنؒ کہتے ہیں کہ عبد اللہ بن مسعودؓ فرماتے تھے۔ فرمایا کہ قرآن و حدیث کی تابعداری کرو۔ اور نئی بات مت نکالو۔ تم کو وہی کافی ہے

(۲۴) میزان شعرانی جلد ۱ صـ۱۶ میں ہے کہ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ لَا يُقَلِّدَنَّ رَجُلٌ رَجُلًا فِي دِيْنِهٖ فَاِنْ اٰمَنَ اٰمَنَ وَاِنْ كَفَرَ كَفَرَ يَعْنِيْ فِيْ نَفْسِ الْاَمْرِ وَانْظُرُوْا فِيْ دِيْنِكُمْ۔ ترجمہ عبد اللہ بن مسعودؓ فرماتے تھے نہ تقلید کرے کوئی مرد کسی مرد کی اپنے دین میں۔ (اسطرح) کہ اگر ایمان لائے وہ تو ایمان لاوے۔۔ اور اگر کفر کرے وہ تو کفر کرے نفس الامر میں۔ نظر کرو تم اپنے دین میں۔

(۲۵) اعلام الموقعین مطبوعہ اشرف المطابع جلد ۱ صـ۱۸۱ میں ہے کہ۔ قَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ لَا يُقَلِّدَنَّ اَحَدُكُمْ دِيْنَهٗ رَجُلًا اِنْ اٰمَنَ اٰمَنَ وَاِنْ كَفَرَ كَفَرَ فَاِنَّهٗ لَا اُسْوَةَ فِي الشَّرِّ۔ ترجمہ حضرت ابن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ کوئی شخص دین کے بارہ میں کسی کی تقلید نہ کرے کیونکہ اگر وہ (متبوع) مومن رہا تو اسکا مقلد بھی مومن رہے گا۔ اور اگر وہ کافر ہوا تو اس کا مقلد بھی کافر رہے گا پس برائی میں کسی کی پیروی نہیں۔

(۲۶) اعلام الموقعین جلد ۱ صـ۲۱۱ میں ہے کہ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُعْتَمِرِ لَا فَرْقَ بَيْنَ بَهِيْمَةٍ تُنْقَادُ وَاِنْسَانٍ يُقَلِّدُ ترجمہ عبد اللہ بن معتمرؓ کہتے تھے کہ مقلد انسان اور حیوان میں کوئی فرق نہیں۔

(۲۷) میزان شعرانی جلد ۱ صـ۱۶ میں ہے کہ وَكَانَ الْاِمَامُ جَعْفَرُ الصَّادِقُ يَقُوْلُ مِنْ اَعْظَمِ فِتْنَةٍ تَكُوْنُ عَلَى الْاُمَّةِ قَوْمٌ يَقِيْسُوْنَ فِي الْاُمُوْرِ بِرَاْيِهِمْ فَيُحَرِّمُوْنَ مَا اَحَلَّ اللّٰهُ وَيُحِلُّوْنَ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ۔ ترجمہ امام جعفر صادقؒ فرماتے تھے کہ امت پر اس سے بڑھ کر کوئی فتنہ نہ ہوگا کہ قیاس کریں امور دین میں اپنی رائے سے۔ تو حرام کریں اس چیز کو کہ حلال کیا اللہ نے۔ اور حلال کریں اس چیز کو کہ حرام کیا اللہ نے۔

(۲۸) دارمی صـ۲۵ میں ہے کہ عَنْ مَسْرُوْقٍ اَنَّهٗ قَالَ اِنِّيْ اَخَافُ اَوْ اَخْشٰى اَنْ اَقِيْسَ فَتَزِلَّ قَدَمِيْ۔ مسروقؒ نے کہا میں خوف کرتا ہوں یا (کہا) میں ڈرتا ہوں کہ

قیاس کروں اور میرا پاؤں پھسل جائے۔

(۲۹) اعلام الموقعین جلد ۱ صفحہ ۲۵۹ میں ہے کہ عَنِ الشَّعْبِیِّ عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ لَا اَقِیْسُ شَیْئًا بِشَیْءٍ قَالَ لِمَ قَالَ اَخْشٰی اَنْ تَزِلَّ رِجْلِیْ وَسُئِلَ عَنْ مَسْئَلَۃٍ فَقَالَ لَا اَدْرِیْ فَقِیْلَ لَہٗ قِسْ لَنَا بِرَأْیِکَ فَقَالَ اَخَافُ اَنْ تَزِلَّ قَدَمِیْ وَکَانَ یَقُوْلُ اِیَّاکُمْ وَالْقِیَاسَ وَالرَّأْیَ فَاِنَّ الرَّأْیَ قَدْ یَزِلُّ ترجمہ شعبیؒ بیان کرتے ہیں کہ مسروقؒ نے کہا میں قیاس نہیں کرتا۔ میں نے سوال کیا کیوں۔ کہا ڈرتا ہوں کہ کہیں میرا پیر نہ پھسل جائے۔ ایک مسئلہ اُنسے دریافت کیا گیا۔ جواب دیا مجھے معلوم نہیں۔ اُنسے کہا گیا کہ قیاس کرکے اپنی رائے سے بتاؤ کہا مجھے خوف ہے کہ کہیں میرا قدم نہ پھسلے۔ اور کہا کرتے تھے کہ تم قیاس اور رائے سے بچو۔ رائے میں غلطی ہوتی ہے۔

(۳۰) اعلام الموقعین جلد ۱ صفحہ ۲۶۹ میں ہے کہ قَالَ ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِیْ مُسْلِمُ بْنُ عَلِیٍّ اَنَّ شُرَیْحًا الْکِنْدِیَّ هُوَ الْقَاضِیْ قَالَ اِنَّ السُّنَّۃَ هِیَ سَبَقَتْ قِیَاسَکُمْ۔ ترجمہ ابن وہب نے مسلم بن علی سے روایت کی وہ قاضی شریح کندیؒ سے روایت کرتے ہیں۔ بولے سنت تمہارے قیاس کے لئے تلوار ہے۔

(۳۱) دارمی مطبوعہ رحمانی صفحہ ۴۱ میں ہے کہ ثنا مَالِکٌ هُوَ ابْنُ مِغْوَلٍ قَالَ قَالَ لِیَ الشَّعْبِیُّ قَالَ مَا حَدَّثُوْکَ هٰؤُلَاءِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صلعم فَخُذْ بِہٖ وَمَا قَالُوْہُ بِرَأْیِهِمْ فَاَلْقِہٖ فِی الْحُشِّ۔ ترجمہ ابن مغولؒ کہتے ہیں کہ مجھ سے شعبیؒ نے کہا کہ اگر جو بات تمکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرکے سنائیں۔ اس کو اختیار کرو۔ اور جو بات اپنی رائے سے کہیں اس کو پاخانہ میں ڈالو۔

(۳۲) دارمی صفحہ ۲۶ میں ہے کہ عَنْ اِسْمٰعِیْلَ عَنِ الشَّعْبِیِّ قَالَ وَاللّٰہِ لَئِنْ اَخَذْتُمْ بِالْمَقَایِیْسِ لَتُحَرِّمُنَّ الْحَلَالَ وَلَتُحِلُّنَّ الْحَرَامَ۔ ترجمہ اسمٰعیلؒ سے منقول ہے کہ شعبی نے کہا قسم ہے اللہ کی اگر قیاس اختیار کروگے تو حلال کو حرام کروگے۔ اور حرام کو حلال۔

(۳۳) میزان شعرانی جلد ۱ صفحہ ۳۱ میں ہے کہ وَکَانَ الشَّعْبِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ یَقُوْلُ سَیَجِیْءُ قَوْمٌ یَقِیْسُوْنَ الْاُمُوْرَ بِرَأْیِهِمْ فَیَنْهَدِمُ الْاِسْلَامُ وَیَنْثَلِمُ۔ ترجمہ شعبیؒ کہتے تھے کہ عنقریب ایسے لوگ ہونیوالے ہیں کہ جو ہر ایک بات اپنی اٹکل اور ڈھنگ سے کہیں گے۔ تو اسلام ڈھ جاویگا۔ اور ٹوٹ جاویگا۔

(۳۴) اعلام الموقعین جلد ۱ صفحہ ۹۳ میں ہے کہ حدثنا عیسی الخیاط عن الشعبی قال لأن أتغنى بأغنية أحب إلي من أن أقول في مسئلة برأيي۔ ترجمہ (وکیع کہتے ہیں) ہم سے عیسیٰؒ خیاط نے بیان کیا وہ شعبیؒ سے روایت کرتے ہیں کہ میں کوئی شعر گاؤں بہتر ہے اس سے کہ کسی مسئلہ میں اپنی رائے سے گفتگو کروں۔

(۳۵) اعلام الموقعین جلد ۱ صفحہ ۹۱ میں ہے کہ وکان الشعبی یقول لا تجالس أصحاب القیاس فتحل حراما أو تحرم حلالا۔ ترجمہ شعبیؒ کہتے تھے کہ قیاس والوں کے پاس نہ بیٹھنا ورنہ تو حلال کو حرام اور حرام کو حلال کر دیگا۔

(۳۶) اعلام الموقعین جلد ۱ صفحہ ۹۲ میں ہے کہ عن الشعبی قال لقد بغض إلي هؤلاء القوم هذا المسجد حتى لهو أبغض إلي من كناسة داري قلت من هم يا أبا عمرو فقال الأرأيتيون۔ ترجمہ شعبیؒ کہتے تھے کہ لوگوں نے میرے دل میں اس مسجد کا بغض پیدا کر دیا یہاں تک کہ یہ مجھ پر معلوم ہوتا ہے اپنے گھر کے گھورے کی جگہ سے میں نے دریافت کیا اے ابا عمرو وہ کون لوگ ہیں۔ جواب دیا کہ یہ اصحاب رائے۔

(۳۷) اعلام الموقعین جلد ۱ صفحہ ۹۳ میں ہے کہ حدثنا صالح بن مسلم قال قال لي عامر الشعبي يوما وهو آخذ بيدي إنما هلكتم حين تركتم الآثار وأخذتم بالمقاييس۔ ترجمہ صالح بن مسلم کہتے ہیں کہ عامر شعبی نے میرا ہاتھ پکڑ کر ایک دن کہا تم اس لئے ہلاک ہوئے کہ حدیثوں کو تم نے چھوڑ دیا اور قیاس پر عمل کیا

(۳۸) شاہ صاحب حجۃ اللہ البالغہ صفحہ ۱۵۵ میں فرماتے ہیں کہ عن قتادة قال حدث ابن سيرين رجلا بحديث عن النبي صلعم فقال الرجل قال فلان كذا وكذا فقال ابن سيرين أحدثك عن النبي صلعم وتقول قال فلان كذا۔ ترجمہ حضرت قتادہؓ سے روایت ہے کہ ابن سیرینؒ نے ایک شخص کے سامنے ایک حدیث بیان کی۔ تو اس شخص نے کہا کہ فلاں فلاں شخص ایسا ایسا کہتے ہیں۔ تب ابن سیرینؒ نے کہا کہ میں تم سے رسول اللہ صلعم کی حدیث بیان کروں اور تم اس پر کہتے ہو کہ فلاں نے ایسا کہا ہے۔

۳۹ دارمی صفحہ ۲۵ میں ہے کہ سمعت داود بن أبي هند عن ابن سيرين قال أول من قاس إبليس وما عبدت الشمس والقمر إلا بالمقاييس۔ ترجمہ داود بن ابی ہندؒ کہتے ہیں کہ ابن سیرینؒ نے کہا کہ پہلے جس نے قیاس کیا وہ شیطان ہے اور سورج اور چاند کی

قیاس ہی سے عبادت کی گئی ہے۔

(۴۰) اعلام الموقعین جلد ۱ ص۱۹۷ میں ہے کہ حَدَّثَنِیْ دَاوٗدُ بْنُ اَبِیْ هِنْدٍ قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ سِیْرِیْنَ یَقُوْلُ اَلْقِیَاسُ شُؤْمٌ وَاَوَّلُ مَنْ قَاسَ اِبْلِیْسُ فَهَلَكَ۔ ترجمہ داؤد بن ابی ہند کہتے ہیں کہ ابن سیرینؒ کہتے ہیں کہ قیاس نحوست ہے اول اول جس نے قیاس کیا وہ ابلیس تھا تو وہ ہلاک ہوا

(۴۱) میزان جلد ۱ ص۴۲ میں ہے کہ وَکَانَ مُجَاهِدٌ یَقُوْلُ لِاَصْحَابِهٖ لَا تَکْتُبُوْا عَنِّیْ کُلَّ مَآ اَفْتَیْتُ بِهٖ وَاِنَّمَا یُکْتَبُ الْحَدِیْثُ وَلَعَلَّ کُلَّ شَیْءٍ اَفْتَیْتُکُمْ بِهِ الْیَوْمَ اَرْجِعُ عَنْهُ غَدًا۔ ترجمہ مجاہدؒ اپنے شاگردوں سے کہتے تھے کہ میری ہر بات اور ہر فتویٰ مت لکھا کرو صرف حدیث (رسول اللہ صلعم) لکھنے کے قابل ہے شاید کہ میں آج جن چیزوں کا فتویٰ دیتا ہوں کل اُس سے رجوع کر لوں۔

(۴۲) شاہ صاحب حجۃ اللہ البالغہ ص۱۵۳ میں فرماتے ہیں کہ وَقَالَ اَبُو النَّضْرِ لَمَّا قَدِمَ اَبُوْ سَلَمَةَ الْبَصْرَةَ اَتَیْتُهٗ اَنَا وَالْحَسَنُ فَقَالَ لِلْحَسَنِ اَنْتَ الْحَسَنُ مَا کَانَ اَحَدٌ بِالْبَصْرَةِ اَحَبَّ اِلَیَّ لِقَاءً مِنْكَ وَذٰلِكَ اِنَّهٗ بَلَغَنِیْ اَنَّكَ تُفْتِیْ بِرَاْیِكَ فَلَا تُفْتِ بِرَاْیِكَ اِلَّا اَنْ یَکُوْنَ سُنَّةً عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلعم اَوْ کِتَابٌ مُنْزَلٌ۔ ترجمہ ابوالنضر کہتے ہیں کہ جب ابوسلمہؓ بصرہ میں آئے تو میں اور حسن بصریؒ ان کی ملاقات کو گئے۔ انہوں نے حسنؒ بصری سے فرمایا کہ تم حسنؒ بصری ہو۔ بصرہ میں تمہاری ملاقات سے زیادہ کسی سے ملنے کا مجکو شوق نہ تھا۔ اشتیاق زیادہ اس واسطے تھا کہ مجکو معلوم ہوا تھا۔ کہ تم اپنی رائے سے مسئلہ کا جواب دیتے ہو۔ آیندہ بجز قرآن وحدیث کے اپنی رائے سے فتویٰ نہ دینا۔

(۴۳) اعلام الموقعین جلد ۱ ص۱۹۶ میں ہے کہ قَالَ حَمَّادُ بْنُ زَیْدٍ عَنْ مَطَرٍ الْوَرَّاقِ قَالَ تَرَكَ اَصْحَابُ الرَّاْیِ الْاٰثَارَ وَاللّٰهِ ترجمہ حماد بن زید نے مطر وراق سے بیان کیا کہ خدا کی قسم اصحاب رائے نے حدیثوں کو چھوڑ دیا ہے۔

(۴۴) اعلام الموقعین جلد ۱ ص۱۹۳ میں ہے کہ۔ قَالَ سَمِعْتُ وَکِیْعَ ابْنَ الْجَرَّاحِ یَقُوْلُ لِیَحْیٰی ابْنِ صَالِحٍ الْوُحَاظِیْ یَا اَبَا زَکَرِیَّا اَحْذَرِ الرَّاْیَ۔ ترجمہ سنا میں نے وکیعؒ بن جراح سے کہ وہ یحییٰ بن صالح وحاظی سے کہتے تھے کہ اے ابازکریا بچو رائے سے

(۴۵) شاہ صاحب حجۃ اللہ البالغہ ص۱۵۵ میں فرماتے ہیں کہ عَنِ الْاَوْزَاعِیِّ قَالَ کَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِیْزِ اَنَّهٗ لَا رَاْیَ لِاَحَدٍ فِیْ کِتَابِ اللّٰهِ۔ ترجمہ حضرت اوزاعیؒ سے مروی

ہے کہ حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ نے لکھ دیا کہ کتاب الٰہی میں کسی کو رائے دینے کا حق نہیں۔

تقلید کی تردید ائمہ اربعہ کے اقوال سے

(۴۶) فتاویٰ ابن تیمیہ مطبوعہ مصر ص۲۱۱ میں ہے۔ قَدْ ثَبَتَ عَنْهُمْ (عَنِ الْفُقَهَاءِ الْاَرْبَعَةِ) رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَنَّهُمْ نَهَوُا النَّاسَ عَنْ تَقْلِيْدِهِمْ وَاَمَرُوْا اِذَا رَاَوْا قَوْلًا فِي الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ اَقْوٰى مِنْ قَوْلِهِمْ اَنْ يَّاْخُذُوْا بِمَا دَلَّ عَلَيْهِ الْكِتَابُ وَالسُّنَّةُ وَيَدَعُوْا اَقْوَالَهُمْ ترجمہ چاروں اماموں سے ثابت ہو چکا ہے کہ انہوں نے لوگوں کو اپنی تقلید سے منع کیا ہے۔ اور یہی حکم دیا ہے کہ جب کوئی بات انکو کتاب و سنت سے معلوم ہو جائے انکے قول سے قوی تر تو اسی بات کو لیں کہ جو کتاب و سنت سے معلوم ہوئی اور انکے قولوں کو چھوڑ دیں۔

(۴۷) میزان شعرانی مطبوعہ مصر ص۱۶ میں ہے کہ وَقَدْ كَانَ الْاَئِمَّةُ الْمُجْتَهِدُوْنَ كُلُّهُمْ يَحُثُّوْنَ اَصْحَابَهُمْ عَلَى الْعَمَلِ بِظَاهِرِ الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ وَيَقُوْلُوْنَ اِذَا رَاَيْتُمْ كَلَامَنَا يُخَالِفُ ظَاهِرَ الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ فَاعْمَلُوْا بِالْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ وَاضْرِبُوْا بِكَلَامِنَا الْحَائِطَ ترجمہ بیشک تمام ائمہ مجتہدین اپنے شاگردوں کو بظاہر کتاب و سنت پر عمل کرنے کی ترغیب دیا کرتے تھے اور کہتے تھے جب تم ہمارے کلام کو ظاہر کتاب و سنت کے مخالف پاؤ تو کتاب و سنت پر عمل کرو اور ہمارے کلام کو دیوار پر دے مارو۔

(۴۸) حجۃ اللہ البالغہ مطبوعہ صدیقی بریلی ص۱۵۱ میں ہے کہ وَجُمْهُوْرُ الْمُجْتَهِدِيْنَ لَا يُقَلِّدُوْنَ اِلَّا صَاحِبَ الشَّرْعِ تمام مجتہدین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا کسی کی تقلید نہیں کرتے تھے۔

(۴۹) عقد الجید مطبوعہ صدیقی لاہور ص۲۲ میں ہے کہ فَاِنَّ هٰؤُلَاءِ الْفُقَهَاءَ كُلَّهُمْ قَدْ نَهَوْا عَنْ تَقْلِيْدِهِمْ وَتَقْلِيْدِ غَيْرِهِمْ ترجمہ بیشک تمام جماعت فقہاء نے اپنی تقلید اور غیر کی تقلید سے منع کیا۔

(۵۰) کتاب الرد علی من اخلد الی الارض میں علامہ جلال الدین السیوطی فرماتے ہیں کہ هَلْ اَبَاحَ مَالِكٌ وَاَبُوْ حَنِيْفَةَ وَالشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ لِاَحَدٍ تَقْلِيْدَهُمْ حَاشَا لِلّٰهِ مِنْهُمْ بَلْ اِنَّهُمْ قَدْ نَهَوْا عَنْ ذٰلِكَ وَلَمْ يُفْسِحُوْا لِاَحَدٍ فِيْهِ۔ ترجمہ ہرگز نہیں روا رکھا مالکؒ اور ابو حنیفہؒ اور شافعیؒ نے (خدا ان سے خوش ہو) کسی کیلئے اپنی تقلید کو بلکہ بلاشک انہوں نے اس سے منع کیا۔ اور کسی کو اس بات میں ڈھیل نہیں دی۔ (معیار الحق مطبوعہ رحمانی ص۳۸)

اقوال امام ابوحنیفہؒ

(۵۱) عقد الجید مطبوعہ مجتبائی صـ۵۵ میں شاہ ولی اللہ صاحب فرماتے ہیں کہ سُئِلَ عَنْ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ اِذَا قُلْتَ قَوْلًا وَّ کِتَابُ اللّٰہِ یُخَالِفُہٗ قَالَ اُتْرُکُوْا قَوْلِیْ بِکِتَابِ اللّٰہِ فَقِیْلَ اِذَا کَانَ خَبَرُ الرَّسُوْلِ صلعم یُخَالِفُہٗ قَالَ اُتْرُکُوْا قَوْلِیْ بِخَبَرِ الرَّسُوْلِ صلعم فَقِیْلَ اِذَا کَانَ قَوْلُ الصَّحَابَۃِ یُخَالِفُہٗ قَالَ اُتْرُکُوْا قَوْلِیْ بِقَوْلِ الصَّحَابَۃِ ترجمہ امام ابوحنیفہؒ سے کسی نے پوچھا اگر آپ نے کچھ کہا اور کتاب اللہ اُسکے مخالف ہو جواب دیا کہ میرا قول کتاب اللہ کے مقابلہ میں ترک کرو۔ اُس نے پھر پوچھا کہ اگر رسول اللہ صلعم کی خبر (حدیث) اُسکے خلاف ہو تو جواب دیا کہ میرا قول رسول اللہ صلعم کے مقابلہ میں ترک کرو۔ اس نے پھر پوچھا کہ اگر صحابہؓ کا قول اُس کے مخالف ہو جواب دیا کہ میرا قول صحابہؓ کے مقابلہ میں ترک کرو۔

(۵۲) میزان شعرانی مطبوعہ مصر صـ۲۹ میں ہے کہ اَشَارَ الْاِمَامُ الْاَعْظَمُ اَبُوْحَنِیْفَۃَ بِقَوْلِہٖ مَا جَآءَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صلعم بِاَبِیْ ھُوَ وَاُمِّیْ فَعَلَی الرَّاْسِ وَالْعَیْنِ وَمَا جَآءَ عَنْ اَصْحَابِہٖ تَخَیَّرْنَا وَمَا جَآءَ عَنْ غَیْرِھِمْ فَھُمْ رِجَالٌ وَّنَحْنُ رِجَالٌ۔ ترجمہ امام اعظمؒ نے اپنے اس قول سے اشارہ کیا ہے کہ جو رسول اللہ صلعم سے (میرے ماں باپ قربان ہوں) پہونچے وہ بسر و چشم منظور ہے۔ اور جو صحابہؓ سے پہونچے اُسمیں سے انتخاب کرینگے اور جو صحابہؓ کے سوا تابعینؒ وغیرہ سے پہونچے تو وہ آدمی ہیں اور ہم بھی آدمی ہیں۔

(۵۳) کلمات طیبات مطبوعہ مطبع العلوم صـ۳۰ میں قول امام ابوحنیفہؒ کا نقل فرماتے ہیں کہ اِذَا صَحَّ الْحَدِیْثُ فَھُوَ مَذْھَبِیْ۔ ترجمہ جب صحیح حدیث مل جاوے پس وہی میرا مذہب ہے۔

(۵۴) میزان صـ۴۹ میں ہے کہ وَکَانَ یَقُوْلُ لَمْ یَزَلِ النَّاسُ فِیْ صَلَاحٍ مَا دَامَ فِیْھِمْ مَنْ یَّطْلُبُ الْحَدِیْثَ فَاِذَا طَلَبُوا الْعِلْمَ بِلَا حَدِیْثٍ فَسَدُوْا۔ ترجمہ ابوحنیفہؒ فرماتے تھے کہ لوگ ہدایت پر رہیں گے جبتک کہ اُنمیں حدیث کے طلب ہونگے جب حدیث چھوڑ کر اور چیز کی طلب کرینگے تو بگڑ جاویں گے۔

(۵۵) میزان صـ۴۹ میں ہے کہ عَلَیْکُمْ بِالْاٰثَارِ وَطَرِیْقَۃِ السَّلَفِ وَاِیَّاکُمْ وَکُلَّ مُحْدَثٍ فَاِنَّہٗ بِدْعَۃٌ وَقِیْلَ لَہٗ مَرَّۃً قَدْ تَرَکَ النَّاسُ الْعَمَلَ بِالْحَدِیْثِ وَ اَقْبَلُوْا عَلٰی سِمَاعِہٖ فَقَالَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نَفْسُ سَمَاعِھِمْ لِلْحَدِیْثِ عَمَلٌ بِھَا ترجمہ امام ابوحنیفہؒ فرماتے تھے کہ آثار اور طریقہ صالحین پر جم جاؤ اور ہر ایک نئی بات سے

بجو کہ وہ بدعت ہے۔ کسی نے ابو حنیفہؒ سے کہا کہ لوگوں نے عمل بالحدیث چھوڑ دیا اور اسکو صرف تبرکاً پڑھتے ہیں۔ فرمایا کہ انکا حدیث پڑھنا بھی عمل بالحدیث ہے۔

(۵۶) عینی شرح ہدایہ مطبوعہ نولکشور جلد ۱ صفحہ ۲۵۳ میں ہے کہ اَلْمَرَاسِيْلُ عِنْدَنَا حُجَّةٌ ترجمہ احادیث مرسل ہمارے لئے حجت ہیں

(۵۷) رد المحتار شرح در المختار مطبوعہ دہلی جلد ۱ صفحہ ۵۱ میں ہے کہ اِنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ ضَعِيْفُ الْحَدِيْثِ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اٰرَاءِ الرِّجَالِ۔ ترجمہ امام ابو حنیفہؒ فرمایا کرتے تھے کہ ضعیف حدیث مجھ کو زیادہ محبوب ہے لوگوں کی رائے سے۔

(۵۸) عقد الجید صفحہ میں ہے کہ قَالَ اَبُوْ حَنِيْفَةَ لَا يَنْبَغِيْ لِمَنْ لَمْ يَعْرِفْ دَلِيْلِيْ اَنْ يُّفْتِيَ بِكَلَامِيْ ترجمہ امام ابو حنیفہؒ کہتے ہیں کہ جو شخص میری دلیل سے واقف نہ ہو اسکو لائق نہیں کہ میرے کلام کا فتویٰ دے۔

(۵۹) مقدمہ ہدایہ جلد ۱ صفحہ ۹۳ میں ہے کہ لَا يَحِلُّ لِاَحَدٍ اَنْ يَّاْخُذَ بِقَوْلِيْ مَا لَمْ يَعْلَمْ مِنْ اَيْنَ قُلْتُهٗ وَنَهٰى عَنِ التَّقْلِيْدِ وَمَذْهَبًا اِلٰى مَعْرِفَةِ الدَّلِيْلِ ترجمہ امام ابو حنیفہؒ فرماتے ہیں کہ کسی کو حلال نہیں کہ میرے قول کو لے جبتک یہ نہ جانے کہ میں نے کہاں سے کہا ہے۔ پس تقلید سے ممانعت کی اور معرفت دلیل کی جانب ترغیب دی۔

(۶۰) القاعدۃ الرعایۃ حاشیہ شرح وقایہ مطبوعہ مجتبائی صفحہ ۹ میں مثل اسی کے ہے۔

(۶۱) اعلام الموقعین جلد ۱ صفحہ ۹۳ میں ہے کہ قَالَ اَبِيْ لَا يَفْقَهُ مَنْ لَمْ يَدَعِ الْقِيَاسَ فِيْ مَوْضِعِ الْحَاجَةِ اِلَيْهِ وَهُوَ مَجْلِسُ الْقَضَاءِ قَالُوْا مَنْتَنًا لِكُلِّ شَيْءٍ لَا يَفْقَهُ الْمَرْءُ اِلَّا بِتَرْكِهٖ۔ ترجمہ (حماد ابو حنیفہؒ کے بیٹے نے کہا) کہ میرے باپ ابو حنیفہؒ فرماتے تھے کہ انسان فقیہ نہیں ہوسکتا جبتک کہ ضرورت کے وقت قیاس کو نہ چھوڑے ایسے موقع پر کہ وہ مجلس قضا میں ہو۔ لوگ بولے کہ لعنت ہے اس چیز پر کہ انسان اسکے ترک کئے بغیر فقیہ نہ ہوسکے۔

(۶۲) میزان صفحہ ۲۸ میں ہے کہ وَكَانَ يَقُوْلُ اِيَّاكُمْ وَاٰرَاءَ الرِّجَالِ ترجمہ امام ابو حنیفہؒ فرماتے تھے کہ بچو تم لوگوں کی رائے سے۔

(۶۳) اعلام الموقعین مطبوعہ اشرف المطابع جلد ۱ صفحہ ۹۲ میں ہے کہ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا حَنِيْفَةَ يَقُوْلُ الْبَوْلُ فِي الْمَسْجِدِ اَحْسَنُ مِنْ بَعْضِ قِيَاسِهِمْ ترجمہ (وکیعؒ یحییٰ بن صالح سے کہتے تھے) میں نے ابو حنیفہؒ سے سنا کہ وہ فرماتے تھے پیشاب کرنا مسجد میں بہتر ہے ان لوگوں کے

بعض قیاس سے۔

(٦٤) میزان شعرانی مطبوعہ دہلی جلد اول کے ص۶۳ میں ہے کہ۔ وَرَوَی الشَّیْخُ مُحْیِی الدِّیْنِ فِی الْفُتُوْحَاتِ الْمَکِّیَّةِ بِسَنَدِہٖ اِلَی الْاِمَامِ اَبِیْ حَنِیْفَةَ اَنَّهٗ کَانَ یَقُوْلُ اِیَّاکُمْ وَالْقَوْلَ فِیْ دِیْنِ اللّٰہِ تَعَالٰی بِالرَّاْیِ وَعَلَیْکُمْ بِاتِّبَاعِ السُّنَّةِ فَمَنْ خَرَجَ عَنْهَا ضَلَّ۔ ترجمہ اور روایت کیا ہے شیخ محی الدین نے فتوحات مکیہ میں ساتھ اپنی سند کے جو امام ابوحنیفہؒ تک پہونچتی ہے کہ وہ یعنی امام صاحب فرمایا کرتے کہ بچو لوگو اس بات سے کہ دین میں کوئی بات عقل سے کہو اللہ لازم پکڑو اپنے اوپر پیروی سنت کی۔ کیونکہ جو کوئی اس سے نکل گیا وہ گمراہ ہو گیا۔

(٦٥) میزان شعرانی مطبوعہ مصر جلد ا ص۶۹ میں ہے کہ وَدَخَلَ شَخْصٌ بِالْکُوْفَةِ بِکِتَابِ دَانْیَالَ فَکَادَ اَبُوْحَنِیْفَةَ اَنْ یَقْتُلَهٗ وَقَالُوْا لَهٗ اَکِتَابٌ سِوَی الْقُرْاٰنِ وَالْحَدِیْثِ۔ ترجمہ ایک آدمی کوفہ میں دانیالؑ کی کتاب لیکر آیا تو ابوحنیفہؒ اور انکے علاوہ اور لوگ اسکے قتل پر آمادہ ہو گئے۔ اور کہنے لگے۔ کیا سوائے قرآن حدیث کے اور کوئی کتاب بھی دین میں ہے

(٦٦) تحفۃ الاخیار فی بیان سنت سید الابرار مطبوعہ فاروقی کے ص۷ میں ہے کہ وَقَالَ الْاِمَامُ اَبُوْحَنِیْفَةَ لَا تُقَلِّدْنِیْ وَلَا تُقَلِّدَنَّ مَالِکًا وَلَا غَیْرَهٗ وَخُذِ الْاَحْکَامَ مِنْ حَیْثُ اَخَذُوْا مِنَ الْکِتَابِ وَالسُّنَّةِ کَذَا فِی الْمِیْزَانِ وَغَیْرِہٖ۔ ترجمہ امام ابوحنیفہؒ فرمایا کرتے کہ میری تقلید نہ کرنا اور نہ مالکؒ کی اور نہ کسی اور کی تقلید کرنا اور احکام کو وہاں سے لے جہاں سے انہوں نے لئے ہیں کتاب وسنت سے۔

اقوال امام مالکؒ

(٦٧) عقد الجید مطبوعہ صدیقی لاہور کے ص۸ میں ہے کہ وَقَالَ مَالِکٌ مَا مِنْ اَحَدٍ اِلَّا مَاْخُوْذٌ مِنْ کَلَامِهٖ وَمَرْدُوْدٌ عَلَیْهِ اِلَّا رَسُوْلُ اللّٰہِ صلعم۔ ترجمہ امام مالکؒ نے فرمایا کہ جو ہے سو اپنے کلام سے ماخوذ ہوگا۔ اور اسی پر اس کا کلام رد کیا جاویگا سوائے رسول اللہ کے

(٦٨) جلب المنفعۃ ص۲۸ میں ہے کہ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ اُخْطِیُٔ وَاُصِیْبُ فَانْظُرُوْا فِیْ رَاْیِیْ فَکُلُّ مَا وَافَقَ الْکِتَابَ وَالسُّنَّةَ فَخُذُوْهُ وَکُلُّ مَا لَمْ یُوَافِقْ فَاتْرُکُوْهُ

سوا اسکے نہیں میں بھی آدمی ہوں کبھی میری رائے صحیح اور کبھی غلط ہوتی ہے۔ اب تم میری رائے کو دیکھ لو جو کتاب وسنت کے موافق ہو اس کو لے لو اور جو مخالف ہو اس کو چھوڑ دو۔

(٦٩) تاریخ ابن خلکان مطبوعہ ایران جلد ۲ ص۱۰ میں ہے کہ حَکَی الْحَافِظُ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰہِ

الحُمَيدِيُّ فِي كِتَابِ جِذْوَةِ المُقْتَبِسِ قَالَ حَدَّثَ القَعْنَبِيُّ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ ثُمَّ جَلَسْتُ فَرَأَيْتُهُ يَبْكِي فَقُلْتُ يَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ مَا الَّذِي يُبْكِيكَ فَقَالَ لِي يَا ابْنَ قَعْنَبٍ وَمَا لِي لَا اَبْكِي وَمَنْ اَحَقُّ بِالْبُكَاءِ مِنِّي وَاللّٰهِ لَوَدِدْتُ اَنِّي ضُرِبْتُ بِكُلِّ مَسْئَلَةٍ اَفْتَيْتُ فِيهَا بِرَأْيِي بِسَوْطٍ سَوْطٍ وَقَدْ كَانَتْ لِي السَّعَةُ فِيمَا قَدْ سُبِقْتُ اِلَيْهِ وَلَيْتَنِي لَمْ اُفْتِ بِالرَّأْيِ ترجمہ حافظ حمیدی نے حکایت کی ہے کہ قعنبی نے بیان کیا کہ میں امام مالکؒ کے مرض موت میں انکے پاس گیا اور سلام کرکے بیٹھا تو دیکھا ان کو روتے ہوئے میں نے کہا آپ کیوں روتے ہیں۔ فرمایا اے قعنبی میں کیوں نہ روؤں، مجھ سے بڑھ کر قابل رونے کے کون ہے میں نے جس جس مسئلہ میں رائے سے فتوی دیا۔ مجھے یہ اچھا معلوم ہوتا ہے کہ ان ہر مسئلے کے بدلے کوڑے سے میں مارکھاتا مجھکو اس میں گنجائش تھی کاش میں رائے سے فتوی نہ دیتا۔

اقوال امام شافعیؒ

(۱۰) عقد الجید ص۵۴ میں ہے کہ قَالَ الشَّافِعِيُّ اِذَا قُلْتُ قَوْلاً وَكَانَ النَّبِيُّ صلعم قَالَ خِلَافَ قَوْلِي فَمَا يَصِحُّ مِنْ حَدِيثِ النَّبِيِّ صلعم اَوْلٰى فَلَا تُقَلِّدُونِي۔ ترجمہ امام شافعیؒ فرماتے ہیں جب میں کوئی مسئلہ کہوں اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے قول کیخلاف فرمایا ہو۔ تو جو مسئلہ نبی صلعم کی حدیث سے ثابت ہوتا ہے وہی اولی ہے۔ پس میری تقلید مت کرو۔

(۱۱) عقد الجید ص۵۴ میں ہے کہ عَنِ الشَّافِعِيِّ اَنَّهُ كَانَ يَقُولُ اِذَا صَحَّ الحَدِيثُ فَهُوَ مَذْهَبِي وَفِي رِوَايَةٍ اِذَا رَأَيْتُمْ كَلَامِي يُخَالِفُ الحَدِيثَ فَاعْمَلُوا بِالحَدِيثِ وَاضْرِبُوا بِكَلَامِي الحَائِطَ وَقَالَ يَوْمًا لِلْمُزَنِيِّ يَا اِبْرَاهِيمُ لَا تُقَلِّدْنِي فِي كُلِّ مَا اَقُولُ وَانْظُرْ فِي ذٰلِكَ لِنَفْسِكَ فَاِنَّهُ دِينٌ وَكَانَ رَحِمَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِ يَقُولُ لَا حُجَّةَ فِي قَوْلِ اَحَدٍ دُونَ رَسُولِ اللّٰهِ صلعم وَاِنْ كَثُرُوا وَلَا فِي قِيَاسٍ وَلَا فِي شَيْءٍ وَمَا ثَمَّ اِلَّا طَاعَةُ اللّٰهِ وَرَسُولِهِ بِالتَّسْلِيمِ ترجمہ امام شافعیؒ سے روایت ہے کہ وہ فرمایا کرتے تھے جب صحیح حدیث مل جاوے پس وہی میرا مذہب ہے۔ اور ایک روایت میں ہے کہ جب میرے کلام کو دیکھو کہ حدیث سے مخالف ہے، تو حدیث پر عمل کرو۔ اور میرے کلام کو دیوار پر مار دو۔ ایک دن مزنیؒ سے کہا کہ اے ابراہیم ہر ایک بات میں میری تقلید نہ کرنا۔ اور اس سے اپنی جان پر رحم کرنا کیونکہ یہ دین ہے۔ اور نیز امام شافعیؒ فرمایا کرتے تھے کہ کسی کے قول میں حجت نہیں ہے سوا رسول اللہ صلعم

کے۔ اگرچہ کہنے والے کثرت سے ہوں۔ اور نہ کسی قیاس میں، اور نہ کسی شے میں۔ یہاں بجز طاعت اللہ اور اسکے رسولؐ کے تسلیم کرنے کے اور کچھ نہیں ہے۔

(۷۲) ناظورۃ الحق مطبوعہ بلغار ص۲۶ میں علامہ مرجانی حنفی فرماتے ہیں کہ قَالَ الشَّافِعِيُّ رَحِمَهُ اللّٰهُ أَجْمَعَ الْمُسْلِمُوْنَ عَلٰى اَنَّ مَنِ اسْتَبَانَتْ لَهٗ سُنَّةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلعم لَمْ يَحِلَّ لَهٗ اَنْ يَدَعَهَا بِقَوْلِ اَحَدٍ ترجمہ:- امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ سب مسلمانوں نے اتفاق کیا ہے کہ آنحضرت صلعم کی حدیث کسی کے قول سے نہ چھوڑی جاوے۔

(۷۳) میزان شعرانی مطبوعہ مصر ص۵ میں ہے کہ اِنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ حَدِيْثُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلعم مُسْتَغْنٍ بِنَفْسِهٖ اِذَا صَحَّ ترجمہ امام شافعیؒ فرماتے تھے کہ رسول اللہ صلعم کی حدیث جب صحیح ہو جائے، تو اس کو کسی مدد کی ضرورت نہیں۔ وہ مستغنی ہے۔

(۷۴) میزان شعرانی ص۵ میں ہے کہ وَكَانَ يَقُوْلُ اِذَا ثَبَتَ عَنِ النَّبِيِّ صلعم بِاَبِيْ وَاُمِّيْ لَمْ يَحِلَّ لَنَا تَرْكُهٗ ترجمہ امام شافعیؒ فرماتے تھے کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی بات ثابت ہو تو اس کو چھوڑنا جائز نہیں۔

(۷۵) بیہقی میں ہے کہ اِذَا وَجَدْتُمْ فِيْ كِتَابِيْ خِلَافَ سُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلعم فَقُوْلُوْا بِسُنَّتِهٖ وَدَعُوْا مَا قُلْتُ ترجمہ (امام شافعیؒ فرماتے تھے) جب تم میری کتاب میں خلاف سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بات پاؤ تو سنت کے موافق کہو۔ اور جو کچھ میں نے کہا ہے اُسکو چھوڑ دو۔

(۷۶) حجۃ اللہ البالغہ مطبوعہ صدیقی ص۱۵۲ میں ہے کہ قَالَ الشَّافِعِيُّ لِاَحْمَدَ اَنْتُمْ اَعْلَمُ بِالْاَخْبَارِ الصَّحِيْحَةِ مِنَّا فَاِذَا كَانَ خَبَرٌ صَحِيْحٌ فَاَعْلِمُوْنِيْ حَتّٰى اَذْهَبَ اِلَيْهِ ترجمہ امام شافعیؒ نے امام احمدؒ سے کہا کہ صحیح حدیث کا علم تم کو ہم سے زیادہ ہے جو حدیث صحیح ہوا کرے وہ مجھکو بتادیا کرو تاکہ میں اُسی کو اپنا مذہب قرار دوں۔

(۷۷) میزان شعرانی ص۵ میں ہے کہ لَا تُقَلِّدْنِيْ فِيْ كُلِّ مَا اَقُوْلُ وَانْظُرْ فِيْ ذٰلِكَ لِنَفْسِكَ فَاِنَّهٗ دِيْنٌ ترجمہ امام شافعیؒ نے فرمایا کہ میری تقلید ہر ایک بات میں ہرگز نہ کرنا اور اپنے واسطے حجت تلاش کرنا کیونکہ یہ دین کا معاملہ ہے۔

(۷۸) اعلام الموقعین جلد ۱ ص۲۹ میں ہے کہ نَهْيُهٗ عَنْ تَقْلِيْدِهٖ وَتَقْلِيْدِ غَيْرِهٖ لِيَنْظُرَ فِيْهِ لِدِيْنِهٖ وَيَحْتَاطَ لِنَفْسِهٖ ترجمہ (مزنیؒ کہتے ہیں کہ امام شافعیؒ نے) اپنی اور

دوسروں کی تقلید سے منع کیا ہے تاکہ آپس میں غور کرے اور اپنے واسطے بچاؤ کا راستہ تلاش کرے۔

(۷۹) عقد الجید ص۳ میں ہے کہ فَقَدْ صَحَّ عَنِ الشَّافِعِيِّ اَنَّهُ نَهٰى عَنْ تَقْلِيْدِهٖ وَ تَقْلِيْدِ غَيْرِهٖ۔ ترجمہ تحقیق امام شافعیؒ سے ثابت ہو چکا ہے کہ انہوں نے اپنی تقلید اور غیر کی تقلید سے منع کیا ہے۔

اعلام الموقعین مطبوعہ اشرف المطابع جلد ۱ ص۲۱۹ میں ہے کہ فَقَالَ الشَّافِعِيُّ مَثَلُ الَّذِيْ يَطْلُبُ الْعِلْمَ بِلَا حُجَّةٍ كَمَثَلِ حَاطِبِ لَيْلٍ يَحْمِلُ حُزْمَةَ حَطَبٍ وَفِيْهِ اَفْعٰى تَلْدَغُهٗ وَهُوَ لَا يَدْرِيْ۔ ترجمہ۔ امام شافعیؒ فرماتے تھے کہ اس شخص کی مثال جو علم کو بلا دلیل طلب کرتا ہے رات کے لکڑہارے کی طرح ہے جو ایندھن کا ایک بوجھ اٹھانے جاتا ہے جس میں سانپ بھی ہے کہ ڈسے گا اُسے مگر اُسکو معلوم نہیں۔

اقوال امام احمدؒ

(۸۱) عقد الجید مطبوعہ صدیقی لاہور ص۱۸ میں ہے کہ وَكَانَ الْاِمَامُ اَحْمَدُ يَقُوْلُ لَيْسَ لِاَحَدٍ مَعَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ كَلَامٌ۔ ترجمہ امام احمدؒ فرمایا کرتے تھے کہ کسی کو اللہ و رسولؐ کے ساتھ کلام کی گنجائش نہیں ہے۔

(۸۲) میزان شعرانی مطبوعہ مصر جلد ۱ ص۱۵ میں ہے کہ وَكَانَ وَلَدُهٗ عَبْدُ اللّٰهِ يَقُوْلُ سالت الامام احمد عن الرجل يكون في بلد لا يجد فيها الا صاحب حَدِيْثٍ لَا يَعْرِفُ صَحِيْحَهٗ مِنْ سَقِيْمِهٖ وَصَاحِبَ رَاْيٍ فَمَنْ يَسْأَلُ مِنْهُمَا عَنْ دِيْنِهٖ فَقَالَ يَسْأَلُ صَاحِبَ الْحَدِيْثِ وَلَا يَسْأَلُ صَاحِبَ الرَّاْيِ

ترجمہ احمد بن حنبلؒ کے بیٹے عبداللہ نامی کہتے ہیں کہ میں نے اپنے باپ احمد بن حنبلؒ سے دریافت کیا کہ شہر ایسا ہے جہاں ایک محدث ہے کہ جو صحیح ضعیف حدیث کا علم نہیں رکھتا اور ایک صاحب الرائے یعنی فقیہ ہے اب آپ فرمائیں کہ کس سے فتویٰ پوچھیں تو کہا صاحب الحدیث نہ صاحب الرائے سے۔

(۸۳) اعلام الموقعین مطبوعہ اشرف المطابع جلد ۱ ص۲۱۹ میں ہے کہ قَالَ لَا تُقَلِّدْ دِيْنَكَ اَحَدًا مِّنْ هٰؤُلَاءِ مَا جَاءَ عَنِ النَّبِيِّ صلعم وَاَصْحَابِهٖ فَخُذْ بِهٖ ثُمَّ التَّابِعِيْنَ بَعْدُ الرَّجُلُ فِيْهِ مُخَيَّرٌ۔ ترجمہ (امام احمدؒ) فرماتے تھے کہ اپنا دین کسی ایک کی تقلید کرکے مت سپرد کر دو۔ جو آنحضرت صلعم سے اور صحابہؓ سے ہو پہنچے اس پر عمل کرنا پھر تابعین میں انسان مختار ہے۔

(۸۴) میزان شعرانی جلد ۱ ص۱۶ میں ہے کہ يَقُوْلُ لَا تَرٰى اَحَدًا يَنْظُرُ فِيْ كُتُبِ الرَّاْيِ غَالِبًا اِلَّا وَفِيْ قَلْبِهٖ دَغَلٌ۔ ترجمہ اور (احمد بن حنبلؒ) اکثر اوقات یہی فرماتے کہ انسان جب کبھی رائے

کی کتابوں کو دیکھتا اور غور کرتا ہے تو اس کا دل بگڑ جاتا ہے۔

(۸۵) اعلام الموقعین جلد ۱ ص۲۲۱ میں ہے کہ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا عَبْدِ اللّٰہِ اَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ یُنْکِرُ عَلٰی اَصْحَابِ الْقِیَاسِ وَیَتَکَلَّمُ فِیْہِ بِکَلَامٍ شَدِیْدٍ۔ ترجمہ (خلال نے ابوبکر مروزی سے بیان کیا کہ) میں نے احمد بن حنبل سے سنا وہ قیاس والوں کو برا کہتے تھے اور انکے بارے میں بہت سخت کلام کرتے تھے۔

(۸۶) میزان شعرانی ص۲۵ میں ہے کہ یَقُوْلُ کَثْرَۃُ التَّقْلِیْدِ عَمًی فِی الْبَصِیْرَۃِ کَاَنَّہٗ یَحُثُّ الْعُلَمَآءَ عَلٰی اَنْ یَّاْخُذُوْا اَحْکَامَ دِیْنِھِمْ مِنْ عَیْنِ الشَّرِیْعَۃِ وَلَا یَقْنَعُوْا بِالتَّقْلِیْدِ مِنْ خَلْفِ حِجَابِ اَحَدٍ مِّنَ الْمُجْتَھِدِیْنَ۔ ترجمہ امام احمدؒ فرماتے تھے کہ اکثر تقلید کرنا اندھا پن ہے بصیرت میں۔ اس سے مقصود انکا یہ ہے کہ علماء احکام دین اصل چشمہ شریعت سے حاصل کریں اور پس پردہ کسی مجتہد کی آڑ میں تقلید پر قناعت نہ کریں۔

(۸۷) میزان شعرانی مطبوعہ مصر جلد ۱ ص۱۰ میں ہے کہ یَقُوْلُ خُذُوْا عِلْمَکُمْ مِنْ حَیْثُ اَخَذَہُ الْاَئِمَّۃُ وَلَا تَقْنَعُوْا بِالتَّقْلِیْدِ فَاِنَّ ذٰلِکَ عَمًی فِی الْبَصِیْرَۃِ۔ ترجمہ امام شافعیؒ فرماتے تھے کہ اپنا علم اسی جگہ سے لو جہاں سے امام لیتے ہیں۔ اور تقلید پر قناعت نہ کرو کیونکہ یہ اندھا پن ہے سمجھ میں۔

(۸۸) عقد الجید ص۵۱ میں ہے کہ لَا تُقَلِّدْنِیْ وَلَا تُقَلِّدَنَّ مَالِکًا وَّلَا الْاَوْزَاعِیَّ وَلَا النَّخْعِیَّ وَلَا غَیْرَھُمْ وَخُذِ الْاَحْکَامَ مِنْ حَیْثُ اَخَذُوْا مِنَ الْکِتَابِ وَالسُّنَّۃِ۔ ترجمہ اور فرمایا کرتے تھے کہ میری تقلید نہ کرنا اور نہ مالکؒ کی اور نہ اوزاعی کی اور نہ نخعیؒ کی اور نہ کسی اور کی تقلید کرنا اور احکام کو وہاں سے لے جہاں سے انہوں نے لئے ہیں کتاب و سنت سے

اقوال امام ابو یوسفؒ و زفرؒ و عافیہ بن یزید و حسنؒ بن زیاد و عبداللہ بن مبارک

(۸۹) عقد الجید مطبوعہ صدیقی ص۵۶ میں ہے کہ وَعَنْ اَبِیْ یُوْسُفَ وَزُفَرَ وَعَافِیَۃَ بْنِ یَزِیْدَ اَنَّھُمْ قَالُوْا لَا یَحِلُّ لِاَحَدٍ اَنْ یُّفْتِیَ بِقَوْلِنَا مَا لَمْ یَعْلَمْ مِنْ اَیْنَ قُلْنَا۔ و زفرؒ و عافیہ بن یزیدؒ سے منقول ہے کہ وہ کہتے تھے کسی کو حلال نہیں ہے کہ ہمارے قول پر فتویٰ دیوے جبتک کہ یہ خبر نہ ہو کہ ہم نے کہاں سے کہا ہے۔

(۹۰) بستان العارفین مطبوعہ مصر ص۳ میں ہے کہ وَرُوِیَ عَنْ عِصَامِ بْنِ یُوْسُفَ اَنَّہٗ قَالَ کُنْتُ فِیْ مَاتَمٍ فَاجْتَمَعَ فِیْہِ اَرْبَعَۃٌ مِّنْ اَصْحَابِ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ مِنْھُمْ

زُفَرُ بْنُ الْهُذَيْلِ وَأَبُو يُوسُفَ وَعَافِيَةُ بْنُ يَزِيدَ وَآخَرُ وَهُوَ الْحَسَنُ بْنُ زِيَادٍ كُلُّهُمْ أَجْمَعُوا أَنَّهُ لَا يَحِلُّ لِأَحَدٍ أَنْ يُفْتِيَ بِقَوْلِنَا مَا لَمْ يَعْلَمْ مِنْ أَيْنَ قُلْنَا وَرُوِيَ أَيْضًا عَنْ عِصَامِ بْنِ يُوسُفَ أَنَّهُ قِيلَ لَهُ إِنَّكَ تُكْثِرُ الْخِلَافَ لِأَبِي حَنِيفَةَ فَقَالَ إِنَّ أَبَا حَنِيفَةَ قَدْ أُوتِيَ مِنَ الْفَهْمِ مَا لَمْ نُؤْتَ وَلَا يَسَعُنَا أَنْ نُفْتِيَ بِقَوْلِهِ مَا لَمْ نَفْهَمْ مِنْ أَيْنَ قَالَ۔ ترجمہ عصام بن یوسف سے روایت ہے وہ کہتے تھے کہ میں مجلس ماتم میں تھا کہ جس میں چار شاگرد ابوحنیفہؒ کے موجود تھے۔ زفر بن ہذیلؒ۔ ابویوسفؒ۔ عافیہ بن یزید۔ حسن ابن زیاد ثانی۔ ان سب کا اس پر اتفاق ہوا کہ کسی کو زیبا نہیں کہ ہمارے قول پر فتویٰ دے۔ جبتک کہ یہ نہ جان لے کہ ہمارے قول کا ماخذ کیا ہے۔ اور یہ بھی روایت عصام سے ہے کہ جب اُن سے کہا گیا کہ تم ابوحنیفہؒ کا بہت خلاف کرتے ہو۔ تو کہنے لگے کہ ابوحنیفہؒ کو جتنی سمجھ بوجھ دیگئی ہے ہم کو اتنی نہیں دیگئی۔ اور جو باتیں انہوں نے سمجھی ہیں ہم اسقدر نہیں سمجھ سکتے۔ اور ہم کو جسقدر فہم عطا ہوئی ہوئی ہمکو یہ سزاوار نہیں کہ ہم بے سوچے سمجھے انکے قول پر فتویٰ دیدیں جبتک کہ یہ نہ معلوم کرلیں کہ یہ فتویٰ کہاں سے دیا ہے۔ (یعنی کس حدیث سے)

(۹۱) اعلام الموقعین مطبوعہ اشرف المطابع جلد ا ص ۔ میں ہے کہ سَمِعْتُ ابْنَ الْمُبَارَكِ فِي آخِرِ خَرْجَةٍ خَرَجَ فَقُلْنَا لَهُ أَوْصِنَا فَقَالَ لَا تَتَّخِذُوا الرَّأْيَ إِمَامًا۔ (محمد بن خاقان کہتے ہیں) کہ میں نے ابن مبارکؒ سے انکے آخری سفر میں سنا ہم نے انسے کہا کہ ہمیں وصیت کرو۔ بولے رائے کو اپنا امام مت بنانا۔

تقلید کی تردید فقہاء و علماء کے اقوال سے

(۹۲) حجۃ اللہ البالغہ ص ۱۶۱ میں ہے کہ وَقَالَ لَمْ يَزَلِ النَّاسُ يَسْأَلُونَ مَنِ اتَّفَقَ مِنَ الْعُلَمَاءِ مِنْ غَيْرِ تَقْيِيدٍ لِمَذْهَبٍ وَلَا إِنْكَارٍ عَلَى أَحَدٍ مِنَ السَّائِلِينَ إِلَى أَنْ ظَهَرَتْ هٰذِهِ الْمَذَاهِبُ وَمُتَعَصِّبُوهَا مِنَ الْمُقَلِّدِينَ فَإِنَّ أَحَدَهُمْ يَتَّبِعُ إِمَامَهُ مَعَ بُعْدِ مَذْهَبِهِ عَنِ الْأَدِلَّةِ مُقَلِّدًا لَهُ فِيمَا قَالَ كَأَنَّهُ نَبِيٌّ أُرْسِلَ وَهٰذَا نَأْيٌ عَنِ الْحَقِّ وَبُعْدٌ عَنِ الصَّوَابِ لَا يَرْضَى بِهِ أَحَدٌ مِنْ أُولِي الْأَلْبَابِ وَقَالَ أَبُو شَامَةَ يَنْبَغِي لِمَنِ اشْتَغَلَ بِالْفِقْهِ أَنْ لَا يَقْتَصِرَ عَلَى مَذْهَبِ إِمَامٍ

قَالَ أَبُو شَامَةَ يَنْبَغِي لِمَنِ اشْتَغَلَ بِالْفِقْهِ أَنْ لَا يَقْتَصِرَ عَلَى مَذْهَبِ إِمَامٍ

کہا شیخ عزالدین عبدالسلام نے ہمیشہ سے لوگ اسپر رہے کہ علماء کے متفق فتویٰ دریافت کرتے بغیر

Altaf Hussain Lodhia

کسی مذہب کی پابندی سے۔ اور نہ کوئی ان قائلین پر اعتراض کرتا تھا اور انکار کرتا تھا یہاں تک کہ یہ مذاہب اربعہ ظاہر ہوئے۔ اور مقلدین ان مذاہب کے جو ان مذاہب پر سخت متعصب ہیں اب ہر ایک ان سے اپنے امام ہی کا تابع ہے۔ اگرچہ اس کا مذہب قرآن حدیث کی دلیل سے دور ہو۔ اور اسی کو ماننے والا ہے جو اس نے کہا۔ گویا کہ وہ امام ایک نبی مرسل ہے۔ اور یہی تو حق سے دور پڑنا ہے اور صواب سے دور ہونا اسکو کوئی دانشمند پسند نہ کریگا۔ ابو شامہ نے کہا کہ جو شخص علم فقہ میں مشغول ہو اسکو زیبا نہیں کہ کسی ایک امام کے مذہب کا پابند ہو۔

(۹۳) منہاج السنہ جلد ۲ صفحہ ۱۹۱ میں ہے کہ فَاِنَّ هٰؤُلَآءِ الْاَئِمَّةَ (اَیِ الْاَرْبَعَةَ) لَمْ يَكُوْنُوْا عَلٰى عَصْرٍ وَّاحِدٍ بَلْ اَبُوْ حَنِيْفَةَ تُوُفِّيَ سَنَةَ خَمْسِيْنَ وَمِائَةٍ وَمَالِكٌ سَنَةَ تِسْعٍ وَّسَبْعِيْنَ وَمِائَةٍ وَالشَّافِعِيُّ سَنَةَ اَرْبَعٍ وَّمِائَتَيْنِ وَاَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ سَنَةَ اِحْدٰى وَاَرْبَعِيْنَ وَمِائَتَيْنِ وَلَيْسَ فِيْ هٰؤُلَآءِ مَنْ يُقَلِّدُ الْاٰخَرَ وَلَا مَنْ يَّامُرُ بِاتِّبَاعِ النَّاسِ لَهٗ بَلْ كُلٌّ مِّنْهُمْ يَدْعُوْا اِلٰى مُتَابَعَةِ الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ وَاِذَا قَالَ غَيْرُهٗ قَوْلًا يُخَالِفُ الْكِتَابَ وَالسُّنَّةَ عِنْدَهٗ رَدَّهٗ وَلَا يُوْجِبُ عَلَى النَّاسِ تَقْلِيْدَهٗ **ترجمہ** یہ چاروں امام ایک زمانہ میں نہیں ہوئے ہیں۔ امام ابوحنیفہ سنہ ۱۵۰ھ میں فوت ہوئے اور امام مالک سنہ ۱۷۹ھ میں فوت ہوئے۔ اور امام شافعی سنہ ۲۰۴ھ میں۔ اور امام احمد بن حنبل سنہ ۲۴۱ھ میں فوت ہوئے ہیں۔ اور آپس میں ان سے کوئی پچھلا پہلے کی تقلید نہیں کرتا تھا۔ اور نہ لوگوں سے کہتا تھا کہ میری اتباع کرو یا انکی۔ بلکہ ہر ایک انکا کتاب و سنت کے اتباع کی طرف بلاتا تھا۔ اور انکو جب کوئی بات کتاب و سنت کے مخالف معلوم ہوتی تو فوراً اسے رد کر دیتے تھے اور اپنی تقلید کو انہوں نے کسی کیلئے ضروری نہ ٹھہرایا۔

(۹۴) ایضاح الحق الصریح مطبوعہ فاروقی صفحہ ۸۵ میں ہے کہ۔ دامانہ وتقلید شخصے معین از مجتہدین و مشائخ در ارکان دین لازم نے۔ بلکہ ہمیں قدر کافیست کہ وقتے کہ حاجتے پیش آید از کسے از ایشاں استفسار کردہ شود نہ آنکہ ارادہ و تقلید ہم مثل ایمان بالانبیاء از ارکان دین شمردہ شود ولقب حنفی و قادری بمشابہ لقب مسلمان و سنی اظہار کردہ شود و امتیاز از شافعیان و چشتیاں مثل امتیاز از کفار و روافض از لوازم دین شمردہ شود و انتقال را از مذہب بمذہب یا طریقہ بطریقہ مثل ارتداد و ابتداع و بغی موجب قتل یا ترک معدود کردہ شود (الی قولہ) وعنوان شعار خود محمدیہ خالصہ و سنن قدیم باید داشت نہ بمذہب بمذہب خاص و انسلاک در طریقہ مخصوصہ بلکہ مذاہب و طرق را مثل دکاکین عطارین باید داشت خود را از منسلکان جند محمدی

اور مرید ہونا اور مقلد ہونا کسی شخص معین کا مجتہدین اور مشائخوں سے ارکان دین میں نہیں ہے۔ بلکہ اسی قدر کافی ہے کہ جس وقت حاجت پیش آوے کو کسی سے ان لوگوں سے پوچھ لے۔ نہ یہ کہ مرید اور مقلد

ہونا مانند ایمان کے ساتھ نبیوں کے رکن دین سے گنا جاوے اور لقب حنفی اور قادری مانند لقب مسلمان اور سنی کے ظاہر کیا جاوے۔ اور فرق شافعیوں و حنفیوں سے مانند کا فرق سنی و رافضیوں کے لازمۂ دین سے گنا جاوے۔ اور فرق کرنا ایک مذہب سے دوسرے مذہب کی طرف اور ایک طریقہ سے دوسرے طریقہ کی طرف مانند مرتد ہو جانے اور بدعتی ہونے کے سبب قتل اور ہتک عزت کا ہووے (آگے جا کے لکھتے ہیں) اور سرنامہ اور لباس اپنا محمدی خالص اور طریقہ سنت ہمیشہ رکھنا چاہیئے۔ اور کسی مذہب خاص کو اختیار نہ کرنا چاہیئے اور نہ کسی طریقہ خاص میں داخل ہونا۔ بلکہ سب مذہبوں اور طریقوں کو عطاروں کی دکان کے مانند گننا چاہیئے اور اپنے کو لشکر محمدی میں داخل کرنا چاہیئے۔

(٩٥) کشف الغمہ ص١٣ میں امام شعرانی فرماتے ہیں کہ وَالْمَذْهَبُ الْوَاحِدُ بِلَا شَكٍّ لَا يَحْتَوِي عَلَى كُلِّ أَحَادِيثِ الشَّرِيعَةِ إِلَّا أَنْ قَالَ صَاحِبُهُ إِذَا صَحَّ الْحَدِيثُ فَهُوَ مَذْهَبِي فَيَدْخُلُ فِي مَذْهَبِهِ كُلُّ حَدِيثٍ مَا اسْتَدَلَّ بِهِ مُجْتَهِدٌ مِنَ الْمُجْتَهِدِينَ وَقَدْ ثَبَتَ عَنِ الشَّافِعِيِّ ذَلِكَ فَجَمِيعُ الْمَذَاهِبِ عَلَى هَذَا مَذْهَبُ الشَّافِعِيِّ عِنْدَ كُلِّ مَنْ سَلِمَ مِنَ التَّعَصُّبِ فِي الدِّينِ۔ ترجمہ یقینا کوئی ایک مذہب بھی تمام احادیث شریعت پر حاوی نہیں ہو سکتا۔ چہ جائیکہ یہاں تک کہ (امام) صاحب المذہب نے کہدیا کہ جب کبھی حدیث صحیح مل جاوے تو وہی میرا مذہب ہے۔ اس قول کی بنا پر جتنی بھی حدیثیں ہیں کہ جن سے کسی بھی مجتہد نے مجتہدوں سے استدلال کیا ہے اس کے مذہب میں داخل ہو جائینگی اور اس کا مذہب ٹھہرینگی۔ اور (امام) شافعی سے بھی یہی ثابت ہے۔ اس صورت میں تمام مذاہب اس قول کی وجہ سے شافعی کا مذہب ٹھہرے ہر اس شخص کے نزدیک کہ جس میں تعصب نہیں ہے۔

(٩٦) رد المحتار شرح درمختار جلد ا ص٢٦٦ میں علامہ شامی حنفی فرماتے ہیں کہ وَالْمَذْهَبُ الْوَاحِدُ مَرَّةً وَاحِدَةً وَمَرَّةً غَيْرَهُ غَيْرَ مُلْتَزِمِينَ مَذْهَبًا مُعَيَّنًا فَلَوِ الْتَزَمَ مَذْهَبًا مُعَيَّنًا كَأَبِي حَنِيفَةَ وَالشَّافِعِيِّ فَقِيلَ يَلْزَمُهُ وَقِيلَ لَا وَقِيلَ مِثْلُ مَنْ لَمْ يَلْتَزِمْ وَهُوَ الْغَالِبُ عَلَى الظَّنِّ لِعَدَمِ مَا يُوجِبُهُ شَرْعًا۔ ترجمہ زمانہ سابق میں لوگوں کا طریق عمل تھا کہ وہ ایک دفعہ ایک عالم سے فتوی پوچھتے، دوسری دفعہ دوسرے سے ایک ہی مفتی کی تعیین نہ کرتے تھے۔ آجکل کوئی ایک مذہب کو اپنے اوپر لازم سمجھے حنفی یا شافعی تو بعض کے نزدیک لازم نہیں ہوگا۔ بعض نے کہا ہے کہ اس کا لازم کرنا نہ کرنے والے کے برابر ہے۔ یہی راجح ہے کیونکہ شریعت میں کوئی حکم نہیں ہے جو تقلید شخصی کو لازم کرے۔

(٩٧) عقد الجید مطبوعہ مجتبائی ص٥ میں ہے کہ وَنَقَلَ يَعْنِي الشَّيْخُ عَبْدُ الْوَهَّابِ الشَّعْرَانِيُّ عَنْ جَمَاعَةٍ عَظِيْمَةٍ مِّنْ عُلَمَاءِ الْمَذَاهِبِ أَنَّهُمْ كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ وَيُفْتُوْنَ بِالْمَذَاهِبِ مِنْ غَيْرِ الْتِزَامِ مَذْهَبٍ مُّعَيَّنٍ مِّنْ زَمَنِ أَصْحَابِ الْمَذَاهِبِ إِلٰى زَمَانِهٖ۔ ترجمہ اور نقل کیا شیخ عبدالوہاب نے علمائے مذاہب کی ایک بڑی جماعت سے یہ کہ فتویٰ دیتے تھے اور عمل کرتے تھے مطابق مذہب کے بغیر قید ایک مذہب کے زمانہ اصحاب مذاہب سے لیکر شیخ کے زمانہ تک۔

(٩٨) عقد الفرید میں ملاحسن شرنبلالی حنفی فرماتے ہیں کہ فَتَحَصَّلَ مِمَّا ذَكَرْنَاهُ أَنَّهُ لَيْسَ عَلَى الْإِنْسَانِ الْتِزَامُ مَذْهَبٍ مُّعَيَّنٍ۔ ترجمہ سو تمام مذکورہ سے حاصل کلام یہ ہوا کہ التزام مذہب معین کا آدمی پر ضروری نہیں (معیار الحق مطبوعہ رحمانی ص٦٥)

(٩٩) تحصیل التعرف میں مولانا شاہ عبدالحق محدث دہلوی حنفی فرماتے ہیں کہ فَكَانَتْ طَرِيْقُ الْمُتَقَدِّمِيْنَ أَنَّهُمْ لَا يَرَوْنَ الْتِزَامَ مَذْهَبٍ مُّعَيَّنٍ ترجمہ طریقہ متقدمین میں التزام مذہب معین کا نہیں پایا جاتا۔

(١٠٠) اعلام الموقعین مطبوعہ اشرف المطابع جلد ١ ص٢١ میں ہے کہ قَالَ أَبُوْ عُمَرَ وَثَبَتَ عَنِ النَّبِيِّ صلعم أَنَّهٗ قَالَ يَذْهَبُ الْعُلَمَاءُ ثُمَّ يَتَّخِذُ النَّاسُ رُءُوْسًا جُهَّالًا يُسْأَلُوْنَ فَيُفْتُوْنَ بِغَيْرِ عِلْمٍ فَيَضِلُّوْنَ وَيُضِلُّوْنَ قَالَ أَبُوْ عُمَرَ وَهٰذَا كُلُّهٗ نَفْيٌ لِلتَّقْلِيْدِ وَإِبْطَالٌ لَّهٗ لِمَنْ فَهِمَهٗ وَهُدِيَ لِرُشْدِهٖ۔ ترجمہ ابو عمرو بن عبد البر کہتے ہیں کہ آنحضرت صلعم سے ثابت ہوا کہ آپ نے فرمایا علماء ختم ہو جائینگے پھر لوگ جاہلوں کو اپنا پیشوا بنائیں گے۔ اُنسے سوال کریں گے وہ بغیر علم کے (اٹکل و قیاس سے) جواب دیں گے۔ خود گمراہ ہونگے اور لوگوں کو بھی گمراہ کرینگے۔ ابن عبد البر کہتے ہیں کہ اسمیں تقلید کی تردید اور ابطال ہے جو فہم رکھتا ہے اور ہدایت نصیب ہوئی اُسے سمجھتا ہے۔

(١٠١) بستان العارفین مطبوعہ مصر ص٣ میں ہے کہ وَقَالَ الْفَقِيْهُ أَبُو اللَّيْثِ رَحِمَهُ اللّٰهُ لَا يَنْبَغِيْ لِأَحَدٍ أَنْ يُّفْتِيَ إِلَّا أَنْ يَّعْرِفَ أَقَاوِيْلَ الْعُلَمَاءِ يَعْنِيْ أَبَا حَنِيْفَةَ وَصَاحِبَيْهِ وَيَعْلَمَ مِنْ أَيْنَ قَالُوْا وَيَعْرِفَ مُعَامَلَاتِ النَّاسِ۔ ترجمہ فقیہ ابو اللیث کہتے ہیں کہ کسی کو بھی فتویٰ دینا جائز نہیں یہانتک کہ علماء کے اقوال کو سمجھ لے یعنی ابو حنیفہؒ اور صاحبین (ابو یوسف و محمد) کے قول کو۔ اور یہ بھی جانتا ہو کہ یہ قول کہاں سے کہا ہے۔ (یعنی قرآن و

وحدیث سے اس کا استنباط معلوم ہو) اور لوگوں کے معاملات سے واقف ہو۔

(۱۰۲) فتوحات مکیہ میں شیخ محی الدین ابن عربیؒ فرماتے ہیں کہ وَصِيَّتِيَ الَّذِيْ اُوْصِيْكَ بِهٖ اِنْ كُنْتَ عَالِمًا مُحَرَّمٌ عَلَيْكَ اَنْ تَعْمَلَ بِخِلَافِ مَا اَعْطَاكَ اللّٰهُ دَلِيْلُهٗ وَيَحْرُمُ عَلَيْكَ تَقْلِيْدُ غَيْرِكَ مَعَ تَمَكُّنِكَ مِنْ حُصُوْلِ الدَّلِيْلِ فَاِنْ لَمْ تَكُنْ فِيْ هٰذِهِ الدَّرَجَةِ وكنت مقلدًا فاياك ان تلتزم مذهبا بعينه بل اعمل كما امرك الله وهو ان تَسْأَلَ اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتَ لَا تَعْلَمُ وَاَهْلُ الذِّكْرِ هُمُ الْعُلَمَاءُ بِالْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ ترجمہ جس بات کی میں تجھے وصیت کرتا ہوں وہ یہ ہے کہ اگر تو عالم ہے تو تجھ کو جو اللہ نے دلیل دی ہے اُسکے برخلاف عمل کرنا حرام ہے۔ اور جب تجھے دلیل حاصل ہو سکتی ہے تو پھر تجھے اپنی ذات کے سوا کسی اور کی تقلید حرام ہے اور اگر تو اس درجہ پر نہیں بلکہ مقلد ہے تو دیکھنا کہیں ایک ہی مذہب کو خاص کر لازم نہ پکڑ لینا بلکہ جیسے تجھے اللہ تعالےٰ نے حکم فرمایا ہے ویسے ہی عمل کیجیو۔ اور وہ یوں ہے کہ اگر تو خود عالم نہ ہو تو اہل ذکر سے پوچھو اور اہل ذکر وہ لوگ ہیں جو قرآن و حدیث سے واقف ہیں (معیار الحق مطبوعہ رحمانی ص۱۲۸)

(۱۰۳) فتح القدیر مطبوعہ نولکشور جلد سوم ص۲۴۷ میں علامہ ابن ہمام حنفی نے یوں تحریر فرمایا ہے کہ فَلَا دَلِيْلَ عَلٰى وُجُوْبِ اِتِّبَاعِ الْمُجْتَهِدِ الْمُعَيَّنِ بِاِلْزَامِهٖ نَفْسَهٗ ذٰلِكَ قَوْلًا اَوْ شَرْعًا بَلِ الدَّلِيْلُ اِقْتَضَى الْعَمَلَ بِقَوْلِ الْمُجْتَهِدِ فِيْمَا احْتَاجَ اِلَيْهِ بِقَوْلِهٖ تَعَالٰى فَاسْئَلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۝ ترجمہ اپنے پر خاص ایک معین مجتہد کے قول و فعل کو لازم پکڑنے سے اُسکی تقلید واجب ہونے پر کوئی بھی دلیل نہیں۔ بلکہ دلیل کا مقتضی تو یہ ہے کہ خواہ کوئی سا مجتہد ہو اُس کے قول پر جس مسئلہ میں حاجت پڑے عمل کیا جاوے۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے۔ فَاسْئَلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ۔ یعنی پس پوچھ لو تم اہل ذکر سے اگر تم نہیں جانتے ہو

(۱۰۴) شرح مسلم الثبوت مطبوعہ نولکشور ۱۲۹۲ھ ص۶۲۳ میں مولانا بحر العلوم فرماتے ہیں کہ قَالَ الْعِرَاقِيُّ اِنْعَقَدَ الْاِجْمَاعُ عَلٰى مَنْ اَسْلَمَ فَلَهٗ اَنْ يُقَلِّدَ مَنْ شَاءَ مِنَ الْعُلَمَاءِ مِنْ غَيْرِ حَجْرٍ وَاَجْمَعَ الصَّحَابَةُ عَلٰى اَنَّ مَنِ اسْتَفْتٰى اَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ اَمِيْرَيِ الْمُؤْمِنِيْنَ فَلَهٗ اَنْ يَسْتَفْتِيَ اَبَا هُرَيْرَةَ وَمُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ وَغَيْرَهُمَا مِنْ غَيْرِ نَكِيْرٍ۔ ترجمہ عراقیؒ نے کہا ہے کہ اجماع ٹھہر چکا ہے اس پر کہ جو مسلمان ہے اُسے روا ہے کہ بلا روک ٹوک علماء میں سے جسکی پیروی چاہے کرے۔ اور متفق ہو گئے صحابہؓ اس پر کہ جو فتویٰ پوچھے دونوں مومنوں کے سردار ابوبکرؓ اور عمرؓ سے تو اُسے روا ہے کہ فتویٰ پوچھے ابوہریرہؓ اور معاذ بن جبل وغیرہ سے اور بلا کھٹکے ان کے

قولوں پر عمل کرے۔

(۱۰۵) کتاب شرح عین العلم مطبوعہ عامرہ استنبول ص۳۲۶ میں ملا علی قاری حنفی فرماتے ہیں کہ وَمِنَ الْمَعْلُوْمِ اَنَّ اللّٰہَ سُبْحَانَہٗ وَتَعَالٰی مَا کَلَّفَ اَحَدًا اَنْ یَّکُوْنَ حَنَفِیًّا اَوْ مَالِکِیًّا اَوْ شَافِعِیًّا اَوْ حَنْبَلِیًّا بَلْ کَلَّفَھُمْ اَنْ یَّعْمَلُوْا بِالسُّنَّۃِ ترجمہ یہ تو معلوم ہی ہے کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے کسی کو یہ تکلیف نہیں دی کہ حنفی بنے یا مالکی بنے۔ یا شافعی بنے۔ یا حنبلی بنے بلکہ انہیں یہ تکلیف دی ہے کہ وہ سنت کے موافق عمل کریں (معیار الحق ص۵۳)

(۱۰۶) القول السدید مطبوعہ منگلور کے ص۱۰ میں علامہ طحطاوی حنفی فرماتے ہیں کہ۔ اِعْلَمْ اَنَّہٗ لَمْ یُکَلِّفِ اللّٰہُ تَعَالٰی اَحَدًا مِّنْ عِبَادِہٖ بِاَنْ یَّکُوْنَ حَنَفِیًّا اَوْ مَالِکِیًّا اَوْ شَافِعِیًّا اَوْ حَنْبَلِیًّا بَلْ اَوْجَبَ عِلْمَ الدِّیْنِ بِمَا بُعِثَ بِہٖ سَیِّدُنَا مُحَمَّدٌ صلعم وَالْعَمَلَ بِشَرِیْعَتِہٖ ترجمہ جاننا چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں میں سے کسی کو اس امر کی تکلیف نہیں دی۔ کہ وہ حنفی بنے۔ یا مالکی بنے۔ یا شافعی بنے یا حنبلی بنے۔ بلکہ اُن پر اسی بات پر ایمان لانا واجب کیا ہے جسکے لئے ہمارے سردار محمد صلعم کو مبعوث کیا۔ اور عمل کرنا اُنکی شریعت پر۔

(۱۰۷) میزان شعرانی مطبوعہ دہلی جلد اول کے ص۲۳ میں امام شعرانی فرماتے ہیں کہ وَکَانَ یَقُوْلُ اَیْضًا لَمْ یَبْلُغْنَا فِیْ حَدِیْثٍ صَحِیْحٍ وَّلَا ضَعِیْفٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَمَرَ اَحَدًا مِّنَ الْاَئِمَّۃِ بِالْتِزَامِ مَذْھَبٍ مُّعَیَّنٍ۔ ترجمہ (امام ابن عبد البرؒ) یہ بھی فرماتے تھے کہ نہیں پہونچا ہمکو کسی حدیث صحیح میں اور نہ ضعیف میں کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا ہو کسی کو اپنی امت میں سے ساتھ التزام مذہب معین کے۔

(۱۰۸) مبسوط سرخسی مطبوعہ مصر کے کتاب الوقف میں ہے کہ وَلَوْ جَازَ التَّقْلِیْدُ کَانَ مَنْ مَّضٰی مِنْ قَبْلِ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ مِثْلَ الْحَسَنِ الْبَصْرِیِّ وَاِبْرَاھِیْمَ النَّخْعِیِّ رَحِمَھُمَا اللّٰہُ تَعَالٰی اَحْرٰی اَنْ یُّقَلَّدُوْا۔ ترجمہ اور اگر تقلید جائز ہوتی تو ابو حنیفہ سے پہلے جو لوگ تھے مثل حسن بصریؒ اور ابراہیم نخعی کے اُنکی تقلید زیادہ بہتر تھی بہ نسبت انکے۔

(۱۰۹) تنویر العینین مطبوعہ صدیقی ص۳۹ میں ہے کہ وَالْعَجَبُ مِنَ الْقَوْمِ لَا یَخَافُوْنَ مِنْ مِّثْلِ ھٰذَا الْاِتِّبَاعِ بَلْ یُخِیْفُوْنَ تَارِکَہٗ کَمَا اَحَقَّ ھٰذِہِ الْاٰیَۃَ فِیْ جَوَابِھِمْ وَکَیْفَ اَخَافُ مَا اَشْرَکْتُمْ وَلَا تَخَافُوْنَ اَنَّکُمْ اَشْرَکْتُمْ بِاللّٰہِ مَا لَمْ یُنَزِّلْ بِہٖ عَلَیْکُمْ سُلْطَانًا فَاَیُّ الْفَرِیْقَیْنِ اَحَقُّ بِالْاَمْنِ اِنْ کُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝ فَتَدَبَّرْ

وَاَنْصَفَ وَلَا تَكُنْ مِنَ الْمُنْكِرِيْنَ ○ ترجمہ اور تعجب ہے اسکا لوگوں سے کہ خوف نہیں کرتے اس طرح کی تقلید سے بلکہ ظلم کرتے ہیں اسکے چھوڑنے والے پر سو کیا خوب لگتی ہے۔ یہ آیت انکے جواب میں (وَكَيْفَ اَخَافُ الخ) اور کیا ڈرونگا تمہارے شریکوں سے اور تم نہیں ڈرتے اس سے کہ شریک کرتے ہو اللہ کے ساتھ ان چیزوں کو جو نہ اتاری تم پر اللہ نے کوئی دلیل اسکی سو کونسی جماعت دونوں میں سزاوار ہے امن کی اگر جانتے ہو تم سو غور کرو اور انصاف کرو اور نہ ہو جاؤ شکی لوگوں سے۔

(۱۱۰) عقد الجید ص۱۲ میں ہے کہ فَلَوْ سَاغَ التَّقْلِيْدُ لَكَانَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْ هٰؤُلَاۤءِ اَحَقَّ بِاَنْ يُتَّبَعَ مِنْ غَيْرِهٖ۔ ترجمہ پس اگر تقلید جائز ہوتی تو اس جماعت صحابہؓ میں سے ہر ایک تقلید کے لئے غیر کی نسبت زیادہ سزاوار تھا۔

(۱۱۱) مجموعۃ الفتاوی مولانا عبدالحی صاحب مطبوعہ شوکت اسلام ص۲۳ میں ہے کہ مختار بعض علماء آنست کہ تقلید مذہب معین ضرور نیست ہر کس را اختیار است کہ بہر مذہبے کہ خواہد عمل نماید ترجمہ بعض علماء کے نزدیک مختار یہ ہے کہ مذہب معین کی تقلید ضروری نہیں ہے ہر شخص کو اختیار ہے کہ جس مذہب پر چاہے عمل کرے۔

(۱۱۲) شرح سفر السعادت مطبوعہ نولکشور ص۲۱ میں مولوی عبدالحق صاحب محدث دہلوی حنفی فرماتے ہیں کہ طریقہ پیشینیاں برخلاف این بود و ایشاں تعین مذہب و اتباع مجتہد واحد را از واجبات نمی دانستند مجتہداں را عمل باجتہاد خود بود و سبیل عوام رجوع بایشاں بے آنکہ التزام متابعت احدے کنند و انکار بر دیگرے نمایند۔ ترجمہ سلف کا طریقہ اسکے خلاف تھا۔ وہ تعین مذہب اور اتباع مجتہد واحد کو واجبات سے نہیں جانتے تھے۔ اور مجتہدوں کا عمل اپنے اجتہاد پر تھا۔ اور عوام کا طریقہ مجتہدوں سے رجوع کرنے کا تھا۔ اور اس کا التزام نہیں تھا کہ کسی ایک کی متابعت کریں اور دوسرے کی نہ کریں۔

(۱۱۳) رد المحتار شرح در مختار مطبوعہ مصر جلد ا ص۵۳ میں علامہ شامی حنفی فرماتے ہیں کہ لَيْسَ عَلَى الْاِنْسَانِ اِلْتِزَامُ مَذْهَبٍ مُّعَيَّنٍ۔ ترجمہ انسان پر مذہب معین کا لازم پکڑنا واجب نہیں ہے۔

(۱۱۴) عقد الجید مطبوعہ مجتبائی ص۱۲ میں ہے کہ ترجمہ فَاِنْ بَلَغَنَا حَدِيْثٌ مِّنَ الرَّسُوْلِ الْمَعْصُوْمِ الَّذِيْ فَرَضَ اللّٰهُ عَلَيْنَا طَاعَتَهٗ بِسَنَدٍ صَالِحٍ يَدُلُّ عَلٰى خِلَافِ مَذْهَبِهٖ وَتَرَكْنَا حَدِيْثَهٗ وَاتَّبَعْنَا ذٰلِكَ التَّخْمِيْنَ فَمَنْ اَظْلَمُ مِنَّا وَمَا عُذْرُنَا يَوْمَ يَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○ ترجمہ پس اگر ہمکو رسول معصوم کی حدیث پہونچ جاوے جسکی اطاعت اللہ نے ہم پر فرض کی ہے ساتھ صحیح سند کے جو مذہب امام کے مخالف ہو اور ہم حدیث کو چھوڑ دیں اور اس بناوٹی بات (یعنی قول امام) کے پیچھے لگیں۔ پس ہم سے کون زیادہ ظالم ہے اور

اس دن ہمارا کوئی عذر نہیں جس دن تمام لوگ رب العلمین کے سامنے کھڑے ہوں گے۔

(۱۱۵) کلمات طیبات مطبوعہ مطبع العلوم مراد آباد صفحہ ۳ مکتوبات میرزا مظہر جان جاناںؒ میں ہے کہ بر ہر افراد امت اتباع پیغمبر واجب است و اتباع ہیچ یکے از ائمہ واجب نیست۔ ترجمہ ہر شخص پر اتباع پیغمبر کی واجب ہے۔ اور اماموں میں سے کسی کی اتباع واجب نہیں ہے۔

(۱۱۶) طوالع الانوار حاشیہ درمختار میں ملا عابد سندھی فرماتے ہیں کہ وُجُوْبُ تَقْلِيْدِ مُجْتَهِدٍ مُعَيَّنٍ لَا حُجَّةَ عَلَيْهِ لَا مِنْ جِهَةِ الشَّرِيْعَةِ وَلَا مِنْ جِهَةِ الْعَقْلِ ترجمہ۔ ایک مجتہد معین کی تقلید کے وجوب پر کوئی دلیل نہیں نہ شریعت کی رو سے نہ عقل کی رو سے (الارشاد مطبوعہ انصاری دہلی صفحہ ۶۳)

(۱۱۷) شرح مسلم الثبوت مطبوعہ نولکشور صفحہ ۶۲۹ میں مولانا بحر العلوم حنفی فرماتے ہیں کہ وَيَتَخَرَّجُ مِنْهُ اَيْ مِمَّا ذُكِرَ اَنَّهٗ لَا يَجِبُ الْاِسْتِمْرَارُ عَلٰى مَذْهَبٍ جَوَازُ اتِّبَاعِهٖ رُخَصَ الْمَذَاهِبِ قَالَ فِيْ فَتْحِ الْقَدِيْرِ لَعَلَّ الْمَانِعِيْنَ لِلْاِنْتِقَالِ اِنَّمَا مَنَعُوْا لِئَلَّا يَتَتَبَّعَ اَحَدٌ رُخَصَ الْمَذَاهِبِ وَقَالَ هُوَ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى وَلَا يَمْنَعُ مِنْهُ مَانِعٌ شَرْعِيٌّ اِذْ لِلْاِنْسَانِ اَنْ يَّسْلُكَ الْاَخَفَّ عَلَيْهِ اِذَا كَانَ لَهٗ اِلَيْهِ سَبِيْلٌ ترجمہ ہم نے جو ذکر کیا کہ ایک مذہب پر جمے رہنا واجب نہیں اس سے یہ بھی نکلتا ہے کہ مذہبوں میں سے آسان آسان باتیں لینا جائز ہے۔ فتح القدیر میں لکھتے ہیں غالباً جو لوگ ایک مذہب سے دوسرے مذہب کی طرف انتقال کو منع کرتے ہیں تو وہ اس وجہ سے منع کرتے ہیں کہ کوئی آسان آسان باتیں ہی کو نہ ڈھونڈے حالانکہ یہ اللہ تعالیٰ کی رحمت کو تنگ کرنا ہے اور کوئی مانع شرعی اس سے منع کرنے والا نہیں کیونکہ انسان کو اختیار رہے کہ گنجائش ہو تو جو آسان تر بات ہو اسکو اختیار کرے۔

(۱۱۸) میزان کبریٰ جلد ۱ صفحہ ۱۶ میں امام عبد الوہاب شعرانی فرماتے ہیں کہ مَا ثَمَّ اَحَدٌ حَقَّقَ لَهٗ قَدَمُ الْوِلَايَةِ الْمُحَمَّدِيَّةِ اِلَّا وَيَصِيْرُ يَاْخُذُ اَحْكَامَ شَرْعِهٖ مِنْ حَيْثُ اَخَذَهَا الْمُجْتَهِدُوْنَ وَيَنْفَكُّ عَنْهُ التَّقْلِيْدُ لِجَمِيْعِ الْعُلَمَاءِ اِلَّا لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صلعم ثُمَّ اِنْ نُقِلَ عَنْ اَحَدٍ مِّنَ الْاَوْلِيَاءِ اَنَّهٗ كَانَ شَافِعِيًّا اَوْ حَنَفِيًّا مَثَلًا فَذٰلِكَ قَبْلَ اَنْ يَّصِلَ اِلٰى مَقَامِ الْكَمَالِ ترجمہ جس کسی کا قدم ولایت محمدیہ پر ٹھہرا وہ احکام شرع کے وہیں سے لیتا ہے جہاں سے مجتہدوں نے لیا اور تمام علماء کی تقلید سے علیحدہ ہو جاتا ہے۔ تو اگر کسی ولی سے منقول ہو کہ وہ شافعی تھا یا حنفی مثلاً تو مقام کمال پر پہنچنے سے پہلے کا ذکر ہے۔

(۱۱۹) میزان کبریٰ مطبوعہ مصر جلد ۱ صفحہ ۲۰ میں امام شعرانی تحریر فرماتے ہیں کہ اِنَّ الْوَلِيَّ الْكَامِلَ

لا یکون مقلدا انما اخذ علمه من العین التی اخذ منها المجتهد الخ
ترجمہ۔ ولی کامل مقلد نہیں ہوا کرتا۔ بلکہ وہ علم اسی چشمہ سے لیتا ہے جس سے مجتہد نے لیا۔

(١٢٠) علامہ شیخ کردی اپنے رسالہ میں تحریر فرماتے ہیں کہ:۔ اِنَّ طَرِیْقَةَ الْمَشَائِخِ الصُّوْفِیَّةِ عُمُوْمًا وَطَرِیْقَةَ الْاَکَابِرِ النَّقْشَبَنْدِیَّةِ خُصُوْصًا اِتِّبَاعُ السُّنَّةِ النَّبَوِیَّةِ وَعَدَمُ التَّقْلِیْدِ بِمَذْهَبٍ مُّعَیَّنٍ۔ ترجمہ طریقہ مشائخ صوفیہ کا عموماً اور اکابر نقشبندیہ کا خصوصاً اتباع سنت نبویہ ہے نہ مذہب معین کا مقلد ہو رہنا۔ (الارشاد ص٢٣٨)

(١٢١) ملا جیون تفسیر احمدی میں فرماتے ہیں کہ یَجُوْزُ لَهٗ اَنْ یَّعْمَلَ بِمَذْهَبٍ ثُمَّ یَنْتَقِلُ اِلٰی اٰخَرَ کَمَا نُقِلَ عَنْ کَثِیْرٍ مِّنَ الْاَوْلِیَاءِ وَیَجُوْزُ لَهٗ اَنْ یَّعْمَلَ فِیْ مَسْئَلَةٍ عَلٰی مَذْهَبٍ وَّفِیْ اُخْرٰی عَلٰی اٰخَرَ کَمَا هُوَ مَذْهَبُ الصُّوْفِیَّةِ ترجمہ جائز ہے مقلد کو یہ کہ عمل کرے ایک مذہب پر پھر دوسرے مذہب کی طرف منتقل ہو جائے جیسا کہ بہت سے اولیاء سے منقول ہوا ہے اور جائز ہے کہ ایک مسئلہ میں ایک مذہب پر عمل کرے اور دوسرے مسئلہ میں دوسرے مذہب پر جیسا کہ صوفیہ کا مذہب ہے (الارشاد ص٢٤٣)

(١٢٢) تحصیل التعرف میں مولانا شاہ عبد الحق محدث دہلوی فرماتے ہیں کہ وَمَذْهَبُهُمْ (الصُّوْفِیَّةُ) فِی الْاَحْکَامِ تَابِعٌ لِّلْفُقَهَاءِ فِی الْفُرُوْعِ وَالْاُصُوْلِ لِاَنَّهُمُ الَّذِیْنَ حَرَّرُوا الْاَحْکَامَ وَتَتَبَّعُوْهَا فِی الْفُصُوْلِ غَیْرَ اَنَّهُمْ یَاْخُذُوْنَ مِنَ الْمَذَاهِبِ بِمَا یُوَافِقُ الْحَدِیْثَ۔ ترجمہ۔ مذہب صوفیہ کا احکام میں تابع فقہاء کے ہے۔ اصول اور فروع میں، کیونکہ انہوں نے احکام کو لکھا اور تتبع کیا۔ مگر صوفی لوگ مذاہب میں سے (کسی کا مذہب ہو) وہ مسائل اختیار کرتے ہیں جو حدیث کے موافق ہوں (الارشاد ص٢٣٨)

(١٢٣) تحریر معہ شرح تقریر و تحبیر مطبوعہ مصر جلد ٣ صفحہ ٣٥٠ میں علامہ ابن ہمام فرماتے ہیں کہ لَا وَاجِبَ اِلَّا مَا اَوْجَبَهُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَلَمْ یُوْجِبِ اللّٰهُ وَلَا رَسُوْلُهٗ عَلٰی اَحَدٍ مِّنَ النَّاسِ اَنْ یَّتَمَذْهَبَ بِمَذْهَبِ رَجُلٍ مِّنَ الْاُمَّةِ فَیُقَلِّدَهٗ فِیْ دِیْنِهٖ فِیْ کُلِّ مَا یَاْتِیْ وَیَذَرُ دُوْنَ غَیْرِهٖ ترجمہ اللہ اور اسکے رسول نے جو کچھ فرما دیا بس وہی واجب ہے اسکے سوا اور کوئی چیز واجب نہیں ہے اور نہ اللہ نے اور نہ اللہ کے رسول نے کسی شخص پر یہ واجب کیا ہے کہ امت میں سے کسی ایک شخص کا مذہب اختیار کر لے۔ اور اپنے ہر دینی کام میں خواہ وہ کام کرنے کا ہو یا چھوڑنے کا بس اسی ایک شخص کی تقلید کرتا رہ جائے۔

(۱۲۴) ابطال التقلید میں علامہ ابن حزم فرماتے ہیں کہ فَمَا الَّذِیْ خَصَّ اَبَا حَنِیْفَۃَ وَمَالِکًا وَّالشَّافِعِیَّ بِاَنْ یُّقَلَّدُوْا دُوْنَ اَبِیْ بَکْرٍ وَّعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَعَلِیٍّ وَّابْنِ مَسْعُوْدٍ وَّابْنِ عَبَّاسٍ وَّعَائِشَۃَ وَدُوْنَ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ وَالزُّهْرِیِّ وَالنَّخَعِیِّ وَالشَّعْبِیِّ وَعَطَاءٍ وَّطَاؤُسٍ وَّالْحَسَنِ الْبَصْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُمْ۔ ترجمہ سو معلوم نہیں وہ کیا چیز ہے جس نے خاص کر دیا ابوحنیفہ اور مالک اور شافعی کو تقلید کئے جاتے میں سوائے ابوبکر اور عمر اور عثمان اور علی اور ابن مسعود ابن عباس اور عائشہ کے اور سوا سعید بن المسیب اور زہری اور نخعی اور شعبی اور عطا اور طاؤس اور حسن بصری رضی اللہ عنہم کے (معیار الحق مطبوعہ رحمانی صـ۲۸)

(۱۲۵) تقریر الاصول میں مولانا اکمل صاحب فرماتے ہیں کہ لَا یَلْزَمُ اَحَدًا اَنْ یَّتَمَذْهَبَ بِمَذْهَبِ اَحَدٍ مِّنَ الْاَئِمَّۃِ بِحَیْثُ یَاْخُذُ بِاَقْوَالِہٖ کُلِّهَا وَیَدَعُ اَقْوَالَ غَیْرِہٖ کُلَّهَا ترجمہ کسی کو لازم نہیں کہ اماموں میں سے ایک امام کا مذہب ٹھہرا کر اسکے سب قول لیلے اور غیر کے سب چھوڑدے (معیار الحق مطبوعہ رحمانی صـ۲۶)

(۱۲۶) العقد الفرید میں علامہ حسن شرنبلالی حنفی فرماتے ہیں کہ فَتَحَصَّلَ مِمَّا ذَکَرْنَا اَنَّہٗ لَیْسَ عَلَی الْاِنْسَانِ الْتِزَامُ مَذْهَبٍ مُّعَیَّنٍ۔ ترجمہ حاصل کلام یہ ہوا کہ التزام مذہب معین کا آدمی پر ضروری نہیں۔ (معیار الحق مطبوعہ رحمانی طـ۲)

(۱۲۷) میزان کبری جلد۱ صـ۳۲ میں امام شعرانی فرماتے ہیں کہ کَانَ الْاِمَامُ ابْنُ عَبْدِ الْبَرِّ یَقُوْلُ وَلَمْ یَبْلُغْنَا عَنْ اَحَدٍ مِّنَ الْاَئِمَّۃِ اَنَّہٗ اَمَرَ اَصْحَابَہٗ بِالْتِزَامِ مَذْهَبٍ مُّعَیَّنٍ ترجمہ امام جو بڑے عبدالبر کے تھے کہتے تھے کہ ہمکو کسی امام سے یہ روایت نہیں پہونچی کہ انہوں نے اپنے رفیقوں کو التزام مذہب معین کا حکم کیا ہو۔ (معیار الحق مطبوعہ رحمانی صـ۳۳)

(۱۲۸) جامع الفواد میں تاج الدین عثمانی فرماتے ہیں کہ مَنْ یَّعْمَلُ بِقَوْلِ الْمُجْتَهِدِیْنَ فَهُوَ مُثَابٌ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ مَالَمْ یَجِدِ الْحَدِیْثَ الصَّحِیْحَ الْمُتَّصِلَ الْاِسْنَادِ وَاِذَا وَجَدَہٗ یَعْمَلُ بِالْحَدِیْثِ۔ ترجمہ جو کوئی مجتہد کے قول پر عمل کریگا تو وہ دونوں جہاں میں ثواب پا دیگا جبتک کہ حدیث صحیح متصل السند نہ پاوے اور جب حدیث پاوے تو اسی پر عمل کرے (معیار الحق مطبوعہ رحمانی صـ۳۲)

(۱۲۹) فیض الباری ترجمہ صحیح بخاری مطبوعہ لاہور کے صـ۱۲ میں منح الازہر مصنفہ ملا علی قاری حنفی سے منقول ہے کہ فِی الْخُلَاصَۃِ مَنْ رَّدَّ حَدِیْثًا قَالَ بَعْضُ مَشَایِخِنَا یُکَفَّرُ۔ ترجمہ خلاصہ میں ہے کہ جو کوئی رد کرے کسی حدیث کو تو کہا مشائخ نے کہ وہ کافر ہوجاتا ہے۔

(۱۳۰) سفر السعادت میں مجد الدین فیروزآبادی فرماتے ہیں کہ در عبادات اعتماد کلی برآں کنند یعنی ہر آنچہ

از حدیث ثابت است و از خلاف زید و عمرو مبندیشند۔ ترجمہ جماعتیں جو کچھ حدیث سے ثابت ہے اسی پر عمل کرنا چاہیئے۔ اور زید و عمرو کی مخالفت سے نہیں ڈرنا چاہیئے۔ (معیار الحق مطبوعہ رحمانی ص۳۰)

(۱۳۱) دراسات اللبیب مطبوعہ لاہور ص۱۹ میں ملا معین حنفی فرماتے ہیں کہ فَقَدْ اُخْرِجَ مَنْ اَصَرَّ مِنْهُمْ عَلٰی قَوْلِ اَبِیْ حَنِیْفَةَ بِاَنَّهٗ لَا یُصَلِّیْهِمَا مَعَ صِحَّةِ الْحَدِیْثِ عِنْدَهٗ مِنْ اَنْ یُّعَدَّ عَالِمًا لِّذَهَابِهٖ عَلٰی خِلَافِ مُقْتَضَی الْعِلْمِ ترجمہ جو شخص کہ ہٹ کرے اوپر قول ابوحنیفہ کے اسطور کہ نہ پڑھے ان دو رکعتوں کو (حالت خطبہ میں جبکہ آوے) باوجود صحیح ہونے حدیث کے نزدیک اسکے اس سے یہ کہ شمار کیا جائے عالم بسبب جانے اسکے کے خلاف مقتضی علم کے (حاصل یہ کہ کسی عالم کے قول کو حدیث کے معلوم ہونیکے بعد لینا کام جاہل کا ہے نہ عالم کا۔)

(۱۳۲) دراسات اللبیب مطبوعہ لاہور ص۹۰ میں ہے کہ وَالْاِمَامُ لَیْسَ بِمَعْصُوْمٍ حَتّٰی یُأَوَّلَ لَهٗ کَلِمَاتُ الشَّرِیْعَةِ وَنَتْرُكُ حَقِیْقَةَ الْکَلَامِ وَلَمْ یَاْذَنِ اللّٰهُ تَعَالٰی وَرَسُوْلُهٗ لِاَحَدٍ بِهٰذِهِ النُّصْرَةِ لِاَحَدٍ وَمَا اُمِرْنَا بِاتِّبَاعِ مَذْهَبٍ مِّنَ الْمَذَاهِبِ تَرَاسًا فَضْلًا عَنِ اتِّبَاعِ مَذْهَبٍ مُّعَیَّنٍ۔ ترجمہ اور امام تو کوئی خطا سے بچا ہوا نہیں ہے تاکہ شریعت کے احکام کو تاویلیں کرکے اسکے قول کو مطابق کئے جاویں اور حقیقی معنی قرآن حدیث کے چھوڑے جاویں کو ایسی مدد کرنی کہ نہ اس کا حکم اللہ نے دیا ہے اور نہ اسکے رسول نے۔ اور نہیں حکم دیئے گئے ہیں ہم کہ تابعداری کریں ہم کسی مذہب کی مذہبوں میں سے خاص کر کسی مذہب کی۔ (مطلب یہ ہے کہ اللہ نے اور اسکے رسول نے ان چار مذہبوں میں سے کسی مذہب کے اتباع کا حکم نہیں دیا۔)

(۱۳۳) قرۃ العیون شرح سرور المحزون جو نواب محمد علیخان صاحب والی ٹونک کے حکم سے تالیف ہوئی ہے۔ اسکے حصہ پنجم کے ص۱۳۹ میں تفسیر مظہری سے نقل کیا ہے کہ وَاِنَّمَا قُلْتُ فِی الْعَمَلِ بِالْحَدِیْثِ اَنْ یَّکُوْنَ ذٰلِكَ الْحَدِیْثُ وَقَدْ ذَهَبَ اِلَیْهِ اَحَدٌ مِّنَ الْاَئِمَّةِ الْاَرْبَعَةِ۔ ترجمہ (قاضی ثناء اللہ پانی پتی فرماتے ہیں) کہ کہا میں نے یعنی شرط کی میں نے عمل بالحدیث میں یہ کہ ہووے حدیث ایسی کہ ایک نے چاروں اماموں میں سے اُس پر عمل کیا ہو۔ (تو اسوقت اپنے مذہب کی تقلید چھوڑکر کہ خلاف اُسکے ہے اُس حدیث پر عمل کرنا چاہیئے۔)

(۱۳۴) رد المحتار شرح در مختار مطبوعہ دہلی کی جلد اول کے ص۴۶ میں علامہ شامی حنفی فرماتے ہیں کہ اِذَا صَحَّ الْحَدِیْثُ وَکَانَ عَلٰی خِلَافِ الْمَذْهَبِ عُمِلَ بِالْحَدِیْثِ وَیَکُوْنُ ذٰلِكَ مَذْهَبَهٗ وَلَا یَخْرُجُ مُقَلِّدُهٗ عَنْ کَوْنِهٖ حَنَفِیًّا بِالْعَمَلِ بِهٖ۔ ترجمہ جب اپنے مذہب کے خلاف صحیح حدیث

ہاتھ لگے، تو اُس حدیث پر عمل کیا جاوے۔ اور یہ مذہب اُسکا بن جاویگا اور کوئی حدیث پر عمل کرنیکے باعث سے اپنے حنفی پن سے باہر نہ آیگا۔ (ایضا عمدۃ الرعایہ مطبوعہ مجتبائی دہلی ص۱۲)

(۱۳۵) میزان کبریٰ مطبوعہ مصر جلد ا ص۳۳ میں امام شعرانی فرماتے ہیں کہ۔ فَإِنْ قُلْتَ فَمَا أَصْنَعُ بِالْأَحَادِيْثِ الَّتِيْ صَحَّتْ بَعْدَ مَوْتِ إِمَامِيْ وَلَمْ يَأْخُذْ بِهَا فَالْجَوَابُ الَّذِيْ يَنْبَغِيْ لَكَ أَنَّكَ تَعْمَلُ بِهَا فَإِنَّ إِمَامَكَ لَوْ ظَفَرَ بِهَا وَصَحَّتْ عِنْدَهُ لَرُبَّمَا كَانَ أَمَرَكَ بِهَا وَمَنْ فَعَلَ مِثْلَ ذٰلِكَ فَقَدْ حَازَ الْخَيْرَ بِكِلْتَا يَدَيْهِ وَمَنْ قَالَ لَا أَعْمَلُ بِحَدِيْثٍ إِلَّا إِنْ أَخَذَ بِهِ إِمَامِيْ فَاتَهُ خَيْرٌ كَثِيْرٌ كَمَا عَلَيْهِ كَثِيْرٌ مِّنَ الْمُقَلِّدِيْنَ لِأَئِمَّةِ الْمَذَاهِبِ وَكَانَ الْأَوْلٰى لَهُمُ الْعَمَلُ بِكُلِّ حَدِيْثٍ صَحَّ بَعْدَ إِمَامِهِمْ ترجمہ اگر تو پوچھے اُن احادیث کی بابت میں کیا کروں جو میرے امام کی وفات کے بعد صحیح ثابت ہوئیں۔ اور امام نے ان کو نہیں لیا تھا۔ تو جواب یہ ہے کہ تجھکو لائق ہے کہ تو اُن پر عمل کرے۔ کیونکہ اگر تیرا امام اُنکو پاتا تو اُنہیں کے ساتھ حکم دیتا۔ اور جس نے ایسا کیا تو اُس نے بھلائی کو دونوں ہاتھوں سے جمع کرلیا۔ اور جس نے کہا وہ حدیث جس کو میرے امام نے نہیں لیا میں اُس پر عمل نہیں کرونگا۔ تو اُسکے ہاتھ سے خیر کثیر نکل گئی۔ جیسا کہ بہت سے مقلدین کا حال ہے حالانکہ لائق ان کو یہ تھا کہ وہ ہر حدیث پر عمل کرتے۔ جو ان کے امام کے بعد صحیح ثابت ہو جاتی

(۱۳۶) میزان کبریٰ جلد ا ص۹ میں امام شعرانی فرماتے ہیں کہ خِلَافُ مَا عَلَيْهِ بَعْضُ الْمُقَلِّدِيْنَ حَتّٰى إِنَّهُ قَالَ لِيْ لَوْ وَجَدْتُ حَدِيْثًا فِي الْبُخَارِيِّ أَوْ مُسْلِمٍ لَمْ يَأْخُذْ بِهِ إِمَامِيْ لَا أَعْمَلُ بِهِ وَذٰلِكَ جَهْلٌ مِّنْهُ بِالشَّرِيْعَةِ وَأَوَّلُ مَنْ يَّتَبَرَّأُ مِنْهُ إِمَامُهُ ترجمہ برخلاف اسکے کہ بعض مقلدین کا حال ہے کہ اُنہوں نے مجھ سے کہا کہ اگر میں کوئی حدیث بخاری یا مسلم میں پاؤں اور اُسکو میرے امام نے نہ لیا ہو تو اُس پر میں عمل نہیں کرونگا حالانکہ یہ اُسکی شریعت کے ساتھ نادانی ہے۔ اور سب سے پہلے اُس کا امام ہی اُس سے بری ہے۔ (یعنی ناراض ہے)

(۱۳۷) میزان شعرانی ص۲۳ میں ہے۔ کہ لَا يَكْمُلُ لِمُؤْمِنٍ الْعَمَلُ بِالشَّرِيْعَةِ كُلِّهَا وَهُوَ مُتَقَلِّدٌ بِمَذْهَبٍ وَاحِدٍ أَبَدًا وَلَوْ قَالَ صَاحِبُهُ إِذَا صَحَّ الْحَدِيْثُ فَهُوَ مَذْهَبِيْ لِتَرْكِ ذٰلِكَ الْمُقَلِّدِ الْأَخْذَ بِأَحَادِيْثَ كَثِيْرَةٍ صَحَّتْ عِنْدَ غَيْرِ إِمَامِهِ وَهٰذَا مِنْ ذٰلِكَ الْمُقَلِّدِ عَمًى فِي الْبَصِيْرَةِ عَنْ طَرِيْقِهِ ترجمہ مومن کا عمل تمام شریعت پر کبھی نہیں ہو سکتا جبکہ وہ کسی خاص مذہب کا مقلد ہو اگرچہ اسکا امام بھی یہ کہے کہ جب حدیث صحیح ہو تو وہ میرا ہی مذہب ہے۔ کیونکہ وہ مقلد بہت سی احادیث کو جو اوروں کے نزدیک صحیح ہیں امام کی مخالفت کی وجہ سے

چھوڑ دے گا۔ یہ اُس کا اندھا پن ہے طریق حق ہے۔

(۱۳۸) میزان شعرانی صفحہ ۳۲ میں ہے کہ۔ وَقَالَ الْقَرَافِيُّ يَجُوزُ الْاِنْتِقَالُ مِنْ جَمِيعِ الْمَذَاهِبِ إِلَى بَعْضِهَا بَعْضًا فِي كُلِّ مَا لَا يُنْقَضُ فِيهِ حُكْمُ حَاكِمٍ۔ **ترجمہ** قرانی کا قول ہے کہ ایک مذہب کو چھوڑ کر دوسرے مذہب میں منتقل ہونا جائز ہے ہر ایک ایسے مسئلہ میں جسمیں حاکم کا حکم نہ ٹوٹے۔

(۱۳۹) میزان شعرانی صفحہ ۲۵ میں ہے کہ نُقِلَ عَنِ الْإِمَامِ دَاوُدَ وَكَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُولُ انْظُرُوا فِي أَمْرِ دِينِكُمْ فَإِنَّ التَّقْلِيدَ لِغَيْرِ الْمَعْصُومِ مَذْمُومٌ وَفِيهِ عَمًى لِلْبَصِيرَةِ۔ **ترجمہ** امام داؤد (ظاہری) فرماتے تھے اپنے دین کے معاملات میں حجت تلاش کرو معصوم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی۔ انکے سوا دوسرے کی بات بلادلیل کا ماننا (تقلید) بری بات ہے اور اس میں اندھا پن ہے)

(۱۴۰) صراط مستقیم مطبوعہ مجتبائی صفحہ ۱۹ میں ہے کہ۔ علم پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم را منحصر در علم یک شخص از مجتہدین ندانند بلکہ علم نبوی منتشر در آفاق گردیدہ بموجب مقتضیات وقت بہر کس رسیدہ و بعد از ان کہ کتب مصنف شدہ آں علوم ظاہر گشتہ پس در ہر مسئلہ کہ حدیث صحیح صریح غیر منسوخ یابد اتباع ہیچ مجتہد دران نکند و اہل حدیث را مقتدائے خود شناسد و بدل محبت ایشاں دارد و تعظیم ایشاں لازم شمرد کہ حاملان علم پیغمبر اند و نوعے فائدہ مصاحبت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم حاصل کردہ مقبول جناب رسالتمآب گشتہ اند۔ **ترجمہ** یہ سمجھنا چاہیئے کہ جو علم پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا تھا وہ مجتہدوں میں سے کسی ایک شخص میں جمع ہو گیا ہے۔ جبکہ علم نبوی تمام دنیا میں پھیلا ہوا ہے۔ اور زمانہ کی ضرورت کے موافق ہر شخص کو ملا ہے۔ کتابوں کے تصنیف ہونیکے بعد علوم ظاہر ہوئے۔ اسلئے جس مسئلہ میں حدیث صحیح صریح غیر منسوخ مل جائے اُسمیں کسی مجتہد کا اتباع نہ کرنا چاہیئے۔ اور اہل حدیث کو اپنا مقتدا ماننا چاہیئے اور دل میں اُن سے محبت رکھنی چاہیئے۔ انکی تعظیم لازم جاننی چاہیئے۔ کیونکہ محدثین علم پیغمبر کے حامل ہیں اور ایک طرح سے انہوں نے مصاحبت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے فائدہ اُٹھایا ہے اور مقبول جناب رسالتمآب ہوئے ہیں۔

(۱۴۱) حجۃ اللہ البالغہ مطبوعہ صدیقی صفحہ ۱۲۷ میں ہے کہ وَالْعَزْمُ عَلَى أَنَّهُ إِذَا ظَهَرَ حَدِيثٌ صَحِيحٌ خِلَافَ مَا قَلَّدَ فِيهِ تَرَكَ التَّقْلِيدَ وَاتَّبَعَ الْحَدِيثَ **ترجمہ** نیت یہی ہونی چاہیئے کہ جب صحیح حدیث خلاف اپنے امام کے ظاہر ہو جسکی تقلید کی ہے تو تقلید چھوڑ دے گا اور حدیث پر عمل کریگا۔

(۱۴۲) اعلام الموقعین مطبوعہ اشرف المطابع جلد ۲ صفحہ ۲۴۳ میں ہے کہ۔ اِذْ لَا وَاجِبَ اِلَّا مَا اَوْجَبَہُ
اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ وَلَمْ یُوْجِبِ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ عَلٰی اَحَدٍ مِّنَ النَّاسِ اَنْ یَّتَمَذْھَبَ
بِمَذْھَبِ رَجُلٍ مِّنَ الْاُمَّۃِ فَیُقَلِّدَہٗ دِیْنَہٗ دُوْنَ غَیْرِہٖ۔ ترجمہ واجب نہیں مگر
جو اللہ اور اس کے رسول نے واجب کیا۔ اللہ اور رسول نے کسی آدمی پر یہ واجب نہیں کیا کہ کسی امام معین
کا مذہب اختیار کرے اور اسی کو اپنے دین کا کام سپرد کرے نہ دوسرے کسی کو۔

(۱۴۳) حجۃ اللہ البالغہ صفحہ ۱۵۴ میں ہے کہ۔ فِتْنَۃُ ھٰذَا الْجَدَلِ وَالْخِلَافِ وَالتَّعَمُّقِ
قَرِیْبَۃٌ مِّنَ الْفِتْنَۃِ الْاُوْلٰی حِیْنَ تَشَاجَرُوْا فِی الْمُلْکِ وَانْتَصَرَ کُلُّ رَجُلٍ لِّصَاحِبِہٖ
فَکَمَا اَعْقَبَتْ تِلْکَ مُلْکًا عَضُوْضًا وَّوَقَائِعَ صُمًّا وَّعُمْیًا فَکَذٰلِکَ اَعْقَبَتْ
ھٰذِہٖ جَھْلًا وَّاخْتِلَاطًا وَّشُکُوْکًا وَّوَھْمًا مَّا لَھَا مِنْ اَرْجَاءٍ فَنَشَأَتْ بَعْدَ
ھُمْ قُرُوْنٌ عَلَی التَّقْلِیْدِ الصِّرْفِ لَا یُمَیِّزُوْنَ الْحَقَّ مِنَ الْبَاطِلِ وَالْجَدَلَ
عَنِ الْاِسْتِنْبَاطِ فَالْفَقِیْہُ یَوْمَئِذٍ ھُوَ الثَّرْثَارُ الْمُتَشَدِّقُ الَّذِیْ حَفِظَ
اَقْوَالَ الْفُقَھَاءِ قَوِیَّھَا وَضَعِیْفَھَا مِنْ غَیْرِ تَمْیِیْزٍ وَّسَرَدَھَا بِشَقْشَقَۃِ
شِدْقَیْہِ وَالْمُحَدِّثُ مَنْ عَدَّ الْاَحَادِیْثَ صَحِیْحَھَا وَسَقِیْمَھَا وَھَذَّھَا
کَھَذِّ الْاَسْمَارِ بِقُوَّۃِ لَحْیَیْہِ وَلَا اَقُوْلُ ذٰلِکَ کُلِّیًّا مُّطَّرِدًا فَاِنَّ لِلّٰہِ طَائِفَۃً
مِّنْ عِبَادِہٖ لَا یَضُرُّھُمْ مَّنْ خَذَلَھُمْ وَھُمْ حُجَّۃُ اللّٰہِ فِیْ اَرْضِہٖ وَاِنْ قَلُّوْا
وَلَمْ یَاْتِ قَرْنٌ بَعْدَ ذٰلِکَ اِلَّا وَھُوَ اَکْثَرُ فِتْنَۃً وَّاَوْفَرُ تَقْلِیْدًا وَّاَشَدُّ انْتِزَاعًا
لِّلْاَمَانَۃِ مِنْ صُدُوْرِ الرِّجَالِ حَتّٰی اطْمَاَنُّوْا بِتَرْکِ الْخَوْضِ فِیْ اَمْرِ الدِّیْنِ
بِاَنْ یَّقُوْلُوْا اِنَّا وَجَدْنَا اٰبَاءَنَا عَلٰی اُمَّۃٍ وَّاِنَّا عَلٰی اٰثَارِھِمْ مُّقْتَدُوْنَ وَاِلَی
اللّٰہِ الْمُشْتَکٰی۔ ترجمہ اس مناظرے اور اختلاف و تکلف کا فتنہ خلافت کے فتنے سے قریب ہے
جبکہ حکومت کے بارے میں جھگڑا کیا اور حمایت کی ہر ایک نے اپنے دوست کی جیسا کہ اس فتنہ سے سلطنت میں
ظلم و ستم کا دور شروع ہوا۔ اور واقعات ناہنجار کا۔ اسی طرح اس اختلاف و مناظرات سے جہالت و اختلاف
و شکوک کا دور شروع ہو گیا جس کے ساتھ وہم زیادہ اس قدر زیادہ ہے۔ کہ انتہا نہیں، صدیاں محض تقلید
پر گذر گئیں کہ جن کو حق و باطل کی تمیز نہ تھی اور جدل و استنباط میں فرق نہیں سمجھتے تھے۔ فقیہ اس زمانہ
میں وہی ہے جو بہت زبان شور سے باچھیں بھر کر باتیں کرے اور اقوال فقہاء کو یاد رکھے، خواہ قوی ہوں
یا ضعیف، بغیر تمیز کے۔ اور ان اقوال کو جوش خروش سے اور خوش بیانی سے نقل کر دے۔ محدث

لا ہے کہ جو حدیث صحیح و ضعیف کو شمار کر دیے، اور انکو جلد پڑھ سنائے ناموں کی طرح اپنے جبڑوں کی قوت سے ہیں یہ کلی حکم نہیں لگاتا کیونکہ اللہ کے ایسے بندے بھی ہیں کہ جن کو لوگوں کی مخالفت کچھ ضرر نہیں پہنچاتی اور وہی اللہ کی حجت ہیں زمین پر اگرچہ کم ہوں (اہل حدیث ہی اسکے مصداق ہیں) کوئی صدی انکے بعد نہیں آئی مگر وہ اُنسے زیادہ فتنے میں تھے اور قوی تر تقلید میں۔ اور زیادہ خالی امانت سے انکے سینے تھے۔ یہانتک کہ دین کے معاملہ میں تحقیق و استدلال کو یہ کہکر چھوڑ بیٹھے کہ ہم نے اپنے باپ دادا کو ایک طریقہ پر پایا اور ہم انکے نشانوں (تقلید) پر چلتے ہیں۔ خدا ہی سے اسکی شکایت ہے۔

(۱۲۴) حجۃ اللہ البالغہ ص ۱۶۱ میں ہے کہ۔ قَالَ اَبُوْشَامَةَ يَنْبَغِيْ لِمَنِ اشْتَغَلَ بِالْفِقْهِ اَنْ لَّا يَقْتَصِرَ عَلٰى مَذْهَبِ اِمَامٍ وَيَعْتَقِدُ فِيْ كُلِّ مَسْئَلَةٍ صِحَّةَ مَا كَانَ اَقْرَبَ اِلٰى دَلَالَةِ الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ الْمُحْكَمَةِ۔ ترجمہ امام ابوشامہ نے فرمایا کہ جو شخص فقہ میں مشغول ہو جاوے اسکو چاہیے کہ کسی امام کے مذہب پر حصر نہ کرے بلکہ ہر مسئلہ میں اس چیز کی صحت کا معتقد ہو جو کتاب و سنت سے قریب ہو۔

(۱۲۵) تفسیر احمدی مطبوعہ اخوان الصفا ص ۲۲۷ میں ملا جیون فرماتے ہیں کہ۔ وَبِالْجُمْلَةِ قَدِ اسْتَدَلَّ بِهٖ مُنْكِرُ الْقِيَاسِ عَلٰى اَنَّ الْقِيَاسَ لَيْسَ بِحُجَّةٍ لِاَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى اَوْجَبَ رَدَّ الْمُخْتَلَفِ اِلَى الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ دُوْنَ الْقِيَاسِ۔ ترجمہ حاصل کلام قیاس کے انکار کرنیوالے قیاس کے غیر معتبر ہونے پر اور حجت کے قابل نہونے پر دلیل لاتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اختلاف کی بات کو کتاب و سنت پر پیش کرنے کو کہا ہے نہ قیاس پر۔

(۱۲۶) مشارق الانوار القدسیہ میں امام شعرانی فرماتے ہیں کہ۔ وَسَمِعْتُ سَيِّدِيْ عَلِيَّ النَّبْتِيْ يَقُوْلُ لِفَقِيْهٍ اِيَّاكَ يَا وَلَدِيْ وَاَنْ تَعْمَلَ بِرَأْيٍ رَأَيْتَهٗ مُخَالِفًا لِمَا صَحَّ فِي الْاَحَادِيْثِ وَتَقُوْلُ هٰذَا مَذْهَبُ اِمَامِيْ فَاِنَّ الْاَئِمَّةَ كُلَّهُمْ تَبَرَّؤُا مِنْ اَقْوَالِهِمْ اِذَا خَالَفَتْ صَرِيْحَ السُّنَّةِ وَاَنْتَ مُقَلِّدٌ لِاَحَدِهِمْ بِلَا شَكٍّ فَمَا لَكَ لَا تُقَلِّدُهُمْ فِيْ هٰذَا الْقَوْلِ وَتَعْمَلُ بِالدَّلِيْلِ كَمَا تَعْمَلُ بِقَوْلِ اِمَامِكَ لِاحْتِمَالِ اَنْ يَكُوْنَ لَهٗ دَلِيْلٌ لَمْ تَطَّلِعْ اَنْتَ عَلَيْهِ۔ ترجمہ اپنے سردار علی النبتی سے میں نے سنا ہے کہ وہ فقیہ کے حق میں کہتے تھے اے لڑکے اس بات سے بچ کہ مخالف حدیث کے جو رائے ہو اس پر تو عمل کرے۔ اور کہے کہ یہ میرے امام کا مذہب ہے کیونکہ سارے اماموں نے اُن قولوں سے بیزاری کی ہے جو صریح حدیث کے مخالف پڑیں۔ اور تو خواہ مخواہ اُنمیں سے کسی ایک کا پیرو ہے۔ پھر تجھکو کیا ہو گیا کہ تو اس قول میں اُنکی پیروی نہیں کرتا۔ اور

اور اس دلیل پر جو تجھے مل گئی ہے کیوں نہیں عمل کرتا۔ جس طرح اُنکے قول پر عمل کرتا تھا۔ اور اُسکی کوئی دلیل گو مخفی ہو قرار دیتا تھا (معیار الحق مطبوعہ رحمانی ص۹۲)

(۱۴۷) فتوح الغیب مع شرح مولوی عبدالحق مطبوعہ محبوب پریس لاہور کے ص۹۷ میں جناب حضرت محبوب سبحانی سید عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ۔ وَاجْعَلِ الْكِتَابَ وَالسُّنَّةَ أَمَامَكَ وَانْظُرْ فِيْهِمَا بِتَأَمُّلٍ وَتَدَبُّرٍ وَاعْمَلْ بِهِمَا وَلَا تَغْتَرَّ بِالْقَالِ وَالْقِيلِ وَالْهَوَسِ۔ ترجمہ بنا کتاب و سنت کو پیشوا اپنا اور نظر کران دونوں میں ساتھ تامل اور تفکر کے۔ اور عمل کر ساتھ ان دونوں کے اور فریب مت کھا کسی کے قول قوی یا ضعیف اور کلمات صوفیہ سے یعنی قرآن و حدیث کے خلاف کسی کا قول مت مان۔

(۱۴۸) وصیت نامہ شاہ ولی اللہ صاحب مطبوعہ نولکشور ص۱ میں ہے کہ۔ ودائما تفریعات فقہیہ برابر کتاب و سنت عرض نمودن آنچہ موافق باشد درحیز قبول آوردن الا کالائے بدبریش خاوند۔ وادن امت را ہیچ وقت از عرض مجتہدات بر کتاب و سنت استغنا حاصل نیست و سخن متقشفہ فقہارا کہ تقلید عالمے را دست آویز ساختہ تتبع کتاب و سنت را ترک کردہ اند نشنید بہ ایشاں التفات نکردن و قربت خدا جستن بدوری ایناں۔ ترجمہ اور فقہ کی تفریعات کو ہمیشہ کتاب و سنت پر پیش کرتے رہیں۔ جو موافق ہو اُسکو قبول کریں اور جو مخالف ہو اُسکو چھوڑ دیں۔ (کالائے بدبریش خاوند) اجتہادی مسائل کو قرآن و حدیث کے پیش کرنے سے امت کو کبھی استغنا حاصل نہیں۔

(۱۴۹) مواہب لدنیہ میں علامہ قسطلانی فرماتے ہیں کہ وَمِنَ الْأَدَبِ مَعَهُ صلعم أَنْ لَا يُسْتَشْكَلَ قَوْلُهُ صلعم بَلْ يُسْتَشْكَلُ آرَاءُ الرِّجَالِ وَأَقْوَالُ الْغَيْرِ لِقَوْلِهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَلَا يُعَارَضُ نَصُّهُ بِقِيَاسٍ بَلْ يُهْدَرُ الْأَقْيِسَةُ وَتُلْقَى لِنُصُوصِهِ ترجمہ۔ ادب آنحضرت صلعم کے ساتھ یہ ہے کہ اُنکے قول میں شبہ نہ کیا جاوے بلکہ لوگوں کی رائے اور قیاس میں شبہ کیا جاوے ساتھ قول علیہ السلام کے۔ اور حضرت کی نص کا قیاس کے ساتھ معارضہ نہ کیا جائے بلکہ اُنکی نص کے مقابلہ میں تمام قیاسوں کو چھوڑ دیا جاوے اور اس نص کو لے لیا جاوے

(۱۵۰) تحریر مع شرح التحریر جلد ۳ ص۳۵۱ میں ہے کہ لَا يَصِحُّ لِلْعَامِّيِّ مَذْهَبٌ وَلَوْ تَمَذْهَبَ بِهِ لِأَنَّ الْمَذْهَبَ إِنَّمَا يَكُونُ لِمَنْ لَهُ نَوْعُ نَظَرٍ وَاسْتِدْلَالٍ ترجمہ عامی کا تو کوئی مذہب صحیح ہی نہیں ہو سکتا اگرچہ وہ خود اپنا کوئی مذہب قرار دے۔

(۱۵۱) تحریر مع شرح التقریر و التحبیر مطبوعہ مصر جلد ۱ ص۳۵۱ میں ہے کہ۔ أَمَّا مَنْ لَمْ يَتَأَهَّلْ لِذَلِكَ الْبَتَّةَ بَلْ قَالَ أَنَا حَنَفِيٌّ أَوْ شَافِعِيٌّ أَوْ غَيْرُ ذَلِكَ لَمْ يَصِرْ كَذَلِكَ بِمُجَرَّدِ الْقَوْلِ

ترجمہ لیکن وہ عامی جو کہ نظر واستدلال کی اہلیت نہیں رکھتا۔ بلکہ صرف اپنے آپ کو حنفی یا شافعی وغیرہ کہتا ہے۔ تو عامی مذکور محض [illegible] سے ویسا (حنفی یا شافعی مثلاً) ہو نہیں جائیگا۔

(۱۵۲) مختصر الحصول میں علامہ حبیب اللہ قندہاری فرماتے ہیں کہ ۔ وَلَمْ نُوجِبْ عَلَىٰ أَحَدٍ أَنْ يَتَمَذْهَبَ بِمَذْهَبِ إِمَامٍ بِعَيْنِهِ إِلَى آخِرِ أَنْ قَالَ ۔ بَلْ لَا يَصِحُّ لِلْعَامِيِّ مَذْهَبٌ وَلَوْ تَمَذْهَبَ بِهِ لِأَنَّ الْمَذْهَبَ إِنَّمَا يَكُونُ لِمَنْ لَهُ نَوْعُ نَظَرٍ وَاسْتِدْلَالٍ وَمَعْرِفَةٍ بِأَقْوَالِ إِمَامِهِ وَأَحْكَامِهِ وَأَمَّا مَنْ لَمْ يَتَأَهَّلْ لِذٰلِكَ وَقَالَ أَنَا حَنَفِيٌّ أَوْ شَافِعِيٌّ كَانَ لَغْوًا كَقَوْلِهِ أَنَا كُوفِيٌّ أَوْ نَحْوِيٌّ. ترجمہ عامی کو کسی مذہب کی تقلید نہ کرنا چاہیئے اگرچہ وہ کرے بھی۔ کیونکہ مذہب اُس آدمی کا ہے جو صاحب الرائے ہو اور طریق استدلال جانتا ہو اور اپنے امام کے اقوال احکام پہچانتا ہو۔ اور جو ایسا نہیں اُسکا اپنے آپکو حنفی شافعی کہنا لغو ہے جیسا کہ یہ کہے میں نحوی ہوں یا فقیہ اور خود فقہ نہیں جانتا ہے۔

(۱۵۳) میزان شعرانی صفحہ ۱۳ میں ہے کہ لٰكِنَّهُ عَامِيٌّ لَا يَعْرِفُ الْفِقْهَ وَلَيْسَ لَهُ مِنَ الْمَذَاهِبِ سِوَى الْإِسْمِ ترجمہ لیکن وہ تو عامی ہے فقہ نہیں جانتا ہے اور وہ مذہب سے سوائے نام کے اور کچھ سروکار نہیں رکھتا۔

(۱۵۴) اعلام الموقعین جلد ۲ صفحہ ۲۶۲ میں ہے کہ بَلْ لَا يَصِحُّ لِلْعَامِيِّ مَذْهَبٌ وَلَوْ تَمَذْهَبَ بِهِ فَالْعَامِيُّ لَا مَذْهَبَ لَهُ لِأَنَّ الْمَذْهَبَ إِنَّمَا يَكُونُ لِمَنْ لَهُ نَظَرٌ وَاسْتِدْلَالٌ وَيَكُونُ بَصِيرًا بِالْمَذْهَبِ عَلَىٰ حَسَبِهِ أَوْ لِمَنْ قَرَأَ كِتَابًا فِي فُرُوعِ ذٰلِكَ الْمَذْهَبِ وَعَرَفَ فَتَاوَىٰ إِمَامِهِ وَأَقْوَالِهِ وَأَمَّا مَنْ لَمْ يَتَأَهَّلْ لِذٰلِكَ الْبَتَّةَ بَلْ قَالَ أَنَا شَافِعِيٌّ أَوْ حَنْبَلِيٌّ أَوْ غَيْرُ ذٰلِكَ لَمْ يَصِرْ كَذٰلِكَ بِمُجَرَّدِ الْقَوْلِ كَمَا لَوْ قَالَ أَنَا فَقِيهٌ أَوْ نَحْوِيٌّ أَوْ كَاتِبٌ لَمْ يَصِرْ كَذٰلِكَ بِمُجَرَّدِ قَوْلِهِ ترجمہ عامی کا مذہب ہی صحیح نہیں اگرچہ اُسکا دعویٰ کرے۔ اسلئے کہ عامی کا مذہب نہیں ہوتا۔ اسکی وجہ یہ ہے کہ مذہب اُسی کا ہوسکتا ہے جو دلیل وحجت سے واقف ہو اور مذہب سے خوب آگاہ ہو۔ یا جو اس مذہب کے مسائل کی کتاب پڑھ چکا ہو۔ اور اپنے امام کے فتاوی سے واقف ہو۔ مگر جو اس کا اہل نہ ہو بلکہ محض زبان سے کہے میں شافعی ہوں یا حنبلی ہوں یا علاوہ اسکے۔ تو محض دعوی کی ایسا نہیں ہوسکتا جیسا کہ اگر کہے میں فقیہ ہوں یا نحوی ہوں یا منشی ہوں۔ تو اس [illegible] سے وہ ایسا نہیں ہوسکتا۔

(۱۵۵) کشف الغمہ مطبوعہ مصر صفحہ ۱۱ میں امام شعرانی فرماتے ہیں کہ ترجمہ وَذٰلِكَ أَنْ تَعْلَمَ يَا أَخِي أَنَّ

الشَّرِيعَةَ الْمُطَهَّرَةَ جَاءَتْ عَامَّةً وَلَيْسَ مَذْهَبٌ أَوْلَىٰ بِهَا مِنْ مَذْهَبٍ فَمَنِ ادَّعَىٰ تَخْصِيصَهَا بِمَا ذَهَبَ إِلَيْهِ إِمَامُهُ مِنَ الْمُقَلِّدِينَ فَقَدْ أَتَىٰ بَابًا مِنَ الْكَبَائِرِ۔ ترجمہ اور یہ تو تو جانتا ہے کہ شریعت مطہرہ سب کے لئے آئی ہے عام ہے۔ کسی مذہب کو دوسرے مذہب پر فوقیت نہیں۔ اور جس مقلد نے اپنے امام کے مذہب قول کے فوقیت خصوصیت کا دعویٰ کیا تو وہ کبیرہ کا مرتکب ہو گیا۔

(۱۵۶) فتوحات مکیہ میں شیخ ابن عربی فرماتے ہیں کہ وَلَا يَجُوزُ تَرْكُ آيَةٍ أَوْ خَبَرٍ صَحِيحٍ بِقَوْلِ صَاحِبٍ أَوْ إِمَامٍ وَمَنْ يَفْعَلْ ذَٰلِكَ فَقَدْ ضَلَّ ضَلَالًا مُبِينًا وَخَرَجَ عَنْ دِينِ اللّٰهِ۔ ترجمہ نہیں جائز ہے کسی آیت یا خبر صحیح کا چھوڑنا کسی شخص کے قول سے خواہ امام ہی کیوں نہ ہو۔ اور جس نے یہ کیا وہ کھلم کھلا گمراہ ہے۔ اور اللہ کے دین سے خارج۔

(۱۵۷) شرح تحریر میں مولانا عبدالعلی بحر العلوم فرماتے ہیں کہ اِعْلَمْ أَنَّكَ قَدْ عَلِمْتَ أَنَّ التَّكْلِيفَ مِنَ الشَّارِعِ لَيْسَ إِلَّا الْعَمَلَ بِفَتْوَى مُجْتَهِدٍ عَلَى التَّخْيِيرِ وَتَخْصِيصُ الْعَمَلِ بِفَتْوَى الْمُجْتَهِدِينَ لِمُجْتَهِدٍ تَحَكُّمٌ لَا يُلْتَفَتُ إِلَيْهِ بَلْ هُوَ تَغْيِيرٌ لِحُكْمِ الشَّارِعِ مِنْ دُونِ بُرْهَانٍ وَتَحْجِيرٌ لِرَحْمَةِ اللّٰهِ الْوَاسِعَةِ۔ ترجمہ جان لے کہ شارع کی طرف سے فقط اتنی تکلیف ہے کہ کسی مجتہد کے قول پر عمل کرے اور ایک مجتہد کے قول کو دوسرے کی بہ نسبت خاص کرنا سینہ زوری ہے، اس کی طرف کچھ خیال نہ کرنا چاہیئے۔ بلکہ وہ بدل ڈالنا ہے شریعت کے حکم کو بلا دلیل کے۔ اور تنگ کرنا ہے اللہ کی رحمت کو (معیار الحق ص ۸)

(۱۵۸) رسالہ عمل بالحدیث میں قاضی ثناء اللہ صاحب فرماتے ہیں کہ۔ وَمَنْ تَعَصَّبَ بِوَاحِدٍ بِعَيْنِهِ مِنَ الْأَئِمَّةِ دُونَ الْبَاقِينَ كَالرَّافِضِيِّ وَالنَّاصِبِيِّ وَالْخَارِجِيِّ فَهٰذِهِ طَرِيقُ أَهْلِ الْبِدَعِ وَالْأَهْوَاءِ الَّذِينَ ثَبَتَ بِالْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ وَالْإِجْمَاعِ أَنَّهُمْ مَذْمُومُونَ خَارِجُونَ عَنِ الشَّرِيعَةِ۔ ترجمہ جس کسی نے رافضیوں اور ناصبیوں اور خارجیوں کی طرح اور ائمہ کو چھوڑ کر ایک مذہب کا تعصب کیا تو یہ طریقہ اہل بدعت اور نفسانیت کا ہے۔ جن کے حق میں قرآن اور حدیث اور اجماع سے ثابت ہو چکا ہے کہ وہ مذموم شریعت سے خارج ہے۔

(۱۵۹) مقدمہ تنبیہ لاسرار التراویح مطبوعہ لاہور کے ص ۶۵ میں ہے امام طحاوی فرماتے ہیں کہ ترجمہ اَوَكُلُّ مَا قَالَ بِهِ أَبُو حَنِيفَةَ أَقُولُ بِهِ وَهَلْ يُقَلِّدُ إِلَّا عَصِيٌّ أَوْ غَبِيٌّ۔ ترجمہ کیا جو کچھ ابو حنیفہ نے کہا ہے میں بھی وہی کہوں گا۔ اور کیا کند ذہن اور متعصب والے کے سوا کوئی اور بھی تقلید کرتا ہے۔

(۱۶۰) عقد الجید مطبوعہ صدیقی لاہور صہ۳۹ میں ہے کہ قَالَ التَّقْلِيْدُ حَرَامٌ وَلَا يَحِلُّ لِاَحَدٍ اَنْ يَّاْخُذَ قَوْلَ اَحَدٍ غَيْرِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صلعم بِلَا بُرْهَانٍ ترجمہ کہا تقلید حرام ہے کسی کو حلال نہیں ہے کہ سوائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی کے قول کو بلا دلیل اخذ کرے۔

(۱۶۱) مسلم الثبوت مع شرح بحر العلوم حنفی مطبوعہ نولکشور صہ۱۲۵ میں ہے کہ اِذْ لَا وَاجِبَ اِلَّا مَا اَوْجَبَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى وَالْحُكْمُ لَهٗ وَلَمْ يُوْجِبْ عَلٰى اَحَدٍ اَنْ يَّتَمَذْهَبَ بِرَجُلٍ مِّنَ الْاَئِمَّةِ فَاِيْجَابُهٗ تَشْرِيْعُ شَرْعٍ جَدِيْدٍ ترجمہ اس واسطے کہ نہیں واجب مگر وہ چیز جسکو اللہ نے واجب کیا ہو۔ اور حکم اسی کا ہے۔ اللہ نے کسی پر واجب نہیں کیا ہے کہ وہ اماموں میں سے کسی امام کا مذہب پکڑے پس اسکا واجب ٹھہرانا شرع نئی نکالنا ہے۔

(۱۶۲) تنویر العینین مطبوعہ صدیقی لاہور صہ۱۳ میں ہے کہ وَقَدْ غَلَا النَّاسُ فِي التَّقْلِيْدِ وَتَعَصَّبُوْا فِي الْتِزَامِ تَقْلِيْدِ شَخْصٍ مُّعَيَّنٍ حَتّٰى مَنَعُوا الْاِجْتِهَادَ فِيْ مَسْئَلَةٍ وَمَنَعُوْا تَقْلِيْدَ غَيْرِ اِمَامِهٖ فِيْ بَعْضِ الْمَسَائِلِ وَهٰذَا هِيَ الدَّآءُ الْعُضَالُ الَّتِيْ اَهْلَكَتِ الشِّيْعَةَ فَهٰؤُلَآءِ اَيْضًا اَشْرَفُوْا عَلٰى هَلَاكٍ۔ ترجمہ اور بہت زیادتی کی ہے لوگوں نے تقلید کے بارے میں اور تعصب کیا ہے لازم کر لینے میں اپنے پر ایک شخص معین کی تقلید کو۔ یہانتک کہ ایک مسئلہ میں بھی اجتہاد کرنیکو موقوف کر دیا۔ اور منع کر دیا تقلید کو سوائے اپنے امام کے بعض مسئلوں میں بھی۔ اور یہ وہی سخت مرض ہے جس نے ہلاکت میں ڈالا شیعہ لوگوں کو۔ سو یہ لوگ بھی قریب پہنچے ہیں ہلاک ہونے کو۔

(۱۶۳) فوز الکبیر مطبوعہ مجتبائی صہ۱ میں شاہ ولی اللہ صاحب فرماتے ہیں کہ اگر نمونہ یہود خواہی کہ ببینی علماء سوء کہ طالب دنیا باشند و خوگر شدہ بتقلید سلف و معرض از نصوص از کتاب و سنت و تعمق و تشدد و یا استحسان عالمے را مستند ساختہ از کلام شارع معصوم بے پرواشدہ باشند و احادیث موضوعہ و تاویلات فاسدہ را مقتدائے خود ساختہ باشند تماشا کن کانہم ہم ترجمہ اگر یہودیوں کا نمونہ تو دیکھنا چاہے تو بُرے علماؤں کو جو دنیا کے طالب ہیں اور اگلوں کی تقلید کے خوگیر ہیں اور کتاب و سنت سے روگرداں ہیں اور تعمق اور تشدد یا ایک عالم کو سند پکڑ کر کلام شارع معصوم سے بے پروا ہو گئے اور موضوع حدیثوں کو اور تاویلات فاسدہ کو اپنا مقتدا بنا رکھا ہے دیکھ گویا کہ یہود یہی مقلد ہیں۔

(۱۶۴) تنویر العینین مطبوعہ صدیقی صہ۱۳ میں ہے کہ فَعُلِمَ مِنْ هٰذَا اَنَّ اِتِّبَاعَ شَخْصٍ مُّعَيَّنٍ بِحَيْثُ يَتَمَسَّكُ بِقَوْلِهٖ وَاِنْ ثَبَتَ عَلٰى خِلَافِهٖ دَلَائِلُ مِنَ السُّنَّةِ وَالْكِتَابِ وَيُأَوِّلُ اِلٰى قَوْلِهٖ شَوْبٌ مِّنَ النَّصْرَانِيَّةِ وَحَظٌّ مِّنَ الشِّرْكِ ترجمہ پس معلوم ہوا اس

(حدیث) سے۔ کہ پیروی کرنا شخص معین کی اسطرح کہ تمسک کرے اسکے قول کے ساتھ اور اگرچہ ثابت ہوں خلاف اسکے دلیلیں کتاب و سنت کی اور تاویل کرے کتاب و سنت کو طرف قول اسکے کے، شائبہ ہے نصرانیت کا۔ اور حصہ شرک کا۔

(۱۶۵) مجالس الابرار مطبوعہ مصطفائی دہلی ص۲۵ میں لکھا ہے کہ یَجِبُ عَلٰی کُلِّ مُؤْمِنٍ اَنْ یَّجْتَنِیَ فِیْ مَعْرِفَۃِ اللّٰہِ تَعَالٰی وَمَعْرِفَۃِ مَا یَجِبُ عَلَیْہِ اِعْتِقَادُہٗ بِالنَّظْرِ وَالْاِسْتِدْلَالِ حَتّٰی یَخْرُجَ مِنَ التَّقْلِیْدِ وَیَکُوْنَ مِنْ اَھْلِ الْیَقِیْنِ لِاَنَّ الْمُقَلِّدَ لَا یَقِیْنَ لَہٗ اَصْلًا ترجمہ واجب ہے ہر مومن پر کہ معرفت الٰہی اور تمام اعتقادی امور میں نظر اور استدلال کیا کرے۔ تاکہ اہل تقلید سے نکلکر اہل یقین میں داخل ہوجاوے کیونکہ مقلد کو یقین کا مرتبہ کبھی حاصل نہیں ہوتا۔

(۱۶۶) قاضی ثناء اللہ صاحب پانی پتی رسالہ عمل بالحدیث میں فرماتے ہیں کہ فَمَنْ یَّتَعَصَّبُ بِوَاحِدٍ مُّعَیَّنٍ غَیْرِ الرَّسُوْلِ صلعم وَیَرٰی اَنَّ قَوْلَہٗ ھُوَ الصَّوَابُ الَّذِیْ یَجِبُ اتِّبَاعُہٗ دُوْنَ الْاَئِمَّۃِ الْاٰخَرِیْنَ فَھُوَ ضَالٌّ جَاھِلٌ۔ ترجمہ جو کوئی ایک ہی مذہب پر اڑا رہے سوائے رسول اللہ صلعم کے۔ اور یہ جانے کہ اسی کی بات صحیح واجب الاتباع ہے نہ کسی اور کی۔ تو وہ شخص گمراہ اور جاہل ہے۔ (معیار الحق مطبوعہ رحمانی ص۱۲۹)

(۱۶۷) دراسات اللبیب مطبوعہ لاہور ص۱۲۵ میں ملا معین حنفی فرماتے ہیں کہ مَنْ یَّتَعَصَّبُ لِوَاحِدٍ مُّعَیَّنٍ غَیْرِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صلعم وَیَرٰی اَنَّ قَوْلَہٗ ھُوَ الصَّوَابُ الَّذِیْ یَجِبُ اتِّبَاعُہٗ دُوْنَ الْاَئِمَّۃِ الْاٰخَرِیْنَ فَھُوَ ضَالٌّ جَاھِلٌ بَلْ قَدْ یَکُوْنُ کَافِرًا یُسْتَتَابُ فَاِنْ تَابَ وَاِلَّا قُتِلَ فَاِنَّہٗ مَتٰی اِعْتَقَدَ اَنَّہٗ یَجِبُ عَلَی النَّاسِ اِتِّبَاعُ وَاحِدٍ بِعَیْنِہٖ مِنْ ھٰذِہِ الْاَئِمَّۃِ دُوْنَ الْاٰخَرِیْنَ فَقَدْ جَعَلَہٗ بِمَنْزِلَۃِ النَّبِیِّ صلعم وَذٰلِکَ کُفْرٌ ترجمہ (کہا ابن عز نے ہدایہ کے حاشیہ میں) جو شخص کہ رسول اللہ صلعم کے سوا کسی اور خاص ایک ہی شخص کے مذہب پر اڑا رہے۔ اور یہ سمجھے کہ اسی کی بات صحیح واجب الاتباع ہے۔ اور کسی کی ائمہ میں سے صحیح نہیں ہے۔ پس وہ گمراہ جاہل ہے بلکہ کافر ہی ہوجاتا ہے۔ اس سے توبہ کروانی چاہیئے۔ پس اگر توبہ کرے تو بہتر ورنہ قتل کیا جاوے۔ کیونکہ جب کہ اسنے اس بات کا اعتقاد کیا کہ واجب ہے لوگوں پر متابعت کرنی ایک خاص شخص کی۔ ان ائمہ سے سوائے اوروں کے۔ تو ٹھہرایا اس کو بمنزلہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور یہ کفر ہے۔

(۱۶۸) مسلم الثبوت میں فاضل بہاری فرماتے ہیں کہ اَلْعُدُوْلُ عَنِ الدَّلِیْلِ اِلَی التَّقْلِیْدِ خِلَافُ الْمَعْقُوْلِ کَیْفَ وَفِیْہِ رَیْبٌ وَقَدْ اُمِرْنَا بِتَرْکِہٖ فِی الْحَدِیْثِ الْمَنْقُوْلِ ترجمہ دلیل سے

پھر کر تقلید کی طرف آنا خلاف عقل ہے۔ کیونکہ اسمیں شک ہے اور شک کے چھوڑ دینے پر ہمیں حدیث میں حکم کیا گیا ہے۔ (معیار الحق مطبوعہ رحمانی ص۳۵)

(۱۶۹) شرح تحریر میں ابن ہمام حنفی فرماتے ہیں کہ اِعْلَمْ اَنَّكَ قَدْ عَلِمْتَ اَنَّ التَّكْلِيْفَ مِنَ الشَّارِعِ لَيْسَ اِلَّا الْعَمَلَ بِفَتْوٰى مُجْتَهِدٍ عَلَى التَّخْيِيْرِ وَتَخْصِيْصُ الْعَمَلِ بِفَتْوٰى مُجْتَهِدٍ دُوْنَ مُجْتَهِدٍ تَحَكُّمٌ لَا يُلْتَفَتُ اِلَيْهِ بَلْ هُوَ تَغْيِيْرُ حُكْمِ الشَّارِعِ مِنْ دُوْنِ بُرْهَانٍ وَتَحْجِيْرُ رَحْمَةِ اللّٰهِ الْوَاسِعَةِ وَالصَّحَابَةُ اَحَقُّ بِالتَّقْلِيْدِ فَاِنَّهُمْ اَقْرَبُ اِلٰى اَخْذِ الْاَحْكَامِ مِنْ صَاحِبِ الْوَحْيِ۔ ترجمہ: تو بیشک تیری جانی ہوئی بات ہے کہ شارع کی طرف سے تکلیف فقط اتنی ہی ہے کہ بلا قید کسی مجتہد کے قول پر عمل کیا جاوے۔ اور کسی مجتہد کی ہی تخصیص کرنا سینہ زوری ہے۔ اسکی طرف التفات نہ چاہیے۔ بلکہ یہ بدل ڈالنا ہے حکم شارع کا بلا دلیل اور اللہ کی رحمت فراخ کو تنگ کرنا ہے اور صحابہ رضی بہت مستحق ہیں تقلید کے کیونکہ وہ صاحب وحی سے اخذ حکم میں قریب ہیں۔ (معیار الحق مطبوعہ رحمانی ص۷۰)

(۱۷۰) عینی شرح ہدایہ میں ہے کہ وَهٰذَا كُلُّهُ مِنْ اٰفَةِ التَّقْلِيْدِ وَعَدَمِ رُجُوْعِهِمْ اِلٰى مَدَارِكِ الْحَدِيْثِ۔ ترجمہ اور یہ ساری غلطیاں تقلید کی آفت سے ہیں۔ اور ان لوگوں کی کتب حدیث کی طرف نہ رجوع کرنے سے (الارشاد مطبوعہ انصاری ص۱۶۶)

(۱۷۱) مکتوبات امام ربانی جلد ۲ مکتوب ۲۳ میں حضرت مجدد الف ثانی فرماتے ہیں کہ صوفیہ وقت نیز اگر بر سر انصاف بیایند و ضعف اسلام و افشائے کذب را ملاحظہ کنند باید کہ در ماورائے سنت تقلید پیران خود نکنند و امور مخترعہ را بہ بہانہ عمل شیوخ دیدن خود نگیرند اتباع سنت البتہ منجی ست و مثمر خیرات و برکات و در تقلید غیر سنت خطر در خطر ست۔ وَمَا عَلَى الرَّسُوْلِ اِلَّا الْبَلَاغُ پیران ما حضرت حق سبحانہ وتعالیٰ از ما جزائے خیر دہاد کہ ما و پس ماندگان را باتیان امور مبتدعہ دلالت نکردند و بتقلید خود با در ظلمات نہلکہ نیند اختند و جز متابعت سنت راہ ننمودند و غیر از اتباع صاحب شریعت عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ وَالتَّحِيَّةُ دیگر از عمل بالعزیمت ہدایت نفرمودند۔ ترجمہ وقت کے صوفیہ بھی اگر انصاف پر آئیں اور ضعف اسلام اور جھوٹ کا شیوع ملاحظہ کریں تو انکو چاہیے کہ بغیر اتباع سنت کے اپنے پیروں کی تقلید نہ کریں۔ اور بدعی کاموں کو اتباع شیوخ کے بہانہ سے اختیار نکریں اتباع سنت ہر حال میں موجب نجات اور خیر و برکات کا ذریعہ ہے اور غیر سنت کام کرنے میں ہر طرح خطرہ ہی خطرہ ہے۔ ہمارے پیروں نے ہمکو بدعی کام کرنیکی ہدایت نہیں کی اور اپنی تقلید کی گمراہی میں نہیں ڈالا ہے اور اتباع سنت

کے سوا ہمکو کچھ نہیں بتایا۔ اور بغیر اتباع رسول اللہ صلعم کے کچھ نہیں سکھایا ہے۔ یہ سکھایا ہے کہ ہم اہل بدعہ کے خصوصی کام نہیں بلکہ اعلیٰ درجہ کے کام کیا کریں۔

(۱۷۲) تنویر العینین مطبوعہ صدیقی ص۳۱ میں مولانا اسمٰعیل شہید فرماتے ہیں کہ۔ وَلَیْتَ شِعْرِیْ کَیْفَ یَجُوْزُ الْتِزَامُ تَقْلِیْدِ شَخْصٍ مُعَیَّنٍ مَعَ تَمَکُّنِ الرُّجُوْعِ اِلَی الرِّوَایَاتِ الْمَنْقُوْلَۃِ عَنِ النَّبِیِّ صلعم الصَّرِیْحَۃِ الدَّالَّۃِ عَلٰی خِلَافِ قَوْلِ الْاِمَامِ الْمُقَلَّدِ فَاِنْ لَّمْ یَتْرُکْ قَوْلَ اِمَامِہٖ فَفِیْہِ شَائِبَۃٌ مِّنَ الشِّرْکِ۔ ترجمہ مجھے معلوم نہیں کیونکر روا ہو گیا التزام تقلید کرنا ایک شخص معین کا باوجود قدرت رجوع طرف ان روایات کے جو آنحضرت صلعم سے منقول ہیں۔ اور صریح دلالت کرتے ہیں اوپر خلاف قول امام کے۔ پھر اگر مقلد قول امام کو نہیں چھوڑتا تو اسمیں آمیزش شرک کی ہے۔

(۱۷۳) ناظورۃ الحق مطبوعہ مطبع… کے ص۳۶ میں علامہ ربانی حنفی لکھتے ہیں کہ۔ اِذَا صَحَّ الْحَدِیْثُ وَعَارَضَہٗ قَوْلُ صَاحِبٍ اَوْ اِمَامٍ فَلَا سَبِیْلَ اِلَی الْعُدُوْلِ عَنِ الْحَدِیْثِ وَتَرْکِہٖ بِقَوْلِ ذٰلِکَ الْاِمَامِ وَالصَّاحِبِ لِلْغَیْرِ ثُمَّ قَالَ لَا یَجُوْزُ تَرْکُ اٰیَۃٍ اَوْ خَبَرٍ بِقَوْلِ صَاحِبٍ اَوْ اِمَامٍ وَمَنْ فَعَلَ ذٰلِکَ فَقَدْ ضَلَّ ضَلَالًا وَّخَرَجَ عَنْ دِیْنِ اللّٰہِ ترجمہ جبکہ صحیح ہو کوئی حدیث اور اسکے مقابل پایا جاوے قول کسی صحابی کا یا امام کا۔ تو نہیں ہے راہ طرف پھر جانے کی حدیث سے بلکہ چھوڑا جاویگا قول اس امام کا اور صحابی کا اس حدیث کی خاطر۔ پھر کہا کہ نہیں ترک کرنا جائز کسی آیت کا یا حدیث کا کسی صحابی یا امام کے قول سے۔ اور جو کوئی ایسا کرے پس وہ گمراہ ہوا اور نکل گیا خدا کے دین سے۔

(۱۷۴) عقد الجید مطبوعہ مجتبائی ص۳۸ میں شاہ ولی اللہ صاحب فرماتے ہیں کہ۔ فَمَنْ یَّکُوْنُ عَامِیًّا وَّیُقَلِّدُ رَجُلًا مِّنَ الْفُقَہَاءِ بِعَیْنِہٖ یَرٰی اَنَّہٗ یَمْتَنِعُ مِنْ مِّثْلِہِ الْخَطَاءُ وَاَنَّ مَا قَالَہٗ ہُوَ الصَّوَابُ الْبَتَّۃَ وَاَضْمَرَ فِیْ قَلْبِہٖ اَنْ لَّا یَتْرُکَ تَقْلِیْدَہٗ وَاِنْ ظَہَرَ الدَّلِیْلُ عَلٰی خِلَافِہٖ وَذٰلِکَ مَا رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ عَنْ عَدِیِّ بْنِ حَاتِمٍ ترجمہ اور جو شخص انجان ہو اور فقہاء میں سے کسی ایک کی تقلید کرے یہ سمجھ کر کہ ایسے شخص سے خطا مشکل ہے اور یہ جو کہتا ہے یہی ٹھیک ہے۔ اور دل میں یہ بات ٹھہرا رکھے کہ اس کی تقلید نہ چھوڑوں گا۔ اگرچہ اسکے خلاف دلیل قائم ہو مصداق اسکا وہ حدیث ہے جو ترمذی نے عدی بن حاتم سے روایت کی ہے۔ (عدی بن حاتم کہتے ہیں میں نے سنا حضرت سے کہ یہ آیت پڑھتے تھے کہ ٹھہرایا یہود و نصاریٰ نے اپنے عالموں اور درویشوں کو پروردگار اللہ کو چھوڑ کر۔ فرمایا کہ وہ لوگ انکی بندگی نہیں کرتے تھے۔ انکا حال تھا کہ

جس چیز کو وہ حلال بتلاتے تھے انہیں وہ اسکو حلال جانتے تھے اور جب انکو کوئی چیز حرام بتلاتے تو اسے حرام جانتے)

(۱۷۵) عقد الجید مطبوعہ مجتبائی ص۲۳ میں شاہ ولی اللہ صاحب فرماتے ہیں کہ وَالوَجهُ الثَّانِي أن يَظُنَّ بِفَقِيهٍ أنَّهُ بَلَغَ الغَايَةَ القُصْوَى فَلَا يُمكِنُ أن يُخطِئَ فَمَهمَا بَلَغَهُ حَدِيثٌ صَحِيحٌ صَرِيحٌ يُخَالِفُ مَقَالَتَهُ لَم يَترُكْهُ أو ظَنَّ أنَّهُ لَمَّا قَلَّدَهُ كَلَّفَهُ اللهُ بِمَقَالَتِهِ وَكَانَ كَالسَّفِيهِ المَحجُورِ عَلَيهِ فَإذَا بَلَغَهُ حَدِيثٌ وَاستَيقَنَ بِصِحَّتِهِ لَم يَعمَلْ بِهِ لِكَونِ ذِمَّتِهِ مَشغُولَةً بِالتَّقلِيدِ فَهذَا اعتِقَادٌ فَاسِدٌ وَقَولٌ كَاسِدٌ لَيسَ لَهُ شَاهِدٌ مِنَ النَّقلِ وَالعَقلِ وَمَا كَانَ أحَدٌ مِنَ القُرُونِ السَّابِقَةِ يَفعَلُ ذٰلِكَ۔ ترجمہ اور دوسری قسم یہ ہے کہ کسی فقیہ کے حق میں یہ گمان کرے کہ نہایت کے درجہ کو پہونچ گیا ہے۔ سو ممکن نہیں کہ یہ خطا کرے پھر جب اس مقلد کو صحیح صریح ایسی حدیث ملے کہ فقیہ کے قول کے خلاف ہو تو قول کو نہ چھوڑے یا یہ خیال کرے کہ جب میں اسکا مقلد ہو گیا تو میرے حق میں اللہ کا حکم یہی اسی کا قول ہے اور یہ مقلد ایسا ہے جیسا بیوقوف ممنوع التصرف، پھر اسکو حدیث ملجاوے اور صحت کا یقین بھی کرے تو بھی نہ مانے اور اپنا ذمہ تقلید ہی لگا ہوا جانے سو یہ اعتقاد فاسد ہے اور کھوٹی بات اس کا کوئی شاہد نہیں ہے نہ نقل نہ عقل اور طبقات سابقہ میں سے کوئی نہ تھا کہ ایسا کرتا۔

(۱۷۶) عقد الجید مطبوعہ مجتبائی ص۳۳ میں شاہ ولی اللہ صاحب فرماتے ہیں کہ وَقَالَ يَعنِي شَيخ ابنَ عَبدِ السَّلَامِ لَم يَزَلِ النَّاسُ يَسئَلُونَ مَنِ اتَّفَقَ مِنَ العُلَمَاءِ مِن غَيرِ تَقيِيدٍ بِمَذهَبٍ وَلَا إنكَارٍ عَلَى أحَدٍ مِنَ السَّائِلِينَ إلَى أن ظَهَرَت هٰذِهِ المَذَاهِبُ وَمُتَعَصِّبُوهَا مِنَ المُقَلِّدِينَ۔ ترجمہ شیخ ابن عبد السلام نے کہا کہ بلا قید ایک مذہب کے ہمیشہ لوگ جس عالم سے اتفاق پڑ گیا اس سے فتوی لیتے رہے ہیں اور کوئی مانع نہیں ہوا یہاں تک کہ مذہبوں کے ہٹ دھرم پیدا ہوئے۔

(۱۷۷) الغزالی مطبوعہ شمسی عنبر حیدرآباد ص۱۹۹ میں ہے کہ حَتَّى انحَلَّت عَنِّي رَابِطَةُ التَّقلِيدِ فَتَحَرَّكَ بَاطِنِي إلَى طَلَبِ حَقِيقَةِ فِطرَةِ الأصلِيَّةِ۔ ترجمہ یہاں تک کہ تقلید کی بندش ٹوٹ گئی اور طبیعت کو یہ تلاش ہوئی کہ فطرت اصلی کی حقیقت کیا ہے۔ تقلید کا پردہ آنکھوں سے ہٹایا تو نظر آیا کہ اسلامی عقائد اسلامی اخلاق اسلامی علوم اسلامی اصول حکمت ایک چیز بھی اسحالت پر نہیں تھی جو قرون اولی میں تھی

(۱۷۸) مستصفی مصری جلد ۲ ص۳۸۹ میں ہے کہ إذَا وَجَبَتِ المَعرِفَةُ كَانَ التَّقلِيدُ جَهلًا وَضَلَالًا ترجمہ جب علم ہو جاتا تو تقلید جہل و ضلالت ہے

(۱۷۹) اطواق الذہب مطبوعہ مصر ص۴۲ میں علامہ زمخشری نے یہ مثل لکھی ہے کہ إن كَانَ لِلضَّلَالِ

أمٌّ فالتقليدُ أمُّه، فلا جرم أنّ الجاهل يؤمّه' ترجمہ اگر گمراہی کے لئے کوئی اصل ہے (یعنی ماں) تو تقلید ہی اُسکی جڑ ہے حاصل کلام جاہل ہی اسکو اصل ٹھہراتا ہے یعنی جاہل ہی تقلید کرتا ہے

(۱۸۰) معیار الحق مطبوعہ رحمانی صفحہ ۱۵ میں ہے کہ

فاهرب عن التقليد فهو ضلالة ۔ إن المقلد في سبيل الهالك

ترجمہ پس بھاگ تو تقلید سے کیونکہ وہ گمراہی ہے ۔ بیشک مقلد ہلاکت کے راستہ میں ہے

(۱۸۱) ایضاً بوستان مطبوعہ نولکشور میں شیخ سعدیؒ صاحب فرماتے ہیں۔

خلافِ پیمبر کسے رہ گزید ۔ کہ ہرگز بمنزل نخواہد رسید (ص۴)

ترجمہ نبی کے خلاف جس کسی نے راستہ اختیار کیا ۔ وہ منزل پر کبھی نہیں پہونچے گا۔

(۱۸۲) مپندار سعدی کہ راہِ صفا ۔ تواں رفت جز در پئے مصطفےٰ (ص۴)

ترجمہ اے سعدی اس خیال میں مت رہو ۔ کہ پیغمبر کی پیروی چھوڑ کر سیدھے راستے پر چل سکے۔

(۱۸۳) عبادت بتقلید گمراہیست ۔ خنک رہروے را کہ آگاہیست (ص۱۱۷)

ترجمہ تقلید کے ساتھ عبادت گمراہی ہے ۔ وہی سالک اچھا ہے کہ جسکو آگاہی (تحقیق) ہے

(۱۸۴) ایضاً مثنوی مولانا رومؒ مطبوعہ نولکشور بار ہشتم۔

زانکہ تقلید آفتِ ہر نیکوی است ۔ کہ بود تقلید اگر کوہِ قوی است (ص۱۱۱)

ترجمہ تمام نیکوکاری کیلئے تقلید بمنزلہ آفت کے ہے ۔ گھاس کے برابر ہے تقلید اگرچہ قوی پہاڑ ہی کیوں نہ ہو

(۱۸۵) نوحہ گر باشد مقلد در حدیث ۔ جز طمع نبود مراد آں خبیث (ص۱۱۱)

ترجمہ رونے والا ہوتا ہے مقلد حدیث میں ۔ سوا طمع کے مراد نہیں ہوتی اُس خبیث کی

(۱۸۶) منبع گفتار ایں سوزے بود ۔ واں مقلد کہنہ آموزے بود (ص۱۱۱)

ترجمہ محقق جو بات کرتا ہے دل سے کرتا ہے ۔ مقلد پرانی لکیر کا فقیر ہوتا ہے۔

(۱۸۷) بشنو ایں قصہ پئے تہدید را ۔ تا بدانی آفتِ تقلید را (ص۱۱۱)

ترجمہ تہدید کے لئے اس قصہ کو سن ۔ تاکہ تجھکو آفت تقلید کی معلوم ہو جائے

(۱۸۸) مر مرا تقلیدشاں برباد داد ! ۔ کہ دو صد لعنت براں تقلید باد (ص۱۱۲)

ترجمہ سچ تو یہ ہے کہ خاص کر مجھکو تقلید نے برباد کر دیا ۔ دو سو لعنت ایسی تقلید پر ہو جیو۔

(۱۸۹) خاصہ تقلید چنیں بے حاصلاں ۔ کابروئے را ریختند از بہر ناں (ص۱۱۲)

ترجمہ خاص کر ایسے نااہلوں کی تقلید ۔ کہ روٹی کے لئے آبرو بھی کھوئی۔

Altaf Hussain Lodhia

(۱۹۰) اے مقلد تو مجو بیشی بر آں
اسے مقلد محقق پر فضیلت مت ڈھونڈ
(۱۹۱) چوں شنیدی کاندریں جو آب ہست
جب تو نے سمجھ جگا کہ دریائے تحقیق میں پانی ہے
(۱۹۲) آں مقلد چوں ندا ند جز دلیل
جو شخص پردہ تقلید سے باہر نکل آیا
(۱۹۳) آنکہ او از پردہ تقلید رجست
جو شخص پردہ تقلید سے باہر نکل آیا
(۱۹۴) ایں بتقلید از پدر بشنیدہ
یہ بات باوا کی تقلید میں سنی ہوگی
(۱۹۵) پس مقلد نیز مانند کور است
پس مقلد اندھے کے مانند ہے
(۱۹۶) آں مقلد ہست چوں طفل علیل
مقلد کی حالت بیمار کی سی ہے
(۱۹۷) گریہ کز جہل و تقلید است و ظن
رونا بھی جو جہل اور تقلید کے ساتھ ہو
(۱۹۸) بلکہ تقلید است آں ایمان او
تقلید جس کا ایمان ہے سچ تو یہ ہے کہ
(۱۹۹) پس خطر باشد مقلد را عظیم
مقلد کے لئے بڑے بڑے خطرے ہیں
(۲۰۰) صد دلیل آرد مقلد در بیاں
اگرچہ مقلد سو سو دلیلیں پیش کرے
(۲۰۱) آں مقلد صد دلیل و صد بیاں
مقلد سو سو دلائل اور سو سو بیان ظاہر کرتا ہے
(۲۰۲) خر دو سہ نوبت بر دیہ حملہ کرد

کو بود منبع ز نور آسماں (ص۲۳۱)
کیونکہ محقق ایک سرچشمہ ہے نور آسمان سے
کور را تقلید باید کار بست (ص۲۸۷)
تو اب جس کو وہ سرچشمہ نظر نہ آوے وہ تقلید کرے
در علامت جوید او دائم سبیل (ص۳۵۱)
وہی نور حق کے ساتھ معائنہ کر سکتا ہے۔
او بنور حق ببیند ہرچہ ہست (ص۳۵۱)
وہی نور حق کے ساتھ معائنہ کر سکتا ہے۔
از حماقت اندراں پیچیدہ (ص۱۶)
اسی وجہ سے اسمیں الجھ رہا ہے۔
اندراں شادی کہ او را رہبر است (ص۴۲۱)
وہ اپنی رہبری میں ٹھیک اور خوش ہے
گرچہ دارد بحث باریک و دلیل ص۴۲۲
اگرچہ حجت، اور باریک دلیلیں رکھتا ہو
نیست ہمچوں گریۂ آں مومن (ص۴۲۲)
وہ رونا بھی عقل والوں کا سا نہیں ہے۔
روئے ایماں را ندیدہ جان او (ص۴۴۹)
اسکی جان نے بھی ایمان کا منہ نہیں دیکھا
از رہ و رہزن و شیطان رجیم (ص۴۴۹)
رستہ، راہ مارنے والے سے شیطان مردود سے
از قیاسی گوید او را نیز عیاں (ص۴۴۹)
مگر جو گمان ہے اسکو قیاسی بات جانتے ہیں۔
برز باں آرد ندارد ہیچ جاں (ص۴۴۹)
مگر سچ یہ ہے کہ اس میں جان نہیں ہوتی۔
چوں مقلد بد فریب او نخورد (ص۴۵)

ترجمہ گدھے نے دو تین بار لومڑی پر حملہ کیا۔ مگر چونکہ مقلد تھا باوجودیکہ اُس پر حملہ کر رہا تھا خود ہی اُسکے قریب مرگیا

(۲۰۳) گرچہ تقلید است استون جہاں ہست رسوا ہر مقلد ز امتحان (ص ۴۸۶)

ترجمہ اگرچہ تقلید تمام عالم کیلئے ایک بڑی آڑ ہے مگر امتحان کے وقت ہر مقلد کو رسوا ہی دیکھا

تقلید کی تردید ایک نئے طرز پر

(۱) قرآن پاک میں صیغہ تقلید کا دو جگہ آیا ہے۔ سورہ مائدہ کی دوسری آیۃ یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُحِلُّوْا شَعَآئِرَ اللّٰهِ وَلَا الشَّهْرَ الْحَرَامَ وَلَا الْهَدْیَ وَلَا الْقَلَآئِدَ ترجمہ اے ایمان والو مت بے حرمت کرو اللہ کی نشانیوں کو اور نہ مہینے حرام کو اور نہ اُس جانور کو کہ نیاز کعبہ کی ہو اور نہ وہ جنکے گلے میں پٹا ڈال کر کعبہ کو لیجاویں۔)

(۲) اور دوسری اسی سورۃ کے بارھویں کوع کی چوتھی آیۃ جَعَلَ اللّٰهُ الْكَعْبَةَ الْبَیْتَ الْحَرَامَ قِیَامًا لِّلنَّاسِ وَالشَّهْرَ الْحَرَامَ وَالْهَدْیَ وَالْقَلَآئِدَ میں ترجمہ کیا ہے اللہ نے کعبہ کو اس گھر حرمت والے کو۔ باعث قائم رہنے کا واسطے لوگوں کے۔ اور مہینوں حرمت والے کو اور قربانیاں۔ اور گلے میں پٹے والیاں۔)

(۳) اور حدیث میں بھی صحیح مسلم مطبوعہ انصاری جلد ا ص ۴۲۵ و ص ۴۲۶ ہے کہ حَدَّثَنَا اَبُوْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ مُحَمَّدٍ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صلعم فَذَكَرَ اَحَادِیْثَ مِنْهَا وَقَالَ بَیْنَا رَجُلٌ یَسُوْقُ بَدَنَةً مُقَلَّدَةً قَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلعم وَیْلَكَ ارْكَبْهَا۔ ترجمہ ابو ہریرہ رض نے کئی حدیثیں روایت کیں۔ اُنمیں سے یہ بھی تھی کہ ایک شخص ایک اونٹ کو کھینچ رہا تھا جو اونٹ مقلد تھا یعنی اُسکے گلے میں ہار پڑا تھا۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خرابی ہو تیری اُس پر سوار ہو لے

(۴) ابن ماجہ مطبوعہ فاروقی ص ۲ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلعم طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِیْضَةٌ عَلٰی كُلِّ مُسْلِمٍ وَوَاضِعُ الْعِلْمِ عِنْدَ غَیْرِ اَهْلِهٖ كَمُقَلِّدِ الْخَنَازِیْرِ الْجَوْهَرَ وَاللُّؤْلُؤَ وَالذَّهَبَ۔ ترجمہ انس رض بن مالک نے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے طلب علم کی فرض ہے ہر مسلمان پر اور علم نالائق کو سکھانے والا ایسا ہے جیسے موتی اور سونے کا ہار سوروں کے گلے میں ڈالنے والا

(۵) اور کتب فقہ میں بھی۔ ہدایہ مع شرح کفایہ مطبوعہ نولکشور جلد اول ص ۳۳۲ وَصِفَةُ التَّقْلِیْدِ اَنْ یَّرْبِطَ عَلٰی عُنُقِ بَدَنَةٍ قِطْعَةَ نَعْلٍ (ترجمہ تقلید کی صورت اس مقام پر یہ ہے کہ باندھے یعنی قربانی کے اونٹ کی گردن پر جوتی کا ٹکڑا باندھ دے)

(۶) شرح وقایہ مطبوعہ نولکشور لکھنؤ ص۱ میں ہے۔ اَلْمُرَادُ بِالتَّقْلِيْدِ اَنْ تَرْبِطَ قِلَادَةً عَلٰى عُنُقِ الْبَدَنَةِ (ترجمہ مراد تقلید سے یہ ہے کہ اپنے قربانی کے اونٹ کی گردن پر پٹا باندھ دے) ان آیات و احادیث و عبارات فقہ میں صیغہ تقلید کا استعمال حیوانات کیساتھ ہوا ہے۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ انسان بالخصوص اہل ایمان والوں کے لئے کیا کیا صیغے استعمال میں آئے ہیں۔ چنانچہ قرآن پاک میں **اتباع** قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ۔ **اطاعت** يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ۔ **اقتدا** اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ هَدَى اللّٰهُ فَبِهُدٰىهُمُ اقْتَدِهْ۔ یہ تین لفظ مستعمل ہیں۔

قابل غور یہ ہے کہ جب اللہ رب العلمین نے ہمکو انسان بنایا تو ہمارا منصب بھی یہی تھا کہ ہم **متبع مطیع مقتدی** بنتے۔ (جیسے ائمہ وغیرہم) نہ اپنی شرافت اور منصب کو چھوڑ کر مقلد بنیں تو پھر ہم سے بڑھ کر کم نصیب کون ہوگا۔ فَاعْتَبِرُوْا يٰۤاُولِي الْاَلْبَابِ۔

دوسری طرز

(۱) تقلید کی تعریف میں عدم علم داخل ہے۔ چنانچہ علامہ ابن السبکی جمع الجوامع جلد ۲ ص۲۵۱ میں فرماتے ہیں کہ۔ اَلتَّقْلِيْدُ اَخْذُ الْقَوْلِ مِنْ غَيْرِ مَعْرِفَةِ دَلِيْلِهٖ۔ **ترجمہ** کسی کے قول کو اسکی دلیل کے جانے کے بغیر قبول کرنا تقلید ہے۔ اور عدم علم مترادف ہے جہل کا۔ تو نتیجہ صاف ہے کہ تقلید دراصل جہالت پر مبنی ہے اور علم کی نقیض۔

(۲) نیز یہ عبارت اسکی بخوبی تائید کرتی ہے۔ الروضۃ الندیہ ص۳۳۹ میں ہے کہ۔ وَاَمَّا الْمُقَلِّدُ فَهُوَ يَحْكُمُ بِمَا قَالَ اِمَامُهٗ وَلَا يَدْرِيْ اَحَقٌّ هُوَ اَمْ بَاطِلٌ وَهُوَ اَحَدُ قَاضِيَيِ النَّارِ۔ **ترجمہ** لیکن مقلد وہ ہے کہ جو اپنے امام کے قول کے موافق حکم کرتا ہے اور یہ نہیں جانتا کہ یہ قول غلط ہے یا ٹھیک۔ وہ ایک ہے قاضیوں آگ سے۔

(۳) نیز الروضۃ الندیہ ص۳۳۹ میں ہے کہ اِنَّ الْمُقَلِّدَ لَيْسَ مِمَّنْ يَعْقِلُ حُجَجَ اللّٰهِ اِذَا جَاءَتْهُ فَضْلًا عَنْ اَنْ يَعْرِفَ الْحَقَّ مِنَ الْبَاطِلِ وَالصَّوَابَ مِنَ الْخَطَاءِ وَالرَّاجِحَ مِنَ الْمَرْجُوْحِ بَلْ لَا يَنْبَغِيْ اَنْ يُنْسَبَ الْمُقَلِّدُ اِلَى الْعِلْمِ مُطْلَقًا وَلِهٰذَا نَقَلَ عَضُدُ الدِّيْنِ الْاِجْمَاعَ عَلٰى اَنَّهٗ لَا يُسَمَّى الْمُقَلِّدُ عَالِمًا۔ **ترجمہ** مقلد وہ ہے کہ اللہ کی حجتیں جب اسکے پاس آئیں اور اسپر پیش کی جائیں تو نہیں سمجھ سکتے۔ پس حق کو باطل سے اور صواب کو خطا سے، اور راجح کو مرجوح سے کیونکر پہچان سکتا ہے، اور امتیاز

کر سکتا ہے۔ بلکہ مقلد کو علم سے نسبت ہی نہیں اسی وجہ سے (امام) عضد الدین نے نقل کیا ہے کہ لوگوں کا اجماع اس بات پر ہوا ہے کہ مقلد کا نام عالم نہ رکھا جائے۔

تیسری طرز

واضح رہے کہ صحابہؓ و تابعینؒ و تبع تابعینؒ کے اقوال متاخرین کے اقوال سے قولی حیثیت سے کہیں برتر و بہتر ہیں لیکن دلیل شرعی ہرگز نہیں ہو سکتے۔ قرآن و حدیث کی تقویت کے محتاج ہیں چنانچہ

(۱) نیل الاوطار مطبوعہ مصر جلد ۱ صفحہ ۳۸۲ میں علامہ شوکانی فرماتے ہیں کہ:- وَقَدْ تَقَرَّرَ عِنْدَ أَئِمَّةِ الْأُصُولِ وَغَيْرِهِمْ عَدَمُ حُجِّيَّةِ أَقْوَالِ الصَّحَابَةِ لَا سِيَّمَا إِذَا خَالَفَتِ الثَّابِتَ عَنْهُ صلعم۔ ترجمہ ائمہ اصول وغیرہ کے نزدیک، یہ بات محقق ہو چکی ہے کہ اقوال صحابہؓ شرعی دلیل نہیں۔ خاصکر جب وہ حدیث کے برخلاف ہوں۔

(۲) نیل الاوطار مصری جلد ۶ صفحہ ۵۸ میں ہے کہ لَا حُجَّةَ فِي أَقْوَالِ التَّابِعِينَ۔ ترجمہ تابعینؒ کے اقوال حجت شرعی نہیں۔

(۳) تفسیر فتح البیان مصری جلد ۱ صفحہ ۱۶۷ میں ہے کہ أَقْوَالُ الصَّحَابَةِ لَا تَقُومُ بِهَا الْحُجَّةُ فَضْلًا عَنْ أَقْوَالِ مَنْ بَعْدَهُمْ۔ ترجمہ صحابہؓ کے اقوال سے حجت قائم نہیں ہو سکتی تو بعد کے لوگوں کے اقوال سے کیا ہوگی۔ **نتیجہ** صاف ہے کہ جب صحابہؓ و تابعینؒ کے اقوال دلیل شرعی نہیں ہیں تو ائمہ مجتہدینؒ اور ایسے غیروں کے اقوال کیونکر دلیل شرعی ہو سکتے ہیں۔ فافہم وتدبر

خلاصہ کلام یہ ہے کہ تقلید کا ثبوت نہ قرآن سے ہے اور نہ حدیث سے اور صحابہ کرامؓ سے ہے اور نہ تابعینؒ و تبع تابعینؒ سے۔ چوتھی صدی میں اسکا شیوع ہوا (جیسا کہ ما سبق سے ہو گیا ہے) پس جس شے کا وجود خیر القرون میں نہ ہو تو وہ شے شرعی کب ہو سکتی ہے لہذا اہل انصاف کے نزدیک اس کے مذموم ہونے میں کیا کلام ہے۔ فہو المراد۔ اللہ تعالے تقلید ناسدید سے بچائے اور اتباع سنت کی توفیق بخشے۔ آمین ثم آمین۔

کعبہ شریف میں چار مصلوں کا قائم ہونا

ائمہ اربعہ کی تقلید کے بعد رفتہ رفتہ انکے مقلدین بھی بڑھ گئے۔ اور سلاطین کا میلان بھی تقلید ہی کی طرف ہو گیا۔ ہر ایک بادشاہ اپنے ہم مذہب کو قاضی مقرر کرتا۔ ہر ایک فرقہ اپنے مذہب کو فروغ اور دوسرے مذہب کو زیر کرنے کی تدبیریں اور کوشش کرتا۔ اور ایک دوسرے پر حملہ آور ہوتا۔ کبھی کوئی غالب ہو جاتا کوئی مغلوب۔ یوں ہی لڑائی جھگڑے ہوتے رہے۔ بالآخر شاہ بیبرس کے زمانے

ہیں ۶۶۵ھ میں چار مذہبوں کے چار قاضی مقرر ہوئے چنانچہ خبیئتہ الاکوان فی افتراق الامم علی المذاہب والادیان مطبوعہ مصر ص۳۳ میں ہے کہ فَلَمَّا كَانَتْ سَلْطَنَةُ الْمَلِكِ الظَّاهِرِ بَيْبَرْسَ الْبُنْدُقْدَارِيّ وَلّٰى بِمِصْرَ وَالْقَاهِرَةِ أَرْبَعَةَ قُضَاةٍ وَهُمْ شَافِعِيٌّ وَمَالِكِيٌّ وَحَنَفِيٌّ وَحَنْبَلِيٌّ فَاسْتَمَرَّ ذٰلِكَ مِنْ سَنَةِ خَمْسٍ وَسِتِّيْنَ وَسِتِّمِائَةٍ حَتّٰى لَمْ يَبْقَ فِي مَجْمُوْعِ أَمْصَارِ الْإِسْلَامِ مَذْهَبٌ يُعْرَفُ مِنْ مَذَاهِبِ أَهْلِ الْإِسْلَامِ سِوٰى هٰذِهِ الْمَذَاهِبِ الْأَرْبَعَةِ

جب حکومت سلطان ظاہر بیبرس بندقداری کا دورہ ہوا تو مصر و قاہرہ میں چار قاضی چاروں مذہب کے مقرر کیے گئے شافعی، مالکی، حنفی، حنبلی۔ پھر یہی طریقہ ۶۶۵ھ سے جاری ہو گیا یہانتک کہ تمام اسلامی ممالک میں انکے علاوہ کوئی مذہب نہیں پہچانا جاتا۔ ۶۶۵ھ گویا سرکاری طور پر چاروں مذہب تسلیم کر لیے گئے۔ آخر سلطان فرج بن برقوق نے جو اشر ملوک چراکسہ کہا جاتا تھا۔ اول نویں صدی میں کعبہ شریف کے اندر علاوہ مصلے ابراہیمی کے چار مصلے اور قائم کر دیے۔ ایک دین جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ سے چلا آتا تھا اسکے چار ٹکڑے ہو گئے اناللہ۔ کسی عارف صادق نے اس موقع پر کیا ہی موزوں کہا ہے سہ

دین حق را چار مذہب ساختند رخنہ در دین نبی انداختند

وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا کا خوب حق ادا کیا۔ ذرا کعبہ میں جا کر دیکھو کہ ایک مصلے پر نماز ہوتی ہے تو تینوں مصلے والے بیٹھے ہوئے دیکھا کرتے ہیں اور اسی طرح یکے بعد دیگرے چاروں مصلوں پر نماز ہوتی ہے۔ اور حکم وَارْكَعُوْا مَعَ الرَّاكِعِيْنَ پر توجہ نہیں ہوتی۔ بلکہ اب ان چار مصلوں کو داخل دین سمجھا جاتا ہے۔ نہ مصلے ابراہیمی کو۔ اِلَى اللّٰهِ الْمُشْتَكٰى!۔

چار مصلوں کا بدعت ہونا

(۱) ارشاد السائل الی دلیل المسائل میں امام شوکانی فرماتے ہیں کہ عِمَارَةُ الْمَقَامَاتِ بِمَكَّةَ الْمُكَرَّمَةِ بِدْعَةٌ بِإِجْمَاعِ الْمُسْلِمِيْنَ أَحْدَثَهَا شَرُّ مُلُوْكِ الْجَرَاكِسَةِ فَرَجُ بْنُ بَرْقُوْقَ فِي أَوَائِلِ الْمِائَةِ التَّاسِعَةِ مِنَ الْهِجْرَةِ وَأَنْكَرَ ذٰلِكَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي ذٰلِكَ الْعَصْرِ وَصَنَّفُوْا فِيْهِ مُؤَلَّفَاتٍ کعبہ میں یہ چار مصلے بدعت ہیں تمام مسلمانوں کے اجماع سے اوائل نویں صدی میں اس بدعت کو جاری کیا بدترین بادشاہ چراکسہ نے جسکا نام فرج بن برقوق تھا۔ اس زمانے کے اہل علم نے اسپر انکار کیا (الارشاد ص۵۸)

(۲) تفسیر عزیزی مطبوعہ لاہور ص۵۲۵ میں ہے (تحت آیت وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ)

الحمد للہ کہ حکومت سعودی نے اس افتراق لعنت کو ختم کرنے کے لئے چاروں نوساختہ مصلوں کو مٹا کر تمام امت مسلمہ کو اب ایک مصلے پر جمع کر دیا ہے۔ فجزاہ اللہ عنا سائر المسلمین خیر الجزاء (محمد داود راز)

یعنی خدائے تعالیٰ بے خبر نیست از آنچہ در زمان آئندہ عمل خواہد کرد۔ واندراہ بدعت یک یک جہت را از جہات کعبہ تقسیم خواہید نمود و در ترجیح و تفصیل جہت مختارہ خود ہر کس سخنے خواہد آورد۔ مثلاً حنفیہ جہت جنوب را اختیار خواہند کرد و امام ایشاں جانب شمال کعبہ خواہد استاد و در مقام فخر خواہند گفت کہ قبلۂ ما قبلۂ ابراہیمی است زیراکہ آنجناب جانب میزاب متوجہ می شوند۔ و شافعیہ جہت غرب را اختیار خواہند کرد و امام ایشاں در شرقی کعبہ خواہد استاد۔ و در مقام فخر خواہند گفت کہ ما استقبال باب کعبہ می نمائیم و قبلۂ ما قبلہ منصوصہ است کہ وَاتَّخِذُوا مِن مَّقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى وعلیٰ ہذا القیاس اہل بلدان مختلفہ در ترجیح جہات خود ہمیں قسم نکات خواہند برآورد۔ لیکن ایں ہمہ نکات شعریہ است نزد اہل دین قابل التفات نیست حکم نازل از پروردگار تو ہمیں قدر است کہ استقبال کعبہ را التزام باید نمود و در سفر و حضر ہجرت از شہرے بشہرے او را از دست نباید داد ترجمہ اللہ تعالیٰ بے خبر نہیں ہے جو کچھ کہ یہ زمانہ آئندہ میں عمل کریں گے۔ اطراف کعبہ میں بدعت کی وجہ سے ایک ایک طرف کو تقسیم کریں گے۔ اور جس طرف کو اختیار کرینگے اُسکی تفصیل اور ترجیح کیلئے دلیلیں لائیں گے۔ مثلاً حنفیہ جہت جنوب کو اختیار کریں گے۔ ان کا امام کعبہ سے شمال کی طرف کو کھڑا ہوگا۔ اور بطور فخر کے کہیں گے کہ ہمارا قبلہ قبلۂ ابراہیمی ہے۔ اسواسطے کہ جناب ابراہیم میزاب کی طرف مُنہ کیا کرتے تھے اور شافعیہ غربی سمت کو اختیار کریں گے اور ان کا امام کعبہ سے جانب مشرق کھڑا ہوگا۔ اور فخر کے طور پر کہیں گے کہ ہم باب کعبہ کا استقبال کرتے ہیں۔ ہمارا قبلہ قبلہ منصوص ہے۔ وَاتَّخِذُوا مِن مَّقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى۔ اور اسی قیاس پر مختلف شہروں کے لوگ اپنی اختیار کی ہوئی جہات کی ترجیح میں اسی قسم کے نکتے پیدا کرلیں گے۔ لیکن یہ تمام شاعرانہ نکتے ہیں۔ اور اہل دین کے نزدیک قابل التفات نہیں۔ اللہ پاک کا حکم تو صرف اتنا ہی ہے کہ کعبہ کی طرف لازمی طور پر منہ کرو۔ اور اس کو سفر اور حضر اور ایک شہر سے دوسرے شہر کو جاتے ہوئے نہ چھوڑو۔

(۳) مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی مطبوعہ طالی سبیل الرشاد ص۲ میں تحریر فرماتے ہیں کہ۔ البتہ چار مصلے جو مکہ معظمہ میں مقرر کئے ہیں لاریب یہ امر زبوں ہے کہ تکرار جماعات و افتراق اس سے لازم آگیا۔ کہ ایک جماعت کے ہونے میں دوسرے مذہب کی جماعت بیٹھی رہتی ہے۔ اور شریک جماعت نہیں ہوتی۔ اور مرتکب حرمت ہوتے ہیں۔ مگر یہ تفرقہ ائمہ دین حضرات مجتہدین سے نہ علماء متقدمین سے۔ بلکہ کسی وقت میں سلطنت میں کسی وجہ سے یہ امر حادث ہوا ہے کہ اس کو کوئی اہل علم اہل حق پسند نہیں کرتا پس یہ طعن نہ علماء اہل حق مذہب اربعہ پر ہے بلکہ سلاطین پر ہے۔ کہ مرتکب اس بدعت کے ہوئے ہیں (غرض یہ مصلے بدعت ہیں) اور الحمد للہ کہ اب اس بدعت کو موجودہ سعودی حکومت نے جڑ سے اکھاڑ کر ختم

حنفی مذہب

تنبیہ عبارت مندرجہ ذیل سے حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے زہد۔ ورع۔ تقویٰ۔ تقدس، طہارت۔ آخرت کے مرتبہ اور ثواب درجات میں کسی طرح کا نقصان نہیں آسکتا۔ اور نہ آپکی اولاد و شاگردوں کے مرتبہ میں۔ ہاں آپکا اور آپکے متعلقین کا پایہ حدیث میں کسی قدر گرا ہوا فرد معلوم ہوتا ہے جس سے مذہب اثر لئے بغیر رہ نہیں سکتا۔

حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ - اور علم حدیث

(۱) تاریخ ابن خلدون جلد اول ص۳۷۱ میں ہے کہ فَأَبُوحَنِيفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يُقَالُ بَلَغَتْ رِوَايَتُهُ إِلَى سَبْعَةَ عَشَرَ حَدِيثًا ترجمہ امام ابوحنیفہؒ کی نسبت کہا گیا ہے کہ اُن کو سترہ۱۷ حدیثیں پہونچی ہیں۔

(۲) قیام اللیل مطبوعہ لاہور ص۱۲۳ میں قول عبداللہ بن مبارکؒ كَانَ أَبُوحَنِيفَةَ يَتِيمًا فِي الْحَدِيثِ ترجمہ امام ابوحنیفہؒ حدیث میں یتیم تھے۔

(۳) مناقب الشافعی للرازی ص۱۵۱ میں قول امام احمدؒ لَا رَأْيَ وَ لَا حَدِيثَ ترجمہ ان کی رائے کام کی ہے نہ حدیث (یعنی حضرت امام ابوحنیفہؒ کی)

(۴) عمدۃ الرعایہ ص۳۳ میں مولانا عبدالحی صاحب فرماتے ہیں کہ وَأَمَّا رِوَايَاتُهُ لِلْأَحَادِيثِ فَهِيَ وَإِنْ كَانَتْ قَلِيلَةً بِالنِّسْبَةِ إِلَى غَيْرِهِ مِنَ الْمُحَدِّثِينَ إِلَّا أَنَّ قِلَّتَهَا لَا تَحُطُّ مَرْتَبَتَهُ ترجمہ اور محدثین کی نسبت انکی روایت گو کم ہے۔ مگر یہ کمی انکے مرتبے کو نہیں گھٹاتی۔

(۵) ظفر الامانی مطبوعہ حنفیہ لکھنؤ ص۴۲ میں بھی مولانا عبدالحی صاحب حضرت امام ابوحنیفہؒ کا قلیل الروایۃ ہونا تسلیم کرتے ہیں وَهُوَ هٰذَا۔ نَتَقَبَّلُ رِوَايَةَ قَلِيلِ الرِّوَايَةِ كَأَبِي بَكْرٍ مِنَ الصَّحَابَةِ وَإِمَامِنَا الْأَعْظَمِ مِنَ الْأَئِمَّةِ ترجمہ جس آدمی سے کم حدیثیں مروی ہوں اسکی روایت بھی مقبول ہے جیسے ابوبکر رضی اللہ عنہ صحابہ سے۔ اور ہمارے امام اعظمؒ ائمہ دین سے ان سے روایتیں کم پہونچیں۔

(۶) شرح ترمذی فارسی مولوی سراج الدین سرہندی حنفی ص۲۳ میں ہے کہ۔ در مواہب نوشتہ است کہ امام ابوحنیفہؒ یک حدیث از وے (یعنی امام مالکؒ) روایت کردہ واز مناقب وے ہمیں یک سخن کفایت می کند۔

لے یہ واضح ہے کہ انکے اسباب مختلفہ میں حضرت امام ابوحنیفہ کا قلیل الروایۃ ہونا کوئی نادر کتاب نہیں ہے بخوبی روشن ہوجاتے گا اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ باوجود اسکے کہ دوسرے صحابہ معہ گو شامل امور خلافت تھے کہ جو بکثرت ترویج روایت سے سد راہ ہوئے چنانچہ ملاحظہ ہو تاریخ الخلفاء مطبوعہ مصر ص۱۶ میں ہے کہ وکان مع ذلك اعلمهم بالسنة لما رجع اليه الصحابة في غير موضع يبرز عليهم بنقل سنن عن النبي صلعم يحفظها هو و يستحضرها عند الحاجة اليها ليست عندهم وكيف لا تكون كذلك وقد لازم صحبة رسول الله صلعم من اول البعثة الى الوفاة وهو مع ذلك من ازكى عباد الله و اعقلهم و انما لم يرو عنه من الاحاديث المسندة الا القليل لقصر مدته وسرعة وفاته بعد النبي صلعم ترجمہ ساتھ ان باتوں کے

(بقیہ برصفحہ ۸۹)

(بقیہ صفحہ)
ابوبکر صدیقؓ سب سے
زیادہ حدیث جاننے والے
تھے جیسا کہ اکثر باتوں میں
صحابہؓ نے ان کی طرف
رجوع کیا اور وہ اپنے
حفظ اور یاد سے حضرات کو
وہ حدیثیں صحابہ کو بتاتے
تھے جو ان کے پاس نہ
تھیں اور کیوں نہیں
آخر شروع نبوت سے
وفات تک آنحضرت صلعم
کے ہمیشہ ساتھ رہے!
اور وہ سارے بندگان
خدا میں نہایت ذہین
و عاقل تھے اور ان سے
احادیث تھوڑی ہیں
اسکی وجہ یہ ہے کہ ان کو
مدت کم ملی اور آنحضرت
صلعم کے تھوڑے عرصے
دن بعد وفات کیا ۔۱۲

مواہب میں کہا ہے کہ امام ابوحنیفہؒ نے صرف ایک حدیث امام مالکؒ سے روایت کی ہے یہی اُنکے مناقب میں ایک بات کافی ہے۔

(۲) تاریخ ابن خلکان مطبوعہ ایران جلد ۲ صفحہ میں ہے کہ۔ قَالَ الشَّافِعِيُّ قَالَ لِي مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ اَيُّهُمَا اَعْلَمُ صَاحِبُنَا اَمْ صَاحِبُكُمْ يَعْنِيْ اَبَا حَنِيْفَةَ وَمَالِكًا قَالَ قُلْتُ عَلَى الْاِنْصَافِ قَالَ نَعَمْ قَالَ قُلْتُ فَاَنْشُدُكَ اللّٰهَ مَنْ اَعْلَمُ بِالْقُرْاٰنِ صَاحِبُنَا اَمْ صَاحِبُكُمْ قَالَ اَللّٰهُمَّ صَاحِبُكُمْ قَالَ قُلْتُ فَاَنْشُدُكَ اللّٰهَ مَنْ اَعْلَمُ بِالسُّنَّةِ صَاحِبُنَا اَمْ صَاحِبُكُمْ قَالَ اَللّٰهُمَّ صَاحِبُكُمْ قَالَ قُلْتُ فَاَنْشُدُكَ اللّٰهَ مَنْ اَعْلَمُ بِاَقَاوِيْلِ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلعم الْمُتَقَدِّمِيْنَ صَاحِبُنَا اَمْ صَاحِبُكُمْ قَالَ اَللّٰهُمَّ صَاحِبُكُمْ قَالَ الشَّافِعِيُّ فَلَمْ يَبْقَ اِلَّا الْقِيَاسُ وَالْقِيَاسُ لَا يَكُوْنُ اِلَّا عَلٰى هٰذِهِ الْاَشْيَاءِ فَعَلٰى اَيِّ شَيْءٍ نَقِيْسُ۔ ترجمہ امام شافعیؒ نے بیان کیا کہ مجھ سے محمد بن حسنؒ (جو امام ابوحنیفہؒ کے معزز شاگرد ہیں) کہنے لگے کہ بھلا بتلاؤ تو ہمارے استاد (ابوحنیفہؒ) بڑے عالم تھے یا تمہارے استاد (امام مالکؒ) زیادہ علم رکھتے تھے۔ میں نے کہا انصافاً۔ انہوں نے کہا ہاں۔ میں نے کہا کہ میں تمہیں خدا کی قسم دیکر پوچھتا ہوں کہ بتاؤ قرآن کا علم زیادہ کون رکھتا تھا۔ ہمارے استاد (امام مالکؒ) یا تمہارے استاد (ابوحنیفہؒ) امام محمدؒ نے کہا کہ اللہ گواہ ہے بیشک تمہارے استاد (امام مالکؒ) قرآن کا زیادہ علم رکھتے تھے۔ پھر میں نے حدیث کی نسبت پوچھا۔ اسمیں بھی امام محمد نے یوں ہی اقرار کیا۔ پھر میں نے اقوال صحابہؓ کی نسبت پوچھا۔ اسمیں بھی امام محمد نے اسی طرح اقرار کیا کہ امام مالکؒ زیادہ جاننے والے تھے۔ میں نے کہا اب رہ گیا قیاس۔ اور قیاس تو انہیں چیزوں (قرآن و حدیث) پر ہوتا ہے۔ تو اب کس بات میں دونوں کا مقابلہ کرو گے۔

(مؤلف)۔ بیشک انکے علمی و عملی صدہا فضائل کے سامنے حدیث میں ایک حد تک کمی ہونے سے انکی عظمت و شان میں کسی طرح کی کمی نہیں آسکتی۔

قلت کے اسباب

سبب اول عدم تحصیل حدیث۔ طحطاوی مطبوعہ کلکتہ جلد ۱ صفحہ ۳۵ میں۔ امام ابویوسفؒ سے منقول ہے کہ۔ قَالَ اَبُوْ حَنِيْفَةَ لَمَّا اَرَدْتُ طَلَبَ الْعِلْمِ جَعَلْتُ اَتَخَيَّرُ الْعُلُوْمَ وَاَسْئَلُ عَنْ عَوَاقِبِهَا فَقِيْلَ لِيْ تَعَلَّمِ الْقُرْاٰنَ فَقُلْتُ لَهٗ اِذَا تَعَلَّمْتُ

القرآن وحفظته فما يكون آخره قالوا تجلس في المجلس ويقرأ عليك الصبيان والاحداث ثم لا تلبث ان يخرج منهم من هو احفظ منك او من يساويك فتذهب رياستك فقلت ان سمعت الحديث وكتبته حتى لم يكن في الدنيا احفظ مني قالوا اذا كبرت حدثت واجتمع عليك الاحداث والصبيان ثم لم تأمن ان تغلط فيرموك بالكذب فيصير عارا عليك قلت لا حاجة لي في هذا ثم قلت اتعلم النحو فقلت اذا تعلمت النحو والعربية ما يكون آخر امري قالوا تقعد معلما فاكثر رزقك ديناران الى ثلاثة قلت هذا لا عاقبة له قلت فان نظرت في الشعر فلم يكن اشعر مني ما يكون امري قالوا تمدح هذا فيهب لك او يحملك على دابة او يخلع عليك خلعة وان حرمك هجوته فصرت تقذف المحصنات فقلت لا حاجة لي في هذا فقلت فان نظرت في الكلام ما يكون آخره قالوا لا يسلم من نظر في الكلام من مشنعات الكلام فيرمى بالزندقة قلت فان تعلمت الفقه قالوا تسئل وتفتي الناس وتطلب للقضاء وان كنت شابا قلت ليس لي في العلوم انفع من هذا فلزمت الفقه وتعلمته ترجمہ حضرت امام ابو حنیفہ اپنا حال بیان کرتے ہیں کہ جب میرا ارادہ علم حاصل کرنے کا ہوا تو میں تلاش کرنے لگا کہ کون سا علم اچھا ہے سو میں علموں کے فائدے پوچھنے لگا۔ پس مجھ سے کہا گیا کہ قرآن کو سیکھو۔ میں نے کہا کہ اگر میں قرآن کو سیکھوں اور اسکو یاد کرلوں تو اس کا کیا نتیجہ ہوگا۔ لوگوں نے کہا کہ کسی مکتب خانہ میں بیٹھ کر لڑکوں کو پڑھاؤ گے اور کمسن آدمی پڑھینگے۔ پھر کچھ عرصے میں تمہیں سے کوئی لڑکا تم سے بڑھ کر یا تمہاری مثل حافظ ہو جائیگا۔ تو تمہاری سرداری جاتی رہیگی۔ میں نے کہا کہ اگر میں حدیث کو سنوں اور لکھوں اور اسمیں ایسا کمال حاصل کروں کہ سب سے بڑھکر محدث بن جاؤں۔ لوگوں نے کہا کہ جب تم بڑی عمر کے ہو جاؤ گے اور حدیث پڑھاتے رہو گے اور کمسن اور جوان لوگ تمہارے شاگرد ہوں گے اور تم بھولنے سے نہیں بچ سکتے تو تم پر طعن جھوٹ کا لگے گا۔ پس تم پر اس کا عار ہوگا۔ تو میں نے کہا کہ اس کی بھی مجھ کو حاجت نہیں۔ پھر میں نے کہا کہ نحو سیکھوں اور عربیت کو۔ تو نتیجہ کیا ہوگا۔ لوگوں نے کہا کہ معلم ہو گے۔ اور اکثر تمہاری تنخواہ دو یا تین دینار ہوگی۔ میں نے کہا اس کا بھی کوئی فائدہ نہیں۔ پھر میں نے کہا کہ اگر شاعری سیکھوں اور اسمیں کمال پیدا کروں تو کیا نتیجہ ہوگا۔ لوگوں نے کہا کہ تم کسی کی

تعریف کروگے۔ وہ تمکو سواری و خلعت دیگا۔ اگر نہیں دیگا تو تم اُسکی ہجو کروگے۔ پس بے عیبوں کو عیب لگاؤ گے۔ میں نے کہا کہ اسکی بھی کچھ حاجت نہیں۔ پھر میں نے کہا کہ اگر میں علم کلام یعنی منطق فلسفہ سیکھوں۔ لوگوں نے کہا کہ اس علم کا سیکھنے والا ناقص باتیں کرنے سے نہیں بچتا ہے۔ پھر اُس پر زندیق وغیرہ ہونیکا عیب لگ جاتا ہے۔ پھر میں نے کہا کہ اگر میں فقہ کو سیکھوں۔ لوگوں نے کہا کہ اگر فقہ کو سیکھوگے تو تجسے مسئلے پوچھے جائینگے۔ فتوے لئے جائینگے۔ اور قاضی و مفتی بنانے کے واسطے بلایا جائیگا۔ اگرچہ تم اُس سے بچنے والے ہوگے۔ میں نے کہا کہ میرے لئے اس سے بڑھ کر کوئی علم فائدہ مند زیادہ نہیں ہے۔ پس میں نے فقہ کے علم کو خوب حاصل کیا۔

سبب دوم عدم سفر در تلاش احادیث چنانچہ علامہ شبلی نعمانی سیرۃ النعمان مطبوعہ مجتبائی ص۵۲ میں لکھتے ہیں کہ امام صاحبؒ کے مزاج میں تکلف تھا اکثر خوش لباس رہتے تھے، کبھی کبھی سنجاب تاقم کے جبے بھی استعمال کرتے تھے۔ ابو مطیع بلخی انکے شاگرد کا بیان ہے کہ میں نے ایک دن انکو نہایت قیمتی چادر اور قمیص پہنتے دیکھا جس کی قیمت کم از کم چار سو درہم ہوگی۔ چار پانچ دینار (اشرفی) کی چادر کو گندہ فرماتے۔ اور اوڑھنے سے شرماتے۔

اور ایضاً صفحہ ۳۰ میں لکھتے ہیں کہ ایسے شخص کو طلب حدیث کے لئے عراق۔ حجاز۔ مصر۔ یمن۔ شام کا سفر کرنا اور علم حدیث کی طالب العلمی میں برسوں کاٹنا اور احادیث حفظ کرنی اور زحمت طول سفر اُٹھانی دشوار بلکہ ناممکن کہنا چاہئیے۔ اُسوقت حدیث کا ایک جگہ مجموعہ تو تھا ہی نہیں کہ اُس کو منگا کر انسان فن حدیث میں شعور پیدا کر لیتا۔ اُس زمانہ میں تو محدثین اہل روایت مقامات مختلفہ میں رہتے تھے اور حدیثوں کے حافظ ہوتے تھے کسی کے پاس اجزاء بھی ہوتے تھے تو ایسے نہیں کہ مجموعہ حدیثوں کا پورا یا قدر معتد بہ مرتب ہو۔ (**مؤلف** چونکہ طالب علمی کے لئے مشقت سفر آرام طلب اشخاص سے بہت مشکل ہے۔ اس لئے امام صاحبؒ کوفہ ہی میں حمادؒ فقیہ کی مجلس کو غنیمت سمجھ کر اُنکے اور اُنکے اُستاد ابراہیم نخعیؒ کے مسائل اور قواعد یاد کرتے رہے۔ انکے سوا حضرت امام مالکؒ کے درس میں بھی چند روز شریک رہے ہیں۔ غرضکہ اپنی خداداد قابلیت و ذہانت و طباعی سے بنا بر قواعد مذکورہ استخراج مسائل کر کے فتوے دیئے۔ اور امام اہل الرائے کے لقب سے مشہور ہوئے)

(۱۰) اور نیز عبارت ہذا کی بھی مؤید ہے۔ منہاج السنہ جلد ۲ ص۱۴۳ میں ہے کہ وَجَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ هُوَ مِنْ اَقْرَانِ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَلَمْ يَكُنْ اَبُوْحَنِيْفَةَ يَاخُذُ عَنْهُ مَعَ شُهْرَتِهٖ بِالْعِلْمِ۔ ترجمہ جعفر بن محمد ابو حنیفہؒ کے ہم عصر تھے ابو حنیفہؒ نے اُن سے علم نہیں حاصل کیا باوجود انکی

(۱۱) سبب سوم عدم تدوین احادیث چنانچہ عبدالوہاب شعرانی اپنی کتاب میزان کبریٰ جلد اول صفحہ ۵۵ میں تحریر فرماتے ہیں کہ لَوْ عَاشَ حَتّٰى دُوِّنَتْ اَحَادِيْثُ الشَّرِيْعَةِ وَبَعْدَ رَحِيْلِ الْحُفَّاظِ فِيْ جَمْعِهَا مِنَ الْبِلَادِ وَالثُّغُوْرِ وَظَفِرَ بِهَا لَاَخَذَ بِهَا وَتَرَكَ كُلَّ قِيَاسٍ كَانَ قَاسَهٗ وَكَانَ الْقِيَاسُ قَلَّ فِيْ مَذْهَبِهٖ كَمَا قَلَّ فِيْ مَذْهَبِ غَيْرِهٖ بِالنِّسْبَةِ اِلَيْهِ۔ ترجمہ: امام ابوحنیفہ احادیث کے جمع ہوجانے تک اور حفاظ (حدیث) کے حدیثوں کے جمع کرنے کے لئے (مختلف) بلاد اور اطراف ممالک اسلام میں پھرنے کے بعد زندہ رہتے اور ان احادیث کو پاتے۔ تو ضرور ان کو لیتے۔ اور جو قیاس انہوں نے کئے ہیں وہ سب چھوڑ دیتے اور ان کے مذہب میں قیاس کم ہوتی جیسا کہ اوروں کے مذہب میں کم ہے۔

(۱۲) نافع کبیر صفحہ ۱۸۱ مولانا عبدالحی صاحب حنفی لکھنوی فرماتے ہیں کہ۔ اِعْتِقَادُنَا وَاعْتِقَادُ كُلِّ مُنْصِفٍ فِيْ اَبِيْ حَنِيْفَةَ اَنَّهٗ لَوْ عَاشَ حَتّٰى دُوِّنَتْ اَحَادِيْثُ الشَّرِيْعَةِ لَاَخَذَ بِهَا وَتَرَكَ كُلَّ قِيَاسٍ كَانَ قَاسَهٗ[1]۔ ترجمہ: ہمارا اور ہر ایک منصف کا اعتقاد ابوحنیفہ کے بارے میں یہ ہے کہ اگر وہ زندہ رہتے حدیثوں کے جمع ہوجانے تک تو احادیث کو لیتے اور تمام قیاسوں کو چھوڑ دیتے

(۱۳) میزان شعرانی مطبوعہ مصر صفحہ ۵۵ میں ہے کہ فَاِنَّ الْحُفَّاظَ كَانُوْا قَدْ رَحَلُوْا فِيْ طَلَبِ الْاَحَادِيْثِ وَجَمْعِهَا فِيْ عَصْرِهٖ مِنَ الْمَدَائِنِ وَالْقُرٰى وَدَوَّنُوْهَا فَجَاوَبَتْ اَحَادِيْثُ الشَّرِيْعَةِ بَعْضُهَا بَعْضًا فَهٰذَا كَانَ سَبَبُ كَثْرَةِ الْقِيَاسِ فِيْ مَذْهَبِهٖ وَقِلَّتِهٖ فِيْ مَذَاهِبِ غَيْرِهٖ۔ ترجمہ: حفاظ حدیث کی طلب میں سفر کرتے تھے گاؤں اور شہروں سے اسے جمع کیا۔ اور مدون کیا۔ بعض حدیث بعض کے خلاف ہوئیں۔ اس وجہ سے ان (ابوحنیفہؒ) کے مذہب میں قیاس زیادہ ہوا۔ اور دوسرے مذاہب میں کم۔

(۱۴) دراسات اللبیب مطبوعہ لاہور صفحہ ۱۰۶ میں ملا معین حنفی فرماتے ہیں کہ۔ لَوْ عَاشَ اَبُوْ حَنِيْفَةَ اِلَى الصَّحِيْحِ مِنَ الْاَحَادِيْثِ لَتَرَكَ الْقِيَاسَ۔ ترجمہ: اگر زندہ رہتے ابوحنیفہؒ صحیح احادیث تک تو چھوڑ دیتے قیاس کو۔

سبب چہارم قلت عربیت۔ تاریخ ابن خلکان مطبوعہ ایران جلد ۲ صفحہ ۲۹۰ میں ہے کہ وَقَدْ ذَكَرَ الْخَطِيْبُ فِيْ تَارِيْخِهٖ مِنْهَا شَيْئًا كَثِيْرًا ثُمَّ اَعْقَبَ ذٰلِكَ بِذِكْرِ مَا كَانَ الْاَلْيَقُ تَرْكَهٗ وَالْاِضْرَابَ عَنْهُ فَمِثْلُ هٰذَا الْاِمَامِ لَا يُشَكُّ فِيْ دِيْنِهٖ وَلَا فِيْ وَرَعِهٖ وَتَحَفُّظِهٖ وَلَمْ يَكُنْ يُعَابُ بِشَيْءٍ سِوٰى قِلَّةِ الْعَرَبِيَّةِ

[1] واعتقادنا واعتقاد جمیع اصحاب الحدیث کذا الخ واللہ علی ما نقول وکیل (محمد داؤد راز)

ترجمہ خطیب نے اپنی تاریخ میں مناقب میں بکثرت بیان کرکے معائب بیان کئے ہیں جن کا ذکر کرنا مناسب تھا کیونکہ ایسا بڑا امام جس کی دیانت اور ورع میں کوئی طعنہ نہیں نہ انکی ذات میں سوائے عربیت کی کمی کے کوئی عیب تھا (مؤلف چونکہ اس زمانہ میں احادیث کے تراجم تو ہوتے ہی نہ تھے۔ اس لئے امام صاحب کی قلت عربیت حصول احادیث سے سدراہ ہوئی۔)

حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ۔ اور اجماع صحابہؓ

(۱۶) علامہ کمال الدین دمیری حیاۃ الحیوان کبریٰ مطبوعہ مصر جلد اول ۱۸ میں فرماتے ہیں کہ:-
(الجنین) هُوَ مَا يُوجَدُ فِي بَطْنِ الْبَهِيمَةِ بَعْدَ ذَبْحِهَا فَإِنْ وُجِدَ مَيِّتًا بَعْدَ ذَبْحِهَا فَهُوَ حَلَالٌ بِإِجْمَاعِ الصَّحَابَةِ كَمَا نَقَلَهُ الْمَاوَرْدِيُّ فِي الْحَاوِي وَبِهِ قَالَ مَالِكٌ وَالْأَوْزَاعِيُّ وَالثَّوْرِيُّ وَأَبُو يُوسُفَ وَمُحَمَّدٌ وَإِسْحَاقُ وَالْإِمَامُ أَحْمَدُ وَتَفَرَّدَ أَبُو حَنِيفَةَ بِتَحْرِيمِهِ إِجْمَالًا۔ ترجمہ جنین وہ بچہ ہے جو چوپایہ کے پیٹ میں ذبح کے بعد نکلے۔ اگر ذبح کے بعد وہ بچہ مردہ ہو تو باجماع حلال ہے جیسا کہ ماوردی نے اپنی کتاب میں نقل کیا ہے۔ اور یہی مذہب امام مالکؒ اور اوزاعیؒ اور سفیان ثوریؒ اور ابویوسفؒ اور محمدؒ اور اسحٰق بن راہویہؒ اور احمد بن حنبل کا ہے۔ امام ابوحنیفہ صرف اکیلے اسکو حرام کہتے ہیں۔ (مؤلف اس ایک ہی مسئلہ پر اکتفا کیا گیا۔ ورنہ بہت ایسے مسائل ہیں کہ جنمیں امام ابوحنیفہؒ نے اجماع صحابہؓ کا خلاف کیا ہے جو کسی اہل علم پر پوشیدہ نہیں ہے)

حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی رائے اور قیاس میں مہارت

(۱۷) ملا معین حنفی اپنی کتاب دراسات اللبیب مطبوعہ لاہور کے ص ۲۳۳ میں لکھتے ہیں کہ رُوِيَ عَنِ الْإِمَامِ أَبِي جَعْفَرٍ الصَّادِقِ لِأَبِي حَنِيفَةَ بَلَغَنِي أَنَّكَ تَقِيسُ لَا تَقِسْ فَإِنَّ أَوَّلَ مَنْ قَاسَ إِبْلِيسُ۔ ترجمہ۔ روایت کی گئی ہے امام جعفر صادقؒ سے انہوں نے امام ابوحنیفہؒ سے کہا کہ مجھکو خبر ملی ہے کہ تم قیاس کرتے ہو۔ قیاس مت کرو کیونکہ اول اول جس نے قیاس کیا ہے (نص کے مقابلہ میں) وہ ابلیس ہے۔

(۱۸) تاریخ ابن خلکان جلد ۲ ص ۲۹۵ میں ہے کہ۔ قَالَ الشَّافِعِيُّ قِيلَ لِمَالِكٍ هَلْ رَأَيْتَ أَبَا حَنِيفَةَ فَقَالَ نَعَمْ رَأَيْتُ رَجُلًا لَوْ كَلَّمْتَهُ فِي هَذِهِ السَّارِيَةِ أَنْ يَجْعَلَهَا ذَهَبًا لَقَامَ بِحُجَّتِهِ۔ ترجمہ امام شافعیؒ کہتے ہیں کہ امام مالکؒ سے کسی نے کہا کہ تمنے امام ابوحنیفہؒ کو دیکھا ہے تو کہا کہ بیشک میں نے دیکھا ہے۔ ایسا شخص تھا کہ اگر اس سے

اس ستون کو سونا کہلوایا جاتا تو اسکی دلیل قائم کر دیتا۔

(۱۹) میزان الاعتدال مطبوعہ مصر جلد ۳ صفحہ ۲۳۷ میں ہے کہ۔ اَبُوْحَنِیْفَةَ الْکُوْفِیُ اِمَامُ اَھْلِ الرَّاْیِ ترجمہ امام ابوحنیفہؒ کوفہ کے رہنے والے امام اہل الرائے کے ہیں۔

(۲۰) مولانا نعمانی سیرۃ النعمان صفحہ ۱۸۲ میں حضرت امام ابوحنیفہؒ کا قول نقل کرتے ہیں کہ ھٰذَا الَّذِیْ نَحْنُ فِیْهِ رَاْیٌ لَا نُجْبِرُ عَلَیْهِ اَحَدًا وَلَا نَقُوْلُ یَجِبُ عَلٰی اَحَدٍ قُبُوْلُهٗ۔ ترجمہ ہم جس بات میں (مشغول) ہیں وہ رائے (اجتہاد) ہے ہم کسی پر جبر نہیں کر سکتے کہ اس پر عمل کرے، اور نہ یہ کہہ سکتے ہیں کہ اس کا قبول کرنا کسی پر واجب ہے۔

(۲۱) علامہ شہرستانی علی ہامش کتاب الفصل لابن حزم جلد ۲ صفحہ ۱۱۶ میں فرماتے ہیں کہ قَالَ اَبُوْحَنِیْفَةَ عِلْمُنَا ھٰذَا رَاْیٌ ترجمہ امام ابوحنیفہؒ نے فرمایا کہ ہمارا یہ علم (فقہ) رائے ہے۔

(۲۲) تاریخ خمیس جلد ۲ صفحہ ۳۲۵ میں ہے کہ:۔ قَوْلُنَا ھٰذَا رَاْیٌ۔ ترجمہ خود امام ابوحنیفہ رحمہ فرماتے ہیں کہ ہمارے اقوال محض رائے ہے۔

(۲۳) تاریخ الخلفاء مطبوعہ مصر صفحہ ۱۷۱ میں ہے کہ شَرَعَ عُلَمَآءُ الْاِسْلَامِ فِیْ ھٰذَا الْعَصْرِ فِیْ تَدْوِیْنِ الْحَدِیْثِ وَالْفِقْهِ وَالتَّفْسِیْرِ فَصَنَّفَ ابْنُ جُرَیْجٍ بِمَکَّةَ وَ مَالِكٌ الْمُوَطَّا بِالْمَدِیْنَةِ وَالْاَوْزَاعِیُّ بِالشَّامِ وَابْنُ اَبِیْ عَرُوْبَةَ وَ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ وَغَیْرُھُمَا بِالْبَصْرَةِ وَمُعَمَّرٌ بِالْیَمَنِ وَ سُفْیَانُ الثَّوْرِیُّ بِالْکُوْفَةِ وَصَنَّفَ ابْنُ اِسْحٰقَ الْمَغَازِیَ وَصَنَّفَ اَبُوْحَنِیْفَةَ الْفِقْهَ وَالرَّاْیَ۔ ترجمہ اسی زمانہ میں علمائے اسلام نے حدیث وفقہ وتفسیر کا جمع کرنا شروع کیا۔ مکہ میں ابن جریجؒ نے۔ اور مدینہ میں امام مالکؒ نے موطا لکھی۔ اور شام میں اوزاعیؒ نے اور بصرہ میں ابن ابی عروبہؒ اور حماد بن سلمہ وغیرہ نے۔ اور یمن میں معمرؒ نے اور کوفہ میں سفیان ثوریؒ نے اور ابن اسحٰق نے مغازی تصنیف کی۔ اور ابوحنیفہؒ نے فقہ ورائے تصنیف کیا۔

مولانا شبلی نعمانی سیرۃ النعمان صفحہ ۱۳۰ میں لکھتے ہیں کہ (امام ابوحنیفہ کی نسبت) ان کی شہرت اہل الرائے کے لقب سے ہے

امام ابوحنیفہؒ کے اجتہاد کے متعلق ایک مغالطہ کا ازالہ

ہمارے برادر احناف اکثر کہا کرتے ہیں کہ حضرت امام ابوحنیفہؒ نے اگر حدیث کی طرف توجہ ہی نہیں کی تو پھر مجتہد کیونکر کہلاتے۔ آخر وہ قیاسات جو کرتے تھے وہ حدیث پر ہی تو تھے۔ اس لیئے کہ قیاس کیلئے مقیس علیہ شرط ہے۔

جواب یہ ہے کہ امام ابوحنیفہؒ اور ان جیسے اہل الرائےؒ کی پوری توجہ فروع کی طرف تھی کہ وہ اپنے

اساتذہ کے قواعد کے پابند تھے اور اسی پر مسائل استنباط کرتے تھے۔ چنانچہ شاہ ولی اللہ صاحب حجۃ اللہ البالغہ کے مقدمہ میں فرماتے ہیں کہ۔ اَلْمُرَادُ مِنْ اَهْلِ الرَّأْيِ قَوْمٌ تَوَجَّهُوْا بَعْدَ الْمَسَائِلِ الْمُجْمَعِ عَلَيْهَا بَيْنَ الْمُسْلِمِيْنَ اَوْ بَيْنَ جُمْهُوْرِهِمْ اِلَى التَّخْرِيْجِ عَلٰى اَصْلِ رَجُلٍ مِّنَ الْمُتَقَدِّمِيْنَ فَكَانَ اَكْثَرُ اَمْرِهِمْ حَمْلَ النَّظِيْرِ عَلَى النَّظِيْرِ وَالرَّدَّ اِلٰى اَصْلٍ مِّنَ الْاُصُوْلِ دُوْنَ تَتَبُّعِ الْاَحَادِيْثِ وَالْاٰثَارِ۔ ترجمہ اہل الرائے سے مراد وہ لوگ ہیں جنہوں نے مسلمانوں کے مسائل متفق علیہا کے بعد کسی شخص متقدم کے قواعد پر تخریج مسائل کی طرف توجہ کی۔ انکا اکثر دستور یہی رہا کہ مسئلہ میں اسکے مشابہ مسئلہ کا جو حکم ہوتا وہی حکم اس مسئلہ پر لگا دیتے۔ اور مسئلہ کو انہیں قواعد کی طرف پھیر پھار کر لیجاتے احادیث نبوی صلعم اور اعمال و اقوال صحابہؓ کی کھوج تلاش کرتے (یعنی محض قیاس سے فتوی دیتے احادیث اور آثار سے غرض نہ تھی)

امام ابوحنیفہؒ کے شاگردوں کی رائے و قیاس میں مہارت

(۲۴) تاریخ ابن خلدون جلد ا صفحہ ۳۶۲ میں ہے کہ:- اِنْقَسَمَ الْفِقْهُ فِيْهِمْ اِلٰى طَرِيْقَيْنِ طَرِيْقَةُ اَهْلِ الرَّأْيِ وَالْقِيَاسِ وَهُمْ اَهْلُ الْعِرَاقِ وَطَرِيْقَةُ اَهْلِ الْحَدِيْثِ وَهُمْ اَهْلُ الْحِجَازِ وَكَانَ الْحَدِيْثُ قَلِيْلًا فِيْ اَهْلِ الْعِرَاقِ لِمَا قَدَّمْنَاهُ فَاسْتَكْثَرُوْا مِنَ الْقِيَاسِ وَمَهَرُوْا فِيْهِ فَلِذٰلِكَ قِيْلَ اَهْلُ الرَّأْيِ وَمُقَدَّمُ جَمَاعَتِهِمُ الَّذِيْ اسْتَقَرَّ الْمَذْهَبُ فِيْهِ وَاَصْحَابِهٖ اَبُوْ حَنِيْفَةَ۔ ترجمہ ان متقدمین میں فقہ دو طریقہ پر منقسم ہوئی۔ ایک طریقہ اہل الرائے والقیاس کا اور وہ عراق والے ہیں۔ اور ایک طریقہ اہل حدیث کا اور وہ حجاز (مکہ و مدینہ) والے ہیں۔ اہل عراق میں حدیث کم تھی جس کی وجہ ہم پہلے لکھ چکے ہیں۔ تو انہوں نے قیاس سے زیادہ کام لیا اور قیاس ہی میں خوب ماہر ہو گئے۔ اسی وجہ سے انکو اہل الرائے کہا گیا۔ اہل الرائے کی جماعت کے سردار جن میں اور جنکے شاگردوں میں یہ (طریقہ) مذہب قائم ہوا امام ابوحنیفہؒ ہیں۔

(۲۵) کتاب الملل والنحل مطبوعہ ہند صفحہ ۱۱۲ میں علامہ شہرستانی فرماتے ہیں کہ۔ اَصْحَابُ الرَّأْيِ وَهُمْ اَهْلُ الْعِرَاقِ هُمْ اَصْحَابُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ النُّعْمَانِ بْنِ ثَابِتٍ وَمِنْ اَصْحَابِهٖ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ وَاَبُوْ يُوْسُفَ يَعْقُوْبُ ابْنُ مُحَمَّدٍ الْقَاضِيْ وَزُفَرُ بْنُ هُذَيْلٍ وَالْحَسَنُ بْنُ زِيَادِ اللُّؤْلُؤِيُّ وَابْنُ سَمَاعَةَ وَعَافِيَةُ الْقَاضِيْ وَاَبُوْ مُطِيْعٍ الْبَلْخِيُّ وَبِشْرٌ الْمَرِيْسِيُّ وَاِنَّمَا سُمُّوْا اَصْحَابَ الرَّأْيِ لِاَنَّ عِنَايَتَهُمْ

بِتَفْصِيْلِ وَجْهِهِ مِنَ الْقِيَاسِ وَالْمَعْنَى الْمُسْتَنْبَطِ مِنَ الْاَحْكَامِ وَبِنَاءِ الْحَوَادِثِ عَلَيْهَا وَرُبَّمَا يُقَدِّمُوْنَ الْقِيَاسَ الْجَلِيَّ عَلَى آحَادِ الْاَخْبَارِ
ترجمہ اصحاب الرائے عراق والے ہیں جو ابوحنیفہؒ اور انکے شاگرد محمد بن الحسن۔ اور ابویوسف یعقوب بن محمد القاضی۔ اور زفر بن الہذیل۔ اور حسن بن زیادہ لولوی۔ اور ابن سماعہ۔ اور عافیہ قاضی۔ اور ابو مطیع البلخی۔ اور بشر مریسی ہیں۔ انکا نام اصحاب الرائے اسوجہ سے رکھا گیا ہے کہ ان کی توجہ قیاس کے طریق حاصل کرنے پر تھی۔ اور معانی مستنبط پر کہ جنکا تعلق روزمرہ کے احکام سے ہے۔ بارہا انہوں نے قیاس جلی کو اخبار احاد پر مقدم کیا ہے۔

حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ پر جرح

(٢٦) میزان الاعتدال مطبوعہ مصر جلد ٣ ص٢٣٧ میں ہے کہ اَلنُّعْمَانُ بْنُ ثَابِتِ بْنِ زُوْطِي اَبُوْ حَنِيْفَةَ الْكُوْفِيُّ اِمَامُ اَهْلِ الرَّأْيِ ضَعَّفَهُ النَّسَائِيُّ مِنْ جِهَةِ حِفْظِهِ وَابْنُ عَدِيٍّ وَآخَرُوْنَ ترجمہ نعمان بن ثابت بن زوطی ابوحنیفہؒ کوفی قیاس والوں کے امام ہیں۔ انکو نسائی اور ابن عدی اور دیگر علماء نے حافظہ کی وجہ سے ضعیف کہا ہے۔

(٢٧) تمہید شرح موطا جلد ٣ ص٢٤٢ میں قول حافظ عبدالبر لَمْ يُسْنِدْهُ غَيْرُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَهُوَ سَيِّئُ الْحِفْظِ عِنْدَ اَهْلِ الْحَدِيْثِ۔ ترجمہ نہیں سند بیان کی (حدیث مَنْ كَانَ لَهُ اِمَامٌ فَقِرَاءَةُ الْاِمَامِ لَهُ قِرَاءَةٌ) کی کسی نے سوا ابوحنیفہؒ کے اور وہ محدثین کے نزدیک ناقص الحافظہ ہیں۔

(٢٨) الفیہ عراقی مطبوعہ فاروقی کے حاشیہ ص٣ میں ہے کہ فَيَكُوْنُ تَابِعًا كَمَا نَسَبَ الذَّهَبِيُّ وَابْنُ عَبْدِ الْبَرِّ وَابْنُ عَدِيٍّ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارَقُطْنِيُّ فِيْ اَبِيْ حَنِيْفَةَ اَنَّهُ ضَعِيْفٌ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهِ۔ ترجمہ جرح مفسر ہوگی تو نقصان پہونچانے والی ہوگی۔ جیسا کہ ذہبیؒ اور ابن عبدالبرؒ اور ابن عدیؒ اور نسائیؒ اور دارقطنیؒ نے ابوحنیفہؒ کے بارے میں جرح مفسر کی ہے یعنی ضعف کی وجہ کو بیان کیا ہے کہ حافظہ کی وجہ سے ضعیف ہیں۔

(٢٩) تخریج ہدایہ حافظ ابن حجرؒ مطبوعہ فاروقی حاشیہ ص٩٣ میں ہے کہ عَنْ اَبِيْ حَفْصٍ عُمَرَ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ اَبُوْ حَنِيْفَةَ لَيْسَ بِحَافِظٍ مُضْطَرِبُ الْحَدِيْثِ ذَاهِبُ الْحَدِيْثِ۔ ترجمہ ابوحفص عمر بن علی نے کہا کہ ابوحنیفہؒ حافظہ والے نہیں ہیں۔ اور حدیث میں غلطیاں کرنیوالے ہیں۔ انکو حدیث یاد نہیں رہتی۔

(۳۰) کتاب الضعفاء والمتروکین امام نسائی مطبوعہ انوار احمدی ص۳۵ میں ہے کہ: اَبُوْحَنِیْفَۃَ لَیْسَ بِالْقَوِیِّ فِی الْحَدِیْثِ وَھُوَ کَثِیْرُ الْغَلَطِ وَالْخَطَاءِ عَلٰی قِلَّۃِ رِوَایَتِہٖ
ترجمہ امام ابوحنیفہ حدیث میں قوی نہیں ہیں۔ اور وہ بہت غلطی اور خطا کرنیوالے کمی روایت (حدیث) کی وجہ سے۔

(۳۱) دراسات اللبیب مطبوعہ لاہور ص۱۲۳ میں ہے کہ اَنَّ ابْنَ الْقَطَّانِ جَرَحَ الْحَدِیْثَ الْاَوَّلَ وَقَالَ عِلَّتُہٗ ضُعْفُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ فِی الْحَدِیْثِ۔ ترجمہ تحقیق ابن قطان نے حدیث اول پر جرح کردی ہے اور کہا ہے کہ علت اسکے ضعف کی ضعیف ہونا ہے امام ابوحنیفہ کا حدیث میں۔

(۳۲) سنن دارقطنی مطبوعہ فاروقی ص۱۲۳ میں تحت حدیث (مَنْ کَانَ لَہٗ اِمَامٌ فَقِرَاءَۃُ الْاِمَامِ لَہٗ قِرَاءَۃٌ) ہے۔ عَنْ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ وَالْحَسَنِ بْنِ عُمَارَۃَ وَھُمَا ضَعِیْفَانِ
ترجمہ امام ابوحنیفہ اور حسن بن عمارہ کے سوا کسی نے (حدیث مذکور کو) روایت نہیں کیا اور یہ دونوں ضعیف ہیں۔

(۳۳) تخریج ہدایہ حافظ ابن حجر مطبوعہ فاروقی حاشیہ ص۹۳ میں ہے کہ قَالَ صَاحِبُ الْمُنْتَظَمِ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَلِیِّ بْنِ الْمَدِیْنِیِّ قَالَ سَاَلْتُ اَبَا حَنِیْفَۃَ فَضَعَّفَہٗ جِدًّا وَقَالَ خَمْسِیْنَ حَدِیْثًا اَخْطَاءَ فِیْھَا۔ ترجمہ علی بن مدینی کے بیٹے عبداللہ کہتے ہیں کہ میں نے اپنے باپ علی بن مدینی سے ابوحنیفہ کا حال پوچھا تو انہوں نے انکو ضعیف بتلایا اور کہا کہ پچاس حدیث میں کھوٹے ہیں۔

(۳۴) کتاب مذکور ص۹۳ میں ہے کہ قَالَ اَبُوْبَکْرِ بْنُ دَاوٗدَ جَمِیْعُ مَا رَوٰی اَبُوْحَنِیْفَۃَ مِنَ الْحَدِیْثِ مِائَۃٌ وَّخَمْسُوْنَ اَخْطَاءَ اَیْ قَالَ غَلَطَ فِیْ نِصْفِھَا ترجمہ ابوبکر بن داؤد نے کہا کہ امام ابوحنیفہ نے کل ڈیڑھ سو حدیثیں روایت کی ہیں جن میں سے نصف میں کھول غلطی ہوئی ہے۔

(۳۵) تاریخ صغیر مطبوعہ انوار احمدی ص۱۷۵ میں امام ابوحنیفہ کے متعلق امام بخاری فرماتے ہیں کہ:- قَالَ الْحُمَیْدِیُّ فَمَنْ رَجُلٌ لَیْسَ عِنْدَہٗ سُنَنٌ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صلعم وَلَا اَصْحَابِہٖ فِی الْمَنَاسِکِ وَغَیْرِھَا کَیْفَ یُقَلَّدُ اَحْکَامَ اللّٰہِ فِی الْمَوَارِیْثِ وَالْفَرَائِضِ وَالزَّکٰوۃِ وَالصَّلٰوۃِ وَاُمُوْرِ الْاِسْلَامِ ترجمہ حمیدی کہتے ہیں جس آدمی کے پاس رسول اللہ صلعم کی حدیثیں اور صحابہؓ کے آثار مناسک وغیرہ میں نہوں ایسے کی بات خدا کے

احکام میں مثل میراث اور زکوٰۃ اور نماز وغیرہ امور اسلام میں کیونکر قبول کیجائے۔

(۳۶) مصفیٰ شرح مؤطا مطبوعہ فاروقی ص۶ میں شاہ ولی اللہ صاحب فرماتے ہیں کہ (امام ابوحنیفہؒ) آں یک شخصے است کہ رؤس محدثین مثل احمد و بخاری و مسلم و ترمذی و ابوداؤد و نسائی و ابن ماجہ و دارمی یک حدیث از وے درکتابہائے خود روایت نکردہ اند ترجمہ امام ابوحنیفہؒ وہ شخص ہیں کہ بڑے بڑے محدثین مثل امام احمد و بخاری و مسلم و ترمذی و نسائی و ابوداؤد و ابن ماجہ دارمی رحمہم اللہ نے ایک حدیث بھی ان سے اپنی کتابوں میں درج نہیں کی۔

(۳۷) اسمائے گرامی اُن ائمہ محدثین فقہاء و فضلاء کے جنہوں نے حضرت امام ابوحنیفہؒ کو ناقص الحافظہ اور حدیث کم جاننے والا اور اُسی کی جانچ و پرکھ میں ناقص۔ اور نیز عربی زبان میں ناقص بتلایا ہے اور اُنکے عقائد اور مسائل پر اعتراض کیا ہے۔ یہ ہیں۔

(۱) امام مالک بن انسؒ (۲) امام محمد بن ادریس شافعیؒ (۳) امام احمد بن حنبلؒ (۴) امام بخاریؒ (۵) امام نسائیؒ (۶) امام دارقطنیؒ (۷) ابویوسفؒ (۸) عبداللہ بن مبارکؒ (۹) اوزاعیؒ۔ (۱۰) ابن عدیؒ (۱۱) ابن عبدالبرؒ (۱۲) عبدالبرؒ (۱۳) ذہبیؒ (۱۴) ابوحفص عمر بن علیؒ (۱۵) عبداللہ بن علیؒ (۱۶) علی بن المدینیؒ (۱۷) ابوبکر بن داؤدؒ (۱۸) ابن عیینہؒ (۱۹) ابویحییٰ حمانی یعنی عبدالحمید بن عبدالرحمن (۲۰) ابن عیاشؒ (۲۱) احمد الخزاعیؒ (۲۲) قاسم بن معینؒ (۲۳) مسعر بن کدام ابوسلمہ کوفی (۲۴) اسرائیلؒ (۲۵) معمرؒ (۲۶) فضیل بن عیاضؒ (۲۷) ایوبؒ (۲۸) سفیانؒ (۲۹) ابومطیعؒ (۳۰) الحکم بن عبداللہ (۳۱) یزید بن ہارون (۳۲) ابوعاصم النبیل (۳۳) عبداللہ بن داؤد عامرؒ ہذلی۔ (۳۴) ابوعبدالرحمن النحویؒ (۳۵) عبداللہ بن یزید المقریؒ (۳۶) شداد بن حکمؒ (۳۷) مکی بن ابراہیم (۳۸) وکیع بن الجراحؒ (۳۹) نضر بن شمیل المازنیؒ (۴۰) یحییٰ بن سعید القطانؒ (۴۱) ابوعبید بن (۴۲) حسن بن عثمان العاصی (۴۳) یزید بن زریع ابوسعاویہ (۴۴) جعفر بن ربیع (۴۵) ابراہیم بن عکرمہ التفردیی (۴۶) علی بن عاصمؒ (۴۷) حکم بن ہشامؒ (۴۸) عبدالرزاقؒ (۴۹) حسن بن محمد اللیثی (۵۰) یحییٰ بن ایوبؒ (۵۱) حفص بن عبدالرحمنؒ (۵۲) زافر بن سلیمان ایادی (۵۳) اسد بن عمرؒ (۵۴) حسن بن عمارہؒ (۵۵) یحییٰ بن شمیلؒ (۵۶) ابوالجویریہ حطانؒ (۵۷) یزید الکمیتؒ (۵۸) علی بن حفص البزارؒ (۵۹) ملیح بن وکیعؒ (۶۰) محمد بن عبدالرحمن المسعودیؒ (۶۱) یوسف السمتیؒ (۶۲) خارجہ بن مصعبؒ (۶۳) قیس بن الربیعؒ (۶۴) حجر بن عبدالجبارؒ (۶۵) حفص بن حمزۃ القرشی (۶۶) حسن بن زیادؒ (۶۷) جعفر بن عون العمریؒ (۶۸) عبداللہ بن جابر العدائیؒ (۶۹) محمد بن عبداللہ

انصاری (۷۰) عبد اللہ بن عباسؓ (۷۱) حجر بن عبد اللہ الحضرمیؒ (۷۲) ابن وہب العابدؒ (۷۳) ابن عائشہؒ (۷۴) ابو اسحٰق فزاریؒ (۷۵) حماد بن ابی سلیمانؒ (۷۶) عبد الوہاب شعرانیؒ (۷۷) ملا معینؒ (۷۸) حضرت پیران پیر شیخ عبد القادر جیلانیؒ (۷۹) مولانا عبد الحی صاحب لکھنویؒ (۸۰) مولانا شاہ ولی اللہ صاحبؒ۔

یہ اسی (۸۰) نام عبارات مندرجہ بالا سے اور کتب ہذا تاریخ خطیب جلد ۲ صفحہ ۱۲-۱۲۷ و تمہید شرح موطا صفحہ ۸۳-۹۳-۱۷۷-۱۷۶ جلد ۳۔ اور تاریخ کبیر امام بخاری صفحہ ۹۱ اور میزان الاعتدال جلد ۱ صفحہ ۲۴۵۔ اور غنیۃ الطالبین صفحہ ۲۰۶ و صفحہ ۲۰۸) سے لئے گئے ہیں۔

حضرت امام ابوحنیفہؒ کے شاگردوں اور اُنکی اولاد پر جرح

امام ابو یوسفؒ کے متعلق میزان الاعتدال مطبوعہ مصر جلد ۳ صفحہ ۳۲۱۔ اور نیز تذکرۃ الحفاظ مطبوعہ دائرۃ المعارف جلد اول صفحہ ۲۶۵ میں ہے کہ قَالَ الْفَلَّاسُ صَدُوْقٌ كَثِيْرُ الْغَلَطِ تَرَكُوْهُ۔ ترجمہ فلاس نے کہا۔ سچے ہیں مگر بھول نے والے بہت ہیں انکو ترک کر دیا ہے۔

(۳۹) کتاب الضعفاء مطبوعہ انوار احمدی صفحہ ۳۰ میں ہے کہ يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْقَاضِيْ سَمِعَ ابْنَ السَّائِبِ تَرَكَهُ يَحْيٰى وَابْنُ مَهْدِيْ وَغَيْرُهُمَا۔ ترجمہ ابو یوسف یعقوب بن ابراہیم قاضی نے ابن السائب سے روایت کی ہے۔ یحییٰ اور ابن مہدی وغیرہ نے ان کو ترک کر دیا ہے۔ (یعنی روایت نہیں لی)

(۴۰) امام محمدؒ کے متعلق میزان الاعتدال مطبوعہ مصر جلد ۳ صفحہ ۴۲ میں ہے کہ لَيَّنَهُ النَّسَائِيُّ وَغَيْرُهُ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهٖ ترجمہ انکو ضعیف کہا ہے امام نسائی نے اور دیگر محدثین نے حافظہ کی وجہ سے۔

(۴۱) کتاب الضعفاء مطبوعہ انوار احمدی صفحہ ۳۵ میں ہے کہ محمد بن حسن ضعیف ہیں۔

(۴۲) امام یوسف بن خالدؒ اور حسن بن زیادؒ کے متعلق کتاب الضعفاء مطبوعہ انوار احمدی صفحہ ۳۵ میں ہے کہ وَالضُّعَفَاءُ مِنْ اَصْحَابِهٖ يُوْسُفُ بْنُ خَالِدِ السَّمْتِيْ كَذَّابٌ وَالْحَسَنُ بْنُ زِيَادِ اللُّؤْلُؤِيْ كَذَّابٌ خَبِيْثٌ۔ ترجمہ اُنکے (امام ابو حنیفہؒ کے) شاگردوں میں یوسف بن خالد السمتی ضعیف اور بہت جھوٹا ہے اور حسن بن زیاد لولوی بہت جھوٹا خبیث ہے۔

(۴۳) امام حسن بن زیادؒ کے متعلق میزان الاعتدال مطبوعہ مصر جلد ۱ صفحہ ۲۲۸ میں ہے کہ

عَنْ يَحْيَى ابْنِ مُعِيْنٍ كَذَّابٌ اَبُوْ دَاوُدَ فَقَالَ كَذَّابٌ غَيْرُ ثِقَةٍ وَقَالَ ابْنُ الْمَدِيْنِيْ لَا يُكْتَبُ حَدِيْثُهٗ وَقَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ لَيْسَ بِثِقَةٍ وَقَالَ الدَّارَقُطْنِيْ ضَعِيْفٌ مَتْرُوْكٌ ترجمہ یحییٰ بن معین سے منقول ہے (کہ حسن بن زیاد) بہت جھوٹا ہے اور ابوداؤد نے کہا کہ بہت جھوٹا ہے ثقہ نہیں ہے۔ اور ابن مدنی نے کہا کہ اسکی حدیث نہیں لکھی جا سکتی اور ابو حاتم نے کہا کہ ثقہ نہیں ہے اور دارقطنی نے کہا کہ ضعیف ہے ترک کیا گیا ہے۔

(۴۴) **اسمٰعیل** اور حماد اور **امام ابو حنیفہ** کے متعلق۔ میزان الاعتدال مطبوعہ مصر جلد ا صفحہ ۱۰۵ میں ہے کہ اِسْمٰعِيْلُ بْنُ حَمَّادِ بْنِ النُّعْمَانِ بْنِ ثَابِتٍ الْكُوْفِيْ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ ابْنُ عَدِيٍّ ثَلٰثَتُهُمْ ضُعَفَاءُ ترجمہ اسمٰعیل اپنے باپ حماد سے روایت کرتے ہیں اور حماد اپنے باپ امام ابو حنیفہؒ سے روایت کرتے ہیں۔ ابن عدی نے کہا کہ تینوں ضعیف ہیں۔

(۴۵) **اسمٰعیل** حضرت امام ابو حنیفہؒ کے پوتے کے متعلق۔ تقریب التہذیب مطبوعہ فاروقی صفحہ ۳۵ میں ہے کہ تَكَلَّمُوْا فِيْهِ ترجمہ کلام کیا ہے ان میں۔

(۴۶) **حماد**... حضرت امام ابو حنیفہؒ کے بیٹے کے متعلق۔ میزان الاعتدال مطبوعہ مصر جلد ا صفحہ ۲۷۶ میں ہے کہ ضَعَّفَهُ ابْنُ عَدِيٍّ وَغَيْرُهٗ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهٖ۔ ترجمہ ابن عدی نے ان کو ضعیف کہا ہے اور دیگر محدثین نے حافظ کی وجہ سے۔

(۴۷) **عام** شاگردان امام ابو حنیفہؒ کے متعلق۔ قیام اللیل مطبوعہ لاہور صفحہ ۱۲۴ میں ہے کہ حَدَّثَنِيْ عَلِيُّ بْنُ سَعِيْدِ النَّسَوِيُّ قَالَ سَمِعْتُ اَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ يَقُوْلُ هٰؤُلَاءِ اَصْحَابُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ لَيْسَ لَهُمْ بَصَرٌ بِشَيْءٍ مِّنَ الْحَدِيْثِ مَا هُوَ اِلَّا الْجُرْأَةُ ترجمہ امام احمد بن حنبلؒ نے فرمایا کہ یہ لوگ ابو حنیفہؒ کے شاگرد وغیرہ انکو حدیث کی جانچ پرکھ میں دخل نہیں ہے۔ حدیث کے علم میں ان لوگوں کا دخل دینا محض زبردستی ہے۔

اہل کوفہ کی حدیث دانی

(۴۸) تدریب الراوی مطبوعہ مصر صفحہ ۲۲ میں ہے کہ قول امام مالک۔ اِذَا خَرَجَ الْحَدِيْثُ عَنِ الْحِجَازِ انْقَطَعَ نُخَاعُهٗ ترجمہ امام مالکؒ نے کہا ہے کہ جس حدیث کے سلسلہ میں حجاز کا راوی نہ ہو اُس کا مغز جاتا رہا۔ یعنی ہلکے درجہ کی ہوگئی۔

(۴۹) تدریب الراوی صفحہ ۲۳ میں قول امام شافعیؒ ہے کہ:- اِذَا لَمْ يُوْجَدْ لِلْحَدِيْثِ مِنَ الْحِجَازِ اَصْلٌ ذَهَبَ نُخَاعُهٗ ترجمہ جس حدیث کی سند حجاز میں نہ پائی جائے اُس کا مغز جاتا رہا۔

(۵۰) تدریب الراوی ص۱۳۰ میں قول شافعی ہے كُلُّ حَدِيثٍ جَاءَ مِنَ الْعِرَاقِ وَلَيْسَ لَهُ أَصْلٌ فِي الْحِجَازِ فَلَا يُقْبَلُ وَإِنْ كَانَ صَحِيحًا مَا أُرِيدُ إِلَّا نَصِيحَتَكَ ترجمہ کوئی حدیث بھی عراق سے آوے اور اسکی اصل حجاز سے نہو تو نہ قبول کیجاوے اگرچہ صحیح ہو نہیں چاہتا میں مگر خیر خواہی تیری۔

(۵۱) میزان شعرانی مطبوعہ مصر ص۲۹ میں قول شافعی ہے کہ وَكَانَ يَقُولُ إِيَّاكُمْ وَالْأَخْذَ بِالْحَدِيثِ الَّذِي أَتَاكُمْ مِنْ بِلَادِ أَهْلِ الرَّأْيِ إِلَّا بَعْدَ التَّفْتِيشِ ترجمہ امام شافعی فرماتے تھے کہ خبردار اہل الرائے قیاس کرنیوالوں کی کوئی حدیث تمہارے پاس آئے تو مت لینا جبتک کہ تحقیق نہ کرلو۔

(۵۲) ابوداؤد مجتبائی مطبوعہ جلد ۲ ص۳۵ میں قول امام احمد بن حنبل سَمِعْتُ أَحْمَدَ يَقُولُ لَيْسَ لِحَدِيثِ أَهْلِ الْكُوفَةِ نُورٌ ترجمہ امام احمد فرماتے ہیں کہ اہل کوفہ کی حدیث میں نور نہیں ہے۔

(۵۳) تدریب الراوی ص۲۳ میں قول طاؤس إِذَا حَدَّثَكَ الْعِرَاقِيُّ مِائَةَ حَدِيثٍ فَاطْرَحْ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ ترجمہ عراق والا آدمی اگر سو حدیثیں سناوے تو ننانویں کو تو چھوڑ ہی دو۔

(۵۴) تدریب الراوی ص۲۳ میں قول ہشام بن عروہ۔ إِذَا حَدَّثَكَ الْعِرَاقِيُّ بِأَلْفِ حَدِيثٍ فَأَلْقِ تِسْعَمِائَةٍ وَتِسْعِينَ وَكُنْ مِنَ الْبَاقِي فِي شَكٍّ۔ ترجمہ عراق والا آدمی اگر ہزار حدیثیں سناوے تو نوسو نوے کو تو چھوڑ ہی دو اور جو دس باقی رہیں انہیں بھی شک رکھو۔

(۵۵) تدریب الراوی ص۲۳ میں۔ قول حبیب بن ابی ثابت۔ أَيُّمَا أَعْلَمُ بِالسُّنَّةِ أَهْلُ الْحِجَازِ أَمْ أَهْلُ الْعِرَاقِ فَقَالَ بَلْ أَهْلُ الْحِجَازِ۔ ترجمہ (مسعر نے سوال کیا) کہ کون سنت کو زیادہ جانتا ہے عراق والا یا حجاز والا کہا (حبیب نے) بلکہ حجاز والا۔

(۵۶) تدریب الراوی ص۲۳ میں قول زہری۔ إِنَّ فِي حَدِيثِ أَهْلِ الْكُوفَةِ دَغَلًا كَثِيرًا ترجمہ کوفہ والوں کی حدیث میں بہت کدورت ہے۔

(۵۷) تدریب الراوی ص۲۳ میں قول عبداللہ بن مبارک۔ حَدِيثُ أَهْلِ الْمَدِينَةِ أَصَحُّ وَإِسْنَادُهُمْ أَقْرَبُ۔ ترجمہ مدینہ والوں کی حدیثیں زیادہ صحیح ہیں اور اسناد انکی قریب ہیں

(۵۸) تدریب الراوی ص۲۳ میں قول خطیب۔ إِنَّ رِوَايَاتِهِمْ كَثِيرَةُ الدَّغَلِ قَلِيلَةُ السَّلَامَةِ مِنَ الْعِلَلِ۔ ترجمہ انکی روایتوں میں بہت کدورت ہے۔ اور صحت و سلامتی کم ہے۔

فقہاء متاخرین کا حدیث سے تعلق

(۵۹) کتاب المؤمل میں علامہ عبدالرحمن ابو شامہ فرماتے ہیں کہ وَقَدْ حَرَمَ الْفُقَهَاءُ فِي زَمَانِنَا النَّظَرَ فِي كُتُبِ الْحَدِيثِ وَالْآثَارِ وَالْبَحْثَ عَنْ فِقْهِهَا وَمَعَانِيهَا وَمُطَالَعَةِ الْكُتُبِ النَّفِيسَةِ الْمُصَنَّفَةِ فِي شُرُوحِهَا وَغَرِيبِهَا بَلْ أَفْنَوْا زَمَانَهُمْ وَعُمُرَهُمْ فِي النَّظَرِ فِي أَقْوَالِ مَنْ سَبَقَهُمْ مِنَ الْمُتَأَخِّرِينَ الْفُقَهَاءِ وَتَرَكُوا النَّظَرَ فِي نُصُوصِ نَبِيِّهِمُ الْمَعْصُومِ عَنِ الْخَطَاءِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَآثَارِ الصَّحَابَةِ الَّذِينَ شَهِدُوا الْوَحْيَ وَعَايَنُوا الْمُصْطَفٰى وَفَهِمُوا أَنْفَاسَ الشَّرِيعَةِ فَلَا جَرَمَ حُرِمَ هٰؤُلَاءِ مَرْتَبَةَ الْاِجْتِهَادِ وَبَقُوا مُقَلِّدِينَ عَلَى الْآبَاءِ ترجمہ ہمارے زمانے کے فقہا کتب حدیث و آثار دیکھنے سے اور احادیث کے معانی اور اُن سے جو مسائل نکلتے ہیں اُنہیں بحث کرنے سے اور شروح حدیث میں جو نفیس نفیس کتابیں لکھی گئیں انکے دیکھنے سے محروم ہیں بلکہ انہوں نے اپنے وقت اور اپنی عمروں کو اُن سے پہلے جو پچھلے فقہاء گذرے ہیں اُنہیں کے اقوال میں فنا کر دیا۔ اور اپنے نبی کے نصوص میں نظر کو جو خطا سے معصوم تھے اور آثار صحابہ میں جنہوں نے وحی اترتی دیکھی اور پیغمبر کو اپنی آنکھوں سے دیکھا اور غرض شریعت کو سمجھا چھوڑ بیٹھے سو بے شبہ یہ لوگ رتبہ اجتہاد سے محروم رہ گئے اور اپنے باپ دادا کی تقلید ہی پر باقی رہے (الارشاد مطبوعہ الفاری ص۴۲)

(۶۰) میزان شعرانی مطبوعہ مصر جلد اول ص۹ میں ہے کہ قَالَ لِي لَوْ وَجَدْتُ حَدِيثًا فِي الْبُخَارِيِّ وَمُسْلِمٍ لَمْ يَأْخُذْ بِهِ إِمَامِي لَا أَعْمَلُ بِهِ وَذٰلِكَ جَهْلٌ مِنْهُ بِالشَّرِيعَةِ وَأَوَّلُ مَنْ يَتَبَرَّأُ مِنْهُ إِمَامُهُ وَكَانَ مِنَ الْوَاجِبِ عَلَيْهِ حَمْلُ إِمَامِهِ عَلَى أَنَّهُ لَمْ يَظْفَرْ بِذٰلِكَ الْحَدِيثِ أَوْ لَمْ يَصِحَّ عِنْدَهُ ترجمہ مجھ سے بعض مقلدین نے کہا کہ اگر مجھے کوئی ایسی حدیث ملے جو صحیح بخاری و مسلم میں ہو مگر میرے امام نے اُسے نہیں لیا ہو تو میں کبھی اُس پر عمل نہ کروں گا۔ یہ تو اس کی جہالت ہے شریعت سے اور سب سے پہلے اسکا امام ہی اس سے بری ہوگا جبکہ واجب تھا کہ امام پر حسن ظن کرکے یہ کہتا کہ شاید اُنکو یہ حدیث نہیں پہونچی یا اُنکے نزدیک یہ حدیث صحیح نہیں ہوئی۔

(۶۱) فتوحات مکیہ باب الثامن عشر وثلثمائۃ میں ہے کہ وَاعْلَمْ أَنَّهُ لَمَّا غَلَبَتِ الْأَهْوَاءُ عَلَى النُّفُوسِ وَطَلَبَتِ الْعُلَمَاءُ الْمَرَاتِبَ عِنْدَ الْمُلُوكِ تَرَكُوا الْمَحَجَّةَ الْبَيْضَاءَ وَجَنَحُوا إِلَى التَّأْوِيلَاتِ الْبَعِيدَةِ لِيُمَشُّوا أَغْرَاضَ الْمُلُوكِ فِيمَا لَهُمْ هَوًى نَفْسِي لِيَسْتَنِدُوا فِي ذٰلِكَ إِلَى أَمْرٍ شَرْعِيٍّ مَعَ كَوْنِ الْفَقِيهِ

ربما لا يعتقد ذلك ويفتي به وقد رأينا منهم جماعة على هذا من قضاتهم وفقهائهم الى قوله. وقد جرى لنا هذا معهم مرارا بالمغرب والمشرق فما منهم أحد على مذهب من يزعم أنه على مذهبه فقد انبعجت الشريعة بالأهواء وإن كانت الأخبار الصحاح موجودة مسطرة في الكتب الصحاح وأسماء الرواة في كتب التاريخ معلومة بالجرح والتعديل مضبوطة الأسانيد محفوظة مصونة من التغيير والتبديل لكن إذا ترك العمل بها واشتغل الناس بالرأي ودانوا أنفسهم بتقليد المتقدمين مع معارضة الأخبار الصحاح لها فلا فرق بين عدمها ووجودها إذ لم يبق لها حكم عندهم وأي تشنيع أعظم من هذا الخ فاعلم يا أخي أن الشيخ محي الدين بن العربي مسلم عند الأحناف حتى قال مولانا بحر العلوم في شرح مسلم الثبوت أنه خاتم الولاية۔

ترجمہ یہ بات معلوم کر لینا چاہیئے کہ جب طبیعتیں لالچ پسند ہو گئیں اور علماء نے بادشاہوں کے پاس مراتب چاہے تو انہوں نے روشن راستہ چھوڑ دیا۔ اور تاویلات بعیدہ پر جھک پڑے تو کہ بادشاہوں کے اغراض پورے ہوں شہوات نفسانی ہیں۔ اور ان باتوں کو شرعی ٹھہرا دیا باوجودیکہ وہ علماء خود بھی انکو نہ مانتے تھے اور نہ ان پر فتوی دیتے تھے۔ اور ہم نے دیکھا بھی ہے ان کے قاضی و مفتیوں کی ایک جماعت کو کہ جن کا یہی حال تھا۔ اور یہی گفتگو ہمارے اور انکے درمیان کئی مرتبہ مشرق و مغرب میں ہوئی۔ کوئی بھی اُن سے اسکے مذہب پر نہ تھا کہ جس کے مذہب میں ہونیکا دم بھرتا تھا۔ اُنہوں نے تو شریعت سے اپنے مطلب کے موافق باتیں نکال لیں۔ اگرچہ صحیح حدیثیں صحیح حدیث کی کتابوں میں قلمبند موجود ہیں کہ جنکی سند مضبوط ہے اور محفوظ ہے۔ انمیں کسی طرح کی تغیر و تبدیلی نہیں ہو سکتی وہ تغیر و تبدیل سے اچھوتی ہیں۔ اور راویوں کے نام بھی معلوم ہیں جرح و تعدیل کے ساتھ کتب تاریخ میں۔ لیکن جب لوگوں نے ان پر عمل ہی کرنا چھوڑ دیا اور رائے و قیاس میں مشغول ہو گئے۔ اور اپنی نکیل یا باگ متقدمین کو دیدی اور انکے تابع ہو گئے۔ باوجود صحیح حدیثوں کے معارض ہونیکے تو اب عدم و وجود برابر ہوا حدیث کا جبکہ اسپر کوئی نہ چلا اور اسکو نہ مانا۔ اور اس سے بڑھ کر کونسا تشنیع ہو سکتا ہے۔ اب اے بھائی سمجھ لے کہ شیخ محی الدین بن عربی معمولی آدمی نہیں ہے۔ بلکہ تمام حنفی اُن کو مانتے ہیں۔ یہانتک کہ مولانا بحر العلوم نے شرح مسلم الثبوت میں کہا ہے کہ ولایت ان پر ختم ہو چکی۔

(۶۲) احیاء العلوم مطبوعہ نولکشور جلد ۱ ص۳۱ میں امام غزالیؒ فرماتے ہیں کہ فَمِنْهُمْ فِرْقَةٌ اِقْتَصَرُوْا عَلٰى عِلْمِ الْفَتَاوٰى فِى الْحُكُوْمَاتِ وَالْخُصُوْمَاتِ وَتَفَاصِيْلِ الْمُعَامَلَاتِ الدُّنْيَوِيَّةِ الْجَارِيَةِ بَيْنَ الْخَلْقِ لِمَصَالِحِ الْمَعَايِشِ وَخَصَّصُوْهُ بِاسْمِ الْفِقْهِ وَسَمَّوْهُ الْفِقْهَ وَعِلْمَ الْمَذَاهِبِ وَرُبَّمَا ضَيَّعُوْا مَعَ ذٰلِكَ الْاَعْمَالَ الظَّاهِرَةَ وَالْبَاطِنَةَ فَلَمْ يَتَفَقَّدُوا الْجَوَارِحَ وَلَمْ يَحْرُسُوا اللِّسَانَ عَنِ الْغِيْبَةِ وَلَا الْبَطْنَ عَنِ الْحَرَامِ وَلَا الرِّجْلَ عَنِ الْمَشْىِ اِلَى السَّلَاطِيْنِ وَكَذَا سَائِرَ الْجَوَارِحِ وَلَمْ يَحْرُسُوْا قُلُوْبَهُمْ عَنِ الْكِبْرِ وَالْحَسَدِ وَالرِّيَاءِ وَسَائِرِ الْمُهْلِكَاتِ فَهٰؤُلَاءِ مَغْرُوْرُوْنَ مِنْ وَجْهَيْنِ اَحَدُهُمَا مِنْ حَيْثُ الْعَمَلِ وَالْاٰخَرُ مِنْ حَيْثُ الْعِلْمِ (اِلٰى قَوْلِهٖ) وَاَمَّا مَغْرُوْرُهُمْ مِنْ حَيْثُ الْعِلْمِ فَحَيْثُ اقْتَصَرُوْا عَلٰى عِلْمِ الْفَتَاوٰى وَظَنُّوْا اَنَّهٗ عِلْمُ الدِّيْنِ وَتَرَكَ عِلْمَ كِتَابِ اللّٰهِ وَسُنَّةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلعم وَرُبَّمَا طَعَنَ فِى الْمُحَدِّثِيْنَ وَقَالَ اِنَّهُمْ نَقَلَةُ اَخْبَارٍ وَحَمَلَةُ اَسْفَارٍ لَا يَفْقَهُوْنَ وَتَرَكَ اَيْضًا عِلْمَ تَهْذِيْبِ الْاَخْلَاقِ وَتَرَكَ الْفِقْهَ عَنِ اللّٰهِ تَعَالٰى بِاِدْرَاكِ جَلَالِهٖ وَعَظَمَتِهٖ وَهُوَ الْعِلْمُ الَّذِىْ يُوْرِثُ الْخَوْفَ وَالْهَيْبَةَ وَالْخُشُوْعَ وَيَحْمِلُ عَلَى التَّقْوٰى۔ ترجمہ ان سے ایک جماعت تو رک گئی علم فتاوی پر (انکا مبلغ علم یہی رہ گیا) ایسے فتاوی کہ جن میں رات دن کے جھگڑے اور قضیہ کے متعلق حکم ہیں۔ اور نیز او دنیوی امور کی تفصیل ہے جو لوگوں میں جاری ہیں۔ اور جن سے اصلاح تمدن ہے۔ انہوں نے انہیں فتاوی کو فقہ کے نام سے منسوب کیا ہے۔ اور علم مذہب کے نام سے۔ کیفیت یہ ہے کہ اکثر اوقات انہوں نے اعمال ظاہری و باطنی ضائع کر دیئے۔ اور اپنے ہاتھ پیروں کی تلاش نہ کی اور نہ انکو بچایا۔ زبان کو خاموش کیا غیبت سے اور نہ پیٹ کو حرام کھانے سے۔ اور نہ پیر کو بادشاہوں کے دربار میں جانے سے اور اسی طرح اور اعضاء کا قیاس ہے۔ اور دلوں کو نہ بچایا غرور و تکبر حسد و ریا سے اور دیگر ان امور سے جو باعث ہلاکت ہیں یہ لوگ دھوکا کھا گئے دو چیزوں میں۔ علم میں اور عمل میں۔ الی قولہ۔ لیکن انکا علمی دھوکا اس وجہ سے ہے کہ انہوں نے علم فتاوی پر ہی اکتفا کیا۔ اور یہ خیال کر لیا کہ بس یہی علم دین ہے۔ اور قرآن و حدیث کو چھوڑ بیٹھے اور گاہ بگاہ محدثین پر طعن کرنے لگے۔ اور کہنے لگے کہ یہ تو صرف خبروں کے ناقل ہیں سمجھتے نہیں اور گدھے کی طرح کتابوں کا بوجھ اٹھانے والے ہیں۔ اور انہوں نے وہ علم بھی چھوڑ دیا کہ

جس سے انکے اخلاق درست ہوں۔ اور فقہ الٰہی کو بھی چھوڑ دیا کہ جس سے اللہ عزوجل کا جلال و جاہ دبدبہ وشوکت معلوم ہو۔ اور وہ علم وہ ہے کہ جس سے دل میں خوف الٰہی اور ہیبت اور عاجزی پیدا ہوتی ہے۔ اور باعث ہوتا ہے تقویٰ الٰہی کا۔

(۶۳) میزان الخضریہ مطبوعہ مصر ص۲۵ میں امام شعرانی فرماتے ہیں کہ - وَالْمَذْهَبُ الْوَاحِدُ لَا يَحْتَوِيْ عَلٰى جَمِيْعِ اَحَادِيْثِ الشَّرِيْعَةِ اَبَدًا وَلَوْ قَالَ اِمَامُهٗ اِذَا صَحَّ الْحَدِيْثُ فَهُوَ مَذْهَبِيْ بَلْ رُبَّمَا تَرَكَ اَتْبَاعُهٗ مِنَ الْمُقَلِّدِيْنَ اَحَادِيْثَ كَثِيْرَةً صَحَّتْ بَعْدَهٗ وَكَانَ الْاَوْلٰى لَهُمُ الْاَخْذُ بِهَا عَمَلًا بِوَصِيَّةِ اِمَامِهِمْ فَاِنَّ اِعْتِقَادَنَا فِي الْاَئِمَّةِ اَنَّ اَحَدَهُمْ لَوْ عَاشَ وَظَفِرَ بِذٰلِكَ الْحَدِيْثِ الَّذِيْ صَحَّ بَعْدَهٗ لَاَخَذَ بِهٖ - ترجمہ اور ایک مذہب کوئی سا بھی ہو تمام احادیث پر احاطہ نہیں کر سکتا کبھی بھی اور نہ ان پر حاوی ہو سکتا ہے۔ اور اگرچہ انکے امام نے کہا بھی ہے کہ جب حدیث صحیح ہو جائے تو وہ میرا مذہب ہے لیکن اکثر مقلدین جو انکے تابع ہیں انہوں نے بہت سی احادیث کو چھوڑ دیا کہ انکے بعد صحیح ہوئیں انکو لازمی تھا کہ ان احادیث پر عمل کرتے۔ اور اپنے امام کی وصیت پر چلتے۔ ہمارا تو یہ اعتقاد ہے ائمہ کے بارے میں کہ اگر انمیں سے کوئی بھی زندہ ہوتے اور ان کو وہ حدیثیں مل جاتیں جو بعد میں صحت کو پہونچیں تو وہ ان پر ضرور عمل کرتے۔

(۶۴) انصاف مطبوعہ مجتبائی ص۵۵ میں ہے کہ وَاشْتِغَالُهُمْ بِعِلْمِ الْحَدِيْثِ قَلِيْلٌ قَدِيْمًا وَحَدِيْثًا - ترجمہ حنفیوں کا شغل حدیث کے ساتھ کمتر رہا ہے پہلے سے بھی اور اب بھی۔

(۶۵) شیخ عز الدین بن عبد السلام کا قول حجۃ اللہ البالغہ مطبوعہ صدیقی بریلی ص۱۶۱ میں شاہ ولی اللہ صاحب نقل فرماتے ہیں کہ وَمِنَ الْعَجَبِ الْعَجِيْبِ اَنَّ الْفُقَهَاءَ الْمُقَلِّدِيْنَ يَقِفُ اَحَدُهُمْ عَلٰى ضُعْفِ مَاخَذِ اِمَامِهٖ بِحَيْثُ لَا يَجِدُ لِضُعْفِهٖ مَدْفَعًا وَهُوَ مَعَ ذٰلِكَ يُقَلِّدُهٗ فِيْهِ وَيَتْرُكُ مَنْ شَهِدَ الْكِتَابُ وَالسُّنَّةُ وَالْاَقْيِسَةُ الصَّحِيْحَةُ لِمَذْهَبِهِمْ جُمُوْدًا عَلٰى تَقْلِيْدِ اِمَامِهٖ بَلْ يَتَحَيَّلُ لِدَفْعِ ظَاهِرِ الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ وَيَتَاَوَّلُهَا بِالتَّاْوِيْلَاتِ الْبَعِيْدَةِ الْبَاطِلَةِ نِضَالًا عَنْ مُقَلِّدِهٖ - ترجمہ بڑا ہی تعجب ہے کہ فقہاء مقلدین باوجودیکہ وہ اپنے امام کی دلیل کے ضعیف ہونے سے واقف ہو جاتے ہیں۔ یہانتک کہ اسکے ضعف کا کچھ جواب نہیں دے سکتے مگر با ایں ہمہ اپنے امام کی تقلید کئے جاتے ہیں اور اپنے امام کی تقلید پر جمے رہنے کی وجہ کر ایسے شخص کے قول کو جسکے لئے قرآن و حدیث و قیاس صحیح شاہد ہے

نہیں قبول کرتے، بلکہ ظاہر کتاب و سنت کے رد کرنیکے لئے حیلے ڈھونڈتے ہیں اور انمیں بعید اور غلط غلط تاویلیں کرتے ہیں تاکہ اپنے امام کی طرف سے جواب دیں۔

(۶۶) رسالہ علامہ محمد حیات سندھی میں ہو کہ لَبَّسَ اِبْلِیْسُ عَلٰی کَثِیْرٍ مِّنَ الْبَشَرِ فَحَسَّنَ لَهُمُ الْاَخْذَ بِالرَّاْیِ لَا بِالْاَثَرِ وَاَوْهَمَهُمْ اَنَّ هٰذَا هُوَ الْاَوْلٰی وَالْاَخْیَرُ فَجَعَلَهُمْ بِسَبَبِ ذٰلِكَ مَحْرُوْمِیْنَ عَنِ الْعَمَلِ بِحَدِیْثِ خَیْرِ الْبَشَرِ وَهٰذِهِ الْبَلِیَّةُ مِنَ الْبَلَایَا الْكُبَرِ فَاِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ وَتَرَاهُمْ یَقْرَءُوْنَ كُتُبَ الْحَدِیْثِ وَیُطَالِعُوْنَهَا وَیُدَرِّسُوْنَهَا لَا لِیَعْمَلُوْا بِهَا بَلْ لِیَعْلَمُوْا دَلَائِلَ مَنْ قَلَّدُوْهُ وَتَاْوِیْلَ مَا خَالَفَ قَوْلَهٗ وَیُبَالِغُوْنَ فِی الْمَحَامِلِ الْبَعِیْدَةِ وَاِذَا عَجَزُوْا عَنِ الْمَحْمَلِ قَالُوْا مَنْ قَلَّدْنَاهُ هُوَ اَعْلَمُ مِنَّا بِالْحَدِیْثِ اَوَلَا یَعْلَمُوْنَ اَنَّهُمْ یُقِیْمُوْنَ حُجَّةَ اللّٰهِ عَلَیْهِمْ بِذٰلِكَ وَلَا یَسْتَوِی الْعَالِمُ وَالْجَاهِلُ فِیْ تَرْكِ الْعَمَلِ بِالْحُجَّةِ وَاِذَا مَرَّ عَلَیْهِمْ حَدِیْثٌ یُوَافِقُ قَوْلَ مَنْ قَلَّدُوْهُ انْبَسَطُوْا وَاِذَا مَرَّ عَلَیْهِمْ حَدِیْثٌ یُخَالِفُ قَوْلَهٗ اَوْ یُوَافِقُ مَذْهَبَ غَیْرِهٖ انْقَبَضُوْا اَلَمْ یَسْمَعُوْا قَوْلَ اللّٰهِ تَعَالٰی فَلَا وَرَبِّكَ لَا یُؤْمِنُوْنَ حَتّٰی یُحَكِّمُوْكَ فِیْمَا شَجَرَ بَیْنَهُمْ ثُمَّ لَا یَجِدُوْا فِیْ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَیْتَ وَیُسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ۔ ترجمہ ابلیس نے بہت سے لوگوں کو دھوکے میں ڈال دیا اور انکو حدیث چھوڑ کر رائے کا اختیار کرنا اچھا بنا کر دکھا دیا۔ لہذا انکو حدیث خیر البشر پر عمل کرنے سے محروم کر دیا تو یہ لوگ جو کتب احادیث پڑھتے اور پڑھاتے ہیں دیکھتے ہیں تو یہ اسلئے نہیں ہو کہ اس پر عمل کریں بلکہ اسلئے کہ جس امام کے مقلد ہیں اسکے دلائل (مخالفین پر پیش کرنیکے لئے) معلوم کرلیں اور جو حدیثیں اپنے امام کے خلاف ہیں انکی تاویل کر دیں۔ چنانچہ یہ لوگ ایسی احادیث کے (جو انکے امام کے خلاف ہیں) بعید بعید معنی بناتے ہیں اور جب یہ بھی نہیں کر سکتے (اسلئے کہ کوئی بعید معنی بھی نہیں بن پڑتے) تو بھی کہدیتے ہیں کہ جنکے ہم مقلد ہیں وہ ہم سے زیادہ حدیث کے جاننے والے تھے۔ اور وہ یہ خیال نہیں کرتے کہ وہ ایسا کرکے اپنے اوپر اللہ کی حجت قائم کرتے ہیں، کیونکہ ایک ناواقف آدمی دلیل پر عمل نہ کرے۔ اور ایک جان کر نہ کرے یہ دونوں برابر نہیں ہوتے (اور انہوں نے جان بوجھ کر حدیث کا انکار کیا) اور (ان لوگوں کا یہ حال ہے کہ) اگر ایسی حدیث نکلے جو انکے امام کے موافق ہو تو خوش ہو جاتے ہیں اور جب ایسی حدیث نظر پڑے جو انکے امام کے قول کے مخالف ہے یا کسی دوسرے امام کے قول کے موافق ہے تو تنگدل ہو جاتے ہیں (اسی سے ثابت ہوتا ہے کہ انکو اصل حدیث سے غرض نہیں بلکہ اپنے امام کی موافقت سے

غرض ہے) کیا انہوں نے اللہ کا یہ قول نہیں سنا۔ فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا (یعنی سو تیرے رب کی قسم ہے کہ وہ مسلمان نہیں ہو سکتے جبتک کہ اپنی اختلافی باتوں میں تم کو پنچ نہ ٹھہرائیں پھر تمہارے فیصلہ سے اپنے دلوں میں ذرا بھی تنگی نہ پائیں اور تمہاری بات کو خوب اچھے طور سے نہ تسلیم کر لیں) (الارشاد مطبوعہ انصاری صنہ ۹)

(۶۷) نافع کبیر میں فاضل لکھنوی فرماتے ہیں کہ تَفَرَّقَ النَّاسُ مِنْ قَدِيْمِ الزَّمَانِ اِلٰى هٰذَا الْاٰنِ فِيْ هٰذَا الْبَابِ اِلَى الْفِرْقَتَيْنِ فَطَائِفَةٌ قَدْ تَعَصَّبُوْا فِي الْحَنَفِيَّةِ تَعَصُّبًا شَدِيْدًا وَالْتَزَمُوْا بِمَا فِي الْفَتَاوٰى اِلْتِزَامًا شَدِيْدًا وَاِنْ وَجَدُوْا حَدِيْثًا صَحِيْحًا اَوْ اَثَرًا صَرِيْحًا عَلٰى خِلَافِهٖ وَزَعَمُوْا اَنَّهٗ لَوْ كَانَ هٰذَا الْمَذْهَبُ صَحِيْحًا لَاَخَذَ بِهٖ صَاحِبُ الْمَذْهَبِ وَلَمْ يَحْكُمْ بِخِلَافِهٖ وَهٰذَا جَهْلٌ مِّنْهُمْ بِمَا دَوَّنَهُ الثِّقَاتُ عَنْ اَبِيْ حَنِيْفَةَ مِنْ تَقْدِيْمِ الْاَحَادِيْثِ وَالْاٰثَارِ عَلٰى اَقْوَالِهٖ. ترجمہ پہلے ہی زمانے سے اس وقت تک برابر لوگ اس بارے میں دو فرقے رہے ہیں ایک گروہ وہ جنہوں نے حنفیت میں سخت تعصب کیا اور جو کچھ فتاوی (فقہ حنفی کی کتابوں) میں ہے اسی کا سختی کے ساتھ التزام کر لیا گو حدیث صحیح یا اثر صریح اسکے معارض ہو (مگر وہ فقہ کے مسئلہ کو نہیں چھوڑتے) اور یہ خیال کر لیا کہ اگر یہ حدیث صحیح ہوتی تو ہمارے امام اسکو ضرور لیتے اور اسکے خلاف حکم نہ دیتے۔ حالانکہ یہ ان لوگوں کی نادانی ہے امام کے اس قول سے جو انہوں نے اپنے اقوال کے اوپر حدیث و آثار کے مقدم کرنے کو فرمایا (الا ثنی)

(مطبوعہ الانصاری دہلی)

کیا حنفی مذہب میں ولی ہوئے ہیں

اکثر حنفی کہا کرتے ہیں کہ ہمارے مذہب کے حق ہونے کی بڑی دلیل یہ ہے کہ اس مذہب میں ہزاروں اولیاء اللہ ہوئے ہیں۔

اس کا **جواب** بگوش دل ملاحظہ ہو۔ حضرت **پیران پیر** شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کہ جنکو چاروں مذہب والے بڑا ولی مانتے ہیں وہ صاف اس بات سے انکار کرتے ہیں۔ چنانچہ طبقات ابن رجب جلد ا صہ ۲۰۲ میں ہے کہ قِيْلَ لِلشَّيْخِ الْجِيْلَانِيْ هَلْ كَانَ لِلّٰهِ وَلِيٌّ عَلٰى غَيْرِ اِعْتِقَادِ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ فَقَالَ مَا كَانَ وَلَا يَكُوْنُ ترجمہ حضرت پیران پیرؒ سے پوچھا گیا کہ حنبلی مذہب والوں کے سوا اور مذہب میں بھی کچھ ولی ہوئے ہیں یا نہیں۔ فرمایا نہ تو ہوئے ہیں اور نہ ہونگے۔

فقہ حنفیہ کی حالت

حضرت امام ابو حنیفہؒ کی طرف موجودہ فقہ حنفیہ کی نسبت کو بعض ایک زیادہ قبولیت کا بنایا گیا ہے ورنہ دراصل اقوال رجال مختلف الخیال و العقائد بابدر کا ذخیرہ ہے۔ کہ جسکی سند امام عالی مقام تک نہیں پہونچتی ہے۔

وجہہ اوّل

کتب فقہ حنفیہ مختلف اقوال کا مجموعہ ہے۔ بالخصوص امام ابو حنیفہؒ سے ایک ایک مسئلہ میں کئی کئی روایتیں ہیں۔ مگر زیادہ تر وجہہ اس اختلاف کی مخرجین کے فہم ہیں۔ اسلیئے کہ تخریج کا مدار اجتہاد پر ہے۔ اور اجتہاد میں خطا و ثواب کا احتمال ہے۔ تو یہ نہیں کہا جا سکتا کہ جو کچھ بھی فقہ میں موجود ہے اصل میں بھی امام صاحب کا مذہب ہو۔ لہذا مسائل موجودہ کتب فقہ کو امام صاحب کا مذہب قرار دینا سخت غلطی ہے۔

(۱) چنانچہ علامہ شعرانی جلد اول ص۵۵ میں فرماتے ہیں کہ هٰذَا الْاَمْرُ الَّذِیْ ذَکَرْنَا یَقَعُ فِیْهِ کَثِیْرٌ مِّنَ النَّاسِ فَاِذَا وَجَدُوْا عَنْ اَصْحَابِ اِمَامٍ مَسْئَلَةً جَعَلُوْهَا مَذْهَبًا لِذٰلِكَ الْاِمَامِ وَهُوَ تَهَوُّرٌ فَاِنَّ مَذْهَبَ الْاِمَامِ حَقِیْقَةً هُوَ مَا قَالَهٗ وَ لَمْ یَرْجِعْ عَنْهُ اِلٰی اَنْ مَاتَ لَا مَا فَهِمَهٗ اَصْحَابُهٗ مِنْ كَلَامِهٖ فَقَدْ لَا یَرْضَی الْاِمَامُ ذٰلِكَ الْاَمْرَ الَّذِیْ فَهِمُوْهُ مِنْ كَلَامِهٖ وَلَا یَقُوْلُ بِهٖ لَوْ عُرِضَ عَلَیْهِ فَعُلِمَ اَنَّ مَنْ عَزَا اِلَی الْاِمَامِ كُلَّ مَا فَهِمَ مِنْ كَلَامِهٖ فَهُوَ جَاهِلٌ بِحَقِیْقَةِ الْمَذَاهِبِ۔ ترجمہ یہ جو ہم نے ذکر کیا اس غلطی میں بہت سے لوگ پڑ جاتے ہیں کہ جب کسی امام سے کوئی مسئلہ پاتے ہیں تو اسکو امام کا مذہب ٹھہرا دیتے ہیں اور یہ بڑی جرأت ہے کیوں کہ امام کا مذہب حقیقتاً وہی ہے جو انہوں نے خود کہا اور پھر اپنے آخر وقت تک اُس سے رجوع بھی نہیں کیا۔ نہ وہ کہ جو اُنکے اصحاب نے اُنکے کلام سے سمجھا کیونکہ بھی امام اُسکو جو انہوں نے انکے کلام سے سمجھا پسند کرتے اور اس کے قائل نہ ہوتے۔ اگر اسکو یہ لوگ انپر پیش کرتے۔ تو معلوم ہوا کہ جو شخص کل اُس چیز کو جو امام کے کلام سے سمجھا جائے امام کی طرف نسبت کر دے تو وہ حقیقت میں مذاہب سے ناواقف ہے۔

(۲) شاہ ولی اللہ صاحب حجۃ اللہ البالغہ مطبوعہ صدیقی ص۱۶۵ میں فرماتے ہیں کہ اِنِّیْ وَجَدْتُّ بَعْضَهُمْ یَزْعُمُ اَنَّ جَمِیْعَ مَا یُوْجَدُ فِیْ هٰذِهِ الشُّرُوْحِ الطَّوِیْلَةِ وَكُتُبِ الْفَتَاوَی الضَّخِیْمَةِ فَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ وَصَاحِبَیْهِ وَلَا یُفَرِّقُ بَیْنَ الْقَوْلِ الْمُخَرَّجِ وَبَیْنَ مَا هُوَ قَوْلٌ فِی الْحَقِیْقَةِ ترجمہ میں نے بعض لوگوں کو دیکھا کہ

Altaf Hussain Lodhia

(۲) خیال کرتے ہیں کہ ان بڑی بڑی فرعوں اور موٹے موٹے فتاووں میں جو کچھ مذکور ہے وہ مذہب امام ابو حنیفہؒ اور صاحبینؒ کا قول ہے - اور وہ انکے اصلی قول اور قول مخرج کے درمیان فرق نہیں کرتے۔

(۳) شاہ ولی اللہ صاحب حجۃ اللہ البالغہ مطبوعہ صدیقی ص۱۶۵ میں فرماتے ہیں کہ ترجمہ وَعِنْدِیْ اَنَّ الْمَسْئَلَۃَ الْقَائِلَۃَ الخ وَاَمْثَالَ ذٰلِکَ اُصُوْلٌ مُخَرَّجَۃٌ عَلٰی کَلَامِ الْاَئِمَّۃِ وَاَنَّھَا لَا تَصِحُّ بِھَا رِوَایَۃٌ عَنْ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ وَصَاحِبَیْہِ وَاَنَّہٗ لَیْسَتِ الْمُحَافَظَۃُ عَلَیْھَا۔ ترجمہ یہ قاعدے کلام ائمہ سے بطور تخریج کے (جو خود محتمل خطا ہے) نکالے گئے ہیں۔ اور انکا امام صاحب اور انکے شاگردوں سے مروی ہونا صحیح نہیں۔

(۴) شاہ صاحب حجۃ اللہ البالغہ ص۱۶۵ میں فرماتے ہیں کہ اِنَّ ذٰلِکَ مِنْ تَخْرِیْجَاتِ الْاَصْحَابِ وَلَیْسَ مَذْھَبًا فِی الْحَقِیْقَۃِ - ترجمہ یہ مسئلے تخریجات اصحاب سے ہیں حقیقت میں مذہب نہیں ہیں۔

وجہ دوم

علم دین موقوف ہے اسناد پر خاصکر جبکہ اس علم کی تدوین بانی دین کے بعد ہوئی ہو۔ مثلاً حدیث کہ اسکی تدوین رسول مقبول صلعم کے بعد ہوئی۔ تو التزام اسناد کا لازمی ہوا۔ اور جرح و تعدیل کی ضرورت محسوس ہوئی۔ اور اسی وجہ سے احادیث صحیح و ضعیف کو متعدد اقسام پر تقسیم کرنا پڑا۔ بلکہ ایک خاص علم جسکو علم رجال کہتے ہیں مُدون کیا گیا۔ باوجود اسقدر اہتمام کے احادیث وضاعین کے تصرف سے نہ بچ سکیں۔ گو محدثین نقادین نے ہر وقت ہی احادیث موضوعہ کو مکھی سا نکال کر پھینکدیا۔ اب مقام غور ہے کہ جس علم کی تدوین اسکے بانی کے بعد ہوئی ہو۔ اور اسمیں اسناد کا بھی التزام نہ کیا گیا ہو۔ تو اس میں مخالفین کو کس قدر تصرف کا موقع ملا ہوگا۔ اب صاف لفظوں میں سنیئے کہ موجودہ کتب فقہ یعنی ہدایہ - شرح وقایہ۔ قدوری۔ منیہ۔ درمختار وغیرہ وغیرہ کو جو صدیوں بعد امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے مدون ہوئیں۔ اور انمیں اسناد کا بھی التزام نہیں کیا گیا۔ تو کیا عقلاً ممکن ہے کہ تصرف سے بچی ہوں اور کوئی تغیر نہوا ہو۔ ہرگز نہیں۔ اسکا ثبوت اپنے لفظوں میں نہیں بلکہ مسلمہ علماء کے اقوال سے تین فصلوں میں ہدیہ ناظرین کئے دیتا ہوں بغور ملاحظہ فرمائیں اور انصاف کو ہاتھ سے نہ دیں۔

فصل اول اسناد کی ضرورت کے متعلق

(۵) قسطلانی شرح صحیح بخاری مطبوعہ نولکشور جلد ا ص۱ میں ہے کہ وَقَالَ الْعَالِمُ لَوْلَا کَثْرَۃُ طَائِفَۃِ الْمُحَدِّثِیْنَ عَلٰی حِفْظِ الْاَسَانِیْدِ لَدَرَسَ مَنَارُ الْاِسْلَامِ وَلَتَمَکَّنَ اَھْلُ الْاِلْحَادِ وَالْمُبْتَدِعَۃِ مِنْ وَضْعِ الْاَحَادِیْثِ وَقَلْبِ الْاَسَانِیْدِ۔ ترجمہ

حاکم نے کہا اگر نہ ہوتی کثرت طائفہ محدثین کی اوپر یاد رکھنے سندوں کے البتہ پرانے ہوجاتے راستہ اسلام کے اور قدرت پاتے بیدین اور بدعتی لوگ حدیثوں کے بنانے اور اسنادوں کے بدل ڈالنے میں۔

(۶) جامع ترمذی مطبوعہ نولکشور ص ۶۲۹ میں عبداللہ بن مبارک شاگرد رشید امام صاحب کا قول منقول ہے۔ کہ اَلْاِسْنَادُ عِنْدِیْ مِنَ الدِّیْنِ لَوْلَا الْاِسْنَادُ لَقَالَ مَنْ شَاءَ مَا شَاءَ فَاِذَا قِیْلَ لَہٗ مَنْ حَدَّثَکَ بَقِیَ۔ ترجمہ اسناد میرے نزدیک دین سے ہے اگر اسناد نہ ہو تو جو کوئی جو کچھ چاہے کہدے سو جب اسکو کہا جاتا ہے کہ کس نے تجھے حدیث کی ہے تو وہ خاموش ہوجاتا ہے۔

(۷) شرح فقہ اکبر مطبوعہ مجتبائی ص ۳ میں ملا علی قاری حنفی تحریر فرماتے ہیں کہ:- اَلْعِلْمُ مَا کَانَ فِیْہِ قَالَ حَدَّثَنَا وَمَا سِوٰی ذٰلِکَ وَسْوَاسُ الشَّیَاطِیْنِ۔ ترجمہ علم وہ ہے کہ اسمیں حدثنا ہو (یعنی سند) اور جو اسکے سوا ہے وہ وسواس شیطانی ہے۔

(اب تو ناظرین سمجھ گئے ہونگے کہ کتب فقہ جسکی اسناد نہیں ہے وہ کس صنف میں داخل ہیں۔)

فصل دوم کتب فقہ کی اسناد امام صاحب تک نہیں پہونچتی

(۸) ناظورۃ الحق میں علامہ مرجانی حنفی نے فرمایا ہے کہ وَقَوْلُ الْفُقَهَاءِ یَحْتَمِلُ الْخَطَاءَ فِیْ اَصْلِہٖ وَغَالِبُہٗ خَالٍ عَنِ الْاِسْنَادِ وَرَفْعِہٖ بِطَرِیْقٍ مَقْبُوْلٍ مُعْتَمَدٍ عَلَیْہِ وَکُلُّ احْتِمَالٍ ذُکِرَ فِی الْحَدِیْثِ قَائِمٌ فِیْہِ فَاِنَّہٗ یَحْتَمِلُ اَنْ یَّکُوْنَ مَوْضُوْعًا قَدِ افْتَرَاہُ عَلَیْہِ غَیْرُہٗ۔ ترجمہ فقہا کا قول اپنی اصل میں خطا کا محتمل ہے اور (پھر اسناد کی رو سے دیکھو تو) اکثر اقوال اسناد سے اور صاحب مذہب تک معتبر و مقبول سند کے ساتھ پہونچنے سے خالی ہیں (کیونکہ جیسا کہ حدیث کے لئے اسناد وغیرہ کا بندوبست کیا گیا انکے لئے نہیں کیا گیا) اور (پھر) جس قدر احتمال (سند کی رو سے) حدیث میں ذکر کئے وہ کل قول فقہا میں بھی قائم ہیں۔ احتمال ہے کہ وہ موضوع ہو۔ صاحب مذہب کی طرف کسی نے غلط نسبت کردیا ہو۔ (الارشاد ص ۱۱۶)

(۹) ملفوظات مرزا مظہر جان جاناں مطبوعہ مطبع الاسلام ص ۸۵ میں فرماتے ہیں کہ علم حدیث جامع تفسیر و فقہ و دقائق سلوک است از برکات ایں علم نور ایمان می افزاید و توفیق عمل نیک و اخلاق حسن پیدا می شود۔ عجب است کہ حدیث صحیح غیر منسوخ کہ محدثین بیان آں نمودہ اند و احوال رواۃ آں معلوم است و بچند واسطہ میرسد بنبی معصوم صلعم کہ خطا را براں راہ نیست عمل نمی آرند و روایت فقہ کہ ناقلان آں ثقات و مفتیان اند و احوال ضبط و عدل آنہا معلوم نیست۔ ترجمہ علم حدیث جامع تفسیر و فقہ و دقائق سلوک ہے۔ اس علم کے برکات سے نور ایمانی زیادہ ہوتا ہے اور عمل نیک کی توفیق

کلمات طیبات

اور اخلاق حسن پیدا ہوتا ہے۔ تعجب کی بات ہے کہ وہ حدیث صحیح غیر منسوخ جسکو محدثین بیان کرتے ہیں جسکے راوی بھی معلوم ہیں۔ اور وہ چند واسطوں سے نبی معصوم صلعم تک پہونچتی ہے اور جس میں غلطی ممکن نہیں لوگ اُسپر عمل نہیں کرتے۔ اور فقہ پر عمل کرتے ہیں جس کے راوی اور ناقل وہ قاضی و مفتی ہیں جنکے ضبط و عدل کا حال تک معلوم نہیں ہے۔

(۱۰) رسالہ عمل بالحدیث میں مولفہ مولوی ولایت علی صاحب حنفی رہ فرماتے ہیں کہ احادیث مستند سند واقوال مجتہدین غیر مستند یعنی تحقیق حال رواۃ وثقاہت واستشہاد شاں از شرائط ذکر است واقوال مجتہدین کہ مذکور میکنند سند آں ذکر نمی کنند از ائمہ کدام شنید واز کدام روایت میکنند واحوال راویاں چیست تاکہ سند قول موافق شرائط مذکور نگردد آں قول چہ اعتبار دارد چہ داند کس کہ ایں قول امام است یا کسے دیگر بربستہ چنانکہ بعض نادان نقلہائے وسواس محض افتراء منسوب با امام اعظم میکنند بگمان اینکہ مردمان اوشاں را کمال متقی معلوم کنند۔ ترجمہ حدیثیں مستند ہیں اور اقوال مجتہدین غیر مستند ہیں۔ یعنی راویوں کا حال اور ثقاہت کی تحقیق اور اُنکی شرائط اور استشہاد کا ذکر کیا گیا ہے۔ اور اقوال مجتہدین جو بیان کئے جاتے ہیں۔ انکی سند بیان نہیں کرتے کہ کس امام سے سنا ہے اور کس نے سنا ہے اور راویوں کا کیا حال ہے۔ جبتک قول کی سند شرائط کے موافق بیان نہ کیجائے تو اُس قول کا کیا اعتبار ہے کسی کو کیا خبر ہے کہ یہ قول امام کا ہے۔ یا کسی دوسرے نے امام کی طرف منسوب کر دیا ہے جسطرح بعض نادان محض غلط اور جھوٹ باتیں اسلئے امام اعظم سے منسوب کرتے ہیں کہ لوگ اُنکو کمال درجہ کا متقی خیال کریں۔

(۱۱) رسالہ عمل بالحدیث ہی میں ہے کہ بر واقفان کتب پوشیدہ نیست کہ از امام اعظم کتابے منقول نیست کہ براں بنائے مذہب شاں نمودہ آید اما اقوال چند۔ و در کتب متعارفہ مثل کنز و ہدایہ و عالمگیری و قاضی خاں و غیر ذلک کہ مسائل خارج از شمار یافتہ بشوند ہمہ از امام اعظم منقول نیست بلکہ مسائل چند بآں امام منسوب اند و اکثرے بصاحبین و بسیارے بعلمائے متقدمین دیگر و بے شمارے بمتاخرین مثل صاحب ہدایہ و فتاوی ذخیرہ کہ ایشاں از فراست خود دراں مسائل یجوز و لا یجوز می نویسند ترجمہ کتب بین لوگوں کو معلوم ہے کہ امام اعظمؒ سے کوئی کتاب منقول نہیں ہے جس پر اُنکے مذہب کی بنا ہو لیکن چند اقوال کتب مشہورہ مثل کنز و ہدایہ و عالمگیری و قاضی خاں وغیرہ میں مسائل جو شمار سے باہر ہیں وہ تمام امام اعظمؒ سے منقول نہیں ہیں بلکہ چند مسائل امام صاحب سے منسوب ہیں۔ اور بہت سے صاحبین سے۔ اور بہت سے دیگر علمائے متقدمین سے منسوب ہیں۔ اور بے انتہا مسائل متاخرین مثل صاحب ہدایہ و فتاوی ذخیرہ سے منسوب ہیں کہ محض اپنی عقل سے یہ لوگ اُن مسائل میں یجوز

ولا یجوز (جائز ہے اور نا جائز ہے) لکھدیتے ہیں۔

(۱۲) حجۃ اللہ البالغہ مطبوعہ صدیقی ص۱۶۵ میں شاہ ولی اللہ صاحب فرماتے ہیں کہ۔ اِنِّیْ وَجَدْتُ بَعْضَهُمْ یَزْعَمُ اَنَّ بِنَاءَ الْخِلَافِ بَیْنَ اَبِیْ حَنِیْفَةَ وَالشَّافِعِیِّ عَلٰی هٰذِهِ الْاُصُوْلِ الْمَذْکُوْرَةِ فِیْ کِتَابِ الْبَزْدَوِیِّ وَنَحْوِهٖ وَاِنَّمَا الْحَقُّ اَنَّ اَکْثَرَهَا اُصُوْلٌ مُخَرَّجَةٌ عَلٰی قَوْلِهِمْ۔ ترجمہ میں نے بعض لوگوں کو پایا کہ جو یہ کہتے تھے کہ سبب اختلاف ابو حنیفہؒ اور شافعیؒ کا ان قواعد کی وجہ سے ہے جو مذکور ہیں بزدوی کی کتاب میں اور مثل اسکے اور کتابوں میں۔ سچی بات یہ ہے کہ اکثر ان اصول و قواعد سے ایسے ہیں کہ من گھڑت ہیں اور ان پر تھوپے گئے ہیں۔

(۱۳) ایقاف علی سبب الاختلاف میں علامہ محمد حیات سندھی حنفی فرماتے ہیں کہ وَمَذْهَبُ کُلِّ مُجْتَهِدٍ مَا قَالَ وَلَمْ یَرْجِعْ عَنْهُ۔ وَلَیْسَ کُلُّ مَا یَسْتَنْبِطُهٗ رَجُلٌ مِّنْ اَقْوَالِ الْاِمَامِ یَکُوْنُ مَذْهَبَهٗ بَلْ تَارَةً یُوَافِقُ مَذْهَبَهٗ وَتَارَةً یُخَالِفُهٗ۔ وَلَا یَنْبَغِیْ اَنْ تُنْسَبَ الْاَقْوَالُ الْمُسْتَنْبَطَةُ مِنْ اَقْوَالِ الْاَئِمَّةِ بِاَنَّهَا اَقْوَالُهُمْ اَوْ مَذْهَبُهُمْ قَطْعًا لِاحْتِمَالِ اَنَّهَا لَوْ عُرِضَتْ عَلَیْهِمْ قَبِلُوْا اَشْیَاءَ مِنْهَا وَرَدُّوْا اَشْیَاءَ وَهٰذَا کَمَا لَا یُنْسَبُ مَا اسْتَنْبَطَهُ الْمُجْتَهِدُوْنَ مِنْ اَقْوَالِ النَّبِیِّ صلعم عَلٰی اَنَّهَا اَقْوَالُهٗ وَیَحْتَمِلُ کَوْنُهَا شَرِیْعَةً۔ ترجمہ ہر وہ مسئلہ کہ جس کو کسی شخص نے امام کے قول سے مستنبط کیا ہے اس کا مذہب ہو سکتا ہے یعنی اسی امام کا۔ بلکہ کبھی اسکے مذہب کے موافق ہوگا اور کبھی مخالف۔ اور کسی کو بھی لائق و زیبا نہیں کہ ان اقوال کو جو ائمہ کے اقوال سے مستنبط ہیں امام کی طرف منسوب کرے (اسلئے کہ سند تو پہونچتی نہیں) اور قطعی طور سے کہے کہ یہ انہیں کے اقوال ہیں۔ بلکہ خیال کیا جاتا ہے کہ اگر یہ اقوال انپر پیش کئے جاتے تو ان سے بہت سے تسلیم کرتے اور بہت سے رد کر دیتے۔ علیٰ ہذا القیاس یہی حال ہے ان مسائل کا کہ جن کو مجتہدوں نے رسول اللہ صلعم کے اقوال سے مستنبط کیا ہے انپر احتمال ہے شرعی ہونے کا قطعی طور سے ان کو شریعت نہیں کہہ سکتے۔ اور رسول کی طرف منسوب نہیں کر سکتے۔

(۱۴) دراسات اللبیب مطبوعہ لاہور ص۱۸۲ میں ملا معین حنفی فرماتے ہیں کہ فَلَا یُسْتَنَدُ قَوْلُ ذٰلِكَ اِلٰی اَبِیْ حَنِیْفَةَ بَلْ النَّقْلُ مِنَ الثِّقَاتِ عَلٰی اَنَّهٗ مَوْضُوْعٌ مُخْتَلَقٌ عَلَی السَّلَفِ الصَّالِحِ وَمُسْتَحْدَثٌ مِّنَ الْمُتَاَخِّرِیْنَ مِمَّنْ لَا

يُعْبَأُ بِهِ بِقَوْلِهِ عَلَى وُضُوْحِ فَسَادِهِ ۔ ترجمہ یہ قول (امام) ابو حنیفہؒ کی طرف منسوب نہ کرنا چاہئے۔ بلکہ معتبر ذریعہ سے معلوم ہوگیا ہے کہ یہ اصل میں من گھڑت۔ اور بنا دی ہیں۔ اور پچھلے لوگوں کی گھڑی ہوئی باتیں ہیں۔ جو سلف صالحین پر تھوپی گئی ہیں۔ اس کا فساد ظاہر ہے۔

(۱۵) دراسات اللبیب مطبوعہ لاہور ص۱۵۶ میں ملا معین فرماتے ہیں کہ۔ وَلَيْسَ كُلُّ مَا يُنْسَبُ إِلَيْهِمْ مِنَ الْقِيَاسَاتِ الْبَعِيْدَةِ الَّتِيْ تَشْبَهُ التَّشْرِيْعَ الْجَدِيْدَ وَيُنْقَلُ فِي كُتُبِ مَذْهَبِهِمْ فَهُوَ ثَابِتُ النِّسْبَةِ إِلَيْهِمْ بَلْ أَكْثَرُ ذٰلِكَ أَوْ كُلُّهُ مِمَّا ارْتَكَبَهُ مَنْ غَلَبَ عَلَيْهِ الرَّأْيُ مِنْ أَتْبَاعِهِمْ غَيْرَ أَنَّهُمْ لَمَّا رَأَوُا الْحُكْمَ الْمُسْتَنْبَطَ بِمِثْلِ هٰذَا الْقِيَاسِ مُوَافِقًا لِأَصْلٍ مِنْ أُصُوْلِ إِمَامِهِمْ زَعَمُوْا نِسْبَةَ هٰذَا الْقِيَاسِ إِلَيْهِ فَرُبَّمَا يَقُوْلُوْنَ لِأَبِيْ حَنِيْفَةَ مَثَلًا كَذَا وَهُوَ أَدْوَنُ الْقَوْلَيْنِ فِيْهَا وَرُبَّمَا يَتَجَاسَرُوْنَ فَيَقُوْلُوْنَ قَالَ أَبُوْ حَنِيْفَةَ كَذَا وَمَنِ ادَّعَى أَنَّ هٰذَا الْقِيَاسَ بِعَيْنِهِ مَرْوِيٌّ عَنْ أَبِيْ حَنِيْفَةَ مَثَلًا فَلْيُصَحِّحِ السَّنَدَ بِكُلِّ مَا يُشْتَرَطُ فِيْ صِحَّتِهِ وَلَا أَحْسَبُهُمْ عَنْ ذٰلِكَ إِلَّا عَاجِزِيْنَ ۔ ترجمہ اور نہیں ہر ایک چیز (قیاسی مسئلے) جو نسبت کیجاتی ہے طرف اُنکے بڑے دور کے قیاس سے وہ جو مشابہ ہیں نئی شریعت کے۔ اور نقل کیجاتی ہیں اُنکے مذہب کی کتابوں میں۔ پس ثابت ہو نسبت اُنکی طرف اُنکے بلکہ اکثر وہ (مسئلے قیاسی) یا کل کے کل اُس قبیل سے ہیں کہ مرتکب ہوا ہے اس کا وہ شخص کہ غالب ہوا ہے اوپر اُسکے قیاس انہیں کے تابعداروں میں سے۔ وجہ اُسکی یہ ہے کہ جب دیکھا انہوں نے کہ ایک حکم کہ سمجھ کی وجہ سے نکالا گیا ہے مثل اسی قیاس کے ہے۔ اور موافق ہے ایک قاعدہ کے اُنکے امام کے قاعدوں سے۔ اسی گمان کی وجہ سے لگا قیاس کی نسبت اُنکی طرف کر دی۔ پس کبھی تو کہدیا کہ ابو حنیفہؒ کے واسطے بھی ایسا ہی ہے (اس طرح کی نسبت) بہت کم درجہ کی ہے اُن دونوں قولوں میں سے۔ اور کبھی دلیری کرتے ہیں اپس یہ کہدیتے ہیں کہ کہا ابو حنیفہؒ نے اس طرح۔ اور جو شخص اس بات کا مدعی ہے۔ کہ یہ قیاسات ہو بہو ابو حنیفہؒ سے روایت کیئے گئے ہیں۔ پس چاہئے کہ سند اُنکی صحت کی بتلادے اُن شرائط کے ساتھ کہ جو صحت کی شرائط ہیں اور میں تو یہی گمان کرتا ہوں ان لوگوں کی نسبت کہ وہ اس سے عاجز ہیں۔ (یعنی مسائل کی سند امام ابو حنیفہؒ تک نہیں پہونچا سکتے)

(۱۶) دراسات اللبیب ص۲۹۱ میں ہے کہ۔ إِنَّ الْأَقْيِسَةَ الْخَفِيَّةَ الْجَلِيَّةَ الَّتِيْ كُتُبُ الْحَنَفِيَّةِ مَشْحُوْنَةٌ بِهَا إِنَّمَا لَا يُسْتَنَدُ إِلَى أَبِيْ حَنِيْفَةَ ترجمہ تحقیق وہ قیاس

جو صاف صاف کھلے ہوئے نہیں۔ جن سے حنفیہ کی کتابیں بھری ہوئی ہیں اکثر انکی سند ابو حنیفہ تک نہیں پہونچی

فصل سوم احادیث مندرجہ کتب فقہ اعتبار کے قابل نہیں

(۱۷) نافع کبیر مقدمہ جامع صغیر ص۱۳ میں مولانا عبدالحی لکھنوی لکھتے ہیں کہ۔ فَكَمْ مِنْ كِتَابٍ مُعْتَمَدٍ اِعْتَمَدَ عَلَيْهِ اَجِلَّةُ الْفُقَهَاءِ مَمْلُوٌّ مِنَ الْاَحَادِيْثِ الْمَوْضُوْعَةِ وَلَا سِيَّمَا الْفَتَاوٰى فَقَدْ وَضَحَ لَنَا بِتَوْسِيْعِ النَّظَرِ اَنَّ اَصْحَابَهُمْ وَاِنْ كَانُوْا مِنَ الْكَامِلِيْنَ لٰكِنَّهُمْ فِيْ نَقْلِ الْاَخْبَارِ مِنَ الْمُتَسَاهِلِيْنَ۔ ترجمہ کتنی ہی ایسی مستند کتابیں ہیں جن پر بڑے فقہا نے اعتماد کیا ہے موضوع حدیثوں سے بھری ہوئی ہیں خصوصا فتاوے۔ ان میں اور بھی زیادہ ہیں۔ اور تلاش اور تحقیق کرنے سے ہم کو یہ بات ظاہر ہوئی کہ ان کتابوں کے مصنف اگرچہ بڑے بڑے کامل علما تھے لیکن حدیث کی روایتوں میں غفلت کرنے والے تھے۔

(۱۸) اجوبہ فاضلہ میں مولانا عبدالحی لکھنوی لکھتے ہیں کہ وَمِنْ هٰهُنَا نَصُّوْا عَلٰى اَنَّهٗ لَا عِبْرَةَ لِلْاَحَادِيْثِ الْمَنْقُوْلَةِ فِي الْكُتُبِ الْمَبْسُوْطَةِ مَا لَمْ يَظْهَرْ سَنَدُهَا اَوْ يُعْلَمْ اِعْتِمَادُ اَرْبَابِ الْحَدِيْثِ عَلَيْهَا وَاِنْ كَانَ مُصَنِّفُهَا فَقِيْهًا جَلِيْلًا يُعْتَمَدُ عَلَيْهِ فِيْ نَقْلِ الْاَحْكَامِ وَحُكْمِ الْحَرَامِ وَالْحَلَالِ اَلَا تَرٰى اِلٰى صَاحِبِ الْهِدَايَةِ مِنْ اَجِلَّةِ الْحَنَفِيَّةِ وَالرَّافِعِيِّ شَارِحِ الْوَجِيْزِ مِنْ اَجِلَّةِ الشَّافِعِيَّةِ مَعَ كَوْنِهِمَا مِمَّنْ يُشَارُ اِلَيْهِمَا بِالْاَنَامِلِ وَيَعْتَمِدُ عَلَيْهِ الْاَمَاجِدُ وَالْاَمَاثِلُ قَدْ ذَكَرَا فِيْ تَصَانِيْفِهِمَا مَا لَمْ يُوْجَدْ لَهٗ اَثَرٌ عِنْدَ خَبِيْرٍ بِالْحَدِيْثِ ترجمہ اسی وجہ سے علماء نے صاف کہدیا کہ کچھ اعتبار نہیں ان احادیث کا جو (فقہ کی) بڑی بڑی کتابوں میں نقل کیجاتی ہیں۔ جب تک کہ انکی سند ظاہر نہو۔ یا اہل حدیث کا ان احادیث پر اعتماد کرنا معلوم نہو۔ گو ان کتابوں کے مصنفین کیسے ہی پایہ کے فقیہ کیوں نہوں جنپر نقل احکام و حکم حلال و حرام میں اعتماد کیا جاتا ہو کیا تم صاحب ہدایہ کو نہیں دیکھتے کہ جو جلیل القدر حنفیوں میں سے ہیں۔ اور رافعی شارح وجیز کو جو جلیل القدر شافعیوں میں سے ہیں۔ باوجود کہ وہ دونوں ان لوگوں میں سے ہیں جنکی (عظمت شان کی) طرف اشارے کئے جاتے ہیں اور ان پر بزرگان قوم اور عالی پایہ لوگ بھروسہ کرتے ہیں (پھر بھی) ان دونوں نے اپنی کتابوں میں ایسی روایتیں کیں۔ جن کا کوئی نشان حدیث جاننے والوں کے نزدیک نہیں پایا جاتا (الارشاد ص۱۶۵)

(۱۹) حجۃ اللہ البالغہ ص۱۵۱ میں شاہ ولی اللہ صاحب فرماتے ہیں کہ۔ قَالَ اَبُوْ طَالِبِ الْمَكِّيُّ فِيْ قُوْتِ الْقُلُوْبِ اَنَّ الْكُتُبَ وَالْمَجْمُوْعَاتِ مُحْدَثَةٌ ترجمہ کہا (شیخ) ابو طالب

کی نے (اپنی کتاب) قوت القلوب میں کہی کہ کتب (فقہ) اور مجموعہ ہائے (فتاوی) سب نئی چیزیں ہیں۔

(۲۰) مقدمہ عمدۃ الرعایہ مطبوعہ مجتبائی ص۱۳ میں مولانا عبدالحی صاحب لکھنوی ملا علی قاری حنفی کا قول نقل کرتے ہیں کہ۔ ثُمَّ لَا عِبْرَةَ بِنَقْلِ صَاحِبِ النِّهَايَةِ وَلَا بَقِيَّةِ شُرَّاحِ الْهِدَايَةِ فَإِنَّهُمْ لَيْسُوا مِنَ الْمُحَدِّثِيْنَ وَلَا أَسْنَدُوا الْحَدِيْثَ إِلَى أَحَدٍ مِنَ الْمُخَرِّجِيْنَ۔ ترجمہ صاحب نہایہ اور شارحین ہدایہ کی نقل کا اعتبار نہیں کیونکہ وہ محدث نہ تھے اور نہ انھوں نے حدیث کی سند محدثین تک پہونچائی۔

(۲۱) عمدۃ الرعایہ مطبوعہ مجتبائی کے ص۱۳ میں مولانا عبدالحی صاحب حنفی فرماتے ہیں کہ لَا يُعْتَمَدُ عَلَى الْأَحَادِيْثِ الْمَنْقُوْلَةِ فِيْهَا اعْتِمَادًا كُلِّيًّا وَلَا يُجْزَمُ بِوُرُوْدِهَا وَثُبُوْتِهَا قَطْعًا بِمُجَرَّدِ وُقُوْعِهَا فِيْهَا فَكَمْ مِنْ أَحَادِيْثَ ذُكِرَتْ فِي الْكُتُبِ الْمُعْتَبَرَةِ وَهِيَ مَوْضُوْعَةٌ ترجمہ (ملا علی قاری کے کلام سے معلوم ہوا کہ کتب فقہ کی) احادیث پر اعتماد نہ کر لیا جاوے اور نہ انہیں واقع ہونے سے ان احادیث کے ثابت ہونے اور وارد ہونے کا یقین کر لیا جائے کیونکہ بہت سی احادیث (فقہ کی) معتبر کتابوں میں ذکر کی گئیں حالانکہ وہ موضوع اور بنائی ہوئی ہیں۔ (جو پیغمبر صاحب پر جھوٹ جوڑ دی گئی ہیں)

(۲۲) تنبیہ الوسنان میں علامہ اشرف بن طیب بن تقی الدین حیدر حنفی فرماتے ہیں کہ۔ فَإِنَّ مَوْضُوْعَاتِ الزَّنَادِقَةِ وَأَهْلِ الْبِدَعِ قَدْ جَاوَزَتْ مِائَةَ أَلْفٍ مِنَ الْأَحَادِيْثِ كَمَا صَرَّحَ بِهِ النُّقَّادُ وَلَوْ وَجَدَهُ وَاحِدٌ فِيْ بَعْضِ كُتُبِ الْحَنَفِيَّةِ فَلَيْسَ بِكَافٍ اعْتِدَادُهُ وَكَيْفَ وَأَكْثَرُ مُتَأَخِّرِيْ فُقَهَائِنَا الْحَنَفِيَّةِ مِنْ عُلَمَاءِ مَا وَرَاءَ النَّهْرِ وَالْعِرَاقِ وَالْخُرَاسَانِ لَمْ يُسْنِدُوْا أَحَادِيْثَهُمُ الَّتِيْ يَذْكُرُوْنَهَا فِيْ كُتُبِ الْحَنَفِيَّةِ إِلَى أَصْلٍ مِنْ أُصُوْلِ الْحَدِيْثِ الْجَلِيْلِ الشَّأْنِ حَتّٰى صَاحِبُ الْهِدَايَةِ الَّتِيْ عَلَيْهِ مَدَارُ رَحَى الْحَنَفِيَّةِ۔ لَمْ يَتَيَسَّرْ لَهُ عِنْدَ تَخْرِيْجِ أَحَادِيْثِ الْهِدَايَةِ فِيْ أَكْثَرِ الْمَوَاضِعِ الظَّفَرُ بِلَفْظِ الْحَدِيْثِ۔ ترجمہ بدعتیوں اور زندیقوں کی گھڑی ہوئی حدیثیں ایک لاکھ سے زیادہ ہیں جیسا کہ حدیث پرکھنے والے صرافوں نے صاف طور سے بیان کر دیا ہے۔ اب اگر کوئی شخص کوئی روایت ایسی ہی بعض کتب حنفیہ میں پالے تو اُس کو اس پر صحت کا بھروسہ نہ کرنا چاہیئے۔ اور کیونکر اُس کا اعتبار ہو سکتا ہے حالانکہ ہمارے بہت سے حنفی فقیہ ماوراء النہر اور عراق اور خراسان کے رہنے والے

عالم کہ انہوں نے سند نہیں بیان کی اصول حدیث کے زبردست قواعد سے کسی قاعدہ کے موافق اُن حدیثوں کی کہ جو مذکور ہیں کتب فقہ میں۔ یہانتک کہ صاحب ہدایہ بھی کہ جن پر حنفی مذہب کا مدار ہے۔ ان کو بھی وقت تخریج احادیث ہدایہ کے اکثر جگہ نہ میسر ہوئی الفاظ حدیث کے ذکر کرنے پر (قول راتب فی رد شہاب ثاقب ص۴۲)

صاحب ہدایہ کا افتراء

(۲۳) تنقید الہدایہ ص۹ میں ہے کہ۔ وَمَا رَوٰی صَاحِبُ الْهِدَایَةِ مَنْ کَانَ یُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ فَلَا یَجْمَعَنَّ مَاءَهٗ فِیْ رَحِمِ اُخْتَیْنِ لَمْ یُوْجَدْ فِیْ شَیْءٍ مِّنْ کُتُبِ الْحَدِیْثِ وَلَا اَدْرِیْ مِنْ اَیْنَ جَاءَ بِهٖ ترجمہ اور صاحب ہدایہ نے جو روایت کی مَنْ کَانَ یُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ فَلَا یَجْمَعَنَّ مَاءَهٗ فِیْ رَحِمِ اُخْتَیْنِ۔ نہیں پائی جاتی کسی حدیث کی کتاب میں۔ اور میں نہیں جانتا کہ وہ اُسکو کہاں سے نقل کر کے لائے ہیں۔

(۲۴) تنقید الہدایہ ص۲۹ میں ہے کہ وَمَا ذَکَرَ صَاحِبُ الْهِدَایَةِ مِنْ قَوْلِهٖ عَلَیْهِ السَّلَامُ اَلنِّکَاحُ اِلَی الْعَصَبَاتِ لَمْ یُوْجَدْ فِیْ شَیْءٍ مِّنْ کُتُبِ الْحَدِیْثِ وَظَاهِرُ لَفْظِهٖ یَدُلُّ عَلٰی اَنَّهٗ مَوْضُوْعٌ وَّلَیْسَ مِنْ کَلَامِ الرَّسُوْلِ الْمَاْمُوْنِ صلعم ترجمہ اور صاحب ہدایہ جو یہ حدیث لائے ہیں۔ اَلنِّکَاحُ اِلَی الْعَصَبَاتِ اس کا کسی کتب حدیث میں پتہ نہیں۔ اور اسکے لفظ تو بناوٹی ہونے پر دلالت کرتے ہیں۔ نہیں ہیں کلام رسول محفوظ سے

(۲۵) تنقید الہدایہ ص۲۱۵ میں ہے کہ وَمَا ذَکَرَ صَاحِبُ الْهِدَایَةِ فِیْ رِوَایَةِ عُمَرَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلعم یَقُوْلُ لِلْمُطَلَّقَةِ الثَّلَاثِ النَّفَقَةُ وَالسُّکْنٰی اَلَمْ یُوْجَدْ فِیْ کِتَابٍ مِّنْ کُتُبِ الْحَدِیْثِ فَهُوَ اِفْتِرَاءٌ عَلٰی عُمَرَ عَفَا اللّٰهُ عَنْ صَاحِبِ الْهِدَایَةِ۔ ترجمہ جو کچھ صاحب ہدایہ نے روایت ذکر کی ہے عمرؓ سے (سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلعم یَقُوْلُ لِلْمُطَلَّقَةِ الثَّلَاثِ النَّفَقَةُ وَالسُّکْنٰی) نہیں پائی جاتی کسی کتاب میں حدیث کی کتابوں سے۔ سو وہ افتراء ہے عمرؓ پر۔ اللہ معاف کرے صاحب ہدایہ کو۔

یہ ہدایہ وہ ہے جس کی شان میں یہ شعر مقدمہ ہدایہ میں منقول ہے ؎

اِنَّ الْهِدَایَةَ کَالْقُرْاٰنِ قَدْ نَسَخَتْ ‏ مَا صَنَّفُوْا قَبْلَهَا فِی الشَّرْعِ مِنْ کُتُبٍ

ترجمہ ہدایہ قرآن کی طرح ہے جس نے تمام پہلی کتابوں کو جو شرع میں لکھی گئیں منسوخ کر دیا ہے (حاجلالہ)

وجہ سوم

(۲۶) شریعت اور دین کا مدار قرآن و حدیث پر ہے۔ لیکن اس تقلید نے دونوں کو معطل کر دیا قرآن تو یوں معطل ہوا کہ اسکو بغیر مجتہد کے کوئی سمجھ نہیں سکتا۔ رہی حدیث تو وہ ظنی ہے چنانچہ نور الانوار مطبوعہ مجتبائی ص۱۶ میں ہے کہ فَمَا ثَبَتَ بِالْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ يَكُونُ فَرْضًا لِأَنَّهُ قَطْعِيٌّ وَمَا ثَبَتَ بِالسُّنَّةِ يَكُونُ وَاجِبًا لِأَنَّهُ ظَنِّيٌّ۔ ترجمہ پس جو قرآن حدیث سے ثابت ہے وہ فرض ہوگا کیونکہ وہ قطعی ہے اور جو کچھ حدیث سے ثابت ہو وہ واجب ہوگا کیونکہ وہ ظنی ہے۔ ظن کے متعلق اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے کہ إِنَّ الظَّنَّ لَا يُغْنِي مِنَ الْحَقِّ شَيْئًا ○ ترجمہ (بیشک ظن نہیں بے پرواہ کرتا ہے حق سے کچھ) چلو اللہ اللہ خیر سلا۔ اب اگر شریعت ڈھونڈیں تو کہاں۔ جواب ملتا ہے کہ قدوری۔ ہدایہ۔ منیۃ المصلی۔ کنز الدقائق۔ شرح وقایہ درمختار۔ فتاوی عالمگیری۔ مالابدمنہ۔ بہشتی زیور۔ وغیرہ۔ یہ اسلئے کہ حضرت امام ابو حنیفہؒ کے مذہب کا مدار انہیں کتب معتبرہ پر ہے۔ جب اُنکی اوراق گردانی کیجاتی ہے تو لکھا ملتا ہے۔ قَالَ أَبُو حَنِيفَةَ (ابو حنیفہ نے فرمایا) اس سے خیال ہوتا ہے کہ امام ابو حنیفہ کا قول بیان کیا جاتا ہے۔ جب اُنکے مؤلفین اور وقت تالیف کی طرف نظر کیجاتی ہے تو نقشہ مندرجہ ذیل سامنے آتا ہے۔

نقشہ

نام کتاب	نام مؤلفین	سنہ وفات یا سنہ تالیف	کس صدی میں تالیف ہوئی	کس حوالہ سے لکھا گیا
قدوری	احمد بن محمد بن احمد بغدادی	سنہ ۴۲۸ھ	پانچویں صدی	تراجم حنفیہ ص۳۵
ہدایہ	برہان الدین علی بن ابی بکر مرغینانی	سنہ ۵۹۳ھ	چھٹی صدی	کشف الظنون جلد ثانی ص۶۲۵
منیۃ المصلی	سدید الدین کاشغری	.	تقریبا ساتویں صدی	
کنز الدقائق	ابو البرکات عبد اللہ بن احمد المعروف بحافظ الدین نسفی	سنہ ۷۱۰ھ	آٹھویں صدی	کشف الظنون جلد ثانی ص۲۳۳
شرح وقایہ	عبید اللہ بن مسعود المحبوبی	سنہ ۷۴۵ھ	"	" ص۶۱۰
درمختار	محمد علاؤ الدین بن شیخ علی حصنی	سنہ ۱۰۷۱ھ	گیارھویں صدی	درمختار جلد ۴ ص۵۱۷
فتاوی عالمگیری	بالامداد علماء بحکم بادشاہ اورنگ زیب عالمگیر	سنہ ۱۱۱۸ھ	مابین گیارھویں بارھویں صدی	مرآۃ الانساب ص۱۳
مالابدمنہ	قاضی ثناء اللہ صاحب پانی پتی	سنہ ۱۲۲۵ھ	تیرھویں صدی	الروض المطور ص۱۷
بہشتی زیور	مولوی اشرف علی صاحب تھانوی	.	چودھویں صدی	.

جب اسناد کی طرف نظر پڑتی ہے تو لاکھوں مسئلوں میں سے ایک مسئلہ کی بھی سند باقاعدہ صاف کتاب سے امام ابو حنیفہ

تک نہیں پہونچی۔ رفع اشتباہ کیلئے فتوے طلب کئے گئے۔ سوال مع جوابات درج ذیل ہیں۔

سوال

کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ در مختار و ہدایہ و شرح وقایہ و فتاوی عالمگیری و کنز الدقائق و قدوری و منیۃ المصلی وغیرہ کتب فقہیہ میں جو مسائل بلفظ قال ابوحنیفۃ و عند ابی حنیفۃ منقول ہیں کیا انکی اسناد بقاعدہ محدثین صاحب کتاب سے امام ابوحنیفہ تک پہونچتی ہیں۔ اگر پہونچتی ہیں تو ایک دو مسئلے کی سند بطور نظیر کے ارقام فرمادیں۔ فقط

جوابات

نمبر شمار	نام مفتیان	خلاصہ جوابات - متعلق سوال
۱	مولوی حبیب الرحمن صاحب حیدرآبادی	محدثانہ اسناد کی ضرورت نہیں۔
۲	مولوی رشد علی صاحب رامپوری	نقل کے طریقہ بیان کر کے لکھتے ہیں کہ کوئی ایسا مسئلہ نہیں ہے کہ جسکی سند نہ پہونچے
۳	محکمہ شرع شریف از ٹونک	مستند اسناد کی نفی کر کے لکھتے ہیں کہ عدالت ایسے جواب میں تضیع وقت نہیں کرنا چاہتی۔
۴	مولوی برکات احمد صاحب ٹونکی	(جواب نہیں آیا)
۵	مولوی اشرف علی صاحب تھانوی	اسکے جواب کے لئے کثرت کتب کی ضرورت ہے میرے پاس کتب نہیں ہیں۔
۶	مولوی خلیل احمد صاحب انبہٹوی از سہارنپور	فقہ مدون ہونے کے بعد اسناد بیان کرنے کی ضرورت نہ رہی۔
۷	مولوی عزیز الرحمن صاحب دیوبندی	مجموعی مسائل کی سند در مختار، شامی وغیرہ کے دیباچہ میں لکھی ہے وہاں دیکھیں۔
۸	مولوی عبد اللطیف صاحب فتحپوری دہلی	نقل کے طریقہ و اسناد تلمیذی بیان کر کے لکھتے ہیں کہ ہر جزئی مسئلہ کی الگ الگ سند لکھنا بے سود ہے۔
۹	اڈیٹر سراج الاخبار جہلم	(جواب نہیں آیا)
۱۰	اڈیٹر اخبار الفقیہ امرتسر	نقل کے طریقے تحریر کر کے لکھتے ہیں کہ امام ابوحنیفہ تک سند پہونچانے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔
۱۱	مولوی ابو الخیر صاحب دہلوی	(جواب نہیں آیا)
۱۲	مولوی محمد اعظم صاحب دہلوی	اسناد تلمیذی نقل کی ہیں۔
۱۳	مولوی کفایت اللہ صاحب دہلوی	سند پہونچانا ضرور نہیں۔
۱۴	مولوی کرامت اللہ صاحب دہلوی	احقر علیل ہے اور نیز جھگڑے کے مسائل سے محترز
۱۵	مولوی محمد ابراہیم صاحب دہلوی	(کوئی جواب نہیں)
۱۶	مولوی احمد علی صاحب میرٹھی	(" ")
۱۷	مولوی مرتضیٰ حسین صاحب مرادآبادی	(" ")
۱۸	مولوی عبد اللہ صاحب از کالج علی گڑھ	اصل اسناد پر مدار نہیں جسکا التزام آثار و احادیث میں کیا گیا ہے۔

شمار	نام مفتیان علم	خلاصۂ جوابات ۔ متعلق سوال
۱۹	مولوی سید احمد علی صاحب الوری (از اکبرآباد)	(جواب ندارد)
۲۰	مولوی عبد الہادی صاحب لکھنوی	ہر ہر مسئلہ کی سند مثل حدیث کی سند کے نہیں ہے ۔
۲۱	مولوی احمد رضا خان صاحب بریلوی	تلمیذی اسناد نقل کر کے لکھتے ہیں کہ ہر مسئلہ کیلئے جدا سند کی حاجت نہیں
۲۲	محمد کریم صاحب پٹنہ عظیم آبادی	جس فن کا جو مسئلہ ہوتا ہے اسی سے جواب دیا جاتا ہے چونکہ سوال غیر متعلق اس لیے جواب نہیں
۲۳	شمس العلماء صاحب اعظم گڈھی	(کوئی جواب نہیں)
۲۴	مولوی رکن الدین صاحب الوری	تلمیذی اسناد نقل کی ہیں ۔
۲۵	مولوی معین الدین صاحب اجمیری	قال ابو حنیفہ کو حدیث معلق کا درجہ دینا چاہیے ۔
۲۶	مولوی عبد الکریم صاحب بگڑا اسلامپوری	(جواب ندارد) سلہ

تنبیہ ۔ تمام جوابوں کا خلاصہ اسکے علاوہ نہیں ۔ کہ اسانید اُستاذی موجود ہیں ۔ مگر ہر ایک مسئلہ امام صاحب تک بسند نہیں پہونچ سکتا ۔ علمائے فقہ شاگرد ہوئے سے جو کچھ لکھیں اُستاذ کا قول بعینہٖ ہونا لازم نہیں آتا ۔ کتب ظاہر الروایۃ کا متواتر ۔ یا مشہور ہونا ادعاء محض ہے ۔ یہ تاریخ سے بتایا جاوے کہ کس زمانہ میں یہ کتابیں مشہور ہوئیں ۔ اور کہاں کہاں رواج پایا ۔ آج اُنکا پتہ کیوں نہیں لگتا ۔ حنفیہ میں کیوں رواج نہیں ۔ امام محمد و ابو یوسف نے جو کتابیں لکھیں ۔ اُن کو خود امام صاحب نے ملاحظہ کیا ہے یا نہیں تاکہ تصدیق ہو ۔ خود یہ دونوں شاگرد امام صاحبؒ کے بہت سے مسائل میں مختلف روایات کرتے ہیں ۔ اگر سب ثقہ ہیں تو وجہ ترجیح کیا ۔ علیٰ ہذا القیاس کتب فقہ کی مختلف نقول بھی قابل غور ہیں ۔ جبکہ مدار کتب مؤلفہ امام محمد و ابو یوسف کے وغیرہما ہیں ۔ تو وہی اختلاف پایا جانا لازمی ہے ۔ اس کے رفع کی کیا صورت ہے ۔ کیا ترجیح بلا مرجح نہیں ہے ہزاروں مسائل فقہ وغیرہ میں امام صاحبؒ کا کوئی قول نہیں ہے ۔ تو وہ کس مذہب کے اقوال ہونگے ۔

الحاصل جسقدر اختلاف کہ فقہاء کے خود اقوال میں ہے اُس سے کتاب و سنت کا دیکھی اختلاف کیونکر رفع ہو سکتا ہے ۔ اور کتاب و سنت کو چھوڑ کر ۔ ان آرائے رجال کی اقتداء و تقلید کیوں کر جائز ہو سکتی ہے ۔ **نقشہ** مذکورہ سے بخوبی واضح ہو گیا ۔ کہ مسائل فقہیہ کی اسناد مسلسل فرداً فرداً ہوتی تو علمائے کرام ضرور تحریر فرماتے ۔

غرضکہ کتب مذکورہ جن کی یہ حالت ہو کہ ایک مسئلہ کی سند بھی باقاعدہ امام ابو حنیفہؒ تک نہیں پہونچتی ہو تو وہ تو امام صاحب کا مذہب قرار دیکر قابل عمل ہوں ۔ اور احادیث مرفوعہ صحیحہ جنکی اسناد باقاعدہ صاحب کتاب سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک فرداً فرداً بعد تنقید و جرح تعدیل پہونچتی ہو وہ ناقابل عمل

جناب ایڈیٹر صاحب سراج الاخبار جہلم کو تاریخ ۲۱ ۔ صفر ۱۳۲۷ھ و مولوی محمد ابراہیم صاحب دہلوی و مولوی مرتضیٰ حسن صاحب مراد آبادی و مولوی عبید اللہ صاحب الوری و مولوی عبد الکریم صاحب اسلامپوری کو تاریخ ۲ ۔ ربیع الاول ۱۳۲۷ھ کو استفتاء بذریعہ رجسٹری بھیجا گیا جسکی رسید وقت پر وصول ہو چکی تھی مگر آج ۱۳۲۷ھ تک جواب نہیں آیا ۔ اور نیز جناب مولوی برکات احمد صاحب ٹونکی و مولوی ابو الخیر صاحب اعظم گڈھی و عبد الحلیم مولوی احمد اللہ صاحب میرٹھی کو بتاریخ ۳۰ ۔ ربیع الثانی بذریعہ لفافہ غیر رجسٹری شدہ ارسال کیا گیا تھا ۔ مگر ان حضرات کی طرف سے بھی جوابات ابتک وصول نہوئے ۔ حالانکہ ہر ایک لفافہ میں جواب کے لیے ٹکٹ آدھ آنہ کا بھی رکھدیا گیا تھا جس کا استعمال غالباً اس کے سوا اور محل پر ہوا نہوگا اور ردی کر دیا اندھیر کیا ہے ۔ ۱۳۲۷

ٹھہرے۔ تو اب خدا سے ڈر کر انصاف کرنیکی ضرورت ہے کہ انمیں سے کون قابل عمل ہے۔

وجہ چہارم

(۲۷) فقہ حنفیہ کا وجود کسی ایک شخص متدین یا کسی ایک مذہب حق پر محدود نہیں سمجھنا چنانچہ مولانا عبدالحئی مرحوم حنفی اپنے رسالہ الرفع والتکمیل مطبوعہ انوار محمدی لکھنؤ (جو ۱۳۰۱ھ میں چھپا ہے۔ اور میزان الاعتدال کے آخر میں لگا ہوا ہے۔ اُسکے) ص۲۷ میں فرماتے ہیں کہ۔ وَتَوْضِيحُهُ أَنَّ الْحَنَفِيَّةَ عِبَارَةٌ عَنْ فِرْقَةٍ تُقَلِّدُ الْإِمَامَ أَبَا حَنِيفَةَ فِي الْمَسَائِلِ الْفَرْعِيَّةِ وَتَسْلُكُ مَسْلَكَهُ فِي الْأَعْمَالِ الشَّرْعِيَّةِ سَوَاءٌ وَافَقَتْهُ فِي أُصُولِ الْعَقَائِدِ أَمْ خَالَفَتْهُ فَإِنْ وَافَقَتْهُ يُقَالُ لَهَا الْحَنَفِيَّةُ الْكَامِلَةُ وَإِنْ لَمْ تُوَافِقْهُ يُقَالُ لَهَا الْحَنَفِيَّةُ مَعَ قَيْدٍ يُوَضِّحُ مَسْلَكَهُ فِي الْعَقَائِدِ الْكَلَامِيَّةِ فَكَمْ مِنْ حَنَفِيٍّ حَنَفِيٌّ فِي الْفُرُوعِ مُعْتَزِلِيٌّ عَقِيدَةً كَالزَّمَخْشَرِيِّ جَارِ اللهِ مُؤَلِّفِ الْكَشَّافِ وَغَيْرِهِ وَكَمُؤَلِّفِ الْقُنْيَةِ وَالْحَاوِي وَالْمُجْتَبَى شَرْحِ مُخْتَصَرِ الْقُدُورِيِّ نَجْمِ الدِّينِ الزَّاهِدِيِّ وَقَدْ بَسَطْنَا تَرْجَمَتَهُمَا فِي الْفَوَائِدِ الْبَهِيَّةِ فِي تَرَاجِمِ الْحَنَفِيَّةِ وَكَعَبْدِ الْجَبَّارِ وَأَبِي هَاشِمٍ وَالْجُبَّائِيِّ وَغَيْرِهِمْ وَكَمْ مِنْ حَنَفِيٍّ حَنَفِيٌّ فَرْعًا مُرْجِئِيٌّ أَوْ زَيْدِيٌّ أَصْلًا وَبِالْجُمْلَةِ فَالْحَنَفِيَّةُ لَهَا فُرُوعٌ بِاعْتِبَارِ اخْتِلَافِ الْعَقِيدَةِ فَمِنْهُمُ الشِّيعَةُ وَمِنْهُمُ الْمُعْتَزِلَةُ وَمِنْهُمُ الْمُرْجِئَةُ فَالْمُرَادُ بِالْحَنَفِيَّةِ هٰهُنَا هُمُ الْحَنَفِيَّةُ الْمُرْجِئَةُ الَّذِينَ يَتَّبِعُونَ أَبَا حَنِيفَةَ فِي الْفُرُوعِ وَيُخَالِفُونَهُ فِي الْعَقِيدَةِ بَلْ يُوَافِقُونَ فِيهَا الْمُرْجِئَةَ الْخَالِصَةَ۔ ترجمہ توضیح اسکی یہ ہے کہ حنفیہ سے مراد وہ فرقہ ہے کہ جو مسائل فروعات میں امام ابوحنیفہؒ کی تقلید کرتا ہے۔ اور اعمال شرعیہ میں اُنکے طریقہ پر چلتا ہے۔ خواہ اصول عقائد میں انکے موافق ہو یا مخالف۔ پھر اگر موافق ہو تو اُسکو کامل حنفی کہا جاتا ہے۔ اور اگر موافق نہو تو اسکو حنفی کہا جاتا ہے۔ ایک ایسی قید کے ساتھ کہ جو عقائد کلامیہ میں اُسکا مسلک ظاہر کردے۔ پس کتنے حنفی فروع میں حنفی ہیں اور عقیدہ میں معتزلی۔ جیسے زمخشری جاراللہ مؤلف کشاف وغیرہ۔ اور جیسے مؤلف قنیہ وحاوی اور مجتبیٰ شرح مختصر قدوری نجم الدین زاہدی۔ اور تحقیق ان دونوں کا حال ہمنے فوائد البہیہ فی تراجم الحنفیہ میں بسط کے ساتھ لکھدیا ہے۔ اور جیسے عبدالجبار اور ابی ہاشم اور جبائی وغیرہ ہیں۔ اور کتنے حنفی فروعات میں حنفی ہیں اور اصول میں زیدی یا مرجی۔ حاصل کلام یہ کہ حنفیہ کی باعتبار اختلاف عقیدہ کئی شاخیں ہیں۔ پس ان میں کوئی شیعہ ہیں اور معتزلی ہیں۔ اور مرجیہ ہیں۔ پس مراد حنفیہ سے وہ حنفیہ مرجیہ

ہیں کہ جو ابو حنیفہؒ کے تابع ہیں فروعات میں اور مخالف ہیں اُنکے عقیدہ میں۔ بلکہ اُس (عقیدہ) میں مُرجیہ خالصہ کے موافق ہیں۔

پس اس وجہ بیان ہمارے سے ناظرین کو بخوبی ثابت ہوگیا۔ کہ موجودہ فقہ حنفیہ کی ایک غیر مستند ذخیرہ ہے۔ اور جس میں اہل بدعت و ضلالت کا پورا دخل ہوا ہے۔

فقہ کے متعلق مولوی ولایت علی صاحب حنفی کا فیصلہ

(٢٨) رسالہ عمل بالحدیث صہ۹ میں فرماتے ہیں کہ پس اگر شخصے مسئلہ را ازیں کتب مشہور بسبب مخالف قرآن و حدیث یا استنباط ناپسند ساقط از نظر نمودہ درحقیقت آں نقصانے نیست۔ **ترجمہ** اگر کوئی شخص ان کتب (فقہ) مشہورہ میں سے کسی مسئلہ کو قرآن و حدیث کی مخالفت کے سبب یا استنباط ناواجب کے باعث نظر انداز کر دے تو حقیقت میں کوئی حرج نہیں ہے۔

فقہ کے متعلق امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کا فیصلہ

(٢٩) احیاء العلوم مطبوعہ نولکشور صہ۱۱ میں فرماتے ہیں کہ، بَلْ جَمِيعُ دَقَائِقِ الْفِقْهِ بِدْعَةٌ لَمْ يَعْرِفْهَا السَّلَفُ. وَاَمَّا اَدِلَّةُ الْاَحْكَامِ فَيَشْتَمِلُ عَلَيْهَا عِلْمُ الْمَذْهَبِ وَهُوَ كِتَابُ اللّٰهِ وَسُنَّةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلعم وَفَهْمُ مَعَانِيْهِمَا وَ اَمَّا حِيَلُ الْجَدَلِ مِنَ الْكَسْرِ وَالْقَلْبِ وَفَسَادِ الْوَضْعِ وَالتَّرْكِيْبِ وَالتَّعْدِيَةِ فَاِنَّمَا اُبْدِعَتْ لِاِظْهَارِ الْغَلَبَةِ وَالْاِفْحَامِ وَاِقَامَةِ سُوْقِ الْجَدَلِ بِهَا وَغُرُوْرُ هٰؤُلَاءِ اَشَدُّ كَثِيْرًا اَتْبَعُ مِنْ غَيْرِهِمْ وَمِمَّنْ قَبْلَهُمْ۔ **ترجمہ** فقہ کے جتنے نکات اور باریکیاں ہیں یہ ایجاد کردہ بدعت ہے سلف یہ باتیں نہیں جانتے تھے اور لیکن احکام کی دلیلیں کہ جن پر مذہب کا جاننا موقوف ہے اور مدار ہے جس کا نام علم المذہب ہے وہ کتاب و سنت ہے اور اُنکے معانی کا سمجھنا۔ لیکن یہ جو کچھ جالبازیاں ہیں یہ استدلال کے اقسام ہیں۔ کہ جنکی رعایت سے مقابل پر غالب ہوتے ہیں۔ کسر، قلب۔ فساد وضع۔ ترکیب۔ تعدیہ۔ یہ سب بدعت ہیں۔ اس لئے ایجاد ہوئیں کہ اختلاف پیدا ہو۔ اور جھگڑے کا بازار گرم ہو۔ دشمن لاجواب ہو جائے۔ ان لوگوں نے پہلے لوگوں سے جن کا ذکر ہو چکا سخت دھوکا کھایا ہے۔ اور برے پھنسے ہیں۔

لیجئے صاحب یہ حقیقت فقہ کی ہے کہ جس پر ہمارے حنفی بھائیوں کو بڑا ناز ہے۔

مسائل فقہ کے اختلاف کے متعلق ایک مغالطہ کا ازالہ

(٣٠) حضرات مقلدین سے جب، کہا جاتا ہے کہ بلا واسطے اپنے امام کے حدیث پر عمل کیوں نہیں کرتے۔

تو جواب میں کہتے ہیں کہ احادیث میں تو اختلاف ہے کوئی ناسخ ہے کوئی منسوخ. کوئی صحیح ہے تو کوئی ضعیف اسکی تطبیق اور رفع اختلاف ہمارے امکان سے باہر ہے۔ اسکے جواب میں جب کہا جاتا ہے کہ فقہ میں بھی تو امام صاحب اور انکے شاگردوں میں بکثرت اختلاف پایا جاتا ہے۔ اور اختلاف بھی مباح غیر مباح۔ راجح اور مرجوح میں نہیں بلکہ حلت وحرمت اور پاک ناپاک میں۔ فروعی اختلافات سے تمام کتب فقہ مملو ہیں جسمیں کسی کو مطلق کلام کی گنجائش نہیں ہے۔ علاوہ اسکے اصولی اختلاف بھی بہت کچھ پایا جاتا ہے (ا) چنانچہ علامہ تاج الدین سبکی طبقات سبکی جلد ا ص۲۴۳ میں فرماتے ہیں کہ فَإِنَّهُمَا رَأَىٰ أَبَا يُوسُفَ وَمُحَمَّدًا) يُخَالِفَانِ أُصُولَ صَاحِبِهِمَا۔ ترجمہ امام ابو یوسفؒ اور محمدؒ امام ابو حنیفہؒ کے اصول میں بھی مخالفت کرتے تھے۔

(۲) مولانا عبدالحی صاحب لکھنوی مقدمہ شرح وقایہ ص۸ میں لکھتے ہیں کہ: إِنَّهُمْ أَدْرَجُوا أَبَا يُوسُفَ وَمُحَمَّدًا فِي طَبَقَةِ مُجْتَهِدِي الْمَذْهَبِ الَّذِي لَا يُخَالِفُونَ الْإِمَامَ فِي الْأُصُولِ. وَلَيْسَ كَذَٰلِكَ فَإِنَّ مُخَالَفَتَهُمَا لِإِمَامِهِمَا فِي الْأُصُولِ غَيْرُ قَلِيلَةٍ حَتَّىٰ قَالَ الْإِمَامُ الْغَزَالِيُّ فِي كِتَابِهِ الْمَنْخُولِ إِنَّهُمَا خَالَفَا أَبَا حَنِيفَةَ فِي الثُّلُثَيْنِ مِنْ مَذْهَبِهِ۔ ترجمہ علماء طبقات نے ابو یوسفؒ اور محمدؒ کو مجتہد فی المذہب میں شمار کیا ہے جو اپنے امام کے اصول مقررہ میں اختلاف نہیں کرتے تھے حالانکہ یہ بات صحیح نہیں۔ کیونکہ ان دونوں کی اپنے امام سے اصول میں جو مخالفت ہے وہ بہت زیادہ ہے یہانتک کہ امام غزالیؒ نے کتاب منخول میں کہا کہ ان دونوں (ابو یوسفؒ اور محمدؒ) نے اپنے امام سے دو ثلث مذہب میں اختلاف کیا ہے۔

علامہ عبیداللہ بن عمر دبوسی حنفی نے جو سمرقند بخارا کے بڑے فقیہ تھے اپنی کتاب تاسیس النظر مطبوعہ مصر میں وہ اصول مختلفہ بیان کیے ہیں جو امام صاحب اور صاحبین (ابو یوسفؒ ومحمدؒ) میں۔ یا شیخین (ابو حنیفہؒ وابو یوسفؒ) امام محمدؒ میں۔ یا طرفین (ابو حنیفہؒ ومحمدؒ) اور امام ابو یوسفؒ میں۔ یا ثلاثہ (ابو حنیفہؒ وابو یوسفؒ ومحمدؒ) امام زفرؒ میں مختلف ہیں۔ جس کی تفصیل کتاب مذکورہ یا مولانا مولوی ثناء اللہ صاحب فاضل امرتسری کی نادر تصنیف رسالہ تقلید شخصی اور سلفی میں ملاحظہ فرمائیں۔

فرمائیے حضرت حدیث پر عمل کرنے سے تو اختلاف مانع تھا۔ فقہی اختلاف جو اصول اور فروع میں بکثرت ہے اسپر عمل کرنے کو کون اجازت دیتا ہے۔ اور اسکے رفع کی کیا صورت ہے۔ آخر جو صورت ہوگی وہ حدیث میں بھی ممکن ہے پھر حدیث پر عمل کیوں نہیں۔ کیا فقہ کا مرتبہ حدیث سے زیادہ ہے۔ معاذ اللہ۔ (اللہ ہی سمجھ دے)

فقہ کی تدوین کے متعلق ایک مغالطہ کا ازالہ

(۳۱) ہمارے برادران احناف اکثر فرمایا کرتے ہیں کہ فقہ حنفیہ امام صاحب کے زمانہ میں بڑے اہتمام سے مدون ہوئی چنانچہ مولانا شبلی نعمانی اپنی کتاب سیرۃ النعمان مطبوعہ مجتبائی ص ۲۰۰ میں تحریر فرماتے ہیں۔ کہ (فقہ کی) تدوین کا طریقہ یہ تھا کہ کسی خاص باب کا کوئی مسئلہ پیش کیا جاتا تھا اگر اسکے جواب میں سب لوگ متفق الرائے ہوتے تو اسی وقت قلمبند کر لیا جاتا ورنہ نہایت آزادی سے بحثیں شروع ہوتیں۔ کبھی کبھی بہت دیر تک بحث قائم رہتی۔ امام صاحب غور اور تحمل کے ساتھ سب کی تقریریں سنتے اور بالآخر ایسا جچا تلا فیصلہ کرتے کہ سب کو تسلیم کرنا پڑتا۔

ایضاً ص ۲۰۲ پر لکھتے ہیں کہ امام محمدؒ۔ امام طحاوی۔ قاضی ابو یوسف۔ امام زفر۔ یحییٰ بن ابی زائدہ۔ حفص بن غیاث۔ مندل۔ حبان وغیرہ وغیرہ۔ امام صاحب نے ان لوگوں کی شرکت سے ایک مجلس مرتب کی اور باقاعدہ طور سے فقہ کی تدوین شروع ہوئی۔ اس کام میں کم و بیش تیس برس کا زمانہ صرف ہوا یعنی ۱۲۱ھ سے ۱۵۰ھ تک (انتہی ملخصاً)

جواب یہ ہے کہ اگر فقہ کی تدوین فی الواقع اسی طرح ہوتی تو صاحبین کا امام ابو حنیفہؒ سے دو ثلث مسائل میں اختلاف منقول نہ ہوتا۔ (ملاحظہ ہو مسئلہ نمبر ۲ حصہ اول) جب اختلاف بدیہی ہے تو انعقاد مجلس اور مسائل کا محقق ہو کر لکھا جانا غیر صحیح ہے۔

دوم یہ بات ممکن بھی نہیں ہے۔ اس لئے کہ امام محمد علی الاختلاف روایات ۱۳۵ھ یا ۱۳۲ھ یا ۱۳۱ھ میں پیدا ہوئے۔ چنانچہ تاریخ ابن خلکان مطبوعہ ایران جلد ۲ ص ۲۷ میں ہے کہ مَولِدُہٗ سَنَۃَ خَمْسٍ وَّثَلٰثِیْنَ۔ وَقِیْلَ اِحْدٰی وَثَلٰثِیْنَ۔ وَقِیْلَ اِثْنَیْنِ وَثَلٰثِیْنَ وَمِائَۃٍ۔

ناظرین غور فرمائیں کہ امام محمدؒ کی شرکت اس مجلس میں کہ جو ۱۲۱ھ میں مرتب کی گئی تھی کیسے ممکن ہے جبکہ انکا وجود ہی دنیا میں اس مجلس کے انعقاد کے دس۔ یا گیارہ۔ یا چودہ سال کے بعد ہوا تھا۔ شاید روحانی حالت میں شرکت رکھتے ہونگے۔

امام طحاوی ۲۳۸ھ میں پیدا ہوئے ابن خلکان جلد ۱ ص ۱۹ وَکَانَتْ وِلَادَتُہٗ سَنَۃَ ثَمَانٍ وَّثَلٰثِیْنَ وَمِائَتَیْنِ۔ ان کی شرکت بھی اس مجلس میں کہ جو ۱۲۱ھ میں مرتب کی گئی کیونکر ممکن ہے جبکہ انکا وجود ہی اس عالم میں ایک سو سترہ سال بعد ہوا۔ شاید ان کی شرکت بھی روحانی طریق پر ہوگی۔

امام قاضی ابو یوسف ۱۱۳ھ میں پیدا ہوئے ہیں۔ تاریخ ابن خلکان جلد ۲ ص ۲۹۶ میں ہے کہ:۔ وَکَانَتْ وِلَادَۃُ الْقَاضِیْ اَبِیْ یُوْسُفَ سَنَۃَ ثَلٰثَ عَشَرَۃَ وَمِائَۃٍ بِبَغْدَادَ۔ اس حساب

سے انکی عمر آٹھ برس کی تھی۔

(۱۱) زفر ۱۱۰ھ میں پیدا ہوئے۔ ابن خلکان جلد ۱ صفحہ ۲۰۹ میں ہے کہ مَوْلِدُہٗ سَنَۃَ عَشَرَ وَ مِائَۃٍ۔ اس حساب سے ۱۲۱ھ میں گیارہ برس کے تھے۔

یحییٰ بن زکریا بن ابی زائدہ ۱۱۹ھ میں پیدا ہوئے۔ میزان الاعتدال مطبوعہ انوار محمدی جلد ۲ صفحہ ۲۷۸ میں ہے کہ مَاتَ سَنَۃَ اثْنَتَیْنِ وَ ثَمَانِیْنَ وَ مِائَۃٍ وَ لَہٗ ثَلٰثٌ وَ سِتُّوْنَ سَنَۃً اس حساب سے ۱۲۱ھ میں دو برس کے تھے۔

حفص بن غیاث۔ تقریباً ۱۱۵ھ میں پیدا ہوئے۔ تقریب التہذیب مطبوعہ فاروقی صفحہ ۹۸ میں ہے کہ مَاتَ سَنَۃَ اَرْبَعٍ اَوْ خَمْسٍ وَ تِسْعِیْنَ وَ قَدْ قَارَبَ الثَّمَانِیْنَ۔ اس حساب سے ۱۲۱ھ میں قریباً چھ سال کے تھے۔

مندل بن علی العنزی ۱۰۳ھ میں پیدا ہوئے۔ تقریب التہذیب صفحہ ۲۱۲ میں ہے کہ وُلِدَ سَنَۃَ ثَلٰثٍ وَ مِائَۃٍ۔ اس حساب سے ۱۲۱ھ میں اٹھارہ سال کے تھے۔

حبان بن علی العنزی ۱۱۱ھ یا ۱۱۲ھ میں پیدا ہوئے۔ تقریب التہذیب صفحہ ۵۴ میں ہے کہ مَاتَ سَنَۃَ اِحْدٰی اَوْ اثْنَتَیْنِ وَ ثَمَانِیْنَ وَ لَہٗ سَبْعُوْنَ سَنَۃً اس حساب سے ۱۲۱ھ میں نو یا دس سال کے تھے۔ وقس علیٰ ہذا۔

غرضکہ ایسی عظیم الشان مجلس میں۔ دو برس۔ چھ برس۔ آٹھ برس۔ نو دس برس۔ گیارہ برس۔ اٹھارہ برس کی عمر کے ممبر مقرر ہونے خلاف عقل ہیں۔ اور بالفرض محال تسلیم بھی کر لیا جائے، تو جو مسائل یا احکامات ایسی پارلیمنٹ سے پاس ہو کر صادر ہونگے۔ وہ اہل انصاف کے نزدیک کیا وقعت رکھیں گے اور ضروری اس کا نتیجہ یہی ہو گا کہ مسائل حصہ اول مندرجہ حقیقۃ الفقہ جیسے صادر ہوں۔

اب مقام غور ہے کہ جس فقہ کی یہ حالت ہو اس کو اپنا مایہ ناز سمجھنا بلکہ اُس پر فخر کرنا کہاں تک اقتضاء دیانت اور قرین عقل ہے۔ اس موقع پر مولانا روم مرحوم نے کیا خوب فرمایا ہے مثنوی مطبوعہ ص

مرغ چوں بر آب شوری تند   آب شیریں را ندیدست او

شریعت کیا ہے

(۲۲) شریعت کی تعریف کتب اصول فقہ حنفیہ میں یوں کی گئی ہے۔ توضیح تلویح مطبوعہ مصر ص ۱۶ میں ہے اَلشَّرِیْعَۃُ مَا لَا یُدْرَکُ لَوْلَا خِطَابُ الشَّارِعِ۔ ترجمہ شریعت خطاب شارع کا ہی نام ہے بس ایضاً نور الانوار مطبوعہ مجتبائی دہلی ص ۶ وَ الْاَوْلٰی اَنْ یَکُوْنَ الشَّرْعُ اِسْمًا لِلدِّیْنِ فَلَا

يَحْتَاجُ إِلَى التَّأْوِيْلِ۔ ترجمہ شرع نام ہے دین کا جو تاویل کا محتاج نہیں۔

ایضاً اسی کے حاشیہ پر ہے۔ وَالْمُرَادُ الدِّيْنُ الْقَوِيْمُ أَيْ دِيْنُ الرَّسُوْلِ۔ ترجمہ مراد دین قویم سے دین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔

اب کتب فقہ میں نظر کرتے ہیں تو اسمیں قَالَ أَبُوْ حَنِيْفَةَ (ابوحنیفہ نے کہا) قَالَ أَبُوْ يُوْسُفَ (ابویوسف نے کہا)، قَالَ مُحَمَّدٌ (محمد نے کہا) قَالَ زُفَرُ (زفر نے کہا) قَالَ حَسَنُ بْنُ زِيَادٍ (حسن بن زیاد نے کہا) قَالَ أَبُو اللَّيْثِ (ابواللیث نے کہا) قَالَ شَمْسُ الْأَئِمَّةِ السَّرَخْسِيُّ (شمس الائمہ سرخسی نے کہا) قَالَ شَمْسُ الْأَئِمَّةِ الْحَلْوَانِيُّ (شمس الائمہ حلوانی نے کہا) قَالَ مَشَائِخُ بَلْخٍ (مشائخ بلخ نے کہا) وغیرہ وغیرہ جا بجا لکھا ہوا ہے۔

تو ان اقوال در تعریف شریعت کو ملحوظ رکھکر کیا کہہ سکتے ہیں کہ کتب فقہ کے مسائل تمام شرعی ہیں۔

فَاعْتَبِرُوْا يَا أُولِي الْأَبْصَارِ۔

شاہ ولی اللہ صاحب حجۃ اللہ البالغہ مطبوعہ صدیقی صفحہ ۱۶۱ میں فرماتے ہیں کہ لَمْ نُؤْمِنْ بِفَقِيْهٍ أَيًّا كَانَ إِنَّهُ أَوْحَى اللّٰهُ إِلَيْهِ الْفِقْهَ وَفَرَضَ عَلَيْنَا طَاعَتَهُ وَأَنَّهُ مَعْصُوْمٌ فَإِنِ اقْتَدَيْنَا بِوَاحِدٍ مِنْهُمْ فَذَالِكَ بِعِلْمِنَا بِأَنَّهُ عَالِمٌ بِكِتَابِ اللّٰهِ وَسُنَّةِ رَسُوْلِهِ ترجمہ کوئی فقیہ (امام ہو یا مجتہد) ہو ہم کسی پر ایمان نہیں لائے کہ اللہ نے اس پر فقہ وحی کے (طور پر بھیجی ہے) اور ہم پر اسکی اطاعت فرض کر دی اور وہ (خطا سے) معصوم ہے پس اگر ہم ان میں سے کسی کی پیروی کریں تو یہ اس وجہ سے ہے کہ وہ کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ کا عالم ہے۔ غرض کتب شریعت قرآن وحدیث ہی ہیں۔ اور بس۔

شان حدیث

(۱) اللہ تبارک تعالے ارشاد فرماتا ہے۔ إِنَّا أَنْزَلْنَا إِلَيْكَ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ لِتَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ بِمَا أَرَاكَ اللّٰهُ ۔ (نساء) ترجمہ (اے نبی) بیشک ہم نے یہ کتاب (قرآن) تمہاری طرف حق کے ساتھ اتاری ہے کہ تم لوگوں میں اسکے موافق فیصلہ کرو جو تمکو خدا سمجھاوے۔

(۲) اس آیت کے تحت میں امام فخرالدین رازی تفسیر کبیر جلد ۳ صفحہ ۳۱۶ میں فرماتے ہیں کہ قَالَ الْمُحَقِّقُوْنَ هٰذِهِ الْآيَةُ تَدُلُّ عَلَى أَنَّهُ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ مَا كَانَ يَحْكُمُ إِلَّا بِالْوَحْيِ

وَالنَّصِّ ترجمہ، محققین نے کہا ہے کہ یہ آیت اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام سوائے وحی یا نص کے فیصلہ نہیں کرتے تھے۔

(۳) اتقان فی علوم القرآن مطبوعہ مصر جلد ۲ ص ۱۷۵ میں علامہ جلال الدین سیوطی فرماتے ہیں کہ۔ فَاِنْ اَعْيَاهُ ذٰلِكَ (اَيْ طَلَبُهٗ مِنَ الْقُرْاٰنِ) طَلَبَهٗ مِنَ السُّنَّةِ فَاِنَّهَا شَارِحَةٌ لِلْقُرْاٰنِ وَمُوْضِحَةٌ لَهٗ وَقَدْ قَالَ الشَّافِعِيُّ كُلُّ مَا حَكَمَ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلعم فَهُوَ مِمَّا فَهِمَهٗ مِنَ الْقُرْاٰنِ قَالَ تَعَالٰى اِنَّا اَنْزَلْنَا اِلَيْكَ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ لِتَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ بِمَا اَرَاكَ اللّٰهُ فِيْ اٰيَاتٍ اُخَرَ وَقَالَ صلعم اَلَا اِنِّيْ اُوْتِيْتُ الْقُرْاٰنَ وَمِثْلَهٗ مَعَهٗ يَعْنِي السُّنَّةَ فَاِنْ لَّمْ يَجِدْهُ مِنَ السُّنَّةِ رَجَعَ اِلٰى اَقْوَالِ الصَّحَابَةِ فَاِنَّهُمْ اَدْرٰى بِذٰلِكَ لِمَا شَاهَدُوْهُ مِنَ الْقَرَائِنِ وَالْاَحْوَالِ عِنْدَ نُزُوْلِهٖ وَلِمَا اخْتَصُّوْا بِهٖ مِنَ الْفَهْمِ التَّامِّ وَالْعِلْمِ الصَّحِيْحِ وَالْعَمَلِ الصَّالِحِ وَقَدْ قَالَ الْحَاكِمُ فِي الْمُسْتَدْرَكِ اِنَّ تَفْسِيْرَ الصَّحَابِيِّ الَّذِيْ شَهِدَ الْوَحْيَ وَالتَّنْزِيْلَ لَهٗ حُكْمُ الْمَرْفُوْعِ۔ ترجمہ اگر یہ بات ان کو مشکل ہو جائے یعنی قرآن سے اس کا تلاش کرنا تو اس کو سنت میں ڈھونڈے۔ کیونکہ سنت قرآن کی شرح و تفسیر ہے اور اس کو واضح کرنیوالی ہے۔ اور (امام) شافعیؒ نے بھی کہا ہے کہ جو کچھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے احکام بیان فرمائے ہیں تو وہ یا تو معانی قرآن ہیں جو اس سے سمجھے ہیں۔ جیسا کہ فرمایا کہ ہم نے تمہاری طرف بھیجی کتاب کہ تم لوگوں کے درمیان فیصلہ کرو۔ وہی جو کچھ کہ اللہ نے تم کو سمجھایا اور سوجھایا۔ دوسری آیتوں میں بھی یہی مضمون ہے۔ اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھکو قرآن عنایت ہوا اور اس جیسی ایک چیز اور۔ یعنی حدیث۔ اگر کوئی بات سنت سے نہ ملے تو صحابہؓ کے قول کی طرف متوجہ ہو۔ کیونکہ وہ اس سے خوب واقف ہیں اس وجہ سے کہ وہ قرآن کے اترتے وقت موجود تھے۔ اور اسکی شان نزول سے واقف تھے۔ اور وہ خاص کئے گئے ہیں پوری پوری سمجھ اور ٹھیک ٹھیک علم اور عمل صالح کے لئے۔ اور حاکم نے مستدرک میں روایت کی ہے کہ صحابیؓ کی تفسیر جو وقت وحی اور نزول کے حاضر تھے بمنزلہ حدیث مرفوع کے ہے۔

(۴) اور سورہ اعراف میں ارشاد باری ہے۔ اِتَّبِعُوْا مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَلَا تَتَّبِعُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءَ (فرمایا اے لوگو) تابعداری کرو تم اس چیز کی جو تمہاری طرف اتاری گئی ہے رب تمہارے سے۔ اور مت تابعداری کرو سوائے اسکے اور دوستوں کی۔

(۵) اس آیت کے تحت میں علامہ علاؤ الدین علی بن محمد اپنی تفسیر خازن جلد ۲ صفحہ ۱۵ میں فرماتے ہیں کہ اِتَّبِعُوا الْقُرْاٰنَ وَمَا اَتٰى بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ تابعداری کرو تم قرآن کی اور اُس چیز کی جو نبی صلعم لائے۔ (یعنی حدیث)

(۶) اور مسند دارمی مطبوعہ رحمانی صفحہ ۵۵ میں ہے کہ عَنْ حَسَّانَ قَالَ جِبْرَئِيْلُ يَنْزِلُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالسُّنَّةِ كَمَا يَنْزِلُ عَلَيْهِ بِالْقُرْاٰنِ ترجمہ حضرت حسانؓ سے روایت ہے کہا جبرئیل جس طرح قرآن لیکر آپ کے پاس نازل ہوتے تھے اسی طرح حدیث لیکر (بھی) آپ کے پاس نازل ہوتے تھے۔

(۷) مشکوٰۃ مطبوعہ انصاری صفحہ ۲۹ میں ہے کہ اَلَا اِنِّيْ اُوْتِيْتُ الْقُرْاٰنَ وَمِثْلَهٗ مَعَهٗ ترجمہ فرمایا خبردار ہو بیشک میں دیا گیا ہوں قرآن اور مثل اُسکے ساتھ اسکے (یعنی حدیث)

(۸) اور مسند دارمی صفحہ ۵۵ میں ہے کہ :- قَالَ السُّنَّةُ قَاضِيَةٌ عَلَى الْقُرْاٰنِ وَلَيْسَ الْقُرْاٰنُ بِقَاضٍ عَلَى السُّنَّةِ۔ ترجمہ فرمایا حدیث قاضی ہے قرآن پر اور قرآن قاضی (فیصلہ کرنے والا) نہیں ہے حدیث پر۔ الحاصل حدیث بھی منزل من اللہ ہے۔ پس جو حکم قرآن کا ہے وہی حکم حدیث صحیح کا ہے۔ یعنی اگر قرآن قطعی ہے تو حدیث بھی قطعی ہے۔

(۹) تفسیر کتاب التاویل فی معانی التنزیل مطبوعہ مصر جلد ۳ صفحہ ۱۱۷ میں ہے کہ قَالَ بَعْضُهُمْ مَتٰى وَقَعَ تَعَارُضٌ بَيْنَ الْقُرْاٰنِ وَالْحَدِيْثِ وَجَبَ تَقْدِيْمُ الْحَدِيْثِ لِاَنَّ الْقُرْاٰنَ مُجْمَلٌ وَالْحَدِيْثَ مُبَيِّنٌ وَقَالَ بَعْضُهُمُ الْقُرْاٰنُ مِنْهُ مُحْكَمٌ وَمِنْهُ مُتَشَابِهٌ فَالْمُحْكَمُ يَجِبُ اَنْ يَّكُوْنَ مُبَيَّنًا وَالْمُتَشَابِهُ هُوَ الْمُجْمَلُ وَيُطْلَبُ بَيَانُهٗ مِنَ السُّنَّةِ لِقَوْلِهٖ تَعَالٰى لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ اِلَيْهِمْ ترجمہ بعض نے کہا کہ جب قرآن و حدیث میں تعارض ہو تو حدیث کو مقدم کرنا واجب ہے کیونکہ قرآن مجمل ہے اور حدیث مفصل بعض نے کہا قرآن کا بعض حصہ محکم ہے بعض متشابہ۔ محکم کا مفصل ہونا ضروری ہے۔ اور متشابہ وہی مجمل ہے اُس کا بیان حدیث میں طلب کیا جاویگا جیسا کہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا تاکہ تو بیان کردے لوگوں کو جو ان کی طرف اُتارا گیا۔

(۱۰) میزان شعرانی مطبوعہ مصر جلد ۱ صفحہ ۲۱ میں ہے کہ :- وَمِنْ هُنَا تَعْلَمُ يَا وَلَدِيْ اَنَّ السُّنَّةَ قَاضِيَةٌ عَلَى الْكِتَابِ وَلَا عَكْسَ فَاِنَّهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ الَّذِيْ بَيَّنَ لَنَا اَحْكَامَ الْكِتَابِ بِاَلْفَاظِ شَرِيْعَتِهٖ وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى

إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَىٰ وَفِي الْقُرْآنِ الْعَظِيمِ فَإِنْ تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللَّهِ وَالرَّسُولِ يَعْنِي إِلَى الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ وَاعْمَلُوا بِمَا وَافَقَهُمَا أَوْ وَافَقَ أَحَدَهُمَا۔ ترجمہ اور یہیں سے معلوم ہو گیا اے لڑکے تحقیق سنت حاکم (فیصلہ کرنیوالی ہے کتاب (قرآن) پر۔ اور اس کا عکس نہیں ہے۔ (یعنی قرآن حدیث پر حاکم نہیں ہے) کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی ہیں جنہوں نے قرآن کے حکم کھولے۔ اور اُنکی تفسیر کی الفاظ شریعت کے ساتھ۔ اور آپ ہی ہیں جو ہوا و ہوس کو دخل نہیں اور جو کچھ آپکی زبان مبارک سے نکلا ہے سبکا سب وحی ہے۔ اور قرآن شریف میں بھی ہے کہ اگر تم میں کسی امر میں نزاع ہو جائے تو اس کو اللہ اور رسول کی طرف لیجاؤ یعنی قرآن و حدیث کی کسوٹی پر جانچ لو۔ اور اُسی کو بالوجود دونوں یا ایک کے موافق ہو خیاصکر صحیحین کہ انمیں ایک ایک حدیث بسند متعدد منقول ہے۔ الا ماشاء اللہ۔ اسی واسطے اجلہ محدثین اسکے قائل ہوئے ہیں کہ بخاری کی حدیثوں میں ہر طبقہ میں دو راوی سے کم نہیں ہیں۔ جن کا بمقتضائے آیت کریمہ وَاسْتَشْهِدُوا شَهِيدَيْنِ مِنْ رِجَالِكُمْ (اور گواہ کر لو تم دو گواہ مردوں اپنے میں سے) ماننا ضروری ہے۔

(۱) فتح المغیث مطبوعہ انوار محمدی ص۱۲ میں حاکم و بیہقی سے منقول ہے کہ۔ مِنْ شَرْطِهِمَا أَنْ يَكُونَ لِلصَّحَابِيِّ الْمَشْهُورِ بِالرِّوَايَةِ عَنِ النَّبِيِّ صلعم رَاوِيَانِ فَصَاعِدًا ثُمَّ يَكُونَ لِلتَّابِعِيِّ الْمَشْهُورِ رَاوِيَانِ ثِقَتَانِ ثُمَّ يَرْوِيهِ عَنْهُ مِنْ أَتْبَاعِ التَّابِعِينَ الْحَافِظُ الْمُتْقِنُ الْمَشْهُورُ وَلَهُ رُوَاةٌ ثِقَاتٌ مِنَ الطَّبَقَةِ الرَّابِعَةِ ثُمَّ يَكُونُ شَيْخُ الْبُخَارِيِّ أَوْ مُسْلِمٍ حَافِظًا مُتْقِنًا مَشْهُورًا بِالْعَدَالَةِ فِي رِوَايَتِهِ وَلَهُ رُوَاةٌ ثُمَّ يَتَدَاوَلُهُ أَهْلُ الْحَدِيثِ بِالْقَبُولِ إِلَى وَقْتِنَا هٰذَا كَالشَّهَادَةِ عَلَى الشَّهَادَةِ ترجمہ بخاری مسلم کی شرط یہ ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے جو صحابی روایت کرے وہ روایت میں مشہور ہو اور دو شخص یا دو سے زیادہ اُسے روایت کرتا ہو۔ پھر تابعی بھی مشہور ہو اور دو راوی ثقہ ہوں پھر تبع تابعین میں بھی اُس کو روایت کریں وہ جو حفظ و اتقان میں مشہور ہوں اور اُنکے بہت ثقہ راوی ہوں چوتھے طبقہ والوں میں سے پھر بخاری مسلم کے اُستاد ایسے لوگ ہوں جو حفظ و اتقان و عدالت فی الروایۃ میں مشہور ہوں۔ پھر محدثین اُسکو قبول کرکے ہاتھوں ہاتھ لیتے چلے آئے اسوقت تک۔ جیسے گواہی پر گواہی۔

بعد بخاری و مسلم کے وہ احادیث جو بخاری و مسلم کی شرط پر ہو۔ پھر وہ جو محض بخاری کی شرط پر ہو۔ اور پھر

وہ جو صرف مسلم کی شرط پر ہو۔ پھر وہ جو دوسرے ائمہ کی حدیث کی شرط پر ہو جنہوں نے تصحیح کا التزام کیا ہے۔

احادیث کا التزام واہتمام

احادیث کی تین قسمیں ہیں۔ قولی۔ فعلی۔ تقریری۔ قولی وہ جو آپ نے فرمایا ہو۔ فعلی وہ جو آپ نے کیا ہو۔ تقریری وہ جو آپ کے سامنے کیا گیا ہو اور آپ نے اس پر سکوت فرمایا ہو۔

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سچے عاشق تھے جو کچھ آپ کو کرتے دیکھتے خود اس پر عامل ہو جاتے۔ اور ایک دوسرے کو بتاتے یہی حال تابعین و تبع تابعین کا رہا۔ غرضکہ جو احادیث فعلی و تقریری تھیں انکو تو چنداں یاد کرنے کی ضرورت نہ تھی خود عمل انکے اس پر شاہد تھے۔ رہی احادیث قولی وہ ان کو خوب یاد کرتے۔ اور جن کو اپنی یاد پر بھروسا نہ تھا وہ انکو قلمبند کر لیتے۔ چنانچہ ادلہ مندرجہ ذیل سے بخوبی روشن ہو جائے گا۔ انشاء اللہ۔

گردان احادیث

(۱۲) مسند دارمی مطبوعہ رحمانی ص۵۰ میں ہے کہ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ تَذَاكَرُوا هٰذَا الْحَدِيثَ وَتَزَاوَرُوا فَإِنَّكُمْ إِنْ لَمْ تَفْعَلُوا يَدْرُسْ ترجمہ ابن بریدہؓ کہتے ہیں حضرت علیؓ نے فرمایا تم لوگ اس حدیث میں گفتگو کرتے رہو اور آپس میں ملتے رہو کیونکہ اگر تم (ایسا) نہ کروگے تو علم مٹ جائیگا۔

(۱۳) دارمی ص۵۸ میں ہے کہ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ تَذَاكَرُوا هٰذَا الْحَدِيثَ لَا يَنْفَلِتْ مِنْكُمْ فَإِنَّهُ لَيْسَ مِثْلَ الْقُرْاٰنِ مَجْمُوعٌ مَحْفُوظٌ وَإِنَّكُمْ إِنْ لَمْ تَذَاكَرُوا هٰذَا الْحَدِيثَ يَنْفَلِتْ مِنْكُمْ وَلَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ حَدَّثْتُ أَمْسِ فَلَا أُحَدِّثُ الْيَوْمَ بَلْ حَدَّثْتُ أَمْسِ وَلْتُحَدِّثِ الْيَوْمَ وَلْتُحَدِّثْ غَدًا۔ ترجمہ سعید بن جبیرؓ سے منقول ہے کہ (عبداللہ) بن عباسؓ نے فرمایا کہ تم لوگ اس حدیث میں گفتگو کرو تاکہ تم سے کہیں جاتی نہ رہے کیونکہ وہ قرآن کی طرح اکٹھی محفوظ نہیں ہے اور تم لوگ اگر اس حدیث میں گفتگو نہ کرتے رہوگے۔ تو وہ تم سے جاتی رہیگی۔ اور تم میں سے کوئی شخص یہ نہ کہے کہ میں نے کل حدیث بیان کی لہذا آج نہیں بیان کروں گا بلکہ گذشتہ کل کو بھی بیان کرو اور آج بھی بیان کرو اور آئندہ کل کو بھی بیان کرو۔

(۱۴) دارمی ص۵۸ میں ہے کہ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِذَا سَمِعْتُمْ مِنَّا حَدِيثًا فَتَذَاكَرُوهُ بَيْنَكُمْ ترجمہ عطاءؒ سے روایت ہے کہ (عبداللہ) بن عباسؓ نے فرمایا کہ جب تم

لوگ ہم سے کوئی حدیث سنو تو اسکو آپس میں یاد کرو۔

امام دارمی ص۵۵ میں ہے کہ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ. قَالَ اِذَا اَرَادَ اَحَدُكُمْ اَنْ يَرْوِيَ حَدِيْثًا فَلْيُرَدِّدْهُ ثَلٰثًا ترجمہ نافعؒ سے مروی ہے کہ عبداللہ بن عمرؓ نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی شخص حدیث بیان کرنا چاہے، تو چاہیئے کہ اسکو تین مرتبہ لوٹا لے۔

(۱۶) دارمی ص۵۵ میں ہے کہ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ اَبِيْهِ زَاذَانَ عَنْ اَبِي الْاَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ. قَالَ تَذَاكَرُوْا هٰذَا الْحَدِيْثَ فَاِنَّ حَيَاتَهُ مُذَاكَرَتُهُ ترجمہ عطاء بن سائب اپنے والد یا ابوالاحوصؒ سے نقل کرتے ہیں کہ عبداللہؓ (ابن مسعود) نے فرمایا کہ تم لوگ اس حدیث میں گفتگو کرتے رہو کیونکہ حدیث کی زندگی یہی ہے کہ اسمیں گفتگو کیجاوے۔

(۱۷) دارمی ص۵۵ میں ہے کہ عَنْ اَبِي نَضْرَةَ عَنْ اَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ تَذَاكَرُوا الْحَدِيْثَ فَاِنَّ الْحَدِيْثَ يُهَيِّجُ الْحَدِيْثَ ترجمہ ابونضرہؒ سے منقول ہے کہ ابوسعید خدریؓ نے فرمایا کہ حدیث میں گفتگو کرو کیونکہ ایک حدیث دوسری حدیث کو یاد دلاتی ہے۔

(۱۸) دارمی ص۵۶ میں ہے کہ عَنِ الْاَعْمَشِ قَالَ كَانَ اِسْمٰعِيْلُ بْنُ رَجَاءٍ يَجْمَعُ صِبْيَانَ الْكُتَّابِ يُحَدِّثُهُمْ يَتَحَفَّظُ بِذَاكَ ترجمہ اعمشؒ کہتے ہیں کہ اسمٰعیل بن رجاء مدرسہ کے لڑکوں کو جمع کرکے اُن سے حدیث بیان کرتے تھے اس طرح یاد کر لیتے تھے۔

(۱۹) دارمی ص۵۵ میں ہے کہ عَنْ اَبِي عَبْدِ اللّٰهِ الشُّقْرِيِّ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدِّثْ حَدِيْثَكَ مَنْ يَشْتَهِيْهِ وَمَنْ لَا يَشْتَهِيْهِ فَاِنَّهُ يَصِيْرُ عِنْدَكَ كَاَنَّهُ اِمَامٌ تَقْرَؤُهُ۔ ترجمہ ابوعبداللہ شقریؒ سے منقول ہے کہ ابراہیمؒ نے کہا کہ تم اپنی حدیث لوگوں سے بیان کرو۔ خواہ اسکی خواہش رکھتے ہوں یا نہ رکھتے ہوں کیونکہ وہ تمہارے نزدیک ایسا ہے کہ گویا کہ وہ ایک کتاب ہے جسکو تم پڑھ رہے ہو۔

(۲۰) دارمی ص۵۵ میں ہے کہ عَنْ يَزِيْدَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي لَيْلٰى قَالَ اِحْيَاءُ الْحَدِيْثِ مُذَاكَرَتُهُ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ شَدَّادٍ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ كَمْ مِنْ حَدِيْثٍ اَحْيَيْتَهُ فِي صَدْرِي كَانَ قَدْ مَاتَ ترجمہ یزیدؒ سے منقول ہے کہ عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰؒ نے کہا کہ حدیث کا زندہ رکھنا یہ ہے کہ اسمیں گفتگو کیجائے تو ان سے عبداللہ بن شدادؒ نے کہا کہ اللہ تعالےٰ آپ پر رحم کرے بہت سی حدیثیں جو مرگئی تھیں (یعنی میں بھول گیا تھا) آپ نے ان کو میرے سینے میں زندہ کردیا (یعنی یاد کرادیں)

(۲۱) دارمی ص۵۵ میں ہے کہ أخبرنا مروان بن محمد قال سمعت الليث بن سعد يقول تذاكر ابن شهاب ليلة بعد العشاء حديثا وهو جالس متوضئا قال فما زال ذلك مجلسه حتى أصبح قال مروان جعل يتذاكر الحديث

ترجمہ۔ مروان بن محمد کہتے ہیں کہ میں نے لیث بن سعد سے سنا کہتے تھے کہ ابن شہاب نے ایک مرتبہ رات کو ایک حدیث کا ذکر کیا اور وہ وضو کرکے بیٹھے ہوئے تھے تو وہ ان کا جلسہ برابر رہا یہانتک کہ صبح ہوگئی۔ مروان کہتے ہیں کہ وہ برابر حدیث کا ذکر کرتے رہے۔

کتابت احادیث

(۲۲) مسند دارمی مطبوعہ رحمانی ص۶۸ میں ہے کہ عن عبد الله بن عمرو قال أتيت رسول الله صلعم فقال يا رسول الله صلعم إني أريد أن أروي من حديثك فأردت أن أستعين بكتاب يدي مع قلبي إن رأيت ذلك فقال رسول الله صلعم إن كان حديثي ثم استعن بيدك مع قلبك

ترجمہ عبد اللہ بن عمرؓ سے منقول ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاکر کہا یا رسول اللہ میں چاہتا ہوں آپکی حدیثیں (لوگوں سے) بیان کروں۔ اور میں چاہتا ہوں کہ اپنے دل کے ساتھ اپنے ہاتھ کے لکھنے سے بھی مدد لوں اگر آپ اسکو مناسب سمجھیں۔ تو رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ اگر میری حدیث ہو تو اپنے دل کے ساتھ اپنے ہاتھ سے بھی مدد لو۔ (یعنی لکھ لو)

(۲۳) دارمی ص۶۸ میں ہے کہ كتب عمر بن عبد العزيز إلى أبي بكر بن محمد بن عمرو بن حزم أن اكتب إلي بما ثبت عندك من الحديث عن رسول الله صلعم وبحديث عمر فإني قد خشيت دروس العلم وذهابه۔ ترجمہ عمر بن عبد العزیز نے ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم کے پاس لکھ بھیجا کہ تمہارے نزدیک جو کچھ رسول اللہ صلعم کی حدیثیں ثابت ہیں انکو اور عمرؓ کی حدیثوں کو میرے پاس لکھ بھیجو کیونکہ میں ڈرتا ہوں کہ علم مٹ جائے اور جاتا رہے

(۲۴) دارمی ص۶۷ میں ہے کہ عن وهب بن منبه عن أخيه سمع أبا هريرة يقول ليس أحد من أصحاب رسول الله صلعم أكثر حديثا عن النبي صلعم مني إلا ما كان من عبد الله بن عمرو فإنه كان يكتب ولا أكتب

ترجمہ وہب بن منبہ اپنے بھائی سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے ابوہریرہؓ سے سنا کہتے تھے کہ رسول اللہ صلعم کے اصحاب میں مجھ سے زیادہ کسی کو آپکی حدیثیں یاد نہیں تھیں سوا عبد اللہ بن عمرؓ کے کیونکہ

وہ لکھتے تھے اور میں نہیں لکھتا تھا۔

(۲۵) دارمی ص۶۷ میں ہے کہ عن عبد اللہ بن عمرو قال کنت اکتب کل شیء اسمعه من رسول اللہ صلعم ارید حفظه۔ ترجمہ عبداللہ بن عمروؓ کہتے ہیں کہ میں جو کچھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنتا تھا اسکو یاد کرنیکی غرض سے لکھ لیا کرتا تھا۔

(۲۶) دارمی ص۶۹ میں ہے کہ سعید بن جبیر یقول کنت اسیر مع ابن عباس فی طریق مکة لیلا وکان یحدثنی بالحدیث فاکتبه فی واسطة الرحل حتی اصبح فاکتبه۔ ترجمہ سعید بن جبیرؒ کہتے ہیں کہ میں عبداللہ (بن عباسؓ) کے ساتھ مکہ کے راستہ میں رات کو چلتا تھا اور وہ مجھ سے حدیث بیان کرتے تھے تو میں اسکو سواری کے کجاوے کے آگے لکھ لیتا تھا یہانتک کہ جب صبح ہوتی تھی تو اسکو نقل کرتا تھا۔

(۲۷) دارمی ص۶۹ میں ہے کہ کان سفیان یکتب الحدیث باللیل فی الحائط فاذا اصبح نسخه ثم حکه۔ ترجمہ مبارک بن سعید کہتے ہیں کہ سفیانؒ رات کو حدیث دیوار پر لکھ لیا کرتے تھے اور جب صبح ہوتی تھی تو اس کو نقل کر لیتے تھے پھر دیوار کو گھس ڈالتے تھے۔

غرضکہ احادیث قبل مدون ہونے کے اسکی حفاظت کیلئے نہایت درجہ اہتمام کیا جاتا تھا۔ جیسا کہ مذکور ہوا۔ یہ بات فقہ حنفیہ کو کہاں میسر آسکتی تھی بلکہ کسی اور علم کو بھی نہیں۔ اور نیز تصرف سے بچنے کے لئے ایک خاص علم مدون ہوا جس کو علم رجال کہتے ہیں۔ **خلاصہ کلام** یہ ہے کہ جو احادیث مرفوعہ بعد تنقید و جرح تعدیل کے صحیح ثابت ہوں انکے مثل قرآن کے قطعی ہونے میں کیا کلام ہے۔ فہو المراد

فتاوے حدیث کے متعلق۔

(۲۸) اعلام الموقعین مطبوعہ اشرف المطابع جلد ۲ ص۲۷۴ میں ہے کہ اذا صح الحدیث وجب علیه العمل به حجازیا کان او عراقیا او شامیا او مصریا او یمنیا۔ ترجمہ جب کوئی حدیث صحیح ثابت ہو تو اس پر عمل واجب ہے حجازی ہو یا عراقی ہو یا شامی یا مصری ہو یا یمنی (غرضکہ کسی ملک کی ہو)

(۲۹) ہدایہ میں ہے کہ ولو بلغه الحدیث فاعتمد فکذلک عند محمد لان قول الرسول صلی اللہ علیہ وسلم لا ینزل عن قول المفتی۔ ترجمہ اور اگر اسکو حدیث ملے اور اس پر اعتماد کیا تو امام محمدؒ کے نزدیک اسی طرح ہے، اسواسطے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمودہ مفتی کے قول سے کمتر نہیں ہوتا۔ (معیار الحق ص۲۲)

(۳۰) مکتوبات امام ربانی مجدد الف ثانی نقشبندی سرہندیؒ۔ دفتر دوم۔ مکتوبات ۱۹ میں سنت سنیہ کی تابعداری کرنے اور بدعت نامرضیہ سے بچنے اور اسکے مناسب بیان میں میر محب اللہ کیطرف صادر فرمایا۔ حمد صلوٰۃ اور تبلیغ دعوات کے بعد برادر عزیز میر محب اللہ کی خدمت میں یہ فقیر عرض کرتا ہے کہ اس طرف کے فقراء کے احوال و اوضاع حمد کے لائق ہیں۔ اور آپکی سلامتی اور استقامت اللہ تعالیٰ سے مطلوب و مسئول ہے۔ سب سے اعلیٰ نصیحت یہی ہے کہ حضرت سید المرسلینؐ کا دین اور متابعت اختیار کریں۔ سنت سنیہ کو بجا لائیں۔ اور بدعت نامرضیہ سے پرہیز کریں۔ اگرچہ بدعت صبح کی سفیدی کی مانند روشن ہو لیکن در حقیقت اسمیں کوئی روشنی نہیں ہے۔ اور نہ ہی اسمیں کسی بیماری کی دوا اور بیماری کی شفا ہے کیونکہ بدعت دو حال سے خالی نہیں ہے۔ یا سنت کی رافع ہوگی۔ یا رافع سنت سے ساکت ہوگی۔ ساکت ہونیکی صورت میں بالضرور سنت پر زائد ہوگی۔ جو در حقیقت اسکو منسوخ کرنیوالی ہے کیونکہ نص پر زیادتی نص کی ناسخ ہے۔ پس معلوم ہوا کہ بدعت خواہ کسی قسم کی ہو سنت کی رافع اور اسکی نقیض ہوتی ہے اور اسمیں کسی قسم کی خیر اور حسن نہیں۔ ہائے افسوس ان لوگوں نے دین کامل اور اسلام پسندیدہ میں جبکہ نعمت تمام ہو چکی بدعت محدثہ کے حسن ہونے کا کس طرح حکم دیا۔ یہ نہیں جانتے کہ اکمال و اتمام اور رضا کے حاصل ہونیکے بعد دین میں کوئی نیا کام پیدا کرنا حسن سے کوسوں دور ہے۔ فَمَاذَا بَعْدَ الْحَقِّ اِلَّا الضَّلَالُ (حق کے بعد گمراہی ہے) اگر یہ لوگ جانتے کہ دین میں محدثہ امر کو حسن کہنا دین کے کامل نہ ہونے کو مستلزم ہے۔ اور نعمت کے ناتمام رہنے پر دلالت کرتا ہے۔ تو ہرگز اس قسم کے حکم پر دلیری نہ کرتے۔ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا اِنْ نَّسِيْنَا اَوْ اَخْطَاْنَا (یا اللہ تو ہماری بھول چوک پر مواخذہ نہ کر) وَالسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَعَلٰى مَنْ لَّدَيْكُمْ

(۳۱) میزان شعرانی جلد ا منہ میں ہے کہ وَكَانَ الشَّافِعِيُّ يَقُوْلُ الْحَدِيْثُ عَلٰى ظَاهِرِهٖ وَلٰكِنَّهٗ اِذَا احْتَمَلَ عِدَّةَ مَعَانٍ فَاَوْلَاهَا مَا وَافَقَ الظَّاهِرَ۔ ترجمہ امام شافعیؒ فرماتے تھے کہ حدیث اپنے ظاہری معنی پر ہے لیکن جب اسمیں دوسرے معانی کا احتمال پیدا کر دیا جائے تو لائق عمل وہی معنی ہے جو ظاہر ہے۔

محدثین کی تعریف

(۳۲) میزان شعرانی جلد ا منہ میں ہے کہ وَكَانَ يَقُوْلُ اَهْلُ الْحَدِيْثِ فِيْ كُلِّ زَمَانٍ كَالصَّحَابَةِ فِيْ زَمَانِهِمْ وَكَانَ يَقُوْلُ اِذَا رَاَيْتُ صَاحِبَ حَدِيْثٍ فَكَاَنِّيْ رَاَيْتُ اَحَدًا مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلعم ترجمہ (امام شافعیؒ) فرماتے تھے کہ

اہلحدیث کی مثال ہر ایک زمانہ میں ایسی ہے۔ جیسے صحابہؓ اپنے زمانہ میں تھے اور یہ بھی فرماتے تھے کہ جب کسی محدث کو دیکھ لوں تو گویا میں نے ایک صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابیؓ سے دیکھا۔

(۳۳) میزان شعرانی جلد اصفہ میں ہے کہ وَكَانَ اَحْمَدُ بْنُ سُرَيْجٍ يَقُوْلُ اَهْلُ الْحَدِيْثِ اَعْظَمُ دَرَجَةً مِنَ الْفُقَهَاءِ لِاِعْتِنَائِهِمْ بِضَبْطِ الْاُصُوْلِ ترجمہ احمد بن سریج کہتے تھے کہ اہل حدیث کا درجہ فقہاء سے زیادہ ہے کیونکہ انہوں نے اصول شریعت کو محفوظ رکھا۔

(۳۴) مولانا عبدالحی صاحب لکھنوی امام الکلام میں فرماتے ہیں کہ مَنْ نَظَرَ بِنَظْرِ الْاِنْصَافِ وَغَاصَ فِيْ بِحَارِ الْفِقْهِ وَالْاُصُوْلِ مُتَجَنِّبًا عَنِ الْاِعْتِسَافِ يَعْلَمُ عِلْمًا يَقِيْنًا اَنَّ اَكْثَرَ الْمَسَائِلِ الْفَرْعِيَّةِ وَالْاَصْلِيَّةِ الَّتِيْ اخْتَلَفَ الْعُلَمَاءُ فِيْهَا فَمَذْهَبُ الْمُحَدِّثِيْنَ فِيْهَا اَقْوٰى مِنْ مَذَاهِبِ غَيْرِهِمْ وَاِنِّيْ كُلَّمَا اَسِيْرُ فِيْ شُعَبِ الْاِخْتِلَافِ اَجِدُ قَوْلَ الْمُحَدِّثِيْنَ فِيْهِ قَرِيْبًا مِنَ الْاِنْصَافِ فَلِلّٰهِ دَرُّهُمْ وَعَلَيْهِ شُكْرُهُمْ كَيْفَ لَا وَهُمْ وَرَثَةُ النَّبِيِّ صلعم حَقًّا وَنُوَّابُ شَرْعِهٖ صِدْقًا حَشَرَنَا اللّٰهُ فِيْ زُمْرَتِهِمْ وَاَمَاتَنَا عَلٰى حُبِّهِمْ وَسِيْرَتِهِمْ ترجمہ جس نے انصاف کی نظر سے دیکھا ہے اور فقہ واصول کے دریا میں غوطہ لگایا ہے اگر اسمیں کجروی نہیں ہے تو وہ یقینا جانتا ہے کہ اکثر ایسے مسائل فرعیہ واصلیہ جن میں علماء مختلف ہیں محدثین ہی کا مذہب ان میں اور وں کے مذہب سے قوی تر ہے۔ اور میں جہاں تک اختلافی باتوں کو دیکھتا ہوں محدثین ہی کا قول اس میں ٹھیک پاتا ہوں۔ اللہ ہی کے واسطے ہے خوبی انکی اور اسی کے ذمہ ہے جزا انکی کیوں نہوں وہی لوگ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے سچے وارث اور شریعت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کے سچے نواب ہیں۔ اللہ میرا حشر انکے زمرہ میں کرے۔ اور مجھ کو انکی محبت وخصلت پر دنیا سے اٹھاوے (الارشاد ص۱۴۲)

فتاوے متعلق محدثین وکتب احادیث

(۳۵) طحطاوی حنفی شرح درمختار مطبوعہ مصر ص۱۵۱ میں لکھتے ہیں کہ وَعُلَمَاءُ اَهْلِ الْحَدِيْثِ الَّذِيْنَ جَمَعُوْا صِحَاحَ الْاَحَادِيْثِ فِيْ اُمُوْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلعم وَاَقْوَالِهٖ وَاَفْعَالِهٖ وَحَرَكَاتِهٖ وَسَكَنَاتِهٖ وَاَقْوَالِ الصَّحَابَةِ وَالْمُهَاجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ مِثْلُ الْاِمَامِ الْبُخَارِيِّ وَمُسْلِمٍ وَغَيْرِهِمَا مِنَ الثِّقَاتِ الْمَشْهُوْرِيْنَ الَّذِيْنَ اتَّفَقَ اَهْلُ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ عَلٰى صِحَّةِ مَا اَوْرَدُوْا فِيْ كُتُبِهِمْ مِنْ اُمُوْرِ النَّبِيِّ صلعم وَاَصْحَابِهٖ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ ترجمہ

علماء اہلحدیث وہ ہیں کہ جنہوں نے صحیح حدیثیں جمع کیں جو کہ رسول اللہ صلعم کے اخبار میں آئی ہیں اور جو کچھ اقوال اور آپ کے افعال اور آپ کے نشست و برخاست میں آئی ہیں اور صحابہؓ مہاجرینؓ و انصارؓ اور تابعینؒ کے متعلق آئی ہیں جیسے امام بخاری و مسلم اور انکے سوا اور بہت سے مشہور محدثین کہ انکی روایتوں پر جو ان کی کتابوں میں ہیں رسول اللہ صلعم کے احوال ہیں۔ یا صحابہؓ کے متعلق اہل مشرق و مغرب نے بھروسہ کر لیا ہے اور ان کو صحیح مان لیا ہے۔

سوال

ہم لوگ حنفی المذہب کے نزدیک کتب احادیث مسند امام اعظمؒ، موطا امام محمدؒ۔ آثار امام محمدؒ۔ صحیح بخاری، صحیح مسلم۔ ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، مشکوٰۃ۔ بلوغ المرام، مسند امام احمد۔ مؤطا۔ امام مالکؒ۔ دار قطنی۔ دارمی مستند و مسلم ہیں یا نہیں۔ اور مؤلفین کتب مذکورہ اہلسنت سے تھے یا نہیں۔

جواب (۱)

(۳۶) کتب مندرجہ سوال مستند و مسلم عند الحنفیہ ہیں۔ اور مصنفین ان کتب کے اہلسنت والجماعت سے تھے فقط حررہ عبدالحئی لکھنوی

جواب (۲)

(۳۷) کتب مذکورہ کے مصنفین اہلسنت والجماعت سے تھے۔ اور بعض کتابیں ایسی ہیں جن میں صحیح حدیثیں مروی ہیں مثل صحیح بخاری و صحیح مسلم کے۔ اور دیگر کتب میں صحیح و ضعیف دونوں قسم کی روائتیں ہیں۔ فقط واللہ اعلم شیخ محمد بن شیخ حسین عرب مرحوم۔ از ندوہ لکھنو۔

جواب (۳)

(۳۸) تمام محققین اہل سنت والجماعت کے نزدیک یہ سب کتابیں معتبر ہیں۔ ہاں انکے درجہ میں فرق ہے مثل بخاری شریف سب سے زیادہ مستند ہے۔ اُسکے بعد مسلم شریف۔ اسکے بعد ترمذی۔ ابوداؤد نسائی وغیرہ بعض محدثین نے صحیحین کے بعد مؤطا امام مالکؒ کو رکھا ہے۔ بہرحال یہ کتابیں معتبر ہیں۔ اور انکے مصنفین اجلۂ اہلسنت والجماعت میں سے ہیں۔ فقط کتبہ محمد کفایت اللہ غفرلہ مدرس مدرسہ امینیہ دہلی۔

جواب (۴)

(۳۹) یہ کتب احادیث حنفیہ کے نزدیک معتبر اور مستند ہیں یعنی ان کتابوں میں زیادہ تر وہ احادیث ہیں جن کا پایہ اعتبار بہت بلند ہے۔ اگر حنفیہ ان کتابوں کی کسی حدیث پر عمل نہیں کرتے ہیں تو اسکی یہ وجہ ہے کہ اور احادیث ان سے زور دار مانی گئی ہیں جنکی تنقیح ائمہ حدیث نے کر دی ہے۔ ان کتب احادیث کے جامعین اہلسنت والجماعت ہیں۔ اور امت مرحومہ کے مایۂ ناز ہیں۔ فقط کتبہ محمد عبداللہ انصاری ناظم دینیات از علی گڑھ۔

الجواب صحیح کتبہ المذنب عبدالباقی اصلح اللہ تعالیٰ حالہ

جواب مندرجہ ذیل کے سوال میں کچھ فرق ہے۔ وہ یہ کہ زید کہتا ہے کہ کتب احادیث مذکورہ عند الحنفیہ مستند ومسلم ہیں۔ اور انکے مؤلفین اہلسنت سے تھے۔ عمرو کہتا ہے کہ نہ یہ کتابیں مستند ومسلم ہیں اور نہ انکے مؤلفین اہلسنت سے تھے۔ اب دریافت طلب یہ امر ہے کہ ان ہر دو میں سے کس کا قول معتبر ہے۔

جواب (۵)

(۳۰) زید کا قول صحیح ہے۔ عمرو نے درحقیقت کتب مندرجہ سوال ہی پر حملہ نہیں کیا ہے بلکہ ائمہ ثلاثہ امام اعظمؒ و امام مالکؒ و امام احمدؒ و دیگر ائمہ مثل امام محمدؒ و امام بخاری وغیرہم رضی اللہ عنہم کو دائرہ سنیت سے نکالکر خود جماعت اہلسنت سے خارج ہو گیا۔ جب بھی اکابر دین عمرو کے نزدیک سنی نہ رہے جنکی بابرکت ذاتوں کی بدولت سنت کی بنیاد پڑی اور کرۂ ارض میں اسکا شیوع ہوا تو پھر کیا ایران کے روافض اور قادیان کا طائفہ طاغیہ اور سقط کے خوارج اور بنارس و متھرا کے پنڈت و سادھو سنی قرار پاوینگے اور جب انہیں کی کتابیں مستند ومسلم نہ رہیں تو پھر کاشی و بنارس کی پستکیں مستند ومسلم ہوں گی۔ عمرو کو قرآن پاک کی یہ آیت سنا دی جاوے کہ ومن یتبع[ف] غیر سبیل المومنین نولہ ماتولی ونصلہ جہنم وساءت مصیرا۔ اسپر بھی اگر باز نہ آوے تو پھر اسکے لئے وہی ٹھکانا ہے جس کا ذکر اس آیت کریمہ میں ہے۔ فقط کتبہ العبد المسکین معین الدین الاجمیری کان اللہ لہ ناظم انجمن جمعیۃ انوار خواجہ صدر مدرس دار العلوم معینیہ عثمانیہ اجمیر۔ ھذا ھو الحق

الجواب صحیح محمد عبدالمجید عفی عنہ ۔ الجواب صواب عبدالحی عفی عنہ

صح الجواب واللہ اعلم بالصواب حامد حسین عفی عنہ

واقعی ان جوابات کے متعلق کس کو کلام ہے۔ مگر مولانا مولوی عزیز الرحمن صاحب مفتی دیوبند کا مشرب ہی نرالا ہے۔ آپ کا جواب سب علماء کے خلاف ہے۔

جواب[۵]

کتب مذکورہ میں ہر ایک قسم کی احادیث ہیں۔ نہ تمام صحیح ہیں نہ تمام ضعیف۔ اور نہ تمام معمول بہا ہیں نہ غیر معمول بہا (بیشک اور اکثر مؤلفین کتب مذکورہ شافعی المذہب ہیں۔ پس حنفی المذہب کو اپنے مذہب کی فقہ کی کتابیں معمول بہا بنانی چاہئیں اور مسائل فقہیہ پر عمل کرنا چاہئے۔ فقط کتبہ عزیز الرحمن عفی عنہ مفتی دار العلوم دیوبند

مجیب صاحب چونکہ حنفی ہیں۔ یقین کرتا ہوں کہ تمام مسائل کتب فقہ پر جو ذیل کے حصہ اول میں درج کئے جاتے ہیں خود تو ضرور عامل ہونگے۔

اسی طرح پر لکھی ہوئی ہے

۵؎ یہ پوچھو تو حنفیت کی جھلک اور تقلید کی بھی اسی جواب میں پائی جاتی ہے۔ ۱۲

ف: صحیح یوں ہے ومن یتبع غیر سبیل المومنین الآیۃ (راز)

حصہ اوّل

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ وکفٰی والصلوٰۃ والسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ

بعد حمد و صلوٰۃ کے اسقدر عرض کر دینا مناسب خیال کرتا ہوں کہ ہمارے حنفی بھائی مسائل فقہیہ کے متعلق کہا کرتے ہیں کہ ہمارا کوئی مسئلہ قرآن و حدیث کے خلاف نہیں ہے۔ بلکہ قرآن و حدیث کا ہی مغز و عطر ہے۔ اسلئے (۶۱۹) مسائل مندرجہ ذیل حصہ اول ہدیۂ ناظرین کرکے انصاف کا خواستگار ہوں کہ واقعی یہ مسائل قرآن و حدیث کے مغز و عطر ہیں یا کیا۔ اور جن کتب فقہیہ مترجمہ کا ان ہر دو حصوں میں اقتباس لیا گیا ہے۔ انکا مطبع و سنہ طبع قلمبند کئے دیتا ہوں تاکہ ناظرین کو اصل کتاب؎ سے مقابلہ کرنے میں آسانی ہو۔

نام کتاب	نام مطبع	کونسی بار طبع ہوئی	نام کتاب	نام مطبع	کونسی بار طبع ہوئی
عین الہدایہ ترجمہ ہدایہ	نولکشور	بار اول سنہ ۱۸۹۶ء	صلوٰۃ الرحمن ترجمہ منیۃ المصلی	مصطفائی لاہور	سنہ ۱۸۶۵ء
نور الہدایہ ترجمہ شرح وقایہ	مجیدی کانپور	سنہ ۱۹۱۴ء	کشف الحاجۃ ترجمہ مالا بدمنہ	نولکشور	سنہ ۱۸۸۴ء
غایۃ الاوطار ترجمہ در مختار	نولکشور	بار چہارم سنہ ۱۹۰۰ء	بہشتی زیور حصہ اول	بلالی ساڈھورہ	۔
فتاوی ہندیہ ترجمہ فتاوی عالمگیری اول	"	بار دوم سنہ ۱۸۹۹ء	" حصہ دوم و حصہ سوم	رزاقی کانپور	۔
حصہ دوم و حصہ سوم و حصہ چہارم	"	سنہ ۱۸۹۹ء سنہ ۱۹۰۰ء	" حصہ چہارم	عمدۃ المطابع	۔
احسن المسائل ترجمہ کنز الدقائق	مجتبائی دہلی	بار سوم سنہ ۱۹۰۰ء	" حصہ ششم	بلالی ساڈھورہ	۔
ضروری ترجمہ قدوری	ایضاً	بار دوم سنہ ۱۹۰۰ء	" حصہ نہم و حصہ یازدہم	"	۔

؎ حوالہ تلاش کرنے والے حضرات ان ہی کتابوں کو سامنے رکھیں۔ (راز)

ضروری گذارش

اوّل - سبب تالیف میں بحث گذارش کر چکا ہوں کہ جن کتب فقہیہ کا ترجمہ اُردو میں ہو گیا ہے ان سے مسائل اخذ کر کے دو حصوں میں تقسیم کرتا ہوں چونکہ تراجم غیر مشہور تھے اور بعض کتب کے متعدد ترجمے بھی ہو چکے تھے اسلئے مناسب یہی معلوم ہوا کہ اصل کتب مشہورہ (یعنی ہدایہ - شرح وقایہ منیہ کنز عالمگیری - در مختار) کے حوالہ پر ہی اکتفا کیا جائے - ناظرین مطلع رہیں اور مغالطہ میں نہ پڑیں -

دوم - مسائل مندرجہ ہر دو حصص ترجمہ متون اور شروح سے اخذ کئے گئے ہیں -

سوم - حتی الامکان الفاظ کا التزام کیا گیا ہے لیکن بچند وجوہ - وجہ اوّل متعدد کتب سے اقتباس کرنا ، وجہ دوم عبارات غیر عام فہم کو عام فہم کرنا ، وجہ سوم عبارات طویلہ کو مختصر کرنا - ان ہر سہ وجوہات کو مدنظر رکھکر الفاظ کا التزام غیر ممکن سا تھا - اسلئے نہ ہو سکا -

باوجود اسقدر اہتمام کے بشریت کے سبب سے کوئی غلطی یا سہو سرزد ہو جائے تو اُسکی اصلاح فرمائیں -

وَاِنْ تَعْفُوْا وَتَصْفَحُوْا وَتَغْفِرُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ؕ

تنبیہہ

قبل اسکے کہ مسائل مرقوم ہوں - انکے متعلقات کتاب الشتی کے ذیل میں بہ ترتیب ابواب اندرج کئے جاتے ہیں

کتاب الشتی

باب حضرت ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ کے حیلوں کے بیان میں

تنبیہہ

(آپ حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے اُستاد الاستاد ہیں - آپکے محامد و تعریف میں ایک جم غفیر رطب اللسان ہے اور فی الواقع آپ ایسے ہی تھے - مگر کتب فقہ میں آپکے متعلق جو کچھ نقشہ دکھایا گیا ہے وہ قابل ملاحظہ ہے -

(۱) آپ جب سو جاتے تو خادم سے فرماتے کہ جو شخص گھر میں آپکی اجازت مانگے تو کہنا کہ یہاں نہیں ہیں اور یہ مراد لینا کہ جہاں تو کھڑا ہے وہاں کھڑے نہیں ہیں - عالمگیری جلد ۴ صفحہ ۱۰۹۵ و ہدایہ جلد ۴ صفحہ ۸۶۸

(۲) جو شخص آپ سے ملنا چاہتا اور آپکو ملنا منظور نہ ہوتا تو تکیہ وغیرہ پر سوار ہو جاتے اور خادم سے کہتے کہ کہدے وہ تو سوار ہو گئے - عالمگیری جلد ۴ صفحہ ۱۰۹۵ و ہدایہ جلد ۴ صفحہ ۸۶۸

(۳) جو شخص آپ سے کوئی چیز مستعار مانگتا اور آپکو دینی نہ ہوتی تو ہاتھ زمین پر رکھکر فرماتے کہ یہاں نہیں ہے - عالمگیری جلد ۴ صفحہ ۱۰۹۵ و ہدایہ جلد ۴ صفحہ ۸۶۸)

کتب مندرجہ نقشہ سے مراد انکے تراجم ہیں

باب حضرت امام ابو حنیفہ رحمتہ اللہ علیہ کے مناقب کے بیان میں

تنبیہہ

(لوگوں نے اس معاملہ میں افراط و تفریط سے کام لیا ہے کسی نے تو انتہائی افراط میں یہاں تک غلو کیا کہ آپکی مدح میں احادیث وضع کر لیں کسی نے دو درجہ یہاں تک تفریط کی کہ بہت سے گندے مسائل وضع کر کے آپکے ذمے لگا دیئے۔ اسلئے وہ حالات درج کرنا چاہتا ہوں کہ جو افراط و تفریط سے محفوظ ہوں اسکو جناب امامؒ کی کسر شان پر محمول نہ فرمائیں ورنہ میرے نزدیک تو آپ اس سے کہیں بڑھ کر ہیں جیسا کہ امام ذہبیؒ نے اپنی کتاب تذکرۃ الحفاظ مطبوعہ دائرۃ المعارف ص۱۵۱ میں نقل فرمایا ہے۔ اَبُوْحَنِیْفَةَ الْاِمَامُ الْاَعْظَمُ فَقِیْهُ الْعِرَاقِ کَانَ اِمَامًا وَرِعًا عَالِمًا عَامِلًا مُتَعَبِّدًا کَبِیْرَ الشَّانِ قَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ اَفْقَهُ النَّاسِ وَقَالَ الشَّافِعِیُّ النَّاسُ فِی الْفِقْهِ عِيَالٌ عَلٰى اَبِیْ حَنِیْفَةَ وَقَالَ یَزِیْدُ مَا رَاَیْتُ اَحَدًا اَوْرَعَ وَلَا اَعْقَلَ مِنْ اَبِیْ حَنِیْفَةَ

ترجمہ حضرت ابو حنیفہؒ بڑے امام ہیں عراق کے فقیہ ہیں۔ آپ امام تھے، پارسا تھے، عالم تھے عامل تھے، عبادت کرنیوالے تھے۔ بڑی شان والے تھے۔ ابن مبارکؒ نے کہا بڑے فقیہ تھے لوگوں میں۔ امام شافعیؒ نے فرمایا کہ لوگ عیال تھے فقہ میں ابو حنیفہؒ کے۔ کہا یزید نے کہ نہیں دیکھا میں نے کسی کو زیادہ پارسا اور عقل والا امام ابو حنیفہؒ سے۔)

(۴) حدیث:۔ آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ ابو حنیفہؒ میری امت کا چراغ ہے (درمختار جلد ۱ ص۲۲) ملا علی قاری حنفیؒ اس حدیث کے متعلق اپنی کتاب موضوعات کبیر مطبوعہ صدیقی لاہور ص۲۷ میں فرماتے ہیں:۔ مَوْضُوْعٌ بِاتِّفَاقِ الْمُحَدِّثِیْنَ۔ یہ حدیث باتفاق محدثین موضوع ہے)

(۵) حدیث:۔ آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ تمام نبی میرے سبب سے فخر کرتے ہیں اور میں ابو حنیفہؒ کے سبب سے فخر کرتا ہوں۔ درمختار جلد ۱ ص۲۳)

(۶) جرجانی سے مروی ہے کہ اگر امت موسیٰؑ اور عیسیٰؑ میں ابو حنیفہؒ جیسے عالم ہوتے تو وہ لوگ یہودی اور نصرانی نہ ہوتے۔ درمختار جلد ۱ ص۲۳ (ان دونوں حدیثوں کے متعلق وہی لکھ دینا کافی ہے جو مولانا عبد الحی صاحبؒ اپنے رسالہ تحفۃ السادۃ مطبوعہ مجتبائی لکھنؤ ص۱۹ میں تحریر فرماتے ہیں کہ قسم ششم وہ لوگ ہیں جنکو تعصب نے ہی اور تجدد تقلیدی نے حدیث وضع کرنے پر آمادہ کیا ہے جیسے کہ مامون ہروی۔ اس نے حدیثیں امام شافعیؒ کی مذمت اور امام ابو حنیفہؒ کی مدح میں بنائی ہیں۔)

(۷) امام ابو حنیفہؒ نے سو بار اللہ کو خواب میں دیکھا درمختار جلد ۱ ص۲۷ (فتاوی قاضی خاں جلد چہارم)

تہ مندرجہ نقد سے انکے تراجم مراد ہیں

(فصل التسبیح والتسلیم میں لکھا ہے کہ جو شخص یہ کہے، کہ میں نے اللہ کو خواب میں دیکھا تو وہ شخص اور بتوں کی پوجا کرنے والا برابر ہے۔) (یہ دونوں متضاد قول قابل غور ہیں؟)

(۸) امامؒ نے اپنے آخر حج میں کعبہ شریف کے خادموں سے ایک رات داخل ہونے کی اجازت لی تو کھڑے ہوئے نماز میں بیت اللہ کے دو ستونوں کے درمیان داہنے پاؤں پر اور بایاں پاؤں داہنے کی پشت پر رکھا۔ یہانتک کہ آدھا قرآن ختم کیا۔ پھر رکوع اور سجدہ کیا۔ پھر کھڑے ہوئے بائیں پاؤں پر اور داہنا پاؤں اسکی پشت پر رکھا۔ یہانتک کہ قرآن کو ختم کیا۔ پھر جب سلام پھیرا تو روئے اور مناجات کی اپنے رب سے اور کہا الٰہی تیرے اس بندہ ضعیف نے تیری عبادت نہیں کی جیسی تجکو لائق ہے لیکن تجکو جانا جیسے کہ تیرے جاننے کا حق ہے۔ تو اسکی خدمت کے نقصان کو اس کے کمال معرفت کے سبب بخش دے۔ یعنی کمال عرفان کو نقصان خدمت کا کفارہ کر۔ تو بیت اللہ کے ایک جانب سے آواز غیبی آئی کہا اے ابو حنیفہؒ تو نے ہمکو جانا جیسا کہ حق معرفت تھا اور البتہ تو نے ہماری خدمت کی تو خوب ہی خدمت کی۔ اور ہم نے تجکو بخشا۔ اور اسکو بخشا جو تیرے تابع ہوا ان لوگوں میں سے جو تیرے مذہب پر ہیں قیامت تک۔ درمختار جلد ۱ صلا۲)

(ایسی باتوں سے جب لوگوں کو بخشش کا ٹیکہ مل گیا تو پھر عمل کی ضرورت کیوں سمجھیں گے۔)

(۹) حضرت ثابتؒ اپنے بیٹے امام ابو حنیفہؒ کو حضرت علیؓ کے پاس لیگئے اور دعا کروائی۔ درمختار جلد ۱ ص۲ (یہ امر حضرت علیؓ کا سنہ ۴۰ھ میں وفات پانا اور امام ابو حنیفہؒ کا سنہ ۸۰ھ میں پیدا ہونا مسلمہ ہے مگر مولف تہذیب کی تاریخ دانی اور صحت روایت کا نمونہ ہے)

(۱۰) حضرت عیسیٰ نازل ہو کر امام ابو حنیفہؒ کے مذہب پر حکم کریں گے۔ درمختار جلد ۱ ص۲۴ (آنحضرت صلعم تو یہ فرمائیں کہ کسی نبی کا رتبہ مجھ سے مت گھٹاؤ۔ مگر ان لوگوں نے حضرت عیسیٰ کو امام کا مقلد بنادیا۔ ع ببین تفاوت رہ از کجاست تا بہ کجا)

(۱۱) حضرت خضرؑ نے امام ابو حنیفہؒ سے تیس برس میں علم حاصل کیا۔ پھر حضرت خضرؑ سے امام قشیریؒ نے تین برس میں حاصل کر کے ہزار کتابیں تصنیف کیں۔ پھر انکو صندوق میں بند کر کے جیحوں میں امانت رکھا۔ حضرت عیسیٰ ان کتابوں کو نکال کر عمل کریں گے۔ درمختار جلد ۱ ص۲۴ اس کے جواب میں ملا علی قاریؒ حنفی کا قول قطع نظر جاہلوں کا فرط تعصب اور عناد سے کچھ نہیں مگر ابو حنیفہؒ کی تفضیل۔ اگرچہ بے اصل چیز سے ہو۔ گو وہ کلام مؤدی الی الکفر ہو۔ درمختار جلد ۱ ص۲۲) کافی ہے۔)

کتب مندرجہ فقہ سے مراد انکے تراجم ہیں۔

باب فقہاء حنفیہ کے بیان میں

(۱۲) امام ابو یوسفؒ قاضی تھے۔ بعضوں نے آپکو سخت سست لکھا ہے۔ مقدمہ عالمگیری جلد ا صفحہ ۵
(۱۳) امام حسن بن زیاد محدثین کے نزدیک متروک الحدیث ہے اور ضعیف ہے، مقدمہ عالمگیری جلد ا صفحہ ۵
(۱۴) محمود بن عمر زمخشری مؤلف تفسیر کشاف معتزلی تھے۔ مقدمہ عالمگیری جلد ا صفحہ ۶
(۱۵) ناصر بن عبد السید معتزلی حنفی تھے۔ مقدمہ عالمگیری جلد ا صفحہ ۷
(۱۶) مختار بن محمود مؤلف قنیۃ المنیہ معتزلی حنفی تھے۔ مقدمہ عالمگیری جلد ا صفحہ ۹ و صفحہ ۱۲۵ ہدایہ جلد ا صفحہ ۹۰۳
(۱۷) امام زاہدی معتزلی تھے اور فروع میں حنفی تھے، — درمختار جلد ا صفحہ ۱۲
(۱۸) معتزلہ فروع میں حنفی ہیں۔ درمختار جلد ا صفحہ ۹۵ (سنیہ کا نکاح معتزلی سے جائز نہیں اسلئے کہ وہ کافر ہیں۔ درمختار جلد ۲ صفحہ ۱۵)۔ (غور کی ضرورت ہے)

باب متعلق اختلاف اقوال

(۱۹) شعر فلعنۃ ربنا اعداد رمل علی من رد قول ابی حنیفۃ
(ترجمہ ۔ لعنت ہو ہمارے رب کی بقدر شمار ریت کے اس شخص پر کہ جو ابو حنیفہؒ کے قول کو رد کرے یعنی قبول نہ کرے۔ درمختار
(۲۰) صاحبین یعنی امام ابو حنیفہؒ کے شاگرد امام محمدؒ و ابو یوسفؒ نے دو ثلث سے زیادہ مسائل میں امام ابو حنیفہؒ کا خلاف کیا ہے۔ درمختار جلد ا صفحہ ۲۲)
(۲۱) امام ابو حنیفہؒ کا کوئی قول اس قسم کا نہیں کہ جسکی دلیل قرآن و حدیث سے ہو۔ شرح وقایہ صفحہ ۱۱
(۲۲) جب صاحبین (ابو یوسفؒ و محمدؒ) اور ابو حنیفہؒ باہم مختلف ہوں تو ابو حنیفہؒ کے قول پر فتوی ہوگا۔ اگرچہ دوسرے کی دلیل قوی ہو۔ پھر ابو یوسفؒ کے قول پر پھر محمدؒ کے قول پر پھر حسنؒ بن زیاد کے قول پر۔ درمختار جلد ا صفحہ ۲۹ و صفحہ ۱۶۹ و مقدمہ عالمگیری جلد ا صفحہ ۱۱ و مقدمہ ہدایہ جلد ا صفحہ ۹۵ و صفحہ ۱۰۳
(۲۳) جب طرفین (ابو حنیفہؒ و محمدؒ) و ابو یوسفؒ مختلف ہوں تو ابو یوسفؒ کے قول کو لیں گے بسبب آسانی کے
(۲۴) جسکو اہلیت نظر ہے اسپر مطلقا ابو حنیفہؒ کے قول پر فتوی دینا واجب نہیں ہے۔ مقدمہ ہدایہ جلد ا صفحہ ۱۰۴
(۲۵) عبادات میں ابو حنیفہؒ کے قول پر اور وقف و قضا میں ابو یوسفؒ کے قول پر فتوی دیا جاوے۔ درمختار جلد ۲ صفحہ ۵۶۹ و ہدایہ جلد ا صفحہ ۱۰۱ و مقدمہ عالمگیری جلد ا صفحہ ۱۲۶)
(۲۶) سترہ مسائل میں امام زفرؒ کے قول پر فتوی ہے۔ مقدمہ عالمگیری جلد ا صفحہ ۱۲۱
(۲۷) سوا مجتہد کے کسی کو لائق نہیں کہ مسائل اختلافیہ میں جس کا قول چاہے اختیار کرے۔ شرح وقایہ صفحہ ۲۶
(۲۸) جب باہم اختلاف ہو تو جس پر عمل آسان ہو یا جو قوی ہو اسپر عمل کرے اور تمیز اسکی ہر زمانہ میں

کتب مندرجہ نقشے مراد ان کے تراجم ہیں

صاحب علم کرسکتے ہیں۔ مقدمہ ہدایہ جلد ۱ صفحہ ۹۴ و مقدمہ عالمگیری جلد ۱ صفحہ ۱۱۶

(۲۹) قوت دلیل کو سمجھنا مجتہد ہی کا کام ہے۔ درمختار جلد ۲ صفحہ ۵۲

(۳۰) جب صاحبین اور امام باہم مختلف ہوں تو مفتی مختار ہے۔ درمختار جلد ۱ صفحہ ۲۹ و مقدمہ عالمگیری جلد ۱ صفحہ ۱۱۶

(ان اقوال کو مدنظر رکھکر انصاف سے فرمائیں کہ مفتی کی کیا تعریف ہے)

(۳۱) امام ابوحنیفہؒ و صاحبینؒ کا قول صحیح حدیث کے خلاف ہو تو اپنے ائمہ کے قول پر عمل ہوگا حدیث پر نہیں۔ مقدمہ ہدایہ جلد ۱ صفحہ ۱۱ (کیا ہی انصاف ہے)

(۳۲) فتویٰ طلب کرنیوالا پوچھے کہ اس مسئلہ میں شافعیؒ کا کیا قول ہے تو مفتی جواب میں ابوحنیفہؒ کا قول بیان کرے۔ درمختار جلد ۲ صفحہ ۲۲۴ (دیانتداری کا تقاضا بھی یہی ہے)

(۳۳) ہمارا مذہب حق ہے، دوسرے کا مذہب خطا۔ درمختار جلد ۱ صفحہ ۱۸ و جلد ۲ صفحہ ۲۲۴

(یہ سارے کرشمے تقلید کے ہیں)

باب متعلق تقلید و اجتہاد

(۳۴) اگرچہ مفتی نے خطا کی ہو جب بھی عامی کو اسکی تقلید لازم ہے۔ شرح وقایہ صفحہ ۱۲ (دلیل کیا)

(۳۵) اجماع ہے عوام کیلئے کہ تقلید صحابہ کی ائمہ کے مقابلہ میں کیجائے۔ شرح وقایہ صفحہ ۱۲ (کیا ہی انصاف ہے)

(۳۶) مفتی مجتہد ہی ہو۔ مقدمہ ہدایہ جلد ۱ صفحہ ۹۹ (جبکہ مجتہد مقلد نہیں ہوتا تو پھر مقلد مفتی کیسے)

(۳۷) ایک مجتہد دوسرے مجتہد کی تقلید نہیں کرسکتا بلکہ اسکو حرام ہے۔ درمختار جلد ۱ صفحہ ۲۲ و مقدمہ عالمگیری جلد ۱ صفحہ ۲۲ اور مقدمہ ہدایہ جلد ۱ صفحہ ۹ (کیوں اگر مذموم ہے تو ہر ایک کے لئے حرام ہے، خواہ مجتہد ہو یا نہ ہو۔ اور اگر محمود ہے تو تقلید سے غیر مجتہد کو کیوں مستثنیٰ کیا جاتا ہے)

باب متعلق فقہ

(۳۸) فقہ کا کھیت عبداللہ بن مسعودؓ نے بویا۔ علقمہؒ نے سینچا۔ ابراہیم نخعیؒ نے کاٹا، حمادؒ نے بھوسی جدا کی۔ ابوحنیفہؒ نے پیسا۔ ابویوسفؒ نے گوندھا۔ محمدؒ نے روٹیاں پکائیں اور سب کھانیوالے ہیں۔

(۳۹) امام ابوحنیفہؒ شاگردوں سے خوب ردوبدل کرتے یہانتک کہ مہینہ مہینہ بھر گذر جاتا۔ جب محقق ہو جاتا تو ابویوسفؒ لکھ لیتے۔ درمختار جلد ۱ صفحہ ۲۹ (پھر اختلاف کیوں)

(۴۰) فقہ کا سیکھنا افضل ہے باقی قرآن کے سیکھنے سے۔ درمختار جلد ۱ صفحہ ۱۳ اور عالمگیری جلد ۴ صفحہ ۳۵۹

(۴۱) پورے قرآن پڑھنے سے فقہ پڑھنا افضل ہے۔ عالمگیری جلد ۴ صفحہ ۳۵۹

کتاب درمختار باذن نبویؐ تالیف ہوئی۔ درمختار جلد ۱ صفحہ ۵ (درمختار کی بابت لکھا ہے کہ

کتب مندرجہ فقہ سے مراد ان کے تراجم ہیں

یہ بوجہ ایجاز قابل افتاء نہیں۔ مقدمہ ہدایہ جلد ۱ ص ۱۰۱)

(۴۳) خواب میں آنحضرت صلعم نے اپنی زبان ماتن کے منہ میں داخل کی اُس کے بعد تالیف اس متن کی شروع کی۔ درمختار جلد ۱ ص ۸

(۴۴) درمختار کی اسناد آنحضرت صلعم کے واسطے سے اللہ تک پہونچی ہے۔ درمختار جلد ۱ ص ۹ (ایک مسئلہ کی سند تک بھی تو امام صاحب تک نہیں پہونچی ہے اللہ تک فرضی پہونچ گئی گویا اسی موقع پر کسی شاعر نے کہا ہے ؎ تو کار زمین را نکو ساختی که بر آسمان نیز پرداختی)

(۴۵) مصنف درمختار کے اُستاد کا نام عبدالنبی تھا۔ درمختار جلد ۱ ص ۹ (عبدالنبی وغیرہ نام رکھنا ظاہر کفر ہے۔ مقدمہ ہدایہ جلد ۱ ص ۵)

(۴۶) فتاوی عالمگیری بانصرام شیخ نظام صاحب بہمراہی جماعت عظیم جنکی تعداد کمتر پانسو ہے اتمام کو پہونچا۔ مقدمہ عالمگیری جلد ۱ ص ۱۹ (اس مجموعہ کے عطر کی مہک عنقریب آنیوالی ہے) (اس فتاوی عالمگیری کے متعلق مولوی عبدالہادی صاحب لکھنوی ایک استفتاء موصوفہ ۲۱ صفر ۱۳۳۷ھ کے جواب میں تحریر فرماتے ہیں کہ فتاوی عالمگیری کسی ایک شخص کی تصنیف نہیں ہے اور مصنفین کا پتہ کامل طریقہ سے نہیں چلتا ہے۔ اس لئے اُسکی سندیں بھی مجہول ہیں۔)

باب متعلق عقائد

(۴۷) ایمان اہل آسمان و اہل زمین کا بڑھتا ہے نہ گھٹتا ہے۔ مقدمہ ہدایہ جلد ۱ ص ۲۰

(۴۸) مومن ایمان اور توحید میں برابر ہیں۔ مقدمہ ہدایہ جلد ۱ ص ۲۱ (معاذ اللہ انبیاء اور ادنی درجہ کے ایمان والے کا ایمان اور توحید کیسے برابر ہو سکتی ہے۔ کجا نبی کجا ادنی امتی ع چہ نسبت خاک را با عالم پاک)

۵۰ ایمان ہر ایک مومن کا ان کے مدارج و عمل و عقیدہ کے موافق کم و زیادہ ہوتا ہے۔ قرآن مجید سورہ آل عمران رکوع ۱۸ آیۃ ۱ اور سورہ توبہ رکوع ۱۶ آیۃ ۲ اور سورہ کہف رکوع ۲ آیۃ ۱ اور سورہ مریم رکوع ۵ آیۃ ۱۱ ۱۰ اور سورہ احزاب رکوع ۳ آیۃ ۲ اور سورہ محمد رکوع ۲ آیۃ ۶ اور سورہ فتح رکوع ۱ آیۃ ۴ وغیرہ میں ہے نیز احادیث صحاح وغیرہ صحاح میں بکثرت موجود ہیں غرض قرآن و حدیث سے یہ مسئلہ بالکل خلاف ہے

(۴۹) مسلمان فاسق تمام فرشتوں سے افضل ہے۔ درمختار جلد ۱ ص ۲۲۵

(۵۰) جو اہل قبلہ صحابہؓ کو گالی دینا جائز سمجھے وہ کافر نہیں۔ (الصاف) درمختار جلد ۱ ص ۲۶۱

(۵۱) جو اللہ کی صفات اور دیدار کے منکر ہیں وہ کافر نہیں۔ درمختار جلد ۱ ص ۲۶۱ (نہ معلوم پھر کافر کون ہونگے)

(۵۲) حدیث مشہور کا منکر بقول صحیح کافر نہیں۔ درمختار جلد ۲ ص ۵۱۳

کتاب الطہارات

باب متعلق وضو

(۵۳) طہارت میں نیت شرط نہیں۔ درمختار جلد ۱ ص ۳۷ و منیۃ المصلی ص ۲۲

کتب مندرجہ فقہ سے مراد ان کے تراجم ہیں

(۵۴) بلا نیت وضو سے نماز ادا ہو جائے گی۔ درمختار جلد ۱ صـ۲۹ ومنیۃ صـ۲۲

(۵۵) بے ترتیب وضو کرے (پہلے پاؤں دھوئے پھر منہ پھر کلی وغیرہ) تو جائز ہے ہدایہ جلد ۱ صـ۲۵ وبہشتی زیور حصہ ۱ صـ۵۷

(۵۶) اعضائے وضو پر کیچڑ کا گوند لگا ہوا پانی اسکے نیچے نہ پہونچے تو وضو جائز ہے عالمگیری جلد ۱ صـ۵

(۵۷) جس پر بارش کا پانی گرا یا بہتی نہر میں داخل ہوا تو وضو ہو گیا۔ عالمگیری جلد ۱ صـ۵ ہدایہ جلد ۱ صـ۶

(۵۸) سر کا مسح بھول گیا اور سر پر پانی پڑ گیا تو مسح ہو گیا۔ شرح وقایہ صـ۶۲

(۵۹) سر کو منہ کے ساتھ دھو لیا تو مسح سر کی ضرورت نہیں۔ عالمگیری جلد ۱ صـ۶

(۶۰) وضو میں کوئی عضو دھونا بھول جائے تو بایاں پیر دھو لے تو وضو درست ہے (مارے گھٹنے پھوڑے آنکھ) ہدایہ جلد ۱ صـ۵۵ وبہشتی گوہر صـ۱۷

(۶۱) مستحب ہے سورہ انا انزلنا کا پڑھنا وضو کے بعد شارع نے اس پر بہت ثواب ذکر کیا ہے۔ درمختار جلد ۱ صـ۶۳

(۶۲) کپڑوں پر وضو کا پانی نہ گرنے دے۔ عالمگیری جلد ۱ صـ۱

(۶۳) نبیذ تمر یعنی بھیگے ہوئے چھوارے کا پانی جو شیریں ہو گیا ہو تو اس سے وضو جائز ہے۔ درمختار جلد ۱ صـ۱۴۳ وعالمگیری جلد ۱ صـ۱۲ وہدایہ جلد ۱ صـ۵۵

(۶۴) نبیذ تھوڑا پکا ہوا ہو اگرچہ نشہ آنے ہو تب بھی وضو جائز ہے اور یہی اصح ہے۔ عالمگیری جلد ۱ صـ۲۵

(۶۵) انگور کے پانی مقطر سے وضو جائز ہے۔ ہدایہ جلد ۱ صـ۱

(۶۶) چنا یا باقلا پانی میں بھگو دیا گیا اور پانی کا رنگ یا بو یا مزہ بدل گیا تو وضو جائز ہے ہدایہ جلد ۱ صـ۲

باب متعلق مسواک

(۶۷) مسواک لیٹ کر کرنے سے تلی بڑھ جاتی ہے۔ درمختار جلد ۱ صـ۵۳

(۶۸) مسواک کو مٹھی بھر پکڑنے سے بواسیر پیدا ہوتی ہے۔ درمختار جلد ۱ صـ۵۳

(۶۹) مسواک کو چوسنے سے آدمی اندھا ہو جاتا ہے۔ درمختار جلد ۱ صـ۵۳

(۷۰) مسواک کر کے نہ دھونے سے شیطان مسواک کرتا ہے۔ درمختار جلد ۱ صـ۵۳

(۷۱) مسواک ایک بالشت سے زیادہ لمبی رکھنے سے شیطان سوار ہوتا ہے۔ درمختار جلد ۱ صـ۵۳

(۷۲) مسواک پڑی رکھنے سے جنون کا خوف ہے۔ درمختار جلد ۱ صـ۵۳

کتب مندرجہ نقرہ سے مراد ان کے تراجم ہیں۔

باب بیان میں اُن چیزوں کے جن سے وضو نہیں ٹوٹتا

(۷۳) باہم ننگے، مرد اور عورت کی شرمگاہیں مل جانے سے وضو نہیں ٹوٹتا (محمدؒ) درمختار جلد ۱ ص ۶۹ و عالمگیری جلد ۱ ص ۱۶ وہدایہ جلد ۱ ص ۴۷ و شرح وقایہ ص ۲۷ و منیۃ المصلی ص ۴۷

(۷۴) اُنگلی مقعد میں داخل کی اگر خشک نکلی تو وضو نہیں ٹوٹتا ۔ درمختار جلد ۱ ص ۰

(۷۵) مرد عورت کو اور عورت مرد کو مساس کرے تو وضو فاسد نہیں ہوتا ۔ عالمگیری جلد ۱ ص ۱۲

(۷۶) اپنے ذکر کو یا دوسرے کے ذکر کو پکڑنے سے وضو نہیں ٹوٹتا ۔ عالمگیری جلد ۱ ص ۱۶

(۷۷) زندہ یا مردہ جانور یا کم عمر لڑکی سے جماع کیا تو وضو نہیں ٹوٹتا ۔ عالمگیری جلد ۱ ص ۵۳

باب بیان میں اُن چیزوں کے کہ جن سے وضو ٹوٹ جاتا ہے یا جو مستحب ہیں

(۷۸) اگر آنکھیں اُٹھی ہوں اور کھٹکتی ہوں تو آنسو نکلنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے ۔ بہشتی زیور حصہ ۱ ص ۶۳

(۷۹) جھوٹ بولنے اور غیبت کرنے اور شعر خوانی کے بعد اور عالموں کے اختلاف سے بچنے کی غرض سے وضو کرنا مستحب ہے ۔ درمختار جلد ۱ ص ۷۰ ہدایہ جلد ۱ ص ۳۲

باب بیان میں اُن چیزوں کے کہ جن سے غسل لازم نہیں ہوتا

(۸۰) جماع کے بعد غسل کرے اور پھر مرد کی منی سفید گاڑھی فرج سے نکلے تو عورت پر غسل فرض نہیں ۔ درمختار جلد ۱ ص ۰ و بہشتی زیور حصہ ۱ ص ۵۳

(۸۱) بوجھ اُٹھانے سے منی بلا شہوت نکلے تو غسل فرض نہیں ۔ درمختار جلد ۱ ص ۰ و بہشتی گوہر ص ۱۹

(۸۲) منی شہوت سے جدا ہو اور ذکر پکڑ لے بعد دور ہونے شہوت کے منی نکلے تو غسل فرض نہیں (ابویوسف) درمختار جلد ۱ ص ۷۹ ۔ عالمگیری جلد ۱ ص ۱۵ ۔ شرح وقایہ ص ۳۲

(۸۳) منی اپنی جگہ سے بلا شہوت جدا ہو اور باہر نکلے تو غسل فرض نہیں ۔ بہشتی گوہر ص ۱۹

(۸۴) کسی نے جلق لگائی یا عورت سے سوا فرج کے صحبت کی اور منی نکلنے پر سر ذکر کو پکڑ لیا ۔ بعد جانے شہوت کے ذکر کو چھوڑ دے پر منی نکلے تو غسل واجب نہیں (ابویوسفؒ) ہدایہ جلد ۱ ص ۱۹

(۸۵) شہوت سے نظر کی اور منی اپنی جگہ سے جدا ہوئی پھر ذکر کو دبا کر شہوت جاتی رہی پھر بدون شہوت کے منی نکلی تو غسل واجب نہیں ۔ (ابویوسفؒ) درمختار جلد ۱ ص ۷۹

(۸۶) پیشاب کرنے یا سونے سے پہلے غسل کیا اور پھر منی نکلی تو غسل فرض نہیں ۔ (ابویوسفؒ) درمختار جلد ۱ ص ۷۹ و ہدایہ جلد ۱ ص ۱۹ شرح وقایہ ص ۳۲

(۸۷) جنابت کے بعد بغیر پیشاب اور بغیر سوئے نہایا اور نماز پڑھی پھر باقی منی نکلی تو غسل واجب نہیں

کتب مندرجہ نقہ سے مراد ان کے تراجم ہیں ۔

(۸۸) بول یا نوم (سستی) کے بعد منی نکلے تو غسل واجب نہیں۔ در مختار جلد ۱ ص ۷۹

(۸۹) جانور یا مردہ یا کم عمر لڑکی سے جماع کرے، اور انزال نہ ہو تو غسل فرض نہیں۔ در مختار جلد ۱ ص ۸۳ ایضاً ص ۸۳۔ عالمگیری جلد ۱ ص ۱۹۔ منیۃ المصلی ص ۳۔ ہدایہ جلد ۱ ص ۴۳

(۹۰) دس برس کا لڑکا عورت بالغہ سے جماع کرے تو لڑکے پر غسل نہیں۔ در مختار جلد ۱ ص ۸۰

(۹۱) ذکر کسی عورت یا مرد کے ناف میں داخل کرے تو غسل فرض نہیں۔ بہشتی گوہر ص ۲

(۹۲) اپنی دبر میں حشفہ داخل کرے تو غسل فرض نہیں (شرم شرم) در مختار جلد ۱ ص ۸

(۹۳) مرد اپنی دبر میں اور عورت اپنی فرج میں مردہ کا ذکر یا انگلی یا لکڑی داخل کرے تو غسل نہیں ہدایہ جلد ۱ ص ۴۲

(۹۴) خنثیٰ مشکل کی قبل یا دبر میں حشفہ داخل کرے تو غسل فرض نہیں۔ در مختار جلد ۱ ص ۸

(۹۵) خنثیٰ مشکل اپنے ذکر کو کسی عورت کی فرج یا دبر میں داخل کرے تو دونوں پر غسل نہیں عالمگیری جلد ۱ ص ۱۹

(۹۶) ذکر پر کپڑا لپیٹ کر قبل یا دبر میں داخل کیا اگر لذت وحرارت نہ پائے تو غسل فرض نہیں۔ در مختار جلد ۱ ص ۸۲ عالمگیری جلد ۱ ص ۱۹ ہدایہ جلد ۱ ص ۴۲ بہشتی گوہر ص ۲

(۹۷) ذکر کو سر سے کم داخل کرے تو غسل فرض نہیں۔ بہشتی گوہر ص ۲

(۹۸) کسی جانور کا ذکر فرج یا دبر میں داخل کرے تو غسل لازم نہیں۔ در مختار جلد ۱ ص ۸۳

(۹۹) خنثیٰ اور میت کے ذکر کو فرج یا دبر میں داخل کرے تو غسل لازم نہیں۔ در مختار جلد ۱ ص ۸۳

(۱۰۰) بے شہوت لڑکے کے ذکر کو فرج یا دبر میں داخل کرے تو غسل فرض نہیں۔ در مختار جلد ۱ ص ۸۳

(۱۰۱) لکڑی کا یا کسی چیز کا ذکر بنا کر داخل کرے تو غسل واجب نہیں۔ در مختار جلد ۱ ص ۸۳

(۱۰۲) کم عمر لڑکی سے جماع کرنے کے بعد ذکر دھونا بھی ضروری نہیں (ابو حنیفہؒ) در مختار جلد ۱ ص ۹۳

(۱۰۳) باکرہ سے جماع کرے اور بکارت قائم رہے تو غسل لازم نہیں۔ در مختار جلد ۱ ص ۸۳

(۱۰۴) فرج کے باہر مجامعت کی اور منی رحم میں داخل ہوئی۔ عورت خواہ باکرہ ہو یا ثیبہ تو غسل واجب نہیں۔ عالمگیری جلد ۱ ص ۱۹ ہدایہ جلد ۱ ص ۴۲

(۱۰۵) ایک شخص جاگا ذکر پر تری معلوم ہوتی احتلام یاد نہیں اگر سونے سے پہلے ذکر کھڑا تھا تو غسل لازم نہیں

(۱۰۶) ایک شخص نے جاگ کر تری پائی۔ احتلام یاد نہیں اور شک ہے کہ منی ہے یا مذی تو غسل واجب نہیں۔ (ابو یوسفؒ) ہدایہ جلد ۱ ص ۴

(۱۰۷) چوپایہ کے فرج یا ران میں وطی کی اگر انزال نہ ہو تو غسل واجب نہیں۔ ہدایہ جلد ۱ ص ۴۳

(۱۰۸) حیض کے دن پورے ہونے پر بغیر غسل صحبت جائز ہے۔ (ابو حنیفہؒ) ہدایہ جلد ۱ ص ۴۲ و ایضاً ص ۹۱

کتب مندرجہ فقہ سے مراد ان کے تراجم ہیں

شرح وقایہ ص۸۸ ۔ قدوری ص۱۲ ۔ بہشتی زیور حصہ ۲ ص۵ ۔

خلاف ہے مسلم جلد ا ص۱۳۱

(۱۰۹) نفاس والی سے چالیس دن گزرنے کے بعد بغیر غسل کے صحبت جائز ہے۔ شرح وقایہ ص۸۸

باب غسل لازم ہونے اور دیگر مسائل کے بیان میں

(۱۱۰) بغیر جماع کے منی فرج میں داخل ہوگئی اور عورت حاملہ ہوگئی تو اسی وقت غسل لازم ہوگا۔
ہدایہ جلد ا ص۱۷ (عقل کے نزدیک بھی یہ امر محال ہے اگر ممکن ہے تو دلیل لازم)

(۱۱۱) جنبی بوقت غسل بجائے کلی کے پانی پی جائے تو کافی ہے۔ عالمگیری جلد ا ص۱۶ بہشتی زیور حصہ ا ص۵۱

(۱۱۲) حوض میں گر کر بھیگ گیا۔ کلی اور ناک میں پانی دے لیا تو غسل درست ہے۔ منیۃ المصلی ص۲۲ بہشتی زیور حصہ ا ص۹

(۱۱۳) حیض و نفاس کی حالت میں دعا کی نیت سے الحمد پڑھے تو درست ہے۔ (ابوحنیفہؒ) بہشتی زیور حصہ ۲ ص۱۲

(۱۱۴) حالت جنابت میں آیت سے کم پڑھنا جائز ہے۔ درمختار جلد ا ص۸۷ ۔ عالمگیری جلد ا ص۵۱
شرح وقایہ ص۸۸ ۔ بہشتی زیور حصہ ۲ ص۱۳ ۔

(۱۱۵) جنبی بطور دعا کے سورہ فاتحہ پڑھے تو کچھ ڈر نہیں۔ عالمگیری جلد ۴ ص۲۶۵

(۱۱۶) کافر کو قرآن چھونا بعد غسل کے جائز ہے۔ (محمدؒ) درمختار جلد ا ص۸۹

باب پانی کے بیان میں

(۱۱۷) دہ در دہ حوض میں آدمی کا پیشاب یا نجاست پڑ جائے تو وہ پاک ہے۔ درمختار جلد ا ص۹۵
و بہشتی زیور حصہ ا ص۴۶

(۱۱۸) دہ در دہ یعنی دس گز طول اور دس گز عرض میں ہو۔ ایک گز کی مقدار چھ مٹھی یا چوبیس انگل
گہرائی اسقدر ہو کہ چلو بھرنے سے زمین نہ کھلے۔ (کنز الدقائق ص۱۵)

(۱۱۹) دہ در دہ حوض میں شیرہ انگور بھرا ہو اور پیشاب پڑ گیا تو وہ پاک ہے۔ ہدایہ جلد ا ص۱۱۵

(۱۲۰) دہ در دہ حوض میں کتا مرا پڑا ہو تو اسکی دوسری طرف وضو جائز ہے۔ بہشتی زیور حصہ ا ص۴۶

(۱۲۱) جاری پانی سے طہارت جائز ہے گو نجاست پڑی ہو۔ درمختار جلد ا ص۹۶ ۔ عالمگیری جلد ا ص۲۱
بہشتی زیور حصہ ا ص۴۵

(۱۲۲) جاری پانی کی تعریف یہ ہے کہ تنکا بہہ جائے۔ درمختار جلد ا ص۹۶ عالمگیری جلد ا ص۲۱ ہدایہ جلد ا ص۹۴

(۱۲۳) جاری پانی میں کسی نے پیشاب کیا تو نشیب کی طرف وضو جائز ہے۔ درمختار جلد ا ص۹۶ ہدایہ جلد ا ص۹۳

(۱۲۴) کتا بہتے پانی میں بیٹھے تو نشیب کی طرف وضو جائز ہے اگر وصف نہ بدلے۔ عالمگیری جلد ا ص۲۱
شرح وقایہ ص۲۹ ۔ ہدایہ جلد ا ص۹۳

کتب مندرجہ فقہ سے مراد ان کے تراجم ہیں۔

(۱۲۵) حوض میں کتا گر کر مر گیا اگر تہ میں بیٹھ گیا تو وضو جائز ہے۔ درمختار جلد ۱ ص ۹۹

(۱۲۶) حوض میں جس جگہ نجاست گرے اُسی جگہ سے وضو جائز ہے۔ عالمگیری جلد ۱ ص ۲۳

(۱۲۷) نہر میں نجاست پڑی ہے اگر نجاست کے قریب سے پانی لے تو وہ پاک ہے۔ عالمگیری جلد ۱ ص ۲۲

(۱۲۸) حوض کا پانی ناپاک تھا ایک طرف سے پانی داخل ہوکر دوسری طرف نکل گیا تو وہ پانی پاک ہے۔ عالمگیری جلد ۱ ص ۲۲

(۱۲۹) حوض میں نجاست گری اگر لوگ بلا توقف پانی نکال رہے ہوں تو پانی پاک ہے۔ عالمگیری جلد ۱ ص ۲۲

(۱۳۰) مردار جانور نہر میں پڑا ہو اگر تھوڑا پانی نجاست سے ملا جاتا ہو تو پانی پاک ہے۔ درمختار جلد ۱ ص ۱۵۵

(۱۳۱) پرنالے سے مٹی ہوئی متفرق نجاست چھت پر پڑی ہوئی ہے وہ پرنالے سے بہے تو نجس نہیں۔ عالمگیری جلد ۱ ص ۲۱ ہدایہ جلد ۱ ص ۹۳ منیۃ المصلی ص ۲۲

(۱۳۲) نصف سے کم نجاست پرنالے میں بارش سے بہ کر آوے تو نجس نہیں۔ ہدایہ جلد ۱ ص ۹۳ بہشتی زیور حصہ ۱ ص ۶

(۱۳۳) پیپ کو روئی میں لیکر پانی میں ڈالا جائے تو پانی پاک ہے۔ ہدایہ جلد ۱ ص ۴۵

(۱۳۴) زخم کا گوشت یا کیڑا زخم سے نکلا ہوا پانی میں گرے تو پانی پاک ہے۔ ہدایہ جلد ۱ ص ۵۵

(۱۳۵) نجاست سے پانی نجس ہونیکا مدار مبتلیٰ کی رائے پر ہے (ابوحنیفہؒ) ہدایہ جلد ۱ ص ۸

(۱۳۶) جنبی کا مستعمل پانی یعنی دھوون پاک ہے (محمدؒ) درمختار جلد ۱ ص ۱۰۲ عالمگیری جلد ۱ ص ۲۹ ہدایہ جلد ۱ ص ۶۴ و ص ۹۵ و ص ۱۰۵ شرح وقایہ ص ۴۲ قدوری ص ۴ منیۃ المصلی ص ۴۸

(۱۳۷) آب مستعمل وہ ہے جس سے نجاست دور کی گئی ہو۔ ہدایہ جلد ۱ ص ۱۰۵

(۱۳۸) جس پانی سے نجاست دور کی گئی ہو وہ پاک ہے۔ ہدایہ جلد ۱ ص ۱۰۵

(۱۳۹) بلی نے چوہا کھایا اگر تھوڑی دیر بعد پانی میں منہ ڈالے تو پانی نجس نہیں۔ بہشتی زیور حصہ ۱ ص ۸۲

(۱۴۰) سوا سور کے سب کے بال اگر پانی میں گر جاویں تو پانی پاک ہے۔ درمختار جلد ۱ ص ۱۰۵

(۱۴۱) سور کا بال تھوڑے پانی میں گر جاوے تو پانی پاک ہے (محمدؒ) ہدایہ جلد ۳ ص ۸

(۱۴۲) مردار کی ہڈی پانی میں گر جائے تو پانی پاک ہے۔ ہدایہ جلد ۱ ص ۱۱۴

(۱۴۳) پیشاب کی چھینٹیں اسقدر پانی میں گریں کہ پانی نہ ہلے تو پاک ہے۔ درمختار جلد ۱ ص ۱۵۴

(۱۴۴) پانی کے کٹورے میں چوہا گر جائے تو پانی پاک ہے۔ ہدایہ جلد ۱ ص ۱۱۵

(۱۴۵) رستے مشکے کو کتا چاٹے تو اُسکا پانی پاک ہے۔ عالمگیری جلد ۱ ص ۳۱ ہدایہ جلد ۱ ص ۱۲۹

(۱۴۶) بیوسی بکری مری ہوئی کی پانی میں گر جاوے تو پانی پاک ہے۔ منیۃ المصلی ص ۴۸

کتب مندرجہ فقہ سے مراد ان کے تراجم ہیں

باب کنویں کے متعلق

(۱۴۷) کنویں میں کتا گر جاوے اگر مونہہ نہ ڈوبے تو پانی پاک ہے۔ درمختار جلد ۱ صـ۱۰۵ ہدایہ جلد ۱ صـ۱۱۱

(۱۴۸) چوہے کی دم کٹ کر گر پڑے تو سارا پانی کنویں کا نکالا جائے (یہ دونوں قول قابل غور ہیں) بہشتی زیور صـ۸۱

(۱۴۹) درندے کنویں میں گر جاویں اور زندہ نکالے جاویں۔ اگر مونہہ نہ ڈوبے تو پانی پاک ہے۔ عالمگیری جلد ۱ صـ۲۵

(۱۵۰) غسل شدہ مردہ کنویں میں گرے تو پانی پاک ہے۔ عالمگیری جلد ۱ صـ۲۵

(۱۵۱) جنبی نے ڈول ڈھونڈنے کیلئے غوطہ لگایا تو جنبی اور پانی دونوں پاک ہیں (محمدؒ) عالمگیری جلد ۱ صـ۲۹

(۱۵۲) شیر کا گوشت درم کے برابر پانی میں گر جائے تو پانی پاک ہے۔ ہدایہ جلد ۱ صـ۱۱۲

(۱۵۳) کنویں میں بکری کا پیشاب گرے تو پاک ہے (محمدؒ) ہدایہ جلد ۱ صـ۱۱۷

(۱۵۴) کنویں میں چوہے کا پیشاب پڑ جائے تو پانی نکالنے کی ضرورت نہیں۔ درمختار جلد ۱ صـ۱۱۱

(۱۵۵) پیشاب کی باریک چھینٹیں کنویں میں پڑ جائیں تو پانی نکالنے کی ضرورت نہیں۔ درمختار جلد ۱ صـ۱۱۱

باب استنجے کے متعلق

(۱۵۶) استنجا کرنے کے پہلے اور پیچھے بسم اللہ پڑھے۔ عالمگیری جلد ۱ صـ۶

(۱۵۷) استنجا کرنیوالے کا ہاتھ نجاست کی جگہ کے دھونے سے پاک ہو جاتا ہے۔ درمختار جلد ۱ صـ۱۰۴

(۱۵۸) پتھر سے بڑا استنجا کیا ہوا ہو اور مقعد سے پسینہ کپڑے پر لگے تو کپڑا پاک ہے۔ عالمگیری جلد ۱ صـ۶۵

(۱۵۹) پتھر سے بڑا استنجا کر کے نہ دھویا تو مکروہ بھی نہیں ہے (ابو حنیفہؒ و ابو یوسفؒ) عالمگیری جلد ۱ صـ۶۵

باب پیشاب کے متعلق

(۱۶۰) پتلی نجاست (آدمی کا پیشاب) ہتیلی کی گہرائی کے برابر معاف ہے۔ درمختار جلد ۱ صـ۱۵۲
عالمگیری جلد ۱ صـ۶۱ ہدایہ جلد ۱ صـ۲۲۶ کنز الدقائق صـ۲۵ مالابد صـ۱۶

(۱۶۱) مغلظ نجاست یعنی پاخانہ، منی، مذی بقدر ساڑھے تین ماشہ کپڑے کو لگ جائے تو کپڑا پاک ہے۔
عالمگیری جلد ۱ صـ۶۱ قدوری صـ۲

(۱۶۲) سیکڑوں پیشاب کی چھینٹیں سوئی کے نوک کے برابر پڑیں تو کپڑا پاک ہے۔ عالمگیری جلد ۱ صـ۶۲ درمختار ۱ صـ۱۵۴

(۱۶۳) پیشاب اور خون پینا اور مردار کھانا بیمار کو جائز ہے۔ حکیم حاذق کے کہنے سے۔ درمختار جلد ۴
صـ۲۲۴۔ شرح وقایہ صـ۲۴

(۱۶۴) جو گیہوں پیشاب میں پھول گیا وہ بھگو کر تین بار خشک کیا جائے تو پاک ہے۔ درمختار جلد ۱ صـ۱۵۸

(۱۶۵) پیشاب مٹی سے ملا ہوا اگر خشک ہو تو رگڑنے سے پاک ہو جاتا ہے۔ درمختار جلد ۱ صـ۱۵۰

کتب فقہ سے مراد ان کے تراجم ہیں

(۱۶۶) صغیر بچہ جو کھاتا نہ ہو اسکا پیشاب نجس ہے۔ (ابوحنیفہؒ) ہدایہ جلد ۱ ص ۱۳۰

(۱۶۷) جن جانوروں کا گوشت حلال ہے انکے پیشاب میں چوتھائی سے کم کپڑا بھر جائے تو معاف ہے۔ درمختار جلد ۱ ص ۱۵۴ عالمگیری جلد ۱ ص ۶۲ شرح وقایہ ص ۹ کنز ص ۱۵ قدوری ص ۱۰ منیہ ص ۵۵ مالابد ص ۱۵ بہشتی زیور حصہ ۲ ص ۱۵

(۱۶۸) جن جانوروں کا گوشت کھایا جاتا ہے انکے پیشاب میں چوتھائی کپڑے تک بھر جائے تو نماز جائز ہے۔ ہدایہ جلد ۱ ص ۲۲۴

(۱۶۹) جن جانوروں کا گوشت کھایا جاتا ہے انکے پیشاب میں کل کپڑا تر ہو جائے تو پاک ہے (محمدؒ) قدوری ص ۱۰

(۱۷۰) ماکول اللحم (جن جانوروں کا گوشت کھانا حلال ہے) کا پیشاب پاک ہے۔ (محمدؒ) درمختار جلد ۱ ص ۱۵۶ ہدایہ جلد ۱ ص ۱۸ و ص ۱۱۹ و ص ۲۳۲ شرح وقایہ ص ۱۵ منیہ ص ۴۸

(۱۷۱) جن جانوروں کا گوشت کھایا جاتا ہے انکا پیشاب پینا بلا عذر جائز ہے (محمدؒ) درمختار جلد ۱ ص ۱۶۰ ہدایہ جلد ۱ ص ۱۱۹ شرح وقایہ ص ۱۵

(۱۷۲) پیشاب اور دودھ حلال جانوروں کا نجاست دور کرنے والا ہے۔ درمختار جلد ۱ ص ۱۵۰

(۱۷۳) گدھے نے اینٹ پر پیشاب کیا اس پر شبنم اور دھوپ تین مرتبہ پڑگئی تو وہ اینٹ پاک ہے۔ منیہ ص ۵۹

(۱۷۴) بکری کا پیشاب پاک ہے۔ (محمدؒ) ہدایہ جلد ۱ ص ۱۰۶

(۱۷۵) چمگادڑ کا پیشاب پاک ہے۔ درمختار جلد ۱ ص ۱۵۲ عالمگیری جلد ۱ ص ۴۶ ہدایہ جلد ۱ ص ۱۱۷ بہشتی زیور حصہ ۲ ص ۱۸

(۱۷۶) چوہے کا پیشاب پاک ہے۔ درمختار جلد ۱ ص ۱۵۲

(۱۷۷) بلی کا پیشاب پانی کے برتنوں کے سوا معاف ہے۔ درمختار جلد ۱ ص ۱۵۳

باب پاخانہ و گوبر و مینگنی کے متعلق

(۱۷۸) جسم دار نجاست (پاخانہ) ایک مثقال (۴ ماشہ) تک معاف ہے۔ عالمگیری جلد ۱ ص ۶۱ مالابد ص ۱۶ بہشتی زیور حصہ ۲ ص ۱۵

(۱۷۹) غلیظ نجاست (پاخانہ خون شراب) ایک درم (۳ ماشہ) تک معاف ہے۔ درمختار جلد ۱ ص ۱۵۲ ہدایہ جلد ۱ ص ۲۱۳ شرح وقایہ ص ۵ کنز ص ۲۵ قدوری ص ۱۰ منیہ ص ۵۴

(۱۸۰) آدمی کا پاخانہ جلا ہوا پاک ہے۔ (محمدؒ) درمختار جلد ۱ ص ۱۵۵ ہدایہ جلد ۱ ص ۲۳۴

(۱۸۱) پاخانہ و غسلخانہ میں قرآن اگر حرف توڑ توڑ کر پڑھے تو پڑھ سکتا ہے۔ عالمگیری جلد ۴ ص ۲۶۳

(۱۸۲) پاخانہ یا لید لگ کر خشک ہو گئی۔ تو رگڑنے سے پاک ہے۔ عالمگیری جلد ۱ ص ۵۹

(۱۸۳) موزہ پاخانہ میں بھر جائے تو مٹی سے رگڑنے سے پاک ہے۔ منیہ ص ۵۶

(۱۸۴) حرام پرند جانوروں کی بیٹ پاک ہے۔ (محمدؒ) منیہ ص ۴۸

کتب مندرجہ فقہ سے مراد ان کے تراجم ہیں

(۱۸۵) حرام جانوروں کی بیٹ میں چوتھائی سے کم کپڑا بھر جائے تو پاک ہے۔ شرح وقایہ ص۵

(۱۸۶) نجاست کا دھواں نجس نہیں۔ عالمگیری۔ جلد ۱ ص۶۳

(۱۸۷) چمگادڑ کا پاخانہ پاک ہے۔ درمختار جلد ۱ ص۱۵۳۔ عالمگیری جلد ۱ ص۲۱۔ ہدایہ جلد ۱ ص۱۱۴۔ بہشتی زیور حصہ ۲ ص۱۵

(۱۸۸) گوبر کی لیپی زمین پر تر کپڑا رکھ دینے سے ناپاک نہیں ہوتا۔ (محمدؒ) عالمگیری جلد ۱ ص۶۳۔ شرح وقایہ ص۵

(۱۸۹) مٹی میں گوبر ملایا جائے تو مٹی نجس نہیں۔ ہدایہ جلد ۱ ص۵

(۱۹۰) چوہے کی مینگنی ناپاک نہیں کرتی جب تک کہ اسکا اثر ظاہر نہ ہو۔ درمختار جلد ۱ ص۱۵۳

(۱۹۱) چوہے کی مینگنی اگر گیہوں کے ساتھ پس جائیں تو جب تک مزہ نہ بدلے تو ناپاک نہیں عالمگیری جلد ۱ ص۶۳

باب عام نجاستوں کے متعلق

(۱۹۲) فرج کی رطوبت پاک ہے بالاتفاق۔ جیسے رینٹ اور تھوک وغیرہ (ابوحنیفہؒ) درمختار جلد ۱ ص۸۳ و ص۱۵۱ و ہدایہ جلد ۱ ص۲۳۱

(۱۹۳) کپڑے کا کوئی کونہ نجس ہو گیا مگر یاد نہیں کہ کونسا تھا۔ تو کوئی سا کونہ دھو ڈالے تو کپڑا پاک ہو جائیگا۔ درمختار جلد ۱ ص۱۵۰ و ص۱۵۲ و ص۱۵۵۔ عالمگیری جلد ۱ ص۵۸ ہدایہ جلد ۱ ص۲۱۳ شرح وقایہ ص۵

(۱۹۴) رال سے نجاست پاک ہو جاتی ہے۔ درمختار جلد ۱ ص۱۵۰ ہدایہ جلد ۱ ص۲۱۷

(۱۹۵) جس عضو پر نجاست لگی ہو وہ تین بار چاٹنے سے پاک ہو جاتی ہے (مونہہ ناپاک ہو تو بلا ہے) منیہ ص۵۵ بہشتی زیور حصہ ۲ ص۱۸۔ عالمگیری جلد ۱ ص۶۱

(۱۹۶) نجاست بھرا کپڑا اسقدر چاٹے کہ نجاست کا اثر جاتا رہے تو پاک ہے۔ عالمگیری جلد ۱ ص۶۱۔ ہدایہ جلد ۱ ص۲۱۹

(۱۹۷) چھری پر نجاست لگے تو چاٹنے سے پاک ہے۔ عالمگیری جلد ۱ ص۶۱ ہدایہ جلد ۱ ص۲۲۲

(۱۹۸) جو انگلی یا پستان ناپاک ہو تو چاٹنے سے پاک ہو جاتی ہے۔ درمختار جلد ۱ ص۱۵۰

(۱۹۹) خون سے سورہ فاتحہ (سورہ اخلاص) ماتھے پر لکھنا جائز ہے اگر امتحاناً معلوم ہو کہ خون بند ہو جائے گا۔ درمختار جلد ۱ ص۱۷۰

(۲۰۰) جو نکسیر بند نہ ہوتی ہو تو قرآن کی آیت کو خون سے پیشانی پر لکھنا جائز ہے۔ عالمگیری جلد ۴ ص۲۲۶

(۲۰۱) فاسق اور کافر ذمیوں کے کپڑے پاک ہیں اور پاجامہ میں کراہت ہے۔ درمختار جلد ۱ ص۱۶۳

(۲۰۲) بچھونے پر خشک منی لگی ہوئی اس پر سویا اور پسینہ سے بچھونا تر ہو گیا۔ تو اگر بدن پر اثر ظاہر نہ ہو تو بدن پاک ہے۔ عالمگیری جلد ۱ ص۶۲ منیہ ص۵۵ بہشتی زیور حصہ ۱ ص۲۰

(۲۰۳) گیلے نجس کپڑے کے ساتھ پاک کپڑا لپیٹا گیا کہ وہ تر ہو گیا۔ اگر نچوڑ نہ سکے تو پاک ہے درمختار جلد ۱ ص۱۶۳

کتب مندرجہ سے مراد ان کے تراجم ہیں

عالمگیری جلد ۱ صہ ۶۳ ہدایہ جلد ۱ صہ ۲۱۹ شرح وقایہ صہ ۵۰ کنز صہ ۲۲۳ منیہ صہ ۵۴ بہشتی زیور حصہ ۲ صہ ۱۰

(۲۰۴) گیلی نجس زمین پر پاک خشک کپڑا بچھایا گیا اور وہ تر ہوگیا۔ اگر نچوڑنہ سکے تو پاک ہے۔ عالمگیری جلد ۱ صہ ۶۲

(۲۰۵) تر پاؤں نجس زمین یا نجس بچھونے پر رکھے تو وہ نجس نہ ہوگا۔ عالمگیری جلد ۱ صہ ۶۲ منیہ صہ ۵۵

(۲۰۶) نجس دودھ تین بار جوش دینے سے پاک ہے۔ درمختار جلد ۱ صہ ۱۵۷

(۲۰۷) نجس شہد تین بار جوش دینے سے پاک ہے۔ درمختار جلد ۱ صہ ۱۵۷ عالمگیری جلد ۱ صہ ۵۷ ہدایہ جلد ۱ صہ ۲۳۷ بہشتی زیور حصہ ۲ صہ ۱۹

(۲۰۸) نجس شیرہ تین بار جوش دینے سے پاک ہے۔ درمختار جلد ۱ صہ ۱۵۷

(۲۰۹) نجس تیل تین بار جوش دینے سے پاک ہے۔ درمختار جلد ۱ صہ ۱۵۷ عالمگیری جلد ۱ صہ ۵۷ منیہ صہ ۵۴ بہشتی زیور حصہ ۲ صہ ۱۹

(۲۱۰) گھی پاک ہوگیا جتنا گھی ہو اتنا پانی ڈال کر پکا دے جب پانی جل جائے تین دفعہ اسی طرح کرے تو پاک ہو جائے گا۔ بہشتی زیور حصہ ۲ صہ ۱۹

(۲۱۱) گوشت کے شوربے میں نجاست پڑی جوش کی حالت میں تو تین بار ابال آنے سے پاک ہو جاوے گا۔ درمختار جلد ۱ صہ ۱۵۸

(۲۱۲) پانی میں نجاست گری اس سے چھینٹیں اچٹ کر کپڑے پر لگیں۔ اگر رنگ و بو ظاہر نہ ہو تو کپڑا پاک ہے۔ عالمگیری جلد ۱ صہ ۶۴ ہدایہ جلد ۱ صہ ۱۳۶ بہشتی گوہر صہ ۱۳

(۲۱۳) نجس سرمہ لگا ہو تو دھونا واجب نہیں۔ عالمگیری جلد ۱ صہ ۵۷ ہدایہ جلد ۱ صہ ۲۱۴ ر صہ ۳۱۱

(۲۱۴) نجس تیل صابون میں ڈالا گیا ہو تو وہ پاک ہے۔ ہدایہ جلد ۱ صہ ۲۲۵ بہشتی گوہر صہ ۱۲

(۲۱۵) نجاست جلا کر اس سے نوشادر بنایا جائے تو وہ پاک ہے۔ بہشتی گوہر صہ ۱

(۲۱۶) جبتک نجاست درہم برابر نہ ہو ستر نہ کھولے اور اگر زیادہ ہو تو کھولدے خواہ پردہ ہو یا نہ ہو منیہ صہ

(۲۱۷) عورت نے پچھنا دھویا یا ہاتھ سے میل یا مٹی چھڑائی تو وہ دھوون پاک ہے۔ اور پاک کرنے والی ہے منیہ صہ ۵۶

(۲۱۸) مسافر کا ہاتھ نجس ہو۔ اگر مٹی پر مل دے تو پاک ہو جاویگا۔ (محمدؒ) منیہ صہ ۵۶

(۲۱۹) کافر کا جھوٹا پاک ہے۔ درمختار جلد ۱ صہ ۱۱۱ عالمگیری جلد ۱ صہ ۳۰ ہدایہ جلد ۱ صہ ۱۲۷ منیہ صہ ۵۲ بہشتی زیور حصہ ۱ صہ ۴۳

(۲۲۰) خشک خون رگڑنے سے پاک ہو جاتا ہے۔ ہدایہ جلد ۱ صہ ۲۱۹

(۲۲۱) حرام چیز سے دوا کرنا اگر شفا کا یقین ہو تو جائز ہے۔ ہدایہ جلد ۱ صہ ۱۱۵

(۲۲۲) کعبہ کا غلاف حائض اور جنبی پہنے تو جائز ہے۔ درمختار جلد ۱ صہ ۶۱۹

(۲۲۳) جنبی کو قرآن لکھنا درست ہے بشرطیکہ چھوا نہ جائے۔ شرح وقایہ ص۴۴
(۲۲۴) شراب کا سرکہ بن جائے تو پاک ہے۔ (محمدؒ) درمختار جلد ۴ ص۲۶۳ عالمگیری جلد ۴ ص۴۰۵
ہدایہ جلد ۱ ص۵۶ ص۲۲۴ شرح وقایہ ص۵۷۵ کنز ص۳۸۷ قدوری ص۲۳۳ بہشتی زیور حصہ ۳ ص۸۰
(۲۲۵) پیاسے کو شراب پینا فروختا جائز ہے۔ درمختار جلد ۱ ص۱۰۶
(۲۲۶) شراب کا مشک سرکہ ہوجانیکے بعد پاک ہے۔ درمختار جلد ۱ ص۱۰۷ عالمگیری جلد ۱ ص۵۷ ہدایہ جلد ۱ ص۱۳۲

باب شراب کے متعلق

(۲۲۷) جو گوشت شراب میں پکایا گیا ہو وہ تین بار جوش دینے اور خشک کرنیسے پاک ہے (ابویوسفؒ)
درمختار جلد ۱ ص۱۵۱ عالمگیری جلد ۱ ص۵۶ ایضاً جلد ۴ ص۴۰۷ ہدایہ جلد ۱ ص۲۳۵
(۲۲۸) جو مرغی پیٹ چاک کرنیسے پہلے پر اکھاڑنے کی غرض سے جوش دیگئی ہو تو وہ تین بار دھونے اور خشک کرنے سے پاک ہے۔ درمختار جلد ۱ ص۱۵۱ عالمگیری جلد ۱ ص۶۰
(۲۲۹) جو گیہوں شراب میں پکایا گیا وہ کئی بار جوش دیکر سوکھانے سے پاک ہوجاتا ہے (ابویوسفؒ)
درمختار جلد ۱ ص۱۵۱ عالمگیری جلد ۱ ص۵۶
(۲۰۰) شراب میں آٹے گوندھے ہوئے کی روٹی پکائی گئی ہو اگر اسقدر سرکہ ڈالا جاوے کہ شراب کا اثر جاتا رہے تو پاک ہے۔ درمختار جلد ۱ ص۱۵۱ عالمگیری جلد ۱ ص۶۰
(۲۳۱) شراب میں چوہا گر کر مرا اور پھٹنے سے پہلے نکالا گیا پھر شراب سرکہ ہوگئی تو وہ پاک ہے۔
درمختار جلد ۱ ص۱۶۲ عالمگیری جلد ۱ ص۶۰ ایضاً جلد ۴ ص۴۰۷ ہدایہ جلد ۱ ص۲۳۴
(۲۳۲) ایک قطرہ شراب سرکے میں گرے تو ایک ساعت کے بعد کھانا حلال ہے اور اگر کوزہ بھر گرے تو فی الحال حلال ہے (جل جلالہ) درمختار جلد ۱ ص۱۶۲ ہدایہ جلد ۴ ص۲۱۰
(۲۳۳) شرابی شراب پینے کے بعد کئی بار تھوک نگل جاوے تو اس کا منہ پاک ہے۔ درمختار جلد ۱ ص۱۱۲ عالمگیری جلد ۱ ص۳۰ ہدایہ جلد ۱ ص۲۰
(۲۳۴) گیہوں شراب میں بھیگ کر پھول جائے تو تین مرتبہ پانی میں بھگو کر خشک کیا جائے تو وہ پاک ہے۔ (ابویوسفؒ) عالمگیری جلد ۱ ص۵۵ ہدایہ جلد ۱ ص۲۳۵
(۲۳۵) شراب کا کوزہ تین بار پانی بھرنے سے پاک ہوجاتا ہے۔ عالمگیری جلد ۱ ص۵۸
(۲۳۶) شراب کا پرانا مٹکا تین بار دھونے سے پاک ہوجاتا ہے۔ عالمگیری جلد ۱ ص۵۸ ہدایہ جلد ۱ ص۲۳۵
(۲۳۷) کلیجہ شراب میں گرا پھر شراب سرکہ ہوگئی تو وہ کلیجہ پاک ہے اگر بو نہ رہے۔ عالمگیری جلد ۱ ص۶۰

کتب مندرجہ لقہ سے مراد ان کے تراجم ہیں

(۲۳۸) عورت ہانڈی پکا رہی تھی مرد نے شراب کا پیالہ ہانڈی میں ڈال دیا۔ عورت نے اوپر سے سرکہ ڈال دیا کہ شوربا کھٹا ہوگیا تو حلال ہے۔ کھانے میں کچھ حرج نہیں۔ عالمگیری جلد ۴ ص۱۰۷

(۲۳۹) شراب سے اگر شفا کا یقین ہو تو پینا جائز ہے۔ عالمگیری جلد ۴ ص۳۲۵ شرح وقایہ ص۴۰۷

(۲۴۰) گیہوں شراب میں گرے اگر بو مزہ نہ پایا جائے تو کھانے میں مضائقہ نہیں۔ عالمگیری جلد ۴ ص۲۰۶

(۲۴۱) شوربے میں شراب پڑی پھر اوپر سے سرکہ ڈالا گیا کہ ترشی آجاوے تو پاک ہے۔ عالمگیری جلد ۱ ص۲۱۴ ہدایہ جلد ۱

(۲۴۲) شراب یا پیشاب لگے تو مٹی ڈالکر رگڑنے سے پاک ہو جاتا ہے۔ عالمگیری جلد ۱ ص۵۹

(۲۴۳) انگلی شراب میں بھر گئی شرابی کو چوسا دے تو پاک ہے۔ ہدایہ جلد ۱ ص۲۱۷

(۲۴۴) شراب میں روٹی ملی اس پر سرکہ ڈالا کہ شراب کا اثر جاتا رہا تو وہ پاک ہے۔ ہدایہ جلد ۱ ص۲۲۳

(۲۴۵) شراب میں پانی مل کر سرکہ بنا تو پاک ہے۔ ہدایہ جلد ۱ ص۲۲۳

(۲۴۶) فاسقوں کے کپڑے جو شراب سے پرہیز نہیں کرتے (نجس نہیں ہوتے) صحیح یہ ہے کہ انمیں نماز مکروہ بھی نہیں۔ ہدایہ جلد ۱ ص۲۱

(۲۴۷) شراب مٹی سے ملی ہوئی ہو اگر خشک ہو تو رگڑنے سے پاک ہو جاتی ہے۔ درمختار جلد ۱ ص۱۵۰

(۲۴۸) تاڑی کا سرکہ کھانا درست ہے۔ بہشتی زیور حصہ ۳ ص۸۰

باب سور کے متعلق

(۲۴۹) سور نجس العین نہیں ہے۔ (ابوحنیفہؒ)۔ (جب یہی نجس العین نہیں تو نہ معلوم پھر کون ہوگا۔) درمختار جلد ۱ ص۲۷۱

(۲۵۰) سور نمک سار میں گر کر نمک ہو جائے تو پاک ہے۔ (ابوحنیفہؒ و محمدؒ) عالمگیری جلد ۱ ص۶۰

(۲۵۱) سور کی بیع جائز ہے۔ منیہ ص۲۶

باب کتے کے متعلق

(۲۵۲) کتا نجس العین نہیں ہے۔ (ابوحنیفہؒ) درمختار جلد ۱ ص۱۰۵ عالمگیری جلد ۱ ص۲۵ ہدایہ جلد ۱ ص۹۴ و ص۱۱۱ و ص۱۳۰ بہشتی زیور حصہ ۲ ص۳۰

(۲۵۳) مٹی کے برتن میں کتا مونہہ ڈالے تو تین بار دھونے سے پاک ہے۔ بہشتی زیور حصہ ۱ ص۹۰

(۲۵۴) بھیگے کتے کی جھینٹوں سے۔ اور اسکے کاٹنے سے کپڑا ناپاک نہیں ہوتا۔ درمختار جلد ۱ ص۱۰۵ ہدایہ جلد ۱ ص۱۱۲

(۲۵۵) کتے کی بیع جائز ہے۔ ہدایہ جلد ۱ ص۱۱۲

(۲۵۶) کتے کے بالوں کا تکیہ بنانے میں مضائقہ نہیں۔ ہدایہ جلد ۱ ص۲۲۰

حدیث میں سات بار مٹی سے پہلی بار مٹی سے تیسیر الوصول کلالہ ص۲۸۹ مسلم نولکشور جلد ۱ ص۱۳۷

ہدایہ محمدی جلد ۱ ص۶۵

(۲۵۷) کتے کی ہڈی اور بال اور پٹھے پاک ہیں۔ درمختار جلد ا صفحہ ۱۰۰۔ ہدایہ جلد ا صفحہ ۱۱۲

(۲۵۸) کتے کی کھال کا ڈول اور جائے نماز بنانا جائز ہے۔ درمختار جلد ا صفحہ ۱۰۰ ہدایہ جلد ا صفحہ ۱۱۱

(۲۵۹) کتے اور بھیڑیے کی کھال ذبح کرنے سے پاک ہو جاتی ہے۔ منیہ صفحہ ۲۹

باب گدھے کے متعلق

(۲۶۰) گدھے کا جھوٹا پاک ہے۔ (محمدؒ) درمختار جلد ا صفحہ ۱۱۳ عالمگیری جلد ا صفحہ ۳۱ ہدایہ جلد ا صفحہ ۱۲۷ و صفحہ ۳۲

(۲۶۱) گدھے ذبح ہوئے کی چربی اور گوشت بالاتفاق پاک ہے۔ ہدایہ جلد ا صفحہ ۱۱۹

(۲۶۲) گدھی کا دودھ پاک ہے۔ (محمدؒ) عالمگیری جلد ا صفحہ ۶۲ ہدایہ جلد ا صفحہ ۱۱۹ منیہ صفحہ ۵۳

باب دباغت کے متعلق

(۲۶۳) جو کھال دباغت سے پاک ہوتی ہے وہ پاک ہو جاتی ہے جانور کے ذبح سے۔ درمختار جلد ا صفحہ ۱۰۰

عالمگیری جلد ا صفحہ ۳۲ بہشتی زیور حصہ ا صفحہ ۷۰

(۲۶۴) سور کی کھال کے سوا ہر جانور کی کھال دباغت سے پاک ہو جاتی ہے۔ درمختار جلد ا صفحہ ۱۰۰

(۲۶۵) سور کی کھال بھی دباغت سے پاک ہو جاتی ہے۔ منیہ صفحہ ۲۸

(۲۶۶) آدمی کی کھال دباغت سے پاک ہو جاتی ہے۔ درمختار جلد ا صفحہ ۱۰۰ ہدایہ جلد ا صفحہ ۱۹ شرح وقایہ صفحہ ۴۲

(۲۶۷) کتے اور ہاتھی کی کھال دباغت سے پاک ہو جاتی ہے۔ درمختار جلد ا صفحہ ۱۰۰ منیہ صفحہ ۲۹

(۲۶۸) مردار جانور کا چمڑا دھوپ یا ہوا میں سکھانے سے پاک ہو جاتا ہے۔ عالمگیری جلد ا صفحہ ۳۲

(۲۶۹) مردار کی کھال جو دھوپ میں باغت دی ہوئی ہو اگر تر ہو جائے تو پاک ہے۔ ہدایہ جلد ا صفحہ ۱۹ شرح وقایہ صفحہ ۴۲

(۲۷۰) مردار جانور کا چمڑا دھوپ یا ہوا میں سکھائے ہوئے پر نماز اور اسکے ڈول سے وضو جائز

ہے۔ عالمگیری جلد ا صفحہ ۳۲ بہشتی زیور حصہ ا صفحہ ۷۰

باب متفرقات نجاسات

(۲۷۱) جن جانوروں کا گوشت نہیں کھایا جاتا انکا گوشت ذبح کرنے سے پاک ہو جاتا ہے۔ ہدایہ جلد ا

صفحہ ۱۰۱ و صفحہ ۱۱۲ و شرح وقایہ صفحہ ۴۲ و کنز صفحہ ۳۶

(۲۷۲) سوا سور کے حرام جانوروں پر بسم اللہ پڑھ کر ذبح کیا گیا تو اسکے کل اجزا۔ چربی۔ اور گوشت

پاک ہے۔ ہدایہ جلد ۴ صفحہ ۴۲۱ منیہ صفحہ ۴۲

(۲۷۳) سوا سور کے سب کے بال پاک ہیں۔ درمختار جلد ا صفحہ ۱۰۰

(۲۷۴) پٹھے مردار کے پاک ہیں۔ درمختار جلد ا صفحہ ۱۰۰ عالمگیری جلد ا صفحہ ۳۲ ہدایہ جلد ا صفحہ ۱۱۳ شرح وقایہ صفحہ ۴۱ منیہ صفحہ ۲۹

کتب مندرجہ نقشہ سے مراد ان کے تراجم ہیں

(۲۷۵) مردار کا چمڑا اور دودھ پاک ہے (ابو حنیفہؒ) درمختار جلد ۱ ص ۱۰۵ عالمگیری جلد ۱ ص ۳۲

(۲۷۶) آدمی کے کان پاک ہیں۔ درمختار جلد ۱ ص ۱۰۱

باب تیمم کے بیان میں

(۲۷۷) تیمم میں ترتیب شرط نہیں۔ شرح وقایہ ص ۵۵

(۲۷۸) صاف چکنے پتھر پر تیمم جائز ہے اگرچہ دھلا ہوا ہو۔ درمختار جلد ۱ ص ۱۱۴۔ عالمگیری جلد ۱ ص ۳۵ بہشتی زیور حصہ ۱ ص ۵۴

(۲۷۹) کیچڑ سے تیمم جائز ہے۔ عالمگیری جلد ۱ ص ۳۵ ہدایہ جلد ۱ ص ۱۳۵ (یہاں آیت فتیمموا صعیدا طیبا کا حکم کہاں چلا گیا)

(۲۸۰) تیمم ہڑتال، سرمہ، گیرو، گندھک، دسیند سے اور پانی سے بنے ہوئے نمک اور کوئلے سے جائز ہے۔ درمختار جلد ۱ ص ۱۱۸ عالمگیری جلد ۱ ص ۳۵ ہدایہ جلد ۱ ص ۱۲۱ شرح وقایہ ص ۵۵ قدوری ص ۱ بہشتی زیور حصہ ۱ ص ۵۴ ۱۱ ص ۱۸

(۲۸۱) جو غبار کی جگہ چہرہ گھسلے تیمم کی نیت سے تو تیمم جائز ہے ہدایہ جلد ۱ ص ۱۲۳

(۲۸۲) سور یا کتے کی پیٹھ پر غبار ہو تو تیمم جائز ہے۔ (ابو حنیفہؒ) ہدایہ جلد ۱ ص ۱۲۰

(۲۸۳) جو تیمم کا ارادہ کرکے زمین پر لوٹے اگر مٹی ہاتھوں اور ہتھیلیوں اور منہ تک پہونچے تو تیمم جائز ہے عالمگیری ص ۳۰ ج ۱

(۲۸۴) جنبی نے تیمم وضو کی نیت سے کیا تو جنابت کے لئے بھی کافی ہے ہدایہ جلد ۱ ص ۱۲۹

(۲۸۵) نماز جنازہ وعید کے واسطے تیمم کرنا جائز ہے اگرچہ پانی موجود ہو۔ درمختار جلد ۱ ص ۱۱۵

باب مسح کے بیان میں

(۲۸۶) موزے پر مسح کھول گیا اتفاقاً پانی موزے پر پڑ گیا تو مسح درست ہے شرح وقایہ ص ۹۱ بہشتی زیور حصہ ۱ ص ۹۳

کتاب الصلوٰۃ

باب اذان کے بیان میں

(۲۸۷) اذان فارسی وغیرہ ہر زبان میں جائز ہے، اگر لوگ یہ سمجھ لیں کہ اذان ہوئی ہے درمختار جلد ۱ ص ۲۲۵ ہدایہ جلد ۱ ص ۲۴۰

باب نماز کی کیفیت میں

نماز امام مروزی ص ۱۵۰ پر ملاحظہ ہو۔

(۲۸۸) نماز میں روزے کی نیت کرے، تو درست ہے، درمختار جلد ۱ ص ۲۰۵

(۲۸۹) ایک پیر کی جگہ بھی پاک ہو دوسرے پاؤں کو اٹھائے رہے تو کافی ہے بہشتی گوہر ص ۳۲

(۲۹۰) شروع کرنا نماز کا سوا عربی کے، درست ہے اگرچہ عربی جانتا ہو۔ درمختار جلد ۱ ص ۲۱۲ و ص ۲۲۱ عالمگیری جلد ۱ ص ۲۱۰

خلاف ہے مسلم النسائی ص ۳

(۲۹۱) بجائے اللہ اکبر کے اللہ الاکبر یا اللہ کبیر یا اللہ الکبیر یا اللہ اکبار یا اللہ اتاکبار کہنا جائز ہے (ابو یوسفؒ) درمختار جلد ۱ ص ۲۲۴ ہدایہ جلد ۱ ص ۲۲۵ قدوری ص ۲۲ منیۃ المصلی ص ۴۲

ترجمہ ہدایہ دہلی ص ۶۹ ج ۱۲

کتب مندرجہ نقشہ سے مراد انکے تراجم ہیں

(۲۹۲) بجائے اللہ اکبر کے الحمد للہ یا تبارک اللہ یا اللہ اجل یا اللہ اعظم یا الرحمٰن اکبر کہے تو جائز ہے۔
عالمگیری جلد ۱ صفحہ ۹۲ ہدایہ جلد ۱ صفحہ ۳۲۳ شرح وقایہ صفحہ ۹۲ قدوری صفحہ ۲۳

(۲۹۳) بجائے اللہ اکبر کے سبحان اللہ یا لا الٰہ الا اللہ کہے تو جائز ہے۔ عالمگیری جلد ۱ صفحہ ۹۲
ہدایہ جلد ۱ صفحہ ۳۲۴ شرح وقایہ صفحہ ۹۲ کنز صفحہ ۲۳ منیہ صفحہ ۷۲

(۲۹۴) اللہ اکبر کا فارسی میں پڑھے تو بھی جائز ہے۔ عالمگیری جلد ۱ صفحہ ۹۲ ہدایہ جلد ۱ صفحہ ۳۲۵ منیہ صفحہ ۷۲

(۲۹۵) نماز کے سب اذکار اور خطبہ اور ثنا وغیرہ ہر زبان میں درست ہیں (ابوحنیفہؒ) درمختار
جلد ۱ صفحہ ۲۲۴ و صفحہ ۲۲۵ شرح وقایہ صفحہ ۹۳ ہدایہ جلد ۱ صفحہ ۳۲۹

(۲۹۶) فارسی زبان خالق ہے (اگو عربی جانتا ہو) درمختار جلد ۱ صفحہ ۲۲۴

(۲۹۷) سب ذکار سوا قرأت کے باوجود عربی جاننے کے غیر زبان میں جائز ہیں (ابوحنیفہ) درمختار جلد ۱ صفحہ ۲۲۵

(۲۹۸) سلام یا جواب سلام اور تکبیر وقت ذبح کے اور قرأت غیر زبان میں جائز ہے۔ درمختار جلد ۱ صفحہ ۲۲۴
عالمگیری جلد ۱ صفحہ ۹۲ ہدایہ جلد ۱ صفحہ ۳۲۴ شرح وقایہ صفحہ ۹۲ کنز الدقائق صفحہ ۳۵

(۲۹۹) بقدر ضرورت قرأت عربی میں پڑھ کر فارسی میں پڑھے تو بلا خلاف درست ہے۔ درمختار جلد ۱ صفحہ ۲۲۵

(۳۰۰) نماز میں سبحانک پڑھتے وقت ہاتھ لٹکائے رکھے جب ختم کر چکے تو ہاتھ باندھے۔ درمختار جلد ۱ صفحہ ۲۲۶

(۳۰۱) عورت سینہ پر ہاتھ باندھے۔ درمختار جلد ۱ صفحہ ۲۲۶ عالمگیری جلد ۱ صفحہ ۹۹ ہدایہ جلد ۱ صفحہ ۳۵۱ شرح وقایہ
صفحہ ۹۳ کنز صفحہ ۲۵ منیہ صفحہ ۸۲ مالا بد صفحہ ۲۵ بہشتی زیور حصہ ۲ صفحہ ۲۲ (اس تخصیص پر کوئی نص نہیں ہے۔)

(۳۰۲) امام قرأت شروع کرے تو مقتدی سبحانک اللّٰھم پڑھ لے۔ عالمگیری جلد ۱ صفحہ ۱۲۳ منیہ صفحہ ۸۳
(اب آیت وَاِذَا قُرِیءَ الْقُرْاٰنُ الخ کا حکم کہاں گیا)

(۳۰۳) بسم اللہ کا منکر کافر نہیں۔ درمختار جلد ۱ صفحہ ۲۲۹ (کیا وہ قرآن نہیں)

(۳۰۴) مقتدی سورہ فاتحہ امام کے پیچھے پڑھے تو ضعیف ہے۔ درمختار جلد ۱ صفحہ ۲۵۲

(۳۰۵) مقتدی کا قرأت فاتحہ پڑھنا مکروہ تحریمی ہے مگر نماز صحیح ہوگی (ابوحنیفہؒ و ابو یوسفؒ) درمختار
جلد ۱ صفحہ ۲۵۲ عالمگیری جلد ۱ صفحہ ۱۵ حصہ دوم کے مسئلے ۲۳۹ سے ۲۴۳ تک ملاحظہ فرما کر انصاف کریں)

(۳۰۶) نماز جنازہ میں سورہ فاتحہ بقصد ثنا پڑھے تو جائز ہے۔ درمختار جلد ۱ صفحہ ۹۷ و صفحہ ۱۱۴
(ملاحظہ طلب مسئلہ ۲۱۹ حصہ دوم)

(۳۰۷) بعض علما نے کہا ہے کہ اگر میں مقتدی ہوں اور فاتحہ نہ پڑھوں تو امام شافعیؒ مجھ پر عتاب کریں اور
پڑھوں تو ابوحنیفہؒ غضب ناک ہوں۔ اسلئے میں نے امامت کو اختیار کیا۔ درمختار جلد ۱ صفحہ ۲۵۱

کتاب حیاۃ الحیوان الکبریٰ
مطبوعہ مصر جلد ۲ صفحہ ۲۲۱
[illegible] الملک
المذکور (محمود) ا
کان حنفی المذہب
وکان مولعا بعلم
الحدیث۔ وکان
یسأل عن معناہا
فیجدہ اکثرہا موافقا
لمذہب الامام
الشافعی رحمہ اللہ
فجمع فقہاء المذہبین
والتمس منہما الکلام
فی ترجیح احد المذہبین
فوقع الاتفاق علیٰ
ان یصلی بین یدیہ
رکعتان علیٰ مذہب
الامام الشافعی رحمہ
وعلیٰ مذہب الامام
ابی حنیفۃ رکعتان
لینظر السلطان
الیٰ ذلک ویختار
الاحسن فصلی
القفال المروزی
بطہارۃ مسبغۃ و
شرائط معتبرۃ من
الطہارۃ والسترۃ
واستقبال القبلۃ
واتیٰ بالارکان و
الہیئات والسنن
والابعاض والآداب
علیٰ وجہ الکمال
کانت صلاۃ لا یجوز
الشافعی دونہا ثم
صلی رکعتین علیٰ ما
یجوزہ ابوحنیفۃ
رضی اللہ عنہ
(بقیہ صفحہ ۱۵۸ پر دیکھیے)

کتب مندرجہ فقہ سے مراد ان کے تراجم ہیں

Altaf Hussain Lodhia

(۳۰۸) اگر پچھلی دو رکعتوں میں الحمد و تسبیح چھوڑ دے تو جرم نہیں۔ عالمگیری جلد ۱ ص ۱۰۲

(۳۰۹) فاتحہ کے بجائے کوئی حصہ قرآن سے پڑھ لے تو فرض ادا ہو جائیگا۔ ہدایہ جلد ۱ ص ۴۲۵

(۳۱۰) نماز سری جہری میں مقتدی کچھ قراءۃ نہ پڑھے۔ ہدایہ جلد ۱ ص ۴۲۸

(۳۱۱) امام کے پیچھے الحمد پڑھنے والے کے مونہہ میں انگارے اور پتھر ہیں۔ ہدایہ جلد ۱ ص ۴۲۷
(حدیث لَا صَلٰوۃَ اِلَّا بِفَاتِحَۃِ الْکِتَابِ کے مقابلہ میں ایسا لکھنا کیا معنی رکھتا ہے سائنصاف طلب

(۳۱۲) پچھلی دو رکعتوں میں بجائے الحمد کے تین دفعہ سبحان اللہ کہے تو درست ہے۔ بہشتی زیور حصہ ۲ ص ۳۹

(۳۱۳) پچھلی دونوں رکعتوں میں اگر کچھ بھی نہ پڑھے تو درست ہے۔ بہشتی زیور حصہ ۲ ص ۳۹

(۳۱۴) اگر امام مسافر قصر کرے، تو مقتدی پوری کرلے مگر مقتدی بقیہ رکعات میں الحمد نہ پڑھے کنز ص ۵۹

(۳۱۵) آمین بالجہر مکروہ ہے۔ منیہ ص ۸۹ (ملاحظہ ہو مسئلہ ۲۵۱ لغایت ۲۵۵ حصہ دوم)

(۳۱۶) رفع الیدین قبل الرکوع و بعد الرکوع مکروہ ہے منیہ ص ۸۸ (ملاحظہ ہو مسئلہ ۲۵۶ لغایت ۲۶۴ حصہ دوم)

(۳۱۷) سجدہ فقط ناک یا فقط پیشانی پر کرنا جائز ہے۔ (ابو حنیفہؒ) ہدایہ جلد ۱ ص ۳۷۵

(۳۱۸) عورت سجدے میں پیٹ کو لپیٹے، دونوں زانوؤں کو ملا رکھے۔ درمختار جلد ۱ ص ۲۳۲ عالمگیری جلد ۱ ص ۱۰۱ ہدایہ جلد ۱ ص ۳۸۱ شرح وقایہ ص ۱۰۰ کنز ص ۲۶ منیہ ص ۸۵ مالابد ص ۲۷ بہشتی زیور حصہ ۲ ص ۳۵

(۳۱۹) التحیات سوا عربی کے ہر زبان میں جائز ہے (ابو حنیفہؒ) ہدایہ جلد ۱ ص ۴۲۲

(۳۲۰) عورت التحیات کے وقت اپنے دونوں پاؤں کو داہنی طرف نکال کر چوتڑوں پر بیٹھے۔ عالمگیری جلد ۱ ص ۱۰۲ ہدایہ جلد ۱ ص ۳۹۱ شرح وقایہ ص ۱۰۶ کنز ص ۲۷ منیہ ص ۸۶ مالابد ص ۲۹ بہشتی زیور حصہ ۲ ص ۳۵

(۳۲۱) درود پڑھنا ہمارے نزدیک فرض نہیں ہے۔ ہدایہ جلد ۱ ص ۳۹۵ شرح وقایہ ص ۱۰۶

(۳۲۲) سلام کے وقت قصداً حدث کرے (یا د مارے) تو نماز فاسد نہیں ہوتی سلام پھیرنے کی ضرورت نہیں۔ درمختار جلد ۱ ص ۲۴۵ و ہدایہ جلد ۱ ص ۲۰۵ و ص ۴۰۸ و شرح وقایہ ص ۱۱۵ کنز ص ۲۴ قدوری ص ۲۸ منیہ ص ۹۸ مالابد ص ۴۰

(۳۲۳) امام نے بعد تشہد کے باتیں کیں یا مسجد سے نکل گیا تو نماز جائز ہے شرح وقایہ ص ۱۱۹

(۳۲۴) مقتدی تشہد پڑھنے کے امام سے بول پڑا تو نماز درست ہوگی۔ درمختار جلد ۱ ص ۲۴۵

(۳۲۵) سلام کے وقت عمداً قہقہہ کرے تو نماز نہیں ٹوٹتی۔ ہدایہ جلد ۱ ص ۴۰۳

صحیح احادیث کے خلاف مشکوٰۃ باب صفۃ الصلوٰۃ کی پہلی فصل۔ باب القراءۃ فی الصلوٰۃ قسطلانی مطبوعہ نولکشور جلد ۲ ص ۷۶ و ص ۷۹ ایضاً ص ۷۳ بخاری مطبوعہ احمدی میرٹھ ص ۱۰۶ کے حاشیہ پر ہے۔ مسلم مع شرح نووی ص ۱۷۰ ابو داؤد ص ۱۱۷ و ص ۱۱۹ ابن ماجہ ص ۱۲۶ و ص ۱۲۸ ترمذی احمدی ص ۱۵۹ بلوغ المرام باب صفۃ الصلوٰۃ مسک الختام شرح بلوغ المرام ص ۲۱۸ جزء القراءۃ للامام امام بخاری۔ تیسیر الوصول مطبوعہ کلکتہ ص ۲۱۷

غنیۃ الطالبین ص ۱۰ سے بالکل خلاف ہے بخاری مطبوعہ احمدی میرٹھ ص ۱۰۰ قسطلانی شرح صحیح بخاری نولکشور جلد ۲ ص ۸۵ بخاری ص ۱۰۰ و ص ۱۸۰ مسلم مع شرح نووی ص ۱۶۷ ابو داؤد ص ۱۳۰ و ص ۱۳۲ ترمذی شاہدرہ ص ۸۱ ابن ماجہ ص ۱۳۰ و ص ۱۳۱ نیل الاوطار مصری جلد ۲ ص ۱۶۸ بلوغ المرام باب صفۃ الصلوٰۃ مشکوٰۃ باب القراءۃ فی الصلوٰۃ بسبب طوالت انہی حوالجات پر اکتفا کیا گیا۔ غرض کہ ایسی احادیث صحیحہ صریحہ آمین بالجہر کی موجودگی

باب بیان میں ان امور کے کہ جن سے نماز فاسد نہیں ہوتی

(۳۲۶) پیشاب کی جگہ یا دبر پر نجاست لگی ہو گو بکثرت ہو تو نماز جائز ہے۔ درمختار جلد ۱ ص ۱۵۹

(۳۲۷) نمازی جنب آدمی یا کتا مونہہ بند ہا لے کر نماز پڑھے تو جائز ہے۔ درمختار جلد ۱ ص ۱۸۷

(۳۲۸) نمازی کے جسم پر کتا بیٹھ جائے۔ مونہہ سے لعاب نکلے تو مضائقہ نہیں۔ بہشتی گوہر ص ۳۳

(۳۲۹) بلغار میں عشا کا وقت معلوم نہو تو نماز واجب نہیں۔ درمختار جلد ۱ ص ۱۰۰

(۳۳۰) نمازی گریبان کی طرف سے شرمگاہ کو دیکھے تو نماز فاسد نہیں ہوتی۔ درمختار جلد ۱ ص ۱۹۰ عالمگیری جلد ۱ ص ۷۹

(۳۳۱) دبر یا ذکر تو سطے جو تھائی سے کم کھل جاویں تو نماز جائز ہے۔ شرح وقایہ ص ۹ منیہ ص ۶۵

(۳۳۲) ہاتھ اور زانو کی جگہہ کا پاک ہونا ضروری نہیں۔ اگر ناپاک جگہہ رکھے جاویں تو نماز فاسد نہیں۔ درمختار جلد ۱ ص ۲۱۹

(۳۳۳) نماز میں کپڑا نجس جگہ پر پڑتا ہو تو حرج نہیں۔ بہشتی گوہر ص ۲۴

(۳۳۴) ہجے کر کے نماز پڑھنے سے نماز فاسد نہیں ہوتی۔ درمختار جلد ۱ ص ۲۲۵

(۳۳۵) مردہ کی پیٹ پر بندا پڑا ہے اور اُسپر سجدہ کیا اگر سختی معلوم نہوئی ہو تو سجدہ جائز ہے۔ عالمگیری جلد ۱ ص ۹۵

(۳۳۶) نمازی سلام کا جواب اشارہ سے دے تو نماز فاسد نہیں ہوتی۔ درمختار جلد ۱ ص ۲۸۱ عالمگیری جلد ۱ ص ۱۳۵
ہدایہ جلد ۱ ص ۱۲۹ منیہ ص ۱۰۰

(۳۳۷) نماز میں پانی مانگنے کیلئے دو صف سے تجاوز کر جائے تو نماز فاسد نہیں ہوتی۔ درمختار جلد ۱ ص ۲۸۱

(۳۳۸) اگر مسبوق (مسبوق وہ ہے کہ جسکو امام کے ساتھ کچھ نماز نہ ملی ہو) کا امام تشہد کے بعد بول پڑا یا مسجد سے نکل گیا تو مسبوق کی نماز فاسد نہیں ہوتی۔ درمختار جلد ۱ ص ۲۸۳

(۳۳۹) کتے بلی کو بلانے یا گدھے کو ہانکنے سے نماز فاسد نہیں ہوتی۔ درمختار جلد ۱ ص ۲۸۶ ہدایہ جلد ۱ ص ۱۲۹

(۳۴۰) امام کی قراءت مقتدی کو اچھی معلوم ہوا اور رو کر کہے کیوں نہیں یا ہاں یا البتہ تو نماز فاسد نہیں۔ درمختار

(۳۴۱) نماز میں قبلہ سے سینہ پھیر لینے سے اگرچہ سارا پھیر لے تو نماز فاسد نہیں ہوتی۔ درمختار جلد ۱ ص ۲۹۲

(۳۴۲) بے وضو ہونیکے گمان سے نماز میں مونہہ پھیر لے اور یاد آنے پر قبلہ کی طرف مونہہ کرے تو نماز فاسد نہیں ہوتی۔ درمختار جلد ۱ ص ۲۹۳ منیہ ص ۶۸

(۳۴۳) نمازی قبلہ کی طرف مونہہ کئے چلا بقدر ایک صف کے۔ اور ٹھہرا۔ اور چلا اور پھر ٹھہرا تو جبتک کہ مسجد کے باہر نہو تو نماز فاسد نہیں ہوگی۔ درمختار جلد ۱ ص ۲۹۳

(۳۴۴) مرد نماز پڑھ رہا ہے اور عورت نے بوسہ لیا تو نماز فاسد نہیں ہوتی۔ ہاں اگر مرد نے نمازی عورت کا بوسہ لیا تو عورت کی نماز فاسد ہوگی۔ درمختار جلد ۱ ص ۲۹۳ عالمگیری جلد ۱ ص ۱۴۳

کتب مندرجہ فقہ سے مراد ان کے تراجم ہیں

(بقیہ ص ۱۵۷) ثلیس جلد کلب مذبوحا ثم لطخ بشيء من النجاسة و توضأ بنبيذ التمر وكان في صميم الصيف ... فاجتمع عليه الذباب والبعوض وكان وضوءه منكسًا منعكسًا ثم استقبل القبلة واحرم بالصلاة من غير نية في الوضوء وكبر بالفارسية ثم قرأ آية بالفارسية ثم نقر نقرتين كنقرات الديك من غير فصل بينهما ومن غير طمأنينة وتشهد وضرط في آخرهما وخرج من غير نية السلام وقال ايها السلطان هذه صلاة ابي حنيفة فقال السلطان لو لم تكن هذه صلاة ابي حنيفة لقتلتك لان مثل هذه الصلاة لا يجوزها ذو دين وانكرت الحنفية فطلب القفال كتب ابي حنيفة ثم امر السلطان باحضارها وامر نصرانيا ان يقرأ كتب المذهبين جميعًا فوجدت الصلاة التي صلاها القفال جائزة عند ابي حنيفة (بقیہ ص ۱۶۰ پر دیکھیے)

(۳۴۵) پرندے پر پتھر پھینکنے سے نماز فاسد نہیں ہوتی۔ درمختار جلد ۱ ص۲۹۳ عالمگیری جلد ۱ ص۱۲۶

(۳۴۶) نمازی ہاتھ یا سر سے ہاں یا ناں کا اشارہ کرے تو نماز فاسد نہ ہوگی۔ عالمگیری جلد ۱ ص۱۳۵

(۳۴۷) جس عورت کو مرد طلاق رجعی دے چکا ہو اگر نماز میں اُسکی فرج دیکھے تو نماز فاسد نہیں۔ عالمگیری جلد ۱ ص۱۲۳

(۳۴۸) اپنا ستر عورت دیکھنے سے نماز فاسد نہیں ہوتی۔ ہدایہ جلد ۱ ص۱۲۱

(۳۴۹) کسی نے نماز پڑھنے والے سے پوچھا کہ رکعت ہوئیں تم اشارہ سے بتلادے تو نماز فاسد نہیں۔ منیہ ص۹۹

(۳۵۰) تین کلمہ والے کم لکھنے میں نماز فاسد نہیں ہوتی۔ منیہ ص۹۹

(۳۵۱) نماز میں اذان دینے والا اگر حی علی الصلوٰۃ نہ کہے تو نماز فاسد نہیں ہوتی۔ منیہ ص۹۹

(۳۵۲) نماز میں لفظ اللہ سنکر بلا قصد جل جلالہ اور آنحضرتؐ کا نام سنکر درود پڑھے تو نماز فاسد نہیں۔ منیہ ص۱۰۰

(۳۵۳) دل میں شعر بنائے تو نماز فاسد نہیں ہوتی۔ منیہ ص۱۰۰

(۳۵۴) لکھے ہوئے پر نظر کی اور اُسکے معنی دریافت کیئے تو نماز فاسد نہیں ہوگی۔ مالابد ص۳۲

(۳۵۵) نماز میں ٹھہر ٹھہر کر ایک ایک رکن کے بعد ایک ایک جوں مارے تو نماز فاسد نہیں ہوتی۔ منیہ ص۱۰۰

(۳۵۶) پنکھے سے ایک دو مرتبہ نماز میں ہوا کرلے تو نماز فاسد نہیں ہوتی۔ منیہ ص۱۰۰

باب متعلقات نماز میں

(۳۵۷) جمائی دور کرنیکی ترکیب یہ ہے کہ نمازی یہ سمجھے کہ انبیاء جمائی نہیں لیتے۔ درمختار جلد ۱ ص۲۲۱

(۳۵۸) افعال نماز میں ترتیب شرط نہیں۔ ہدایہ جلد ۱ ص۴۸

(۳۵۹) اگر قبلہ میں شک ہو تو چار رکعت چاروں طرف پڑھے۔ منیہ ص۶۷

(۳۶۰) جو نماز میں خلل ڈالتا ہو اُسکی تنبیہ کیلئے قرآن اس ترکیب سے پڑھے کہ وہ باز آجائے تو حرج نہیں۔ عالمگیری جلد ۱ ص۱۳۶

(۳۶۱) نماز میں دروازہ بند کیا تو نماز فاسد نہ ہوگی اور کھولا تو ہوگی۔ عالمگیری جلد ۱ ص۱۲۳

(۳۶۲) جب یقین ہو کہ صبح کی ایک رکعت مل جاوے گی تو سنت کا چھوڑنا درست نہیں۔ بہشتی گوہر ص۲۵

(۳۶۳) جو چاہے کہ فجر کے پہلے سنت پڑھے تو اُسکا حیلہ یہ ہے کہ پہلے فرض کے سنت پڑھے پھر اُسکو توڑ ڈالے تو اب بعد فرض کے سنت پڑھ لے۔ عالمگیری جلد ۴ ص۱۰۲۱ ہدایہ جلد ۲ ص۸۵

(۳۶۴) مستحق امامت کا وہ ہے جسکی بیوی زیادہ اچھی ہو۔ درمختار جلد ۱ ص۲۵۹

(۳۶۵) جو کافر با جماعت نماز پڑھ لے تو وہ مسلمان ہے۔ ہدایہ جلد ۱ ص۲۵۱

(۳۶۶) عورتوں کی جماعت مکروہ تحریمی اور بدعت ہے۔ ہدایہ جلد ۱ ص۴۵ (خلاف حدیث ہے دارقطنی)

(۳۶۷) سجدہ تلاوت محض رکوع سے بھی ادا ہوجاتا ہے۔ درمختار جلد ۱ ص۲۵۳

کتب مندرجہ فقہ سے مراد ان کے تراجم ہیں

(بقیہ ص۱۵۹)
ناعرض السلطان عن مذهب ابی حنیفة و تمسّکه بمذهب الشافعی رضی اللہ عنهما
ترجمہ بادشاہ سلطان محمود امام ابو حنیفہ کے مذہب پر تھا۔ اور علم حدیث کی حرص رکھتا تھا۔ اور لوگوں سے حدیث سنتا اور استفسار کیا کرتا تھا۔ پس اکثر احادیث کو اُسنے شافعی مذہب کے موافق پایا۔ پس اُسنے فقہاء کو جمع کیا۔ اور اُن سے ایک مذہب کے دوسرے مذہب پر ترجیح کا مطالبہ کیا۔ تو اس بات پر سب کا اتفاق ہوا کہ دونوں مذہب کے موافق دو دو رکعت نماز پڑھنی چاہیے۔ پس اس نماز میں نظر اور فکر کرنے سے جو مذہب اچھا معلوم ہو اُسکو اختیار کرنا چاہیے۔ پس قفال مروزی رحمہ نے نماز پڑھنی شروع کی تو وضو کو پوری شرطوں سے ادا کیا۔ اور لباس اور استقبال قبلہ کو بخوبی کیا۔ اور نماز کے ارکان اور ہیئت اور فرض اور سنتیں اور آداب کو پورا پورا ادا کیا۔ اور ایسی نماز پڑھی جس سے کمی کرنا امام شافعی کے نزدیک درست نہیں پھر اور دو رکعت اس طرح سے ادا کیں کہ جو امام ابو حنیفہ رحمہ کے نزدیک جائز ہوا۔ پس کتے کی کھال پہ دباغت دی ہوئی کو پہن لیا اور اُس کو
(بقیہ ص۱۶۱ پر)

(۳۶۸) قنوت میں درود نہ پڑھے۔ عالمگیری جلد ۱ ص۱۵۴ (خلاف حدیث ہے نسائی باب الدعا فی الوتر)

(۳۶۹) فوت شدہ نمازوں کے بدلے کفارہ دینا جائز ہے۔ درمختار جلد ۱ ص۳۳۶

(۳۷۰) اگر میت نے اسقدر مال نہ چھوڑا ہو کہ وہ کفارہ کے لئے کافی ہو تو اسکا حیلہ یہ ہے کہ وارث یہ ہر کرے کہ آدھا صاع گیہوں قرض لے اور فقیر کو دیدے۔ فقیر اسکو واپس ہبہ کر دے۔ غرض اسی طرح لوٹ پھیر کرتا رہے کہ کفارہ تمام ہو جائے۔ درمختار جلد ۱ ص۳۳۶

(۳۷۱) جو فقیر چاہے کہ اپنے باپ کی قضا نمازوں کا فدیہ ادا کرے تو یہ حیلہ کرے کہ دو سیر گیہوں فقیر کو دے پھر اس سے بطور ہبہ مانگ لے روزانہ ایسا کرے جبتک کہ سب نمازوں کا فدیہ نہ ہو لے۔ عالمگیری جلد ۴ ص۱۰۴۴ ہدایہ جلد ۴ ص۵۹

(۳۷۲) قنوت نہ پڑھے کسی نماز میں سوائے وتر کے ہدایہ جلد ۱ ص۵۳۱ (آگے جا کے لکھا ہے) نماز فجر میں قنوت پڑھنا چاروں خلفائے راشدین اور اکثر صحابہؓ سے ثابت ہے۔ ہدایہ جلد ۱ ص۵۳۴
(دونوں قول قابل غور ہیں)

باب متعلق جمعہ

(۳۷۳) جمعہ کی شرطوں میں یہ ہے کہ شہر ہو کہ جہاں حدود شرعیہ قائم ہوں۔ درمختار جلد ۱ ص۳۶۱ عالمگیری جلد ۱ ص۱۴۴ ہدایہ جلد ۱ ص۶۲ شرح وقایہ ص۱۲۶ کنز ص۶۰ (یہ شرط اس وقت دنیا بھر میں مفقود ہے لہذا جمعہ ناجائز)

(۳۷۴) جمعہ کی شرطوں میں بادشاہ یا نائب کا ہونا بھی ہے۔ ہدایہ جلد ۱ ص۱۲۳ شرح وقایہ ص۱۲۷
(اکثر جگہ یہ بھی مفقود ہے)

(۳۷۵) منجملہ شرائط جمعہ کے یہ بھی ہے کہ اذن عام ہو۔ درمختار جلد ۱ ص۳۷۵ عالمگیری جلد ۱ ص۲۰۹ شرح وقایہ ص۱۲۹ کنز ص۶۱ مالابد ص۳۷ (بالعموم اہلحدیث کو روکا جاتا ہے تو جمعہ ناجائز ہوا)

(۳۷۶) جمعہ کے روز تمام مساجد بند کی جاویں سوا جامع مسجد کے۔ درمختار جلد ۱ ص۳۷ (عمل کی ضرورت ہے)

(۳۷۷) جمعہ متعدد جگہ نہ ہو اور احتیاطی ظہر پڑھی جاوے (ابوحنیفہؒ) درمختار جلد ۱ ص۳۷۱

(۳۷۸) جمعہ کے دن سورہ سجدہ و سورہ دہر معین کر کے پڑھنا مکروہ ہے۔ درمختار جلد ۱ ص۲۵۲

(۳۷۹) خطبہ بے وضو بھی پڑھنا درست ہے۔ درمختار جلد ۱ ص۳۷ ہدایہ جلد ۱ ص۱۲۶ قدوری ص۳۷

(۳۸۰) ابویوسف جب خطبہ دیتے ہوتے تو کتاب دیکھا کرتے اور قلم سے تصحیح بھی کرتے۔ درمختار جلد ۱ ص۳۷۹

(۳۸۱) خطبہ ایک تسبیح (سبحان اللہ) کے برابر ہو۔ شرح وقایہ ص۱۲۷

(۳۸۲) جمعہ کا خطبہ بیٹھ کر بھی پڑھنا جائز ہے۔ ہدایہ جلد ۱ ص۱۲۶ قدوری ص۳۷

۱؎ خلاف حدیث ہے مشکوٰۃ باب القراۃ فی الصلاۃ۔

۲؎ خلاف حدیث ہے مشکوٰۃ باب الخطبہ

۳؎ خلاف حدیث مسلم جلد ۱ ص۲۸۴ مشکوٰۃ باب الخطبہ والصلوٰۃ ص۱۲۶

رحمہ اللہ تعالیٰ نے نماز شروع کی آدھا کیا۔ اور ... سجدہ ... پھر اگر ... کا موسم تھا ... کیمیان ... جمع ہو گئے ... کے وضو کیا اور وضو بھی الٹا کیا۔ (یعنی پہلے بایاں پیر دھویا پھر داہنا پیر پھر بایاں ہاتھ دھویا پھر بایاں پھر ... سر کا الٹا مسح کیا پھر الٹا منہ دھویا پھر تین بار ناک میں پانی ڈالا پھر تین بار کلی کی پھر ہاتھ دھوئے پھر نماز ... تو تکبیر کے فارسی زبان میں کہا (خدائے بزرگ ست) پھر قرات کی تو ... مدھامتان سے فارسی میں کہا دو برگ سبز پھر بولے بے سجدے کے ...

(۳۸۳) جمعہ کے روز روحیں اکٹھی ہوتی ہیں۔ درمختار جلد ۱ صفحہ ۳۸۳ (محض بے اصل ہے)

باب متعلق عیدین

(۳۸۴) جو شرطیں جمعہ میں ہیں وہی عیدین میں بھی واجب ہیں۔ شرح وقایہ صفحہ ۱۵۰ کنز صفحہ ۶۲

(۳۸۵) تکبیرات عید الاضحٰی جہر سے کہنا بدعت ہے۔ ہدایہ جلد ۱ صفحہ ۱۴۲ (ملاحظہ ہو مسئلہ ۲۰ صفحہ ۲۰ حصہ دوم)

کتاب الزکوٰۃ

(۳۸۶) کسی کو انعام کا نام لیکر زکوٰۃ دی اور دل میں نیت کر لی تو زکوٰۃ ادا ہو جائیگی بہشتی زیور حصہ ۳ صفحہ ۲۵

(۳۸۷) زکوٰۃ کا بیسواں حصہ کافر سے شراب و مردار کھالوں کی قیمت سے لینا چاہیئے۔ درمختار جلد ۱ صفحہ ۴۵۸

(۳۸۸) زکوٰۃ نہ دینے کا حیلہ یہ ہے کہ جس کے پاس مال ہو بقدر نصاب سال گذرنے سے پہلے ایک درم خیرات کر دے۔ یا بعض درہم اپنی اولاد کو ہبہ کر دے تاکہ مال نصاب سے کم ہو جائے تو زکوٰۃ واجب نہ ہوگی۔[1] (ابو یوسفؒ) درمختار جلد ۱ صفحہ ۴۵۵ عالمگیری جلد ۴ صفحہ ۱۳۱ ہدایہ جلد ۴ صفحہ ۵۵۷

(۳۸۹) جو شخص زکوٰۃ اپنے قرضہ میں وصول کرنا چاہے تو اسکا حیلہ یہ ہے کہ اپنے قرضدار محتاج کو زکوٰۃ حوالہ کرے پھر اسکو واپس اپنے قرضہ میں وصول کر لے۔ اور اگر وہ نہ دے تو چھین لے۔ درمختار جلد ۱ صفحہ ۴۳۶ عالمگیری جلد ۴ صفحہ ۱۰۴۳ ہدایہ جلد ۴ صفحہ ۵۵۸

(۳۹۰) دوسرا حیلہ یہ ہے کہ قرضدار سے کہے کہ میرے خادم کو اپنا وکیل کر لے کہ وہ مجھ سے زکوٰۃ وصول کر کے واپس تیرے قرضہ میں مجکو دیدے۔ عالمگیری جلد ۴ صفحہ ۱۰۴۳ ہدایہ جلد ۴ صفحہ ۵۵۸ (خیرات دیکر واپس لینے والے کی مثال حدیث میں کتے کی سی آئی ہے کہ جو قے کر کے خود چاٹتا ہے)۔

(۳۹۱) جو شخص چاہے کہ زکوٰۃ میں کفن دے تو اسکا حیلہ یہ ہے کہ زکوٰۃ محتاج کی ملک کر دے اور محتاج کفن دیدے۔ درمختار جلد ۱ صفحہ ۴۳۶ عالمگیری جلد ۴ صفحہ ۱۰۴۳ ہدایہ جلد ۴ صفحہ ۵۵۸

(۳۹۲) جو شخص زکوٰۃ کو مسجد کی تعمیر میں لگانا چاہے تو اسکا حیلہ یہ ہے کہ زکوٰۃ کسی کو دیدے اور وہ مسجد میں لگا دے۔ درمختار جلد ۱ صفحہ ۴۳۶

(۳۹۳) صاع۔ ابو حنیفہؒ و محمدؒ کے نزدیک آٹھ رطل عراقی کا ہے۔ اور ابو یوسفؒ کے نزدیک پانچ رطل اور تہائی رطل کا۔ درمختار جلد ۱ صفحہ ۴۹۰

کتاب الصوم

باب شک کے روزہ کے متعلق

(۳۹۴) شک کے دن کا روزہ خواص رکھیں اسطرح کہ عوام کو نہ معلوم ہو۔ درمختار جلد ۱ صفحہ ۵۰۰

[1] امام ابو یوسف آخر سال میں اپنی بی بی کو ہبہ کر دیا کرتے تھے اور اسکا مال اپنے نام ہبہ کر لیتے تھے تاکہ زکوٰۃ ساقط ہو جائے۔ احیاء العلوم کشوری جلد ۱ صفحہ ۱۱

(بقیہ صفحہ ۱۶۹) گو نماز یا اس نماز سے بغیر سلام کے نکلا اور اساد شاہ یہ نماز امام ابو حنیفہؒ کی ہے بادشاہ نے کہا کہ اگر اس طرح کی نماز ابو حنیفہؒ کی ہوتی تو میں تجھ کو قتل کر دیتا کیونکہ ایسی نماز کوئی صاحب دین جائز نہ رکھیگا پس حنفیوں نے ابو حنیفہؒ کی اس طرح نماز ہونے سے انکار کر دیا ہے اب بھی کر رہے ہیں۔ (بقیہ صفحہ ۱۷۳ ملاحظہ ہو)

کتب مندرجہ فقہ سے مراد انکے ترجمے

(۳۹۵) شک کے دن نفل کی نیت سے روزہ رکھنا بالاتفاق افضل نہیں ہے۔ درمختار جلد ۱ ص ۵۰۱

باب بیانمیں اُن چیزوں کے جنسے روزہ فاسد نہیں ہوتا یا کفارہ لازم نہیں آتا

(۳۹۶) عورت کی شرم گاہ کی طرف دیکھنے سے اگر انزال ہو جائے اگرچہ دیر تک دیکھنے اور ذکر کرنے کے بعد ہو تو روزہ فاسد نہیں ہوتا۔ درمختار جلد ۱ ص ۵۰۹ عالمگیری جلد ۱ ص ۲۹۱ ہدایہ جلد ۱ ص ۸۹۲ بہشتی گوہر ص ۱۳۱

(۳۹۷) لکڑی دبر میں ڈالی اگر ایک سرا باہر رہا تو روزہ فاسد نہیں۔ درمختار جلد ۱ ص ۵۱۰

(۳۹۸) دبر یا فرج میں انگلی کی اگر خشک نکلی تو روزہ فاسد نہیں۔ درمختار جلد ۱ ص ۵۱۱ عالمگیری جلد ۱ ص ۲۹۱ ہدایہ جلد ۱ ص ۸۹۳ بہشتی زیور حصہ ۳ ص ۱۴

(۳۹۹) قبل فجر عمداً جماع کیا پھر فجر ہوتے ہی نکال لیا بعد اُسکے منی نکلی تو روزہ فاسد نہیں۔ درمختار جلد ۱ ص ۵۱۱

(۴۰۰) ناف یا ران میں جماع کرے اگر انزال نہ ہو تو روزہ فاسد نہیں۔ درمختار جلد ۱ ص ۵۱۱

(۴۰۱) روزہ میں ہاتھ سے منی نکالنے سے روزہ فاسد نہیں۔ درمختار جلد ۱ ص ۵۱۲ ہدایہ جلد ۱ ص ۸۹۳

(۴۰۲) اگر زنا کے خوف سے جلوق لگا کر منی نکالدے تو توقع ہے کہ وبال نہ ہو۔ درمختار جلد ۱ ص ۵۱۲

(۴۰۳) چوپایہ کی فرج یا مردے سے جماع کرے اگر انزال نہ ہو تو روزہ فاسد نہیں۔ درمختار جلد ۱ ص ۵۱۲ عالمگیری جلد ۱ ص ۲۹۲ ہدایہ جلد ۱ ص ۸۹۳ شرح وقایہ ص ۱۸۷ مالابد ص ۶۴

(۴۰۴) جانور کی فرج کے ہاتھ لگایا یا منہ چوما اور انزال ہوا تو روزہ فاسد نہیں۔ درمختار جلد ۱ ص ۵۱۲ عالمگیری جلد ۱ ص ۲۹۲ ہدایہ جلد ۱ ص ۸۹۶

(۴۰۵) مردہ عورت سے وطی کی چھوٹی لڑکی یا بہیمہ سے وطی کی یا ران میں یا پیٹ میں وطی کی یا بوسہ لیا تو روزہ فاسد نہیں۔ درمختار جلد ۱ ص ۵۱۵

(۴۰۶) منی اپنے ہاتھ سے نکالے یا عورت کے ہاتھ سے یا عورت مرد باہم ننگے ہو کر شرمگاہیں ملائیں۔ اگر انزال نہ ہو تو روزہ فاسد نہیں۔ درمختار جلد ۱ ص ۵۱۵

(۴۰۷) سوتی عورت یا مجنونہ سے جماع کیا گیا تو روزے کا کفارہ نہیں۔ درمختار جلد ۱ ص ۵۱۵ ہدایہ جلد ۱ ص ۹۲۳ کنز الدقائق ص ۸۰ مالابد ص ۶۳ بہشتی زیور حصہ ۱ ص ۱۵

(۴۰۸) روزہ میں عورت مرد ننگے ہو کر شرمگاہیں ملائیں تو مضائقہ نہیں۔ درمختار جلد ۱ ص ۵۲۴ ۔ ہدایہ جلد ۱ ص ۸۹۶

(۴۰۹) عورت کو کپڑے کے اوپر سے مساس کیا اور انزال ہوا۔ اگر حرارت معلوم نہ ہوئی ہو تو روزہ فاسد نہیں۔ عالمگیری جلد ۱ ص ۲۹۲

کتب مندرجہ فقہ سے مراد ان کے تراجم ہیں۔

افضل نہیں بلکہ خلاف حدیث ہے۔ قائل اسکا عامل اسکا رسول اللہ صلعم کا نافرمان ہے۔ مشکوٰۃ باب رویۃ الہلال و ترمذی وغیرہ ۱۲

(بقیہ ص ۱۶۳) تو قفال مروزی نے حنفی مذہب کی کتابیں طلب کیں۔ بادشاہ نے منگوا دیں اور ایک نصرانی عالم کو بلایا اور اسکو شافعی اور حنفی مذہب کی کتابوں کے پڑھنے کا حکم دیا تو ابوحنیفہؒ کے مذہب کی نماز ویسی ہی پائی گئی جیسی کہ قفال مروزی نے پڑھکر دکھائی تھی۔ تو بادشاہ نے امام ابوحنیفہؒ کے مذہب کو چھوڑ دیا۔ اور امام شافعیؒ کے مذہب کو اختیار کر لیا۔

مؤلف۔ اے میرے کرم احناف اگر آپ بھی قفال مروزی کے نماز کے متعلق ڈسکی وشکی رباتو مسائل بحوالہ مندرجہ ص ۶۶ ، ص ۶۸ ، ص ۱۳ ، ص ۵۲ ، ص ۵۵ ، ص ۹۰ ، ص ۱۹۲ ، ص ۲۲۲ بغور ملاحظہ فرمائیں بعد اس کے چاہیں تو کہ مثل سلطان محمود کے اس مذہب کو خیرباد کہیں ورنہ کم از کم اسکی تصدیق کردیں۔ المؤلف

(۴۱۰) عورت نے شوہر کا مساس کیا اور شوہر کو انزال ہوا تو روزہ فاسد نہیں۔ عالمگیری جلد ۱ صـ ۲۹۲ ہدایہ جلد ۱ صـ ۸۹

(۴۱۱) عورتیں چپٹی لڑادیں اگر انزال نہ ہو تو روزہ فاسد نہیں۔ عالمگیری جلد ۱ صـ ۲۹۲ ہدایہ جلد ۱ صـ ۸۹۳

(۴۱۲) جو روزے میں زنا کے ڈر سے جلق لگائے اور منی نکال دے تو امید ثواب ہے۔ ہدایہ جلد ۱ صـ ۸۹۳

(۴۱۳) مقعد میں جماع (اغلام) کرنے سے کفارہ واجب نہیں ہوتا (ابو حنیفہؒ) ہدایہ جلد ۱ صـ ۹۰۲

(۴۱۴) روزے دار عورت یا مرد سے اغلام کرے تو روزہ کا کفارہ نہیں۔ ہدایہ جلد ۱ صـ ۹۰۳

(۴۱۵) ران وغیرہ میں جماع کرے اور انزال ہو جائے تو روزہ کا کفارہ نہیں۔ قدوری صـ ۹۱ کنز صـ ۸۳

(۴۱۶) روزہ کی حالت میں بوسہ لینے سے منی نکل پڑے تو کفارہ نہیں۔ قدوری صـ ۶۰

(۴۱۷) چنے سے کم کھانا عمداً نگل جائے تو روزہ فاسد نہیں۔ درمختار جلد ۱ صـ ۵۱۰ ہدایہ جلد ۱ صـ ۸۹۸
بہشتی زیور حصہ ۳ صفحہ ۱۲ مالابد صـ ۶۴

(۴۱۸) کسی نے بھولے سے کھانا کھایا۔ یا پانی پیا۔ یا جماع کیا۔ اگر اس کو گمان ہو کہ روزہ ٹوٹ گیا پھر
اس نے کھالیا۔ تو کفارہ لازم نہ ہوگا۔ عالمگیری جلد ۱ صـ ۲۹۳

(۴۱۹) جوار باجرا کچا کھانے میں گنواروں کو باک نہیں۔ بس فتویٰ میں تامل ہوگا۔ مسور و ماش و مونگ
کھانے میں کفارہ نہیں ہدایہ جلد ۱ صـ ۵۰۲

(۴۲۰) رمضان میں روزہ کی نیت نہیں کی اور کھانا کھالیا تو کفارہ واجب نہیں (ابو حنیفہؒ) مالابد صـ ۶۳

(۴۲۱) عمداً منہ بھر سے کم قے کی تو قضا ہے کفارہ نہیں (محمدؒ) ہدایہ جلد ۱ صـ ۹۰۱ (کم و بیش کس دلیل سے)

(۴۲۲) عمداً قے کرنے سے روزہ فاسد نہیں ہوتا۔ (ابو یوسفؒ) ہدایہ جلد ۱ صـ ۹۰۱

(۴۲۳) روزہ میں قصداً سے تھوڑی سی قے کرے تو روزہ فاسد نہیں۔ مالابد صـ ۶۳

(۴۲۴) ڈورے میں گوشت باندھ کر نگل گیا اور اسی وقت نکال لیا تو روزہ فاسد نہیں۔ ہدایہ جلد ۱ صـ ۹۰۲

(۴۲۵) لکڑی کا ایک کنارہ نگل گیا اور دوسرا کنارہ ہاتھ میں ہے تو روزہ فاسد نہیں۔ ہدایہ جلد ۱ صـ ۹۰۲

(۴۲۶) روزہ دار کسی غیر معشوق کی رال پی جائے۔ تو کفارہ نہیں۔ درمختار جلد ۴ صـ ۴۷۴

باب فدیہ کے بیان میں

(۴۲۷) جو شخص چاہے کہ اپنے باپ کے تمام روزوں کا فدیہ نہ دوں تو اس کا حیلہ
یہ ہے کہ دو سیر گیہوں فقیر کو دے۔ پھر اس سے بطور ہبہ مانگ لے
روزانہ ایسا کرے۔ جب تک کہ سب روزوں کا فدیہ نہ ہو جائے۔ عالمگیری جلد ۴
صـ ۱۰۴۴ و ہدایہ جلد ۴ صـ ۸۵۹

کتب مندرجہ فقہ سے مراد ان کے تراجم ہیں

باب اعتکاف کے بیان میں

(۴۲۸) اعتکاف میں سوا فرج کے وطی کرے اگر انزال نہ ہو تو اعتکاف باطل نہیں۔ شرح وقایہ صـ۱۹۶

کتاب الحج

(۴۲۹) مدینہ حرم نہیں (حنفیہ کے نزدیک) در مختار جلد ۱ صـ۴۱۹ (سراسر حدیث کے خلاف ہے)

کتاب النکاح

(۴۳۰) عورت کے وکیل نے بھولے سے لڑکی کی ولدیت میں فرق کر دیا اور عورت وہاں موجود نہیں ہے، تو نکاح نہیں ہوا۔ در مختار جلد ۲ صـ۱

(۴۳۱) زوجہ کو بوقت صحبت کے ثیبہ پایا، مرد کے دریافت کرنے پر عورت نے کہا کہ تیرے باپ نے ازالہ بکر کیا ہے تو مرد اگر تصدیق نہ کرے، تو نکاح قائم ہے۔ در مختار جلد ۲ صـ۱۳

(۴۳۲) عورت سے وطی کی اس کی فرج و مقعد پھاڑ کر ایک کر دیا تو اس عورت کی ماں اس مرد پر حرام نہیں ہوگی۔ عالمگیری جلد ۲ صـ۱۳ (اسے یاد رکھ کے نیچے دیکھیں)

(۴۳۳) جس عورت کے سر کے بالوں کا بشہوت مساس کیا اگرچہ باریک کپڑا حائل ہو کہ گرمی محسوس ہو یا بوسہ لیا یا معانقہ کیا تو اس عورت کی ماں مرد پر حرام ہوگی۔ در مختار جلد صـ۱۳

(۴۳۴) جس عورت نے بشہوت مرد کو چھو لیا، یا ذکر کو بشہوت دیکھ لیا تو عورت کی ماں مرد پر حرام ہوگی در مختار جلد ۲ صـ۱۳

(۴۳۵) جس عورت کی فرج شیشہ یا پانی کی آڑ سے دیکھی تو اس عورت کی ماں مرد پر حرام ہوگی۔ در مختار جلد ۲ صـ۱۳ عالمگیری جلد ۲ صـ۱۴

(۴۳۶) عورت کے مساس پر اگر انزال نہ ہو تو اس کی ماں حرام ہے اور اگر انزال ہو جائے تو عورت کی ماں حرام نہیں

(۴۳۷) شب کو جگانے میں مرد کا ہاتھ اپنی بیٹی پر لگا۔ یا عورت کا ہاتھ اپنے بیٹے پر لگا۔ تو میاں بیوی باہم حرام ہیں۔ در مختار جلد ۲ صـ۱۴ عالمگیری جلد ۲ صـ۱۴ بہشتی زیور حصہ ۴ صـ۷۔

(۴۳۸) بشہوت ساس کے بوسہ لینے سے جورو حرام ہو جاتی ہے۔ در مختار جلد ۲ صـ۱۴۔

(۴۳۹) ساس سے بشہوت مساس کرنے سے بیوی حرام ہو جاتی ہے۔ در مختار جلد ۲ صـ۱۵

(۴۴۰) اپنی بیٹی کی شرمگاہ بشہوت دیکھنے سے جورو حرام ہو جاتی ہے۔ در مختار جلد ۲ صـ۱۵ عالمگیری جلد ۲ صـ۱۴

(۴۴۱) بیٹی ڈر کر بچھونے میں گھس گئی۔ باپ نے شہوت سے مساس کیا تو میاں بیوی باہم حرام ہیں در مختار جلد ۲ صـ۱۵

(۴۴۲) مساس خواہ عمداً ہو یا سہواً۔ خواہ با کراہ ہو تو عورت کی ماں مرد پر حرام ہوئی۔ عالمگیری جلد ۲ صـ۱۴

(۴۴۳) مرد عورت کے ساتھ صحبت کرتے سے اس کی ماں حرام نہیں ہوتی۔ عالمگیری جلد ۲ صـ۱۶۔

[illegible] در مختار جلد ۲ صـ۱۳

کتب فقہ سے مراد ان کے تراجم ہیں۔

(۴۴۴) نشہ میں اپنی بیٹی کو پکڑ کر بوسہ لیا لڑکی نے کہا کہ میں تیری بیٹی ہوں تو جورو حرام ہو جائے گی
عالمگیری جلد ۲ ص ۱۴۵

(۴۴۵) لڑکے نے بدنیتی سے سوتیلی ماں پر ہاتھ ڈالا تو وہ عورت اپنے شوہر پر حرام ہے۔ بہشتی زیور حصہ ۴ ص ۶

(۴۴۶) عورت کے ساتھ اغلام کرنے سے حرمت نہیں آتی۔ درمختار جلد ۲ ص ۱۴ عالمگیری جلد ۲ ص ۱۹

(۴۴۷) جس بیوی سے مرد کم عمری میں صحبت کر چکا ہو اور پھر اُس کو طلاق دیدے تو اُسکی بیٹی سے اس مرد کا
نکاح درست ہے۔ درمختار جلد ۲ ص ۱۴

(۴۴۸) سات آٹھ برس کی لڑکی سے جماع کیا تو اُس لڑکی کی ماں مرد پر حرام نہیں ہوگی۔ عالمگیری جلد ۲ ص ۱۵

(۴۴۹) مرد کا آلہ منتشر ہوا اور اُس نے بشہوت جورو کو طلب کیا اس درمیان میں اُس نے اپنی بیٹی کی
ٹانگوں میں داخل کیا تو اگر حرکت انتشار کی نہ بڑھی ہو تو جورو حرام نہیں اور اگر بڑھ گئی تو جورو
حرام ہے۔ عالمگیری جلد ۲ ص ۱۶ (شرم)

(۴۵۰) ساس نے لڑائی میں اپنے داماد کا ذکر پکڑ لیا۔ پھر ساس نے کہا کہ میں نے شہوت سے نہیں پکڑا تھا تو اُسکے
قول کی تصدیق کیجاویگی۔ عالمگیری جلد ۲ ص ۱۵

(۴۵۱) عورت نے جھوٹے گواہ پیش کر کے دعویٰ کیا کہ میرا فلاں مرد سے نکاح ہو گیا اور قاضی نے تسلیم کر لیا
تو مرد کو اُس سے وطی کرنا جائز ہے۔ (ابو حنیفہؒ) درمختار جلد ۲ ص ۲۲ عالمگیری جلد ۲ ص ۱۷

(۴۵۲) اسی طرح مرد عورت پر جھوٹا دعویٰ کر کے ڈگری حاصل کر لے تو مرد کو اُس عورت سے وطی کرنی
جائز ہے (ابو حنیفہؒ و محمدؒ) درمختار جلد ۲ ص ۲۲ عالمگیری جلد ۲ ص ۲۳ شرح وقایہ ص ۲۲۷

(۴۵۳) نکاح متعہ منعقد ہوگا جبکہ اُسکی مدت اسقدر دراز ہو کہ آدمی اُس مدت تک زندہ نہیں رہ سکتا۔
(ابو حنیفہؒ) عالمگیری جلد ۲ ص ۲۷

(۴۵۴) متعہ درست ہے (زفرؒ) شرح وقایہ ص ۲۳۵

باب مہر کے متعلق

(۴۵۵) شراب اور سور مہر کے بدلے میں ہو تو نکاح صحیح ہے۔ شرح وقایہ ص ۲۴۹

(۴۵۶) حالت کفر میں مہر سور یا شراب سے مقرر ہوا ہو تو مسلمان ہونیکے بعد بھی وہی ادا کرنا ہوگا۔
درمختار جلد ۲ ص ۹۱ شرح وقایہ ص ۲۵۶

(۴۵۷) بیٹے نے سوتیلی ماں کا بوسہ لیا تو بیٹا مہر کا ضامن ہوگا۔ درمختار جلد ۲ ص ۸۹

(۴۵۸) بیٹے نے سوتیلی ماں سے جماع کیا تو بیٹا مہر کا ضامن نہوگا۔ درمختار جلد ۲ ص ۸۹

کتب مندرجہ فقہ سے مراد انکے تراجم ہیں

کتاب الرضاعۃ

(٤٥٩) رضاعت امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک ڈھائی برس ہے۔ درمختار جلد ۲ ص ۸۱۔ شرح وقایہ ص ۲۶۱۔ قدوری ص ۱۰۱
(صریح نص وَالْوَالِدٰتُ يُرْضِعْنَ اَوْلَادَهُنَّ حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ کیخلاف ہے)

(٤٦٠) رضاعت امام زفرؒ کے نزدیک تین برس ہے۔ شرح وقایہ ص ۲۶۱ (یہ بھی خلاف ہے۔)

کتاب الطلاق

(٤٦١) مرد کسی اجنبیہ عورت سے کہے کہ اگر میں نکاح کروں تو تجھ پر طلاق ہے۔ تو طلاق واقع ہو جائیگی
ہدایہ جلد ۲ ص ۲۲۳

(٤٦٢) حضرت علیؓ مست کی طلاق جائز رکھتے تھے۔ مگر بعض علماء کے نزدیک طلاق واقع نہ ہوگی شرح وقایہ ص ۲۶۵

(٤٦٣) نابالغہ کا نکاح باپ یا دادا نے کر دیا۔ لڑکی بالغ ہونے پر نکاح فسخ نہیں کرا سکتی ہدایہ جلد ۲ ص ۳۱۲
(خلاف حدیث ہے۔ ملاحظہ ہو مسئلہ ۴۷۳ حصہ دوم)

باب نسب کے بیان میں

(٤٦٤) مرد انتہائے مغرب میں ہو اور عورت انتہائے مشرق میں اتنے فاصلہ پر کہ دونوں کے درمیان سال بھر کی راہ ہو۔ کسی طرح ان کا نکاح کر دیا گیا۔ اگر بعد تاریخ نکاح کے عورت چھ مہینے میں بچہ جنے تو یہ بچہ ثابت النسب ہوگا حرامی نہ ہوگا۔ بلکہ یہ اس مرد کی کرامت تصور کیجاویگی۔ درمختار جلد ۲ ص ۱۴۲

(٤٦٥) کسی نے اپنی بیوی کو طلاق رجعی دی دو برس سے کم میں لڑکا پیدا ہو تو لڑکا اسی شوہر کا ہے حرامی نہیں۔ بہشتی زیور حصہ ۴ ص ۶۷

(٤٦٦) نکاح ہو گیا اور رخصت نہ ہوئی۔ لڑکا پیدا ہو گیا تو شوہر ہی کا ہے حرامی نہیں بہشتی زیور حصہ ۴ ص ۶۹

(٤٦٧) میاں پردیس میں ہے برسیں گذر گئیں۔ یہاں لڑکا پیدا ہو گیا تو شوہر کا ہے حرامی نہیں بہشتی زیور حصہ ۴ ص ۶۹

باب عدت کے بیان میں

(٤٦٨) عورت کو شوہر کے مرنے پر تین دن سیاہ ماتمی لباس پہننا جائز ہے (رافضیوں اور عیسائیوں نے کیا قصور کیا) درمختار جلد ۲ ص ۲۲۹

باب حیلوں کے بیان میں

(٤٦٩) خاوند اپنی بیوی کو شہر کے باہر نہ لیجا سکے تو اسکا حیلہ یہ ہے کہ عورت اپنے اوپر اپنے باپ یا بھائی وغیرہ جس پر اطمینان ہو اسکے بہت سے قرضہ کا اقرار کرے اور گواہ کرلے۔ جب شوہر لیجانا چاہے تو جسکے قرضہ کا اقرار کیا ہے وہ مانع ہو (ابو یوسفؒ) عالمگیری جلد ۴ ص ۱۰۳۶۔ ہدایہ جلد ۴ ص ۸۶۱

کتب مندرجہ نقشہ سے مراد انکے تراجم ہیں۔

(۴۷۰) اگر شوہر قرضہ کی بابت قسم دلوائے تو اس کا حیلہ یہ ہے کہ قرضہ کے عوض کپڑا وغیرہ اسکی قیمت پر جبتا کہ شوہر پر قرضہ ظاہر کیا جاتا ہے۔ فروخت کر دے بعد اس کے وہ قسم کھا جائے تو شوہر لے جا سکے گا (ابو یوسفؒ) عالمگیری جلد ۴ ص ۱۰۶۴ ہدایہ جلد ۴ ص ۸۰۱

کتاب الحدود

(۴۷۱) کم عمر لڑکا یا مجنوں بالغہ عاقلہ عورت سے وطی کرے تو عورت پر حد نہیں۔ در مختار جلد ۲ ص ۲۰۴ عالمگیری جلد ۲ ص ۶۷۲ ہدایہ جلد ۲ ص ۴۰۱

(۴۷۲) گونگا زنا کرے تو اس پر حد نہیں اگرچہ خود اقرار کرے خواہ گواہ بھی گذر جائیں۔ در مختار جلد ۲ ص ۲۰۱ عالمگیری جلد ۲ ص ۶۷۱

(۴۷۳) اندھا زنا کرے پھر انکاری ہو اگرچہ بذریعہ شہادت کے اس کا زنا کرنا ثابت ہو جائے تو حد نہیں۔ در مختار جلد ۲ ص ۲۰۲

(۴۷۴) کم عمر لڑکی یا مردہ یا جانور سے وطی کرے تو حد نہیں۔ در مختار جلد ۲ ص ۲۰۲

(۴۷۵) دار الحرب[1] اور دار البغی میں زنا کرے تو حد نہیں گو دار الاسلام میں آجائے۔ در مختار جلد ۲ ص ۲۰۳ و ۲۱۶ عالمگیری جلد ۲ ص ۶۹۱ و ص ۶۷۲ ہدایہ جلد ۲ ص ۴۹۶ شرح وقایہ ص ۳۲۸ کنز ص ۱۹۲ قدوری ص ۲۲۵

(۴۷۶) زنا کرنیوالے کو اگر حرمت زنا کی معلوم نہ ہو تو حد نہیں۔ در مختار جلد ۲ ص ۲۰۳

(۴۷۷) بیٹے یا پوتے کی لونڈی سے زنا کرے تو حد نہیں۔ در مختار جلد ۲ ص ۲۱۱ شرح وقایہ ص ۳۳۰ کنز ص ۱۹۱

(۴۷۸) دادا یا دادی کی لونڈی سے جماع کرے تو حد نہیں۔ در مختار جلد ۲ ص ۲۱۲

(۴۷۹) کسی کی لونڈی رہن ہو اور وہ اُس سے زنا کرلے تو حد نہیں۔ در مختار جلد ۲ ص ۲۱۲

(۴۸۰) منکوحہ بلا گواہ سے جماع کرنے میں حد نہیں ہے۔ در مختار جلد ۲ ص ۲۱۳ عالمگیری جلد ۲ ص ۶۷۱

(۴۸۱) غیر کی منکوحہ سے نکاح کر کے صحبت کرے حلال جان کر یا اپنی مطلقہ عدت والی سے تو حد نہیں۔ در مختار جلد ۲ ص ۲۱۲

(۴۸۲) جو عورتیں ہمیشہ کیلئے حرام ہیں (ماں بہن بیٹی خالہ پھوپی وغیرہ) اُنسے نکاح کر کے اور حلال جانکر صحبت کرے تو حد نہیں (ابو حنیفہؒ) در مختار جلد ۲ ص ۲۱۲ عالمگیری جلد ۲ ص ۶۷۵ ہدایہ جلد ۲ ص ۵۰۴ شرح وقایہ ص ۳۳۱ کنز ص ۱۹۱ قدوری ص ۲۲۶

(۴۸۳) محرمات (جو عورتیں ہمیشہ کیلئے حرام ہیں) سے حرام جانکر کے بھی نکاح کرے تو حد نہیں[2] (ابو حنیفہؒ) در مختار جلد ۲ ص ۲۱۲

(۴۸۴) جس عورت کو اجارہ پر لیا ہو (خرچی دیکر) زنا کرے تو حد نہیں[3]۔ در مختار جلد ۲ ص ۲۱۶

[1] حضرت امام ابو حنیفہؒ کا استدلال تابن عوربی اکلیل فی استنباط التنزیل مطبوعہ فاروقی ص ۲۲۳ میں ہے۔ قولہ تعالیٰ ولا یطئون موطئا یغیظ الکفار ولا ینالون من عدو نیلا الا کتب لہم بہ عمل صالح استدل بہا ابو حنیفہ علی جواز الزنی بنساء اهل الحرب فی دار الحرب وقوم علی ان وطئ مما ولہم

[2][3] ... ابو حنیفہ نے دلیل پکڑی ... دار الحرب میں کافروں کی عورتوں سے زنا جائز ہے۔ اور ایک جماعت نے اس آیت سے اُنکے ساتھ اغلام ... کیا ہے ... خلاف حدیث ہے ... کتاب البیوع۔ مسلم جلد اول ص ۱۹ بخاری ... ص ۲۹ ... جامع البحار ... نسائی مصری جلد ۳ ص ۱۴۰ نووی شرح مسلم ... جلد ۲ ص ۱۹۱ ترمذی احمدی ص ۲۱۸

عالمگیری جلد ۲ صفحہ ۶۶۷ کنز صفحہ ۱۹۲۔ زانی کیوں نہ خوش ہونگے)

(۴۸۵) زنا بالجبر کرنے سے حد نہیں۔ درمختار جلد ۲ صفحہ ۲۱۶

(۴۸۶) زنا کے بارہ میں مرد یا عورت دونوں میں سے کوئی انکار کرے، تو حد نہیں۔ درمختار جلد ۲ صفحہ ۲۱۶

(۴۸۷) جو آزاد عورت کو لونڈی کہکر زنا کرے، تو حد نہیں۔ درمختار جلد ۲ صفحہ ۲۱۶ عالمگیری جلد ۲ صفحہ ۶۶۴

(۴۸۸) کسی کی لونڈی کو غصب کر کے زنا کرے تو حد نہیں۔ درمختار جلد ۲ صفحہ ۲۱۷

(۴۸۹) خلیفہ اور امام اور بادشاہ زنا کرے تو حد نہیں۔ درمختار جلد ۲۔ صفحہ ۲۱۴ عالمگیری جلد ۲ صفحہ ۶۶۵

ہدایہ جلد ۲ صفحہ ۶۱۳ شرح وقایہ صفحہ ۳۳۲ کنز صفحہ ۱۹۲

(۴۹۰) جو مرد عورت سے کہے کہ میں نے تجھکو اسقدر مہر دیا تاکہ زنا کروں اور اس سے زنا کرے تو حد نہیں عالمگیری جلد ۲ صفحہ ۶۶۷

(۴۹۱) عورت سوتے مرد سے وطی کرے تو دونوں پر حد نہیں۔ عالمگیری جلد ۲ صفحہ ۶۶۲

(۴۹۲) لونڈی سے اسطرح وطی کی کہ اسکی بینائی جاتی رہی تو زانی پر بلا اختلاف حد نہیں عالمگیری جلد ۲ صفحہ ۶۶۵

(۴۹۳) ماں اور جورو کی لونڈی سے حلال جانکر صحبت کرے، تو حد نہیں۔ شرح وقایہ صفحہ ۳۳۲

(۴۹۴) باپ کی لونڈی سے حلال جان کر بھی وطی کرے تو حد نہیں۔ شرح وقایہ صفحہ ۳۳۲ کنز صفحہ ۱۹۲ ہندیہ ۶۶۲

(۴۹۵) حربی حربیہ سے زنا کرے تو دار الاسلام میں حد نہیں اور ابو یوسف کے نزدیک حد ہے۔ شرح وقایہ صفحہ ۳۳۱

(۴۹۶) جانور سے جماع کرنے پر حد نہیں آتی۔ درمختار جلد ۲ صفحہ ۲۱۴ عالمگیری جلد ۲ صفحہ ۶۶۳ ہدایہ جلد ۲ صفحہ ۲۵۸

شرح وقایہ صفحہ ۳۳۱ کنز صفحہ ۱۹۲ (حدیث میں ہے کہ اس شخص اور جانور کو قتل کر دیا جاوے)

(۴۹۷) اغلام کرنے سے حد نہیں آتی۔ (ابو حنیفہؒ) درمختار جلد ۲ صفحہ ۲۱۵ عالمگیری جلد ۲ صفحہ ۶۶۳

ہدایہ جلد ۲ صفحہ ۵۰۲ شرح وقایہ صفحہ ۳۳۱ کنز صفحہ ۱۹۳ قدوری صفحہ ۲۲۶

(۴۹۸) غلام یا لونڈی یا بیوی سے اغلام کرے تو بالاجماع حد نہیں۔ درمختار جلد ۲ صفحہ ۲۱۵ عالمگیری جلد ۲ صفحہ ۶۶۳

(۴۹۹) اجنبیہ عورت سے فرج کے سوا وطی کرے تو حد نہیں۔ عالمگیری جلد ۲ صفحہ ۶۶۳ ہدایہ جلد ۲ صفحہ ۲۵۸

(۵۰۰) لونڈے بازی کا جنت میں بھی وجود ہوگا۔ لیکن یہ ضعیف ہے۔ درمختار جلد ۲ صفحہ ۲۱۵

(۵۰۱) اپنی بیوی یا لونڈی سے جلق لگوالے تو حد ہے نہ تعزیر۔ درمختار جلد ۲ صفحہ ۲۱۵

(۵۰۲) گونگے شرابی پر حد نہیں اگرچہ اقرار کرلے۔ درمختار جلد ۲ صفحہ ۲۲۱ عالمگیری جلد ۲ صفحہ ۶۸۷

(۵۰۳) شرابی نے بو جانیکے بعد شراب پینے کا اقرار کیا تو حد نہیں ماری جاویگی (ابو حنیفہؒ و ابو یوسفؒ)

عالمگیری جلد ۲ صفحہ ۶۸۶ ہدایہ جلد ۲ صفحہ ۴۷۴

(۵۰۴) شراب کی بو جانیکے بعد گواہی گذری تب بھی حد نہیں (ابو حنیفہؒ و ابو یوسفؒ) ہدایہ جلد ۲ صفحہ ۴۷۴

کتب مندرجہ فہرست سے مراد انکے تراجم ہیں

(۵۰۵) شراب پی کر قے کر دے تو حد نہیں ماری جائیگی۔ عالمگیری جلد ۲ ص۶۸۵

(۵۰۶) چھوارے اور انگور کی شراب پی کر بیہوش ہو جائے تو حد نہیں۔ عالمگیری جلد ۲ ص۶۸۴

(۵۰۷) شہد کی شراب اور گدھی کے دودھ سے نشہ میں ہو تو حد نہیں۔ عالمگیری جلد ۲ ص۶۸۴

(۵۰۸) شراب کو پانی یا دودھ یا تیل سے مخلوط کر دیا اگر شراب غالب نہ ہو اور اس میں سے قطرہ پی لیا تو جب تک نشہ نہ آوے تو حد نہیں۔ عالمگیری جلد ۲ ص۶۸۸

(۵۰۹) بھنگ پینے والے پر حد نہیں اگرچہ نشہ ہو گیا ہو۔ عالمگیری جلد ۲ ص۶۸۸

(۵۱۰) گونگے چور پر حد نہیں۔ درمختار جلد ۲ ص۳۴۵

(۵۱۱) کفن چور پر حد نہیں۔ درمختار جلد ۲ ص۳۵۲ عالمگیری جلد ۲ ص۷۱۵

(۵۱۲) کسی کا دودھ یا گوشت چرا لاوے تو حد نہیں۔ شرح وقایہ ص۳۳۷

(۵۱۳) کسی کی لکڑیاں یا گھاس چرا لے تو حد نہیں۔ شرح وقایہ ص۳۳۷

(۵۱۴) میوہ یا کھڑی کھیتی چرا لاوے تو حد نہیں۔ شرح وقایہ ص۳۳۷ [2]

(۵۱۵) مسجد کا دروازہ چرا لاوے تو حد نہیں۔ شرح وقایہ ص۳۳۷

(۵۱۶) کسی کا قرآن چرا لاوے تو حد نہیں۔ شرح وقایہ ص۳۳۷

(۵۱۷) کسی کا لڑکا چرا لاوے تو حد نہیں۔ شرح وقایہ ص۳۳۷

(۵۱۸) کسی کا مال لوٹ لاوے تو حد نہیں۔ شرح وقایہ ص۳۳۷

(۵۱۹) بیت المال (شاہی خزانہ) میں سے چرا لاوے تو حد نہیں۔ شرح وقایہ ص۳۳۸

(۵۲۰) حنفی شافعی ہو جاوے تو تعزیر دی جاوے گی۔ درمختار جلد ۲ ص۳۴۳ عالمگیری جلد ۲ ص۷۰۳

(اس پر بھی کہا جاتا ہے کہ چاروں مذہب حق ہیں۔)

کتاب السیر

(۵۲۱) آنحضرتؐ کے گالی دینے سے ذمی کا عہد نہیں ٹوٹتا۔ ہدایہ جلد ۲ ص۵۸۹ کنز ص۲۱۳

(۵۲۲) کافروں سے لڑائی کرنا واجب ہے گو وہ ابتدا نہ کریں۔ قدوری ص۲۶۹

(۵۲۳) ذمی مسلمان عورت سے زنا کرے تو بھی عہد نہیں ٹوٹتا۔ کنز ص۲۱۳

کتاب المفقود

(۵۲۴) زوجہ مفقود الخبر نوے برس انتظار کرے۔ عالمگیری جلد ۲ ص۸۸۲ ہدایہ جلد ۲ ص۶۲۱ شرح وقایہ ص۲۵۹ کنز ص۲۲۰ بہشتی زیور حصہ ۴ ص۵۷

[1] خلاف حدیث ہے مسلم جلد ۲ ص

[2] خلاف حدیث ہے مشکوٰۃ باب اللقطہ ۱۴

[3] خلاف حدیث ہے ابوداؤد جلد ۱ ص۲۴۳ ایضاً ص۲۴۲ بلوغ المرام باب قتال الجانی ۱۲۰

کتب مندرجہ فقہ سے مراد ان کے تراجم ہیں

(٥٢٥) جب مفقود کی عمر کے ایکسو بیس برس گذر جائیں تب مرنے کا حکم کیا جاویگا اور ابو یوسفؒ کے نزدیک سو برس ہیں۔ ہدایہ جلد ۲ ص ۶۲۱ قدوری ص ۱۵۲

(٥٢٦) پھر عورت بعد عدت مذکورہ کے نکاح کر سکتی ہے۔ بہشتی زیور حصہ ۴ ص ۵۵ (کیا یہ ممکن ہے) (ملاحظہ ہو ص ۱۵۴ لغایت ص ۱۵۳ حصہ دوم)

کتاب البیوع

(٥٢٧) مسلمان نے ذمی کو شراب و سور خرید و فروخت کیلئے وکیل کیا تو جائز ہے۔[۱] (ابو حنیفہؒ) درمختار جلد ۳ ص ۸۵ و ص ۳۲۶ عالمگیری جلد ۳ ص ۱۸۰ کنز ص ۲۳۹

[۱] خلاف حدیث ہے مشکوٰۃ باب الکسب ۱۲

(٥٢٨) شراب گمی یا گندہ ہوئے آٹے میں جا پڑے تو اسکی بیع میں خوف نہیں۔ عالمگیری جلد ۳ ص ۱۸۱

(٥٢٩) سوا شراب کے جتنی پینے کی چیزیں حرام ہیں سب کی بیع جائز ہے۔ (ابو حنیفہؒ) عالمگیری جلد ۳ ص ۱۸۱

(٥٣٠) شیرہ انگور شراب بنانے والے کو فروخت کرے تو جائز ہے۔[۲] مکروہ نہیں۔ عالمگیری جلد ۳ ص ۱۸۲ و ص ۱۰۲ شرح وقایہ ص ۵۶۴ کنز ص ۳۴۲ قدوری ص ۱۰۲

[۲] خلاف قرآن ہے وَلَا تَعَاوَنُوا عَلَى الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ (سورۂ مائدہ) ۱۲

(٥٣١) مسلمان دار الحرب میں حربی کو شراب یا سور یا مردار خون فروخت کرے، تو جائز ہے۔ عالمگیری جلد ۳ ص ۲۴۱

(٥٣٢) دو حربی دار الحرب میں مسلمان ہونیکے بعد باہم شراب یا سور وغیرہ بیع کریں تو جائز ہے۔ (ابو حنیفہؒ و محمدؒ) عالمگیری جلد ۳ ص ۲۴۱

(٥٣٣) سور اور شراب کے بدلے غلام خرید لے تو اسکو بیچنا اور ہبہ کرنا جائز ہے۔ ہدایہ جلد ۳ ص ۹۲

(٥٣٤) سوا شراب انگور کے دیگر شرابوں میں سے نصف حصے سے زیادہ جل گیا ہو تو ان کی بیع جائز ہے۔ (ابو یوسفؒ) ہدایہ جلد ۴ ص ۳۹۵

(٥٣٥) سوا شراب انگور کے دیگر شرابوں کی بیع جائز ہے۔ (ابو حنیفہؒ) ہدایہ جلد ۴ ص ۳۹۴

(٥٣٦) کتا اور گدھا ذبح کر کے اسکا گوشت فروخت کرنا جائز ہے۔ عالمگیری جلد ۳ ص ۱۸۰

(٥٣٧) ذبح کئے ہوئے درندوں کا گوشت فروخت کرنا جائز ہے۔ عالمگیری جلد ۳ ص ۱۸۱

(٥٣٨) پاخانہ کی بیع اگر مخلوط ہو تو جائز ہے۔ درمختار جلد ۴ ص ۲۲۱ شرح وقایہ ص ۵۶۵

(٥٣٩) باندی کا دودھ فروخت کرنا جائز ہے۔ (ابو یوسفؒ) عالمگیری جلد ۳ ص ۱۸۱

(٥٤٠) زمین ایسے شخص کے ہاتھ بیچنے میں کہ جو اسکا کلیسا بنا دیگا کچھ ڈر نہیں۔ عالمگیری جلد ۳ ص ۱۸۲

(٥٤١) بربط اور طبل اور مزمار اور دف اور نرد کا فروخت کرنا جائز ہے (ابو حنیفہؒ) عالمگیری جلد ۳ ص ۱۸۲

(٥٤٢) ہاتھی گھوڑے مصنوعی یعنی کھلونے کی بیع جائز ہے اور انسے بچوں کا کھیلنا بھی جائز ہے۔

کتب مندرجہ فقہ سے مراد ان کے تراجم ہیں

(ابویوسفؒ) درمختار جلد ۳ ص۱۵۱ شرح وقایہ ص۲۰۳

(۵۴۳) کتا اور ہاتھی اور چیتا، بندر اور دیگر درندوں کی بیع جائز ہے۔[1] درمختار جلد ۳ ص۱۵۲ ہدایہ جلد ۳ ص۱۷۹ شرح وقایہ ص۴۴ کنز ص۲۵۴ قدوری ص۹۳

(۵۴۴) سانپ کی بیع جائز ہے۔ درمختار جلد ۳ ص۱۵۲

(۵۴۵) نجس تیل کی بیع جائز ہے۔ درمختار جلد ۳ ص۱۵۳

(۵۴۶) جو شخص عیب دار چیز فروخت کرنا چاہے اور عیب بھی ظاہر کرنا چاہے تو اُسکا حیلہ یہ ہے کہ عیب کی جگہ پر ہاتھ رکھ کر کہے کہ میں اسکے عیب سے بری ہوں۔ عالمگیری جلد ۴ ص۱۰۱

(۵۴۷) شفعہ کے باطل کرنیکا حیلہ یہ ہے کہ بائع اُس شئے کو مشتری کو ہبہ کر دے اور گواہ کرلے مشتری قیمت بائع کو ہبہ کر دے۔ اور گواہ کرلے۔ عالمگیری جلد ۴ ص۱۰۸

باب سود کے بیان میں

(۵۴۸) مسلمان سلمان سے دار الحرب میں سود لے تو جائز ہے (ابوحنیفہؒ) عالمگیری جلد ۳ ص۱۹۰ شرح وقایہ ص۲۹۶

کتاب القضا

(۵۴۹) قاضی کا حکم نافذ ہے دنیا میں اور اللہ کے ہاں اگرچہ جھوٹی گواہی سے ہو۔[2] شرح وقایہ ص۲۲۷

(۵۵۰) قاضی مجتہد ہی ہو سکتا ہے۔ قدوری ص۲۶۱ ومقدمہ ہدایہ جلد ا ص۹ (پھر عمل اسکے خلاف کیوں)

(۵۵۱) حدود میں گواہی پوشیدہ کرنا بہتر ہے۔ قدوری ص۲۵۵

کتاب الشہادۃ

(۵۵۲) جو حنفی ہو کر شافعی ہو جائے تو اُسکی گواہی قبول نہیں (اتنی خفگی کیوں۔ مذہب تو چاروں حق ہیں) درمختار جلد ۳ ص۲۹۷

(۵۵۳) نکاح کے وکیل کی گواہی قبول نہیں اگر اثبات نکاح کی گواہی دے۔ درمختار جلد ۳ ص۲۹۷

کتاب الاجارہ

(۵۵۴) نوحہ گری اور راگ باجوں کی بلا شرط اُجرت لینا مباح ہے۔ درمختار جلد ۴ ص۳۳

کتاب الذبائح

(۵۵۵) آگ سے ذبح کرنا جائز ہے۔ درمختار جلد ۴ ص۱۷۰

(۵۵۶) گدی کی طرف سے ذبح کرنا مکروہ ہے۔ درمختار جلد ۴ ص۱۷۰ عالمگیری جلد ۴ ص۲۱۳

(۵۵۷) اونٹ نے حملہ کیا اگر اُسکو حلال کرنیکی نیت سے قتل کر ڈالا تو اسکا کھانا حلال ہے۔ عالمگیری جلد ۴ ص۲۱۱

[1] خلاف صحیح حدیث ہے ترمذی احمدی ص۲۱۶ نسائی شاہجہ جلد ۲ ص۲۰۲ مسلم (کشور) جلد ا ص۲۰

[2] خلاف حدیث ہے مشکوٰۃ باب الاقضیۃ والشہادت ۶۲

کتب فقہ سے مراد ان کے تراجم ہیں۔

Altaf Hussain Lodhia

(۵۵۸) بسم اللہ، اللہ اکبر پڑھنا مکروہ ہے۔ درمختار جلد ۴ ص ۱۷۳۔ عالمگیری جلد ۴ ص ۲۱۵ (خلاف حدیث ہے مسلم)

(۵۵۹) تہلیل (لا الہ الا اللہ) و تسبیح (سبحان اللہ) و تحمید (الحمد للہ) کہے تو ذبیحہ حلال ہے۔
عالمگیری جلد ۴ ص ۲۱۱

(۵۶۰) اللہ اعظم یا اللہ اجل یا اللہ الرحمٰن یا اللہ الرحیم یا فقط اللہ یا رحمٰن یا رحیم وقت ذبح کے پڑھے تو ذبیحہ حلال ہے۔ عالمگیری جلد ۴ ص ۲۱۱

(۵۶۱) تسمیہ فارسی میں (اللہ بزرگ است) یا کسی زبان میں ہو جائز ہے۔ (ابوحنیفہؒ) عالمگیری جلد ۴ ص ۲۱۱

(۵۶۲) رومی زبان میں تسمیہ کہا خواہ وہ عربی ادا کر سکتا ہے یا نہیں تو جائز ہے۔ عالمگیری جلد ۴ ص ۲۱۱

(۵۶۳) جو جانور کہ کھائے جاتے ہیں انکو شراب پلائی گئی پھر اسی وقت ذبح کر دیا گیا تو حلال ہے۔
درمختار جلد ۴ ص ۱۹۶ ہدایہ جلد ۴ ص ۴۷

(۵۶۴) بکری شراب پی گئی اور اسی وقت ذبح کیگئی تو مکروہ بھی نہیں۔ عالمگیری جلد ۴ ص ۳۰۰

(۵۶۵) جو حلوان سور کے دودھ سے پالا گیا ہو وہ حلال ہے۔ درمختار جلد ۴ ص ۱۹۶

(۵۶۶) جو کتا مردار اور دانہ دونوں کھاتا ہو وہ حلال ہے (ابوحنیفہؒ) درمختار جلد ۴ ص ۱۷۷
عالمگیری جلد ۴ ص ۲۱۸ شرح وقایہ ص ۵۵۴ و ص ۵۵۵

(۵۶۷) مسلمان نے مجوسی کی بکری آتشکدہ کے واسطے ذبح کی۔ یا کافر کی بکری انکے معبودوں کے واسطے ذبح کی تو کھانا حلال ہے۔ عالمگیری جلد ۴ ص ۲۱۲

عالمگیری ۲۱۲

(۵۶۸) ذبح کئے ہوئے جانور سے بچہ زندہ نکلا اور ذبح کرنے سے پہلے مرگیا تو حلال ہے۔ (صاحبینؒ)

(۵۶۹) ایک شخص نے گلائے جننے کے وقت ہاتھ فرج میں ڈال کر بچے کو ذبح کر دیا۔ اگر ذبح کی جگہ سے ذبح ہوا تو حلال ہے۔ عالمگیری جلد ۴ ص ۲۱۳

(۵۷۰) اگر غیر جگہ سے ذبح کیا پس وہ ذبح کی جگہ سے ذبح نہیں کر سکتا تھا تب بھی حلال ہے۔
عالمگیری جلد ۴ ص ۲۱۳

(۵۷۱) وقت ذبح کے جانور جیتا معلوم ہوا اگرچہ حرکت نہ کرے اور خون نہ نکلے تو حلال ہے۔ کنز ص ۳۷۷

(۵۷۲) چمگادڑ اور الو کا گوشت حلال ہے۔ عالمگیری جلد ۴ ص ۲۱۸

(۵۷۳) گوہ کھانا مکروہ[1] ہے۔ ہدایہ جلد ۴ ص ۱۹۶

(۵۷۴) گونگے کا ذبیحہ خواہ مسلمان ہو یا کتابی کھایا جاویگا۔ عالمگیری جلد ۴ ص ۲۱۲

(۵۷۵) اگر کتے نے بکری سے جفتی کی اور بچہ مشترک پیدا ہوا تو دیکھنا چاہئے کہ گوشت اور گھاس

[1] خلاف ہے مسلم اسلامی جلد ۲ ص ۱۵۲ مشکوٰۃ باب الصید - ۱۲

کتب مندرجہ فقہ سے مراد ان کے تراجم ہیں

سامنے رکھو اگر گھاس کھاتا ہے تو حلال ہے اور گوشت کھائے تو حرام۔ اگر دونوں کھائے تو اسکو مارا جائے اگر بھونکے تو کتے کے حکم میں ہے ورنہ بکری کے۔ اگر دونوں آوازیں کرتا ہو تو ذبح کیا جائے اگر اوجھڑی نکلے تو کھایا جائے ورنہ نہیں۔ درمختار جلد ۴ ص ۱۸۱ عالمگیری جلد ۴ ص ۲۱۹

کتاب الاضحیہ

(۵۷۶) غصب کے جانور کی قربانی جائز ہے۔ شرح وقایہ ص ۵۵۹

(۵۷۷) بھینس کی قربانی درست ہے جب دو برس کی ہو۔ بہشتی زیور حصہ ۳ ص ۵۰

(۵۷۸) گاؤں میں عید الضحیٰ سے پہلے اور صبح کی نماز کے بعد قربانی درست ہے۔ کنز ص ۳۸۱ بہشتی زیور حصہ ۳ ص ۴۷

(۵۷۹) حیلہ نماز عید الضحیٰ سے پہلے قربانی کرنیکا یہ ہے کہ جانور کو گاؤں بھیجدے۔ اور وہاں قبل نماز قربانی کردے تو درست ہے۔ درمختار جلد ۴ ص ۱۸۵ بہشتی زیور حصہ ۳ ص ۴۷

کتاب الحظر والاباحۃ

(۵۸۰) مسلمان کا کافر ذمی کی شراب کو اپنی پیٹھ پر لادنا اور اسکی مزدوری کرنا جائز ہے[۲] (ابو حنیفہ)
درمختار جلد ۴ ص ۲۲۷ ہدایہ جلد ۴ ص ۳۱۱ شرح وقایہ ص ۵۶۸ کنز ص ۳۸۲

(۵۸۱) آتشکدہ یا کلیسا بنانے کے لئے گھر کرایہ دینا یا شراب بیچنے کیلئے گھر کرایہ دینا جائز ہے (ابو حنیفہ)
درمختار جلد ۴ ص ۲۲۷ ہدایہ جلد ۴ ص ۳۱۱ شرح وقایہ ص ۵۶۸ کنز ص ۳۸۲

(۵۸۲) کسی شخص نے مسلمان کے واسطے شراب کھچوڑی تو مکروہ نہیں اور کافر کیلئے رکھے تو مکروہ ہے۔ عالمگیری جلد ۴ ص ۲۳۸

(۵۸۳) سور کے بال سے موزہ سینا جائز ہے۔ (ابو حنیفہ) درمختار جلد ۳ ص ۲۰۰ عالمگیری جلد ۳ ص ۱۸۱ و جلد ۴ ص ۲۲۳ ہدایہ جلد ۳ ص ۵۴ و جلد ۴ ص ۲۹۶ شرح وقایہ ص ۳۸۱ و کنز ص ۲۳۸

(۵۸۴) کتے کی ہڈی سے دوا کرنا جائز ہے۔ عالمگیری جلد ۴ ص ۲۲۰ ہدایہ جلد ۴ ص ۲۹۶

(۵۸۵) گدھے کا گوشت مکروہ ہے۔ (ابو حنیفہ) ہدایہ جلد ۴ ص ۲۱۵

(۵۸۶) مستعمل پانی سے آٹا گوندھنے میں ڈر نہیں (محمد) عالمگیری جلد ۴ ص ۳۰۱

(۵۸۷) مردار کھال پر قرآن لکھنا جائز ہے۔ عالمگیری جلد ۴ ص ۳۲۶

(۵۸۸) مسجد کو گوبر مٹی سے لیپنا جائز ہے (محمد) ہدایہ جلد ۴ ص ۳۲۱

(۵۸۹) فقیہ ابو جعفر نے کہا کہ میں نے اپنے شیخ ابو بکر سے سنا کہ وہ فرماتے تھے کہ ابراہیم سے دریافت کیا گیا کہ ایام تشریق میں بازار میں آواز سے تکبیر کہنا کیسا ہے فرمایا کہ یہ جولاہوں کی تکبیر ہے۔ عالمگیری جلد ۴ ص ۳۵۴ (کیا یہ سنت رسول اللہ صلعم پر حملہ نہیں ہے۔ ملاحظہ ہو مسئلہ ص ۲۴۲ و ص ۲۴۳ حصہ دوم)

کتب مندرجہ فقہ سے مراد اُن کے تراجم ہیں۔

۵ خلاف سنت ہے۔ بلوغ المرام باب الضحایا مشکوٰۃ باب صلوۃ العیدین صحاح اصحاب ص ۱۲۳ ۔۱۲۰
۶ معلم ہے اصل ص ۱۲۱
۷ خلاف قرآن ہے۔ ولا تعاونوا علی الاثم والعدوان (سورہ مائدہ) ۱۲

(۵۹۰) مرد کا مرد سے معانقہ کرنا حنیفہ کے نزدیک مکروہ ہے (اور حدیث سے جائز ہے) ہدایہ جلد ۴ صفحہ ۲۹۳

(۵۹۱) امام ابوحنیفہ مکہ معظمہ میں رہنا مکروہ جانتے تھے۔ عالمگیری جلد ۴ صفحہ ۲۷۶

(۵۹۲) زیر ناف کے بال حجام آنکھیں بند کرکے مونڈے تو جائز ہے۔ عالمگیری جلد ۴ صفحہ ۳۲۸

(۵۹۳) مرد اپنی عورت کے مونہہ میں ذکر داخل کرے تو مکروہ ہے اور بعض کے نزدیک مکروہ بھی نہیں عالمگیری صفحہ ۴۰

(۵۹۴) باکرہ عورت سے سوا فرج کے جماع کیا اور حمل رہ گیا بایں طور کہ نطفہ اسکی فرج میں ٹپک گیا پھر جب ایام ولادت قریب آئے تو اسکا پردہ بکارت انڈا وغیرہ ڈال کر توڑ دیا جائے گا کیوں کہ بدون اسکے بچہ نہیں نکلے گا۔ عالمگیری جلد ۴ صفحہ ۳۳۲

(۵۹۵) کافر کا قول گوشت کے متعلق قابل قبول ہے۔ شرح وقایہ صفحہ ۵۶۱ کنز صفحہ ۴۷۱

(۵۹۶) زمین کو غصب کرکے مسجد بنالے تو درست نہیں۔ (ابو یوسفؒ) عالمگیری جلد ۴ صفحہ ۲۶۹

کتاب الاشربہ

(۵۹۷) ابو یوسفؒ نے ایک قسم کی انگوری شراب خلیفہ ہارون رشید کے واسطے تیار کی تھی۔ اس شراب کو ابا یوسفی کہتے تھے۔ درمختار جلد ۴ صفحہ ۲۰۶

(۵۹۸) بختج ایک قسم کی شراب ہے جسکو ابو یوسفؒ اکثر استعمال کیا کرتے تھے[۱]۔ عالمگیری جلد ۴ صفحہ ۴۰۵

(۵۹۹) شراب میں تھوڑی سی ترشی آجائے تو پینا حلال ہے (صاحبینؒ) عالمگیری جلد ۴ صفحہ ۴۰۶

(۶۰۰) مچھلی یا نمک بہ نسبت شراب کے کم ہو تو ترش ہونے پر پاک ہے (ابو یوسفؒ) عالمگیری جلد ۴ صفحہ ۴۰۷

(۶۰۱) کپڑا شراب میں گرا پھر سرکہ میں ڈالا گیا تو پاک ہے۔ عالمگیری جلد ۴ صفحہ ۴۰۷

(۶۰۲) شراب کی تلچھٹ پینا مکروہ ہے۔ عالمگیری جلد ۴ صفحہ ۴۰۷ شرح وقایہ صفحہ ۵۰۶

(۶۰۳) شراب گیہوں و جو و شہد و جوار کی حلال ہے[۲]۔ ہدایہ جلد ۴ صفحہ ۴۹۵

(۶۰۴) شراب میں ایسی چیز ملائی جو نظر آتی ہو اگرچہ وہ چیز غالب ہو تو کھانے میں مضائقہ نہیں عالمگیری جلد ۴ صفحہ ۴۱۳

(۶۰۵) شیرہ انگور کی دو تہائی جل جاوے تو حلال ہے[۳] (ابو یوسفؒ و ابو حنیفہؒ) ہدایہ جلد ۴ صفحہ ۴۸۱

(۶۰۶) شراب سے گوندھے ہوئے آٹے کی روٹی کھانا مکروہ ہے۔ ہدایہ جلد ۴ صفحہ ۴۹۶ اور بیچ تو جائز ہے صفحہ ۵۲۸

(۶۰۷) شراب میں دوا گوندھی گئی سب کا غلبہ ہو اسی کا اعتبار ہے۔ ہدایہ جلد ۴ صفحہ ۴۹۶

[۱] خلاف حدیث ہے۔ مسک الختام تعالیٰ جلد ۲ صفحہ ۱۲۷ مشکوٰۃ باب النقیع ۱۲

[۲] خلاف حدیث ہے۔ ابوداؤد جلد ۲ صفحہ ۱۶۲ مسلم نولکشور صفحہ اخیر ۱۲

[۳] خلاف حدیث ہے۔ بلوغ المرام باب حد الشارب۔ مسلم نولکشور جلد ۲ صفحہ ۱۶۳ مشکوٰۃ باب بیان الخمر ۱۲

(۶۰۸) انگور کے پانی میں پکانے کے بعد جھاگ آجائیں تو پینا درست ہے (ابوحنیفہؒ) شرح وقایہ ص۵۰۵

(۶۰۹) شراب چھوارے اور منقی کی حلال ہے۔ قدوری ص۲۳۳

(۶۱۰) سرکہ شراب میں ڈالا گیا ترشی آنے پر کھانا جائز ہے اگرچہ شراب غالب ہو۔ عالمگیری جلد ۴ ص۲۰۶

(۶۱۱) نبیذ اور شہد اور انجیر اور گیہوں اور جوار اور جو کی شراب لہو ولعب کے لئے نہ پئے تو حلال ہے (ابوحنیفہؒ و ابویوسفؒ) مالابد منہ ص۱۰۷

(۶۱۲) جس نے شراب کے نو پیالے پئے اور نشہ نہ ہوا پھر دسواں پیالہ پیا تو نشہ ہوا تو یہ دسواں پیالہ حرام ہے پہلے کے نو نہیں۔ درمختار جلد ۴ ص۲۶۴

(۶۱۳) سوا شراب کے دیگر مسکرات میں جب تک نشہ نہ ہو پینا حرام نہیں۔ ہدایہ جلد ۲ ص۴۷۶

(۶۱۴) تحقیق یہ ہے کہ بھنگ مباح ہے۔ ہدایہ جلد ۲ ص۴۷۶

(۶۱۵) نان پاؤ میں کوئی مسکر چیز مل جائے تو کھانا درست ہے۔ شرح وقایہ ص۵۰۶

(۶۱۶) جائفل حرام ہے۔ درمختار جلد ۴ ص۲۶۵

کتاب الجنایات

(۶۱۷) جو شخص زبان اور آلہ تناسل کو جڑ سے کاٹ ڈالے تو قصاص نہیں ہے درمختار جلد ۴ ص۳۳۳

کتاب الصید

(۶۱۸) سور کی شکار کرنا درست ہے۔ شرح وقایہ ص۵۷۹

(۶۱۹) سوا سور کے اور جانوروں کی کھال اور گوشت شکار کرنے سے پاک ہوتا ہے۔ شرح وقایہ ص۵۷۹

صلوٰۃ الرسول

● نماز کے عنوان پر مولانا صادق سیالکوٹی صاحب کی بے نظیر کتاب جسے بہت ہی عمدہ کاغذ پر طبع کرایا گیا ہے، اور نہایت دیدہ زیب جلد مع سنہری ڈائی۔ (ہدیہ صرف ساڑھے چار روپے)

ملنے کا پتہ

ناظم ادارہ اشاعت دین رہیواہ پوسٹ بنگواں ضلع گورداسپور گاؤں

کتب مندرجہ دفتر سے مرادان کے تراجم ہیں

Altaf Hussain Lodhia

حصّہ دوم

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ وَکَفٰی وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیۡنَ اصۡطَفٰی

بعد حمد و صلوٰۃ کے حسب عدہ دیباچہ مسائل ذیل (٦٢٧) درج کئے جاتے ہیں۔ اور احبابِ احناف کی خدمت میں بصد عجز و بہ نظر خیر خواہی و ہمدردی بمقتضائے حدیث نبوی ﷺ "لَا یُؤۡمِنُ اَحَدُکُمۡ حَتّٰی یُحِبَّ لِاَخِیۡہِ مَا یُحِبُّ لِنَفۡسِہٖ (ایماندار نہ ہوگا کوئی شخص تم میں سے یہاں تک کہ وہ پسند کرے اپنے بھائی کے لئے وہ چیز جو پسند کرتا ہے اپنے لئے) گذارش ہے کہ براہِ انصاف بجائے تعصب کے خالی الذہن اور صاف دل ہو کر ذرا غور و تامل فرمائیں اور بلا خوف لومۃ لائم عمل کریں تو بہت ہی اولیٰ و انسب ہے۔ ورنہ کم از کم جو کدورتیں کہ غرباء امتِ محمدیہ و حامیانِ سنت احمدیہ یعنی اہلحدیث کی طرف سے بربنائے غلط فہمی دلوں میں جاگزیں ہو رہی ہیں اُنکو تو نکال کر بلحاظ اخوتِ اسلامی اُن سے اپنے بھائیوں کی طرح برتاؤ رکھیں۔ آئندہ اختیار بدست مختار ——— وَمَا عَلَیۡنَا اِلَّا الۡبَلَاغُ۔ وَمَا تَوۡفِیۡقِیۡۤ اِلَّا بِاللّٰہِ عَلَیۡہِ تَوَکَّلۡتُ وَاِلَیۡہِ اُنِیۡبُ وَاللّٰہُ یَہۡدِیۡ مَنۡ یَّشَآءُ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسۡتَقِیۡمٍ۔

تنبیہ:- قبل اسکے کہ مسائل مرقوم ہوں انکے متعلقات کتاب الشتیٰ کے ذیل میں بتفصیل ابواب وار درج کئے جاتے ہیں۔

کتاب الشتیٰ

باب متعلق قرآن و حدیث

کتب مندرجہ سے مراد ان کے تراجم ہیں

(۱) کتاب و سنت میں سب کچھ موجود ہے۔ مقدمہ عالمگیری جلد ۱ ص۱۰۹

(۲) آیۃ اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ سے دین قرآن حدیث میں کمل ہو چکا۔ مقدمہ عالمگیری جلد ۱ ص۳۲

(۳) نصوص قرآن و حدیث کے اپنے ظاہر پر محمول رہیں گے جبتک کہ آیت از قسم متشابہات نہو۔ مقدمہ ہدایہ جلد ۱ ص۳۵

(۴) دین اسلام کا مدار قرآن و حدیث و اجماع پر ہے۔ مقدمہ ہدایہ جلد ۱ ص۱۱

(۵) نص کے ہوتے ہوئے قیاس ترک کیا جائیگا۔ ہدایہ جلد ۱ ص۵۴ و جلد ۲ ص۱۳۸

(۶) کتاب و سنت کے موافق عمل کرے، اور تعصب باطل اور کجروی سے بچے۔ اور یہ مراد نہیں کہ جو کہے میں حنفی ہوں اسکی مغفرت ہوجائے۔ درمختار جلد ۱ ص۲۱

(۷) فتوی میں یہ نہ لکھا کرو۔ کہ کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں۔ بلکہ یوں لکھا کرو کہ اس واقعہ میں اللہ و رسول کا حکم تمکو کیونکر معلوم ہے۔ مقدمہ عالمگیری جلد ۱ ص۳۱۔

(۸) حضرت ابن عباسؓ کا قول خلاف کتاب و سنت کے معتبر نہوگا۔ درمختار جلد ۲ ص۶۱۱ مقدمہ ہدایہ جلد ۱ ص۳۵

باب متعلق حدیث

(۹) حدیث وحی خفی ہے۔ مقدمہ ہدایہ جلد ۱ ص۱۱

(۱۰) حدیث حجت ہے۔ درمختار جلد ۱ ص۳۳

(۱۱) حدیث بھی قطعی ہے۔ اسلئے کہ معجزہ کا مسح حدیث سے ہے بلا تاویل اسکا منکر کافر ہے۔ ہدایہ جلد ۱ ص۶۱

(۱۲) حدیث سے قرآن پر زیادتی جائز ہے۔ شرح وقایہ ص۶۱

(۱۳) حدیث کو وہ شرافت ہے کہ کوئی بھی اسکی برابری نہیں کرسکتا۔ مقدمہ ہدایہ جلد ۱ ص۱۱

(۱۴) امام ابو یوسفؒ نے آیت پر حدیث کو مقدم کیا۔ ہدایہ جلد ۱ ص۱۳۴

(۱۵) حدیث سے آیۃ منسوخ ہوجاتی ہے۔ درمختار جلد ۱ ص۲۰۵ و جلد ۴ ص۳۹۸

(۱۶) حدیث کا درکرنیوالا کافر ہے (فقہ اکبر) مقدمہ ہدایہ جلد ۱ ص۳

(۱۷) جو بات آنحضرت صلعم کے بال برابر خلاف ہو اسکو ترک کرے۔ مالا بد منہ ص۸

(۱۸) سنت چھوڑنے پر ملامت کی جاویگی۔ ہدایہ جلد ۱ ص۱۱

(۱۹) آنحضرت صلعم کی محبت محض زبان کے کہنے سے نہیں ہوتی بلکہ اتباع سے ہوتی ہے شرح وقایہ ص۱۰

(۲۰) حدیث امام کے قول پر مقدم ہے۔ ہدایہ جلد ۱ ص۳۹۱ و ص۹۳۶

کتب مقدمہ سے مراد انکے تراجم ہیں

(۲۱) عمل حرمین شریفین کا بمقابلہ حدیث کے حجت نہیں۔ شرح وقایہ ص۵

(۲۲) حتیٰ تلقی اللہ کا مطلب یہ ہے کہ حدیث منسوخ نہیں ہے۔ ہدایہ جلد ۱ ص۱۶۳

(۲۳) حدیث صحیح و حسن قابل استدلال ہیں۔ مقدمہ ہدایہ جلد ۱ ص۱۱۷

(۲۴) جو حدیث شدید الضعف ہو اس پر عمل نہ کیا جائے۔ درمختار جلد ۱ ص۶

(۲۵) موضوع حدیث سے استدلال کرنا حرام ہے اور عمل کرنا بھی حرام ہے، درمختار جلد ۱ ص۶
و ص۳۸۶ ہدایہ جلد ۱ ص۱۱۷

(۲۶) علم حدیث نہایت رتبہ کمال کو پہونچا۔ اسلئے کہ محدثین نے اسمائے رجال اور طبقات میں کتابیں تصنیف کیں اور جرح و تعدیل کی بعض لاکھ دو لاکھ تین لاکھ حدیثوں کے حافظ تھے۔ درمختار جلد ۱ ص۱۶

باب اقوال امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے بیان میں

(۲۷) فرمایا کہ آنحضرت صلعم سے جو پہونچے ہمارے سر آنکھوں پر ہے ہمکو مخالفت کی مجال نہیں۔ اور جو صحابہ سے پہونچے وہ بھی سر آنکھوں پر ہے۔ اور جو تابعین سے پہونچے اسپر غور کریں گے۔ مقدمہ عالمگیری جلد ۱ ص۱۲

(۲۸) فرمایا کہ پہلے ہم قرآن پر حدیث سے معنی سمجھ کر عمل کرتے ہیں۔ اور جب قرآن میں نہیں پاتے تو حدیث کو ڈھونڈتے ہیں۔ اور حدیث میں بھی نہیں پاتے تو خلفائے راشدین کے قضایا پر عمل کرتے ہیں۔ پھر بقیہ صحابہؓ کے قضایا پر۔ مقدمہ عالمگیری جلد ۱ ص۲۲

(۲۹) فرمایا لوگ ہمیشہ بہتری میں رہیں گے جبتک انمیں کوئی حدیث طلب کرنیوالا رہیگا۔ مقدمہ عالمگیری جلد ۱ ص۲۳

(۳۰) فرمایا۔ جو لوگ علم کو بغیر حدیث کے طلب کرینگے تو تباہ ہونگے۔ مقدمہ عالمگیری جلد ۱ ص۲۳

(۳۱) فرمایا۔ جب حدیث صحیح مل جاوے وہی میرا مذہب ہے۔ مقدمہ عالمگیری جلد ۱ ص۱۲۰ مقدمہ ہدایہ جلد ص۱۰۵ ہدایہ جلد ۱ ص۱۰۵ شرح وقایہ ص۹

(۳۲) فرمایا۔ چھوڑ دو میرے قول کو حدیث کے سامنے۔ شرح وقایہ ص۹

(۳۳) جب صحیح حدیث مل جاوے اور وہ مذہب کے خلاف ہو تو حدیث پر عمل کیا جاویگا حنفی حدیث پر عمل کرنے سے مذہب سے باہر نہ ہوگا۔ مقدمہ عالمگیری جلد ۱ ص۱۲

(۳۴) فرمایا۔ کسی کو حلال نہیں کہ ہمارا قول اختیار کرے جبتک کہ اُس کا ماخذ قرآن و حدیث و اجماع صحابہ سے معلوم نہ کرلے۔ مقدمہ عالمگیری جلد ۱ ص۱۲۱ و ص۱۲۷ مقدمہ ہدایہ جلد ۱ ص۹۳ و ص۱۰۵

(۳۵) فرمایا۔ حدیث کا سننا بھی عبادت ہے۔ مقدمہ عالمگیری جلد ۱ ص۲۳

(۳۶) فرمایا۔ جبتک لوگ علم حاصل کرنے پر جھکے رہیں گے تو اچھے رہینگے جب ترک کرینگے برباد ہونگے مقدمہ عالمگیری جلد ۱ ص۱۳۰

کتب مندرجہ فقہ سے مراد ان کے تراجم ہیں

(۳۷) فرمایا۔ لوگوں کی رائے سے مجھے ضعیف حدیث زیادہ محبوب ہے۔ مقدمہ عالمگیری جلد ۱ ص ۴۳

(۳۸) فرمایا۔ کہ دین میں رائے سے بچو۔ سنت کے تابع رہو۔ اور جو اس سے باہر نکلے گمراہ ہے۔ مقدمہ عالمگیری جلد ۱ ص ۴۳

(۳۹) فرمایا۔ اپنے اوپر آثار سلف کو لازم پکڑو۔ اور لوگوں کی رائے سے بچو اگرچہ کیسی ہی آراستہ ہو۔ مقدمہ عالمگیری جلد ۱ ص ۴۳

(۴۰) فرمایا بدعت سے بچو۔ سلف صالحین کی رسی مضبوط پکڑو۔ مقدمہ عالمگیری جلد ۱ ص ۴۳

(۴۱) فرمایا۔ علم کلام بدعت ہے۔ مقدمہ عالمگیری جلد ۱ ص ۴۳

باب قول امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے بیان میں

(۴۲) فرمایا۔ جب ہمارا قول حدیث کے مخالف ہو تو اسکو دیوار سے مار دو۔ مقدمہ عالمگیری جلد ۱ ص ۱۲۱ مقدمہ ہدایہ جلد ۱ ص ۱۱

باب قول ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ کے بیان میں

(۴۳) فرمایا۔ تو اے مخاطب اپنے اوپر اتباع سنت غرا لازم کر کہ وہ پناہ ہے ہوا پرستی سے۔ اور سپر ہے سہام شیطانی سے۔ اور چھوڑ تعصب اور ناحق جانب داری کو کہ وہ باب عظیم ہے ابواب شیطانیہ سے۔ در مختار جلد ۱ ص ۴۴

باب متعلق کتب احادیث کے

(۴۴) موطا امام مالک قوی الاسناد اور صحیح متواتر ہے۔ مقدمہ ہدایہ جلد ۱ ص ۱۱۴

(۴۵) اَصَحُّ الْكُتُبِ بَعْدَ كِتَابِ اللّٰهِ الْبُخَارِيُّ۔ یعنی زیادہ صحیح کتاب قرآن کے بعد بخاری ہے۔ شرح وقایہ ص ۱۰

(۴۶) کتاب بخاری چھ لاکھ احادیث سے منتخب ہوئی۔ اور ہر حدیث پر دو رکعت نماز پڑھی گئی اور درمیان ممبر اور مزار شریف رسول اللہ صلعم کے لکھی گئی۔ مقدمہ ہدایہ جلد ۱ ص ۱۱۴

(۴۷) اجماع ہے۔ کہ بعد قرآن کے بخاری ہے اور پھر مسلم۔ مقدمہ ہدایہ جلد ۱ ص ۱۱۴

(۴۸) کتاب ابو داؤد پانچ لاکھ احادیث سے منتخب ہوئی۔ اسمیں احادیث صحیح و قریب صحیح کے لکھی ہیں۔ مقدمہ ہدایہ جلد ۱ ص ۱۱۴

(۴۹) امام ترمذی نے فرمایا کہ میری یہ کتاب یعنی جامع ترمذی جس کے گھر میں ہو گویا اُس میں پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ مقدمہ ہدایہ جلد ۱ ص ۱۱۴

(۵۰) طبقہ اول میں بخاری اور مسلم اور موطاء امام مالک ہے اور یہ اصح ہیں۔ مقدمہ ہدایہ جلد ۱ ص ۱۱۴

کتب مندرجہ نقشہ سے مراد ان کے تراجم ہیں

(۵۱) طبقہ دوم میں ترمذی اور نسائی اور ابوداؤد ہے۔ انکا مرتبہ بخاری مسلم سے کم ہے۔ مسند احمد میں اگرچہ احادیث ضعیف بھی ہیں لیکن اس طبقہ میں داخل ہوسکتی ہے۔ (مترجم کے نزدیک) سنن ابن ماجہ بھی اسی طبقہ میں شامل ہوسکتی ہے اگرچہ اسکی بعض احادیث ضعیف ہیں بلکہ بعض موضوع ہیں۔ مقدمہ ہدایہ جلد ۱ ص ۱۱۵

(۵۲) طبقہ سوم جنمیں احادیث صحیح حسن اور متہم بموضوع سب طرح کی ہیں۔ وہ یہ ہیں۔ مسند شافعی مصنف عبدالرزاق، مصنف ابن ابی شیبہ، مسند ابی داؤد۔ طیالسی، مسند دارمی، مسند ابویعلی سنن ابن ماجہ۔ مسند عبد بن حمید، سنن دارقطنی۔ صحیح ابن حبان مستدرک حاکم۔ کتب بیہقی۔ کتب طحاوی۔ کتب طبرانی۔ ان کتابوں کی احادیث بغیر تنقید اعتبار کے قابل نہیں ہیں۔ مقدمہ ہدایہ جلد ۱ ص ۱۱۵

(۵۳) طبقہ رابعہ کی احادیث اس قابل نہیں کہ انسے کوئی عقیدہ یا عمل ثابت کیا جاوے۔ ان میں سے چند یہ ہیں۔ کتاب الضعفاء ابن حبان۔ تصانیف حاکم۔ کتاب الضعفاء عقیلی۔ کتاب کامل از ابن عدی۔ تصانیف ابن مردویہ۔ تصانیف خطیب بغدادی۔ تصانیف ابن شاہین تفسیر ابن جریر۔ فردوس وغیرہ از دیلمی۔ تصانیف ابونعیم۔ تصانیف جوزقانی۔ تصانیف ابن عساکر۔ تصانیف ابوالشیخ۔ تصانیف ابن النجار وغیرہ۔ ان کتابوں میں احادیث موضوعہ و ضعیفہ اکثر مناقب یا معائب میں واقع ہوئی ہیں۔ مقدمہ ہدایہ جلد ۱ ص ۱۱۵

(۵۴) شیخ عبدالحق (محدث دہلوی) کے مقدمہ میں ہے کہ جمہور محدثین کے نزدیک صحیح بخاری ۲ م ۱ کے برابر نہیں بدلیل آنکہ صحت میں جو کمالی صفات معتبر ہیں سب اسکے رجال میں موجود ہیں مقدمہ ہدایہ جلد ۱ ص ۱۱۶

(۵۵) جس حدیث پر بخاری و مسلم دونوں متفق ہیں وہ حدیث متفق علیہ کہلاتی ہے اور جمہور محدثین کے نزدیک یہ حدیث سب سے مقدم۔ پھر جو تنہا صحیح بخاری میں، پھر جو تنہا صحیح مسلم میں۔ پھر جو صحاح مقدم میں بشرط بخاری و مسلم ہو۔ پھر جو بشرط بخاری، پھر جو بشرط مسلم پھر جو سوائے ان دونوں شیخین کے دوسرے ائمہ کی شرط پر ہو جنہوں نے تصحیح کا التزام کیا ہے۔ مقدمہ ہدایہ جلد ۱ ص ۱۱۶

(۵۶) ابن خزیمہ و ابن حبان بہ نسبت حاکم کے اکثر اتقن و بہتر و انظف ہیں۔ مقدمہ ہدایہ جلد ۱ ص ۱۱۶

(۵۷) اگر امام تخریج کرنیوالے مثلاً امام بخاری یا مسلم یا ترمذی وغیرہ نے کسی حدیث کی نسبت ۲ م ۱ صحیح ہونے میں مقدم ہے باقی کتب احادیث پر اور صحت و قوت میں کو ۲ م ۱ آپ صحیح بخاری

کتب مندرجہ نمبر ۵ سے مراد ان کے تراجم ہیں

صحیح یا حسن یا ضعیف کہا تو شیخ ابن الصلاح سے منقول ہے کہ پچھلے لوگوں کی جرح و تعدیل مفید نہیں۔ مقدمہ ہدایہ ص۱۱۵ (ناظرین غور فرمائیں کہ مسند امام اعظم و مؤطاء امام محمد و آثار امام محمد ان چار طبقوں میں سے کسی طبقہ کے قابل نہیں جو انہیں کسی دین مذکرۃ ہی داخل کیجاتیں۔)

باب متعلق ائمہ حدیث

(۵۸) امام مالک ابن انسؒ۔ امام مدینہ۔ امام اہل حجاز۔ بلکہ امام جہاں ہیں۔ اور یہی فخر کافی ہے کہ امام شافعیؒ و امام محمدؒ آپکے شاگرد ہیں۔ یحییٰ القطان نے فرمایا کہ مالکؒ سے اصح حدیث میں کوئی نہیں ہے۔ امام شافعیؒ نے کہا کہ علماء کے ذکر میں مالکؒ ستارہ ہیں۔ مناقب امام مالکؒ بیشمار ہیں۔ آپ سے بیشمار مخلوق نے (علم) حاصل کیا۔ آپ تعظیم حدیث میں بہت مبالغہ کرتے اور مدینہ کو ہرگز نہ چھوڑتے۔ اور کبھی سوار ہو کر خاک مدینہ پر نہ چلے اور شہر سے باہر قضاء حاجت کو جاتے اور کہتے کہ میں اللہ تعالیٰ سے شرم کرتا ہوں کہ اس خاک پر سوار چلوں جس میں رسول اللہ صلعم ہیں۔ ولادت سنہ ۹۵ھ۔ وفات ۱۷۹ھ۔ مقدمہ ہدایہ جلد ا ص۱۱۳

(۵۹) امام احمدؒ شاگرد امام شافعی فقہ میں اور حدیث کو بہت سے شیوخ سے روایت کیا۔ اور فضائل بیشمار ہیں۔ اور سید عبدالقادر جیلانیؒ آخر عمر میں انہیں کے مذہب پر ہو گئے تھے۔ اور آپکی کتاب حدیث مسند احمدؒ معروف ہے (ولادت ربیع الاول سنہ ۱۶۴ھ بغداد میں۔ وفات ۱۲ ربیع الاول سنہ ۲۴۱ھ بغداد میں ہوئی اور وہیں مدفون ہوئے) مقدمہ ہدایہ جلد ا ص۱۱۳

(۶۰) امام بخاریؒ محمد بن اسمٰعیل۔ امام ائمہ حدیث۔ حفظ و اتقان و نقد حدیث میں امت رسول اللہ صلعم میں ایک معجزہ تھے۔ بچپن میں یتیم نابینا تھے۔ انکی والدہ ماجدہ کو اس کا رنج رہتا۔ ایک روز خواب میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کو دیکھا کہ تیرے بیٹے کی آنکھیں اللہ تعالیٰ نے روشن کر دیں۔ صبح کو دیکھا تو درحقیقت یہی ہوا۔ آپنے طلب حدیث میں دور دراز کے سفر کئے۔ اور بہت سے ائمہ ثقات حفاظ سے روایت کی۔ صحیح بخاری کو ان سے حیات میں نوے ہزار آدمیوں نے سنا اور مناقب آپکے مطولات میں بہت مذکور ہیں۔ ولادت روز جمعہ ۱۳ شوال سنہ ۱۹۴ھ۔ وفات رات شب عید الفطر سنہ ۲۵۶ھ مقدمہ ہدایہ جلد ا ص۱۱۴

(۶۱) امام مسلم بن الحجاج قشیری۔ صحت و اتقان شرائط میں مقدم ہیں۔ ولادت سنہ ۲۰۴ھ۔ وفات سنہ ۲۶۱ھ۔ مقدمہ ہدایہ جلد ا ص۱۱۴

(۶۲) امام ابوداؤد سلیمان بن الاشعث الازدی۔ نہایت پرہیزگار و متقی تھے۔ (ولادت سنہ ۲۰۲ھ)

کتب مندرجہ نقشہ سے مراد ان کے تراجم ہیں

امام محمد بن ادریس ذہین، شیریں زبان، فصیح البیان، سخاوت میں فرد، قریشی تھے۔ سات سال کی عمر میں تمام قرآن مجید حفظ کر لیا۔ رمضان میں ساٹھ قرآن ختم کرتے۔ دس سال کی عمر میں مؤطا امام مالک کو حفظ کر لیا۔ آپ علوم اسلامیہ میں سے ہر فن میں کامل تھے۔ آپ فن اصول علم حدیث کے واضع ہیں۔ آپ کثیر التصانیف تھے۔ علم حدیث و فقہ میں امام ہونا آپکا مسلم ہے۔ امام احمدؒ فرماتے ہیں کہ میرے پاس امام شافعیؒ سے بڑھ کر کوئی فقیہ اور ذہین کوئی نہیں آیا۔ امام محمدؒ امام شافعیؒ کی بہت زیادہ تعظیم کرتے تھے۔ اور فرماتے کہ امام شافعیؒ دنیا کیلئے مثل آفتاب ہیں۔ قاسم بن سلام، امام ثوری، داؤد بن علی الاصبہانی وغیرہ نے بہت کچھ مناقب بیان کئے ہیں۔ ولادت سنہ ۱۵۰ھ جس سال امام اعظم کی وفات ہوئی۔ وفات سنہ ۲۰۴ھ ۵۴ سال کی عمر میں مصر میں ہوئی۔ وفات سے چند دن پہلے مصر میں انتقال ہوا۔ اور وہیں مدفون ہیں۔

وفات ۲۷۵ھ - مقدمہ ہدایہ جلد ا ص ۱۱۳

(۶۳) امام ترمذی محمد بن عیسیٰ - امام حافظ ہیں - شان الٰہی میں اسقدر روتے کہ آنکھوں کے آنسوؤں سے چہرہ پر زخم آگئے (ولادت ۲۰۹ھ) وفات ۲۷۹ھ - مقدمہ ہدایہ جلد ا ص ۱۱۳

(۶۴) امام نسائی احمد بن شعیب - امام - حافظ - متقن ہیں - اپنے زمانہ میں مقدم تھے - مناقب جلیلہ رکھتے تھے - مناقب امیر المومنین میں بڑا رسالہ لکھا تو نواصب شام نے عداوت سے انکو دمشق میں شہید کیا - ولادت ۲۱۵ھ وفات ۳۰۳ھ - مقدمہ ص ۱۱۳ - ہدایہ جلد ا ص ۱۰۵

باب متعلق کتب فقہ

(۶۵) فقہ کے لئے اصل کتاب و سنت ہیں - مقدمہ عالمگیری جلد ا ص ۲۳

(۶۶) خلاصہ کیدانی محض واہی اور غیر معتبر کتاب ہے - مقدمہ عالمگیری جلد ا ص ۲۹ مقدمہ ہدایہ جلد ا ص ۱۰۸

(۶۷) ہدایہ کے مصنف کا شغل حدیث سے کمتر رہا ہے - مقدمہ عالمگیری جلد ا ص ۳۱

(۶۸) درمختار بوجہ ایجاز قابل افتاء نہیں - مقدمہ ہدایہ ص ۱۰۷

(۶۹) قنیۃ المنیہ غیر معتبر ہے - مقدمہ ہدایہ جلد ا ص ۱۰۷

(۷۰) فقہ میں جو احادیث ہیں اُن پر اعتماد کلی نہیں ہو سکتا (جبتک کہ محدثین سے تفہیم نہ کرلی جائے) حالانکہ فقہ میں احادیث موضوع بھی ہیں - مقدمہ ہدایہ جلد ا ص ۱۰۸

باب متعلق فرقہ اہل حدیث

(۷۱) امام اعظم جب بغداد میں وارد ہوئے تو ایک اہل حدیث نے سوال کیا کہ رطب کی بیع تمر سے جائز ہے یا نہیں - درمختار جلد ۳ ص ۱۳۰ (ثابت ہوا کہ اہلحدیث کا وجود امام ابوحنیفہؒ کے زمانہ میں تھا)

(۷۲) اجماع ہے کہ اہلحدیث اہلسنت والجماعت سے ہیں درحق ہیں انکی اقتدا حنفی کو جائز ہے ہدایہ جلد ا ص ۱۳۸

باب متعلق اجماع

(۷۳) اصول فقہ میں ہے کہ خلاف ایک شخص کا بھی مانع انعقاد اجماع ہے - اور اجماع نہیں ہوتا مگر سب کے اتفاق سے - شرح وقایہ ص ۴۲

(۷۴) فَمَا رَاٰہُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَسَنًا فَھُوَ عِنْدَ اللّٰہِ حَسَنٌ سے اجماع مومنوں کا مراد نہیں بلکہ اجماع صحابہؓ کا مراد ہے - اسلئے بدعت حسنہ حجت کے لائق نہیں - مقدمہ عالمگیری جلد ا ص ۲۰

(۷۵) فَمَا رَاٰہُ الْمُؤْمِنُوْنَ الخ سے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے مومنوں کی صحابہؓ سے تفسیر

ابن ماجہ - وہ ابوعبداللہ محمد بن یزید بن ماجہ قزوینی ہیں حافظ ہیں صاحب سنن ہیں ولادت ۲۰۹ھ وفات ۲۷۳ھ عمر ۶۴ سال - ۱۲

دارمی - وہ ابومحمد عبداللہ بن عبدالرحمٰن ہیں حافظ عالم سمرقند کے - ابوحاتم نے کہا امام ہیں اپنے زمانہ کے - ولادت ۱۸۱ھ وفات ۲۵۵ھ عمر ۷۴ سال

دار قطنی - وہ ابوالحسن علی بن عمر ہیں حافظ المشہور [illegible] اپنے عصر کو سرتاج اپنے زمانہ کے امام اپنے وقت پر ختم ہوا انپر علم حدیث کا اور معرفت اسکی علتوں کی اور معرفت راویوں کی ساتھ صدق اور دیانت اور ثقاہت اور عدالت اور صحت اعتقاد اور سلامت مذہب کے - ولادت ۳۰۵ھ وفات ۳۸۵ھ عمر ۸۰ سال - ۱۲

حلیہ ابونعیم وہ ابونعیم احمد بن عبداللہ اصفہانی ہیں حدیث کے ثقات مشائخ سے ہیں جنکی حدیث کے ساتھ عمل کیا جاتا ہے ولادت ۳۳۶ھ وفات ۴۳۰ھ عمر ۹۴ سال

اسمٰعیلی وہ ابوبکر احمد بن ابراہیم اسمٰعیل [illegible] جرجانی امام

(بقیہ حاشیہ ص ۱۸۴)

فرمائی ہے اسی واسطے کہ وہی بالقطع مومنین ہیں۔ تو انکے اجماع پر مومنین کا اجماع صادق ہے
یہیں سے ظاہر ہوا کہ بعض نادان جو اکثر اخترا عات دس بیس ہزار مسلمانوں کا اتفاق کرنا مومنوں کا اجماع
حجت قرار دیتے ہیں۔ یہ خطا بلکہ خطا در خطا ہے۔ مقدمہ عالمگیری جلد ا ص۲۴

(۷۶) فَمَا رَاٰہُ الْمُؤْمِنُوْنَ الخ قول عبد اللہ بن مسعودؓ کا ہے۔ حدیث نہیں ہے۔ درمختار جلد ۳ ص۱۷۲

(۷۷) لَا تَجْتَمِعُ اُمَّتِیْ عَلَی الضَّلَالَۃِ کے یہ معنی ہیں کہ میری امت کا اتفاق کسی گمراہی
پر نہ ہوگا۔ مقدمہ عالمگیری جلد ا ص۲۵

(۷۸) اسی واسطے بعض اکابرین نے ہر ایسے قول و فعل سے انکار کر دیا ہے کہ جو عہد اول میں تھا۔ مقدمہ عالمگیری جلد ا ص۲۵

باب اہلسنت کی تعریف میں

(۷۹) افضل جاننا حضرت ابوبکرؓ و حضرت عمرؓ کو۔ محبت رکھنا حضرت عثمانؓ و حضرت علیؓ سے۔
موزوں پر مسح کرنا۔ (ابوحنیفہؒ) درمختار جلد ا ص۱۲۹

باب متعلق اجتہاد

(۸۰) اَلْمُجْتَہِدُ یُخْطِئُ وَیُصِیْبُ یعنی مجتہد خطا کرتا ہے اور صواب بھی۔ مقدمہ ہدایہ جلد ا ص۲۴

(۸۱) بالاجماع کسی مجتہد کی نسبت قطعی کا دعوی نہیں (کسی مسئلہ میں کسی سے خطا ہوتی ہے اور
کسی میں کسی سے) ہدایہ جلد ا ص۵۳۰

باب متعلق تقلید

(۸۲) تقلید کے معنی پٹا گلے میں ڈالنا۔ درمختار جلد ا ص۶۱۵ و ہدایہ جلد ا ص۱۰۳

(۸۳) تقلید کی صفت یہ ہے کہ جوتی کا ٹکڑا بدنہ (قربانی) کے گلے میں ڈالا جاوے۔ ہدایہ جلد ا ص۲۱۱ شرح وقایہ

(۸۴) حدیث میں ہے مَنْ قَلَّدَ بَدَنَۃً فَقَدْ اَحْرَمَ یعنی جس نے تقلید کی بدنہ کی سو وہ محرم
ہوگیا۔ شرح وقایہ ص۲۱۱

(۸۵) مقلد پر دلیل کا مطالبہ نہیں اسواسطے کہ دلیل قائم کرنا مجتہد کا کام ہے۔ درمختار جلد ا ص۷

(۸۶) مقلد پر دلائل سے استدلال کرنا ضروری نہیں۔ درمختار جلد ا ص۱۳

(۸۷) عامی مقلدین کو دلائل سننے بحث کی اجازت نہیں۔ مقدمہ عالمگیری جلد ا ص۱۱۹

(۸۸) استنباط باعتبار رتبہ کا کام ہے۔ مقدمہ ہدایہ جلد ا ص۹۵

(۸۹) ائمہ اربعہ مجتہدین کسی کے مقلد نہ تھے۔ درمختار جلد ا ص۳۲

(۹۰) جو کئی مسئلوں میں امام ابوحنیفہؒ نے لَا اَدْرِیْ (میں نہیں جانتا) کہا ہے ایسا ہی

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۸۳) حافظ جامع حدیث ہیں نقاد حدیث اور اصول میں وقع ۱۷۷ھ وفات ۲۷۱ھ عمر ۹۴ برقانی۔ وہ ابوبکر احمد بن محمد خوارزمی برقانی معتبر بڑے متقی سمجھدار حافظ قرآن فقیہ کثیر التصانیف تھے۔ ولادت ۳۳۶ھ وفات ۴۲۵ھ عمر ۸۹ سال ۱۲۔ سنی۔ وہ ابوبکر احمد بن محمد حافظ ہیں۔ وفات ۳۶۴ھ۔ بیہقی۔ وہ ابوبکر احمد بن حسین لاثانی تھے حدیث میں اور معرفت فقہ میں۔ لوگوں نے انکی تصانیف سے بڑا نفع اٹھایا ولادت ۳۸۴ھ وفات ۴۵۸ھ عمر ۷۴ سال ۱۲۔ کتاب الجمع حمیدی۔ وہ محمد بن ابی نصر فتوح بن عبد اللہ اندلسی امام ہیں بڑے عالم مشہور ابن ماکولا نے کہا کہ نہیں دیکھا میں نے کوئی مثل انکے ستھرائی اور عفت اور پرہیزگاری میں۔ ولادت تقریباً ۴۲۰ھ وفات ۴۸۸ھ عمر تقریباً ۶۸ سال ۱۲۔ خطابی۔ وہ ابو سلیمان احمد بن محمد خطابی علامہ لاثانی اپنے زمانہ میں فقہ اور حدیث میں وفات ۳۸۸ھ۔ بغوی۔ وہ ابو محمد حسین بن مسعود ہیں پرہیزگار اور صحیح [illegible] ہیں۔ کتاب مصابیح اور

شرح السنہ کتاب التہذیب اور تفسیر معالم التنزیل انہیں کی تصنیف ہے۔ وفات ۵۱۶ھ (بقیہ بر صفحہ ۱۸۵)

(بقیہ ۱۸۴)
زرین۔ وہ ابو الحسن رزین معاویہ ہیں۔ حافظ ہیں۔ مصنف ہیں کتاب التجرید المجمع بین الصحاح کے وفات ۵۲۰ھ
ابن جوزی۔ وہ ابو الفرج عبد الرحمن بن علی بن جوزی واعظ بغداد ہیں۔ ولادت ۵۱۰ھ وفات ۵۹۷ھ
نووی۔ وہ ابو زکریا محی الدین یحییٰ بن شرف ہیں۔ امام ہیں اپنے زمانہ کے۔ عالم۔ فاضل۔ پرہیزگار۔ فقیہ محدث ہیں۔ وفات ۶۷۶ھ

باقی ائمہ سے منقول ہے۔ در مختار جلد ۲ ص ۳۴۲

(۹۱) آفت تقلید سے پڑی ہے (بیشک)۔ در مختار جلد ۱ ص ۵ ہدایہ جلد ۱ ص ۳ وص ۱۲

(۹۲) اپنے امام کے سوا دوسرے امام کی تقلید کرنے میں مضائقہ نہیں۔ در مختار جلد ۱ ص ۵۱ ص ۹۹ وص ۱۰ مقدمہ ہدایہ ص ۸

(۹۳) تقلید دوسرے امام کی بدون ضرورت بھی جائز ہے۔ در مختار جلد ۱ ص ۵۱ ہدایہ جلد ۱ ص ۲۸۹

(۹۴) یہ ضرور نہیں کہ جو بات مجتہد کی خلاف صریح نصوص پاوے اسکو خواہ مخواہ اختیار کرے اور تقلید بیجا کو فرض جانے۔ عالمگیری جلد ۴ ص ۱۰۲۳

(۹۵) عوام کے لئے اجتہادی مذاہب میں سے کوئی مذہب نہیں۔ مقدمہ عالمگیری جلد ۱ ص ۱۱۵

(۹۶) فَاسْئَلُوْا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ سے مراد قرآن و حدیث کا حکم دریافت کرنا ہے۔ لوگوں کی باتیں مان لینے کا حکم نہیں ہے۔ مقدمہ عالمگیری جلد ۱ ص ۱۳

(۹۷) یہود و نصاریٰ اپنے مولویوں اور درویشوں کا کہنا مانتے تھے۔ اسلئے اللہ نے مشرک فرمایا۔ مومنوں کو حکم کیا کہ لوگوں کے قول مت پوچھو۔ بلکہ یہ پوچھو کہ اللہ و رسول کا کیا حکم ہے۔ مقدمہ عالمگیری جلد ۱ ص ۱۳

(۹۸) مستقل مجتہد اب بھی ہو سکتا ہے۔ اجتہاد علامہ نسفی پر ختم ہوا یہ بلا دلیل ہے۔ اسی سبب سے ائمہ اربعہ کی تقلید واجب کی۔ یہ سب ان لوگوں کی ہوسات بلا دلیل شرعی بلکہ علم غیب کے دعوے جو نہایت مذموم ہیں۔ مقدمہ عالمگیری جلد ۱ ص ۳۰

(۹۹) مسلمان بادشاہ کی اطاعت امر موافق شرع میں واجب ہے نہ مخالف شرع میں۔ شرح وقایہ ص ۴۲۹

باب متعلق بدعت

(۱۰۰) تعریف اہل بدعت یہ ہے۔ جو لوگ دین میں خواہ اصول میں یا فروع میں بدون دلیل شرعی کے کوئی نئی بات پیدا کریں۔ انکو اہل ہوا بھی کہتے ہیں۔ فرہنگ عالمگیری جلد ۱ ص ۲

(۱۰۱) اہل ہوا وہ ہے کہ مخالف سنت ہو۔ در مختار جلد ۳ ص ۲۸۶

باب متعلق عقائد

(۱۰۲) آنحضرت صلعم کے والدین کفر پر مرے (فقہ اکبر) مقدمہ ہدایہ جلد ۱ ص ۲۸

(۱۰۳) ابو طالب کفر پر مرے (فقہ اکبر) مقدمہ ہدایہ جلد ۱ ص ۲۸

(۱۰۴) آیہ مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْ يَّسْتَغْفِرُوْا اور آیہ اِنَّكَ لَا تَهْدِيْ

الخ ابوطالب کے حق میں ہیں (فقہ اکبر) مقدمہ ہدایہ جلد ۱ ص۲۹ شرح وقایہ ص۱۷۱

(۱۰۵) سوا انبیاء اور عشرہ مبشرہ کے اولیاء صاحب کرامات اور علماء اصفیا کو قطعی جنتی نہیں کہہ سکتے ہیں (ملا علی قاری) مقدمہ ہدایہ جلد ۱ ص۳۱

(۱۰۶) نبی اور فرشتوں کے سوا کوئی معصوم نہیں ۔ الا بد ص۳

(۱۰۷) اہل قبلہ کو کافر نہ کہنا چاہیئے (ابو حنیفہ) درمختار جلد ۱ ص۲۹۲ مقدمہ ہدایہ جلد ۱ ص۳۱ و ص۲۲۶

(۱۰۸) نماز ہر نیک و بد کے پیچھے ہے (فقہ اکبر) مقدمہ ہدایہ جلد ۱ ص۳۱

باب متعلق علم غیب

(۱۰۹) علم غیب سوا خدا کے کسی مخلوق کو نہیں ہے ۔ درمختار جلد ۱ ص۳۱ مقدمہ ہدایہ جلد ۱ ص۵۹

(۱۱۰) نکاح کیا کسی شخص نے خدا اور رسول کی گواہی سے تو نکاح درست نہ ہوگا ۔ ابو القاسم صفار نے اسکے کفر کا فتویٰ دیا ہے ۔ کفر اسکا دو دلیلوں سے منقول ہے ۔ اول یہ کہ اسنے حرام کو حلال جانا ۔ اسواسطے کہ اللہ اور اسکے رسول نے گواہی آدمیوں پر مخصوص کی ہے اسکے سوا اور کی گواہی کا حکم نہیں دیا ۔ اور دوسری دلیل یہ ہے کہ جب اس نے رسول کو گواہ قرار دیا تو رسول کو علم غیب ثابت کیا اور حالانکہ علم غیب اللہ تعالیٰ کو خاص ہے ۔ درمختار جلد ۲ ص۱

باب الفاظ کفریہ و عقائد و اعمال کفریہ کے متعلق

(۱۱۱) جس نے اللہ کی کسی صفت کو مخلوق کی کسی صفت کے مشابہ کیا تو وہ کافر ہے ۔ (فقہ اکبر) مقدمہ ہدایہ جلد ۱ ص۳

(۱۱۲) جو نص کا انکار کرے وہ کافر ہے ۔ مقدمہ ہدایہ جلد ۱ ص۴۲

(۱۱۳) جو کوئی قرآن کی ایک آیت کا انکار کرے یا قرآن میں سے کسی چیز میں عیب رکھے یا قل اعوذ برب الفلق یا قل اعوذ برب الناس کے قرآن ہونیسے بلا تاویل منکر ہو تو کفر ہے ۔ مقدمہ ہدایہ جلد ۱ ص۴۲

(۱۱۴) جو خدا کے کسی حکم سے مسخرا پن کرے ۔ یا اسکے وعدہ اور وعید سے انکار کرے تو کافر ہے درمختار جلد ۲ ص۵۱۰

(۱۱۵) حدیث متواتر کا منکر کافر ہے ۔ درمختار جلد ۲ ص۵۱۳

(۱۱۶) جو نص حدیث کی عقل و قیاس سے تاویل کرے تو وہ کافر ہے ۔ مقدمہ ہدایہ جلد ۱ ص۴۲

(۱۱۷) ایک نے حدیث بیان کی دوسرے نے کہا کہ نہیں تو وہ کافر ہے ۔ درمختار جلد ۲ ص۵۱۳

(۱۱۸) ایک شخص کے سامنے حدیث کا ذکر ہوا ۔ دوسرے نے کہا کہ کیا سب احادیث سچی ہیں جن پر عمل

کیا جاوے تو وہ کافر ہے۔ اگر توبہ نہ کرے تو قتل کیا جاوے۔ اور تینوں ائمہ کے نزدیک اسکی توبہ قبول نہیں۔ درمختار جلد ۲ ص ۱۵

(۱۱۹) جو سنت کو ہلکا جان کر برابر ترک کرے وہ کافر ہے۔ مقدمہ ہدایہ جلد ۱ ص ۲

(۱۲۰) جو سنت کو حقیر جانے گا وہ کافر ہے۔ درمختار جلد ۱ ص ۲۱ ہدایہ جلد ۱ ص ۱۵

(۱۲۱) جو سنت کو حق نہ جانے گا وہ بھی کافر ہوگا۔ درمختار جلد ۱ ص ۲۱

(۱۲۲) جو نبیوں کی کسی سنت کو ناپسند کرے وہ کافر ہے۔ درمختار جلد ۲ ص ۱۳

(۱۲۳) کسی نے کہا کہ ناخن ترشوانا سنت ہے دوسرا کہے کہ میں نہیں تراشونگا تو کافر ہے۔ مالابدمنہ ۹

(۱۲۴) اگر کہے کہ سنت کیا کام آویگی تو کافر ہو جائیگا۔ مالابدمنہ ۹

(۱۲۵) رافضی جب شیخین (ابوبکر و عمر) پر لعنت کرے تو وہ کافر ہے۔ درمختار جلد ۲ ص ۱۳

(۱۲۶) کوئی مقام بندے پر ایسا نہیں کہ احکام شرعی بندہ سے ساقط ہوں اسکا خلاف الحاد و زندقہ وکفر ہے۔ مقدمہ ہدایہ جلد ۱ ص ۳۴

(۱۲۷) جو عبادت کو موقوف کرے وہ کافر ہے۔ زندیق ہے۔ ملحد ہے۔ گمراہ ہے۔ مقدمہ ہدایہ جلد ۱ ص ۳۵

(۱۲۸) جو شخص قرآن کو مخلوق کہے وہ کافر ہے۔ درمختار جلد ۲ ص ۱۳ (کتاب الاوائل للعسکری قلمی مولوی سید محمد یوسف صاحب ٹونکی سے نقل کیا جاتا ہے۔ اَلْبَابُ السَّابِعُ فِیْ ذِکْرِ الْقُضَاۃِ وَالْعُلَمَاءِ۔ میں امام عسکری فرماتے ہیں کہ اَوَّلُ مَا اخْتَلَفَ النَّاسُ فِیْ خَلْقِ الْقُرْاٰنِ اِمَامُ اَبُوْحَنِیْفَۃَ۔ فَسُئِلَ عَنْ ذٰلِکَ اَبُوْیُوْسُفَ فَاَبٰی اَنْ یَّقُوْلَ اَنَّہٗ مَخْلُوْقٌ۔ وَسُئِلَ عَنْہُ اَبُوْحَنِیْفَۃَ فَقَالَ اَنَّہٗ مَخْلُوْقٌ لِاَنَّ مَنْ قَالَ وَالْقُرْاٰنِ لَاَفْعَلُ کَذَا فَقَدْ حَلَفَ بِغَیْرِ اللّٰہِ وَکُلُّ مَا ھُوَ غَیْرُ اللّٰہِ فَھُوَ مَخْلُوْقٌ۔ ترجمہ۔ پہلے جس نے قرآن کے مخلوق ہونے میں اختلاف کیا وہ امام ابوحنیفہؒ ہیں۔ امام ابویوسفؒ سے یہ دریافت کیا گیا تو وہ مخلوق کہنے سے منکر ہوئے۔ اور امام ابوحنیفہؒ سے دریافت کیا گیا تو بولے قرآن مخلوق ہے کیونکہ جس نے کہا قسم "قرآن کی ایسا نہ کروں گا تو اس نے غیر اللہ کی قسم کھائی اور جو چیز اللہ کے سوا ہے سب مخلوق ہے) (تامل کی ضرورت ہے)

(۱۲۹) جو شخص قرآن میں سے کسی آیت کا منکر ہو وہ کافر ہے۔ درمختار جلد ۲ ص ۱۳
(بسم اللہ قرآن کی آیت ہے۔ اِنَّہٗ مِنْ سُلَیْمٰنَ وَاِنَّہٗ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

کتب مندرجہ فقہ سے مراد ان کے تراجم ہیں

(سورہ نمل) درمختار جلد ۱ صفحہ ۲۲۹ میں ہے کہ بسم اللہ کا منکر کافر نہیں۔ یہ دونوں قول قابل غور ہیں۔)

(۱۳۰) جو شخص مسخراپن اور بے ادبی کسی آیت سے کرے وہ کافر ہے۔ درمختار جلد ۲ صفحہ ۵۱۳

(۱۳۱) جو قرآن کو دف وغیرہ کی گت پر پڑھے وہ کافر ہے۔ درمختار جلد ۲ صفحہ ۵۱۳

(۱۳۲) ایک شخص نے دوسرے سے کہا کہ نماز پڑھو اس نے جواب دیا کہ اسکو کون سر پر اٹھاوے یا بولا کہ تونے نماز پڑھ کے کیا کیا۔ یا یوں بولا کہ نماز پڑھنا نہ پڑھنا برابر ہے یہ سب کفر ہے۔ درمختار جلد ۲ صفحہ ۵۱۳

(۱۳۳) جو شخص کہے ہمنے بہت نماز پڑھی ہماری کوئی حاجت روا نہوئی تو وہ کافر ہے۔ درمختار جلد ۲ صفحہ ۵۱۳

(۱۳۴) شریعت حقیقت سے باہر نہیں۔ جو باہر جانے اس پر کفر کا خوف ہے۔ درمختار جلد ۱ صفحہ ۱۳

(۱۳۵) جس حقیقت کو شریعت رد کرے وہ کفر زندقہ ہے۔ درمختار جلد ۲ صفحہ ۵۲

(۱۳۶) رقص کرنیوالے اور حلال جاننے والے اور سماع کھیلنے والے کافر ہیں۔ درمختار جلد ۲ صفحہ ۵۲۹

(۱۳۷) گانے باجے سے لذت اٹھانا کفر ہے۔ درمختار جلد ۲ صفحہ ۲۰ ہدایہ جلد ۴ صفحہ ۲۲۳

(۱۳۸) صوفیا گانا سننے والے حال کھیلنے والے مفسد بے دین ہیں۔ ہدایہ جلد ۴ صفحہ ۲۲۳

(۱۳۹) جو صوفی رقص میں مشغول ہوتے ہیں وہ افتروا علی اللہ کذبا۔ یعنی ان لوگوں نے اللہ پر بہتان باندھا عام لوگوں کے فتنہ میں پڑ جانیکا خوف دور کرنیکے واسطے ایسے لوگ شہر سے دور کردیے جاویں۔ عالمگیری جلد ۴ صفحہ ۳۱۹

(۱۴۰) گانا اللہ کے نزدیک شرک ہے۔ ہدایہ جلد ۴ صفحہ ۲۲۳

(۱۴۱) یا شیخ عبد القادر جیلانی شیئاً للہ کہنا خوف کفر سے خالی نہیں۔ درمختار جلد ۲ صفحہ ۵۲۹

(۱۴۲) جو ولی کے واسطے طے مسافت کو کہے وہ جاہل و کافر ہے۔ درمختار جلد ۲ صفحہ ۵۲۹

(۱۴۳) کاہن کی خبر کی تصدیق کرنا کفر ہے۔ مقدمہ ہدایہ جلد ۱ صفحہ ۵

(۱۴۴) عبد النبی وغیرہ نام رکھنا کفر ہے۔ مقدمہ ہدایہ جلد ۱ صفحہ ۸

(۱۴۵) حرام کھانے پر بسم اللہ پڑھے تو کفر ہے۔ مقدمہ ہدایہ جلد ۱ صفحہ ۸

(۱۴۶) جو بسم اللہ کہکر حرام کھاوے تو کافر ہے۔ مالابد صفحہ ۹۲

(۱۴۷) شراب پیتے وقت یا زنا کرتے وقت یا جوا کھیلتے وقت بسم اللہ کہے تو کافر ہے۔ درمختار جلد ۲ صفحہ ۵۱۲

(۱۴۸) جو حرام مال سے صدقہ دے اور ثواب کی امید رکھے تو کافر ہے۔ ہدایہ جلد ۴ صفحہ ۲۸۸ مالابد صفحہ ۹۳

کتب مندرجہ فہرست سے مراد ان کے تراجم ہیں

(۱۴۹) جو یہود و نصاریٰ سے تشبیہ دے صورت یا سیرت میں اگرچہ خوشدلی سے ہو تو وہ کفر ہے۔ مقدمہ ہدایہ جلد ۱ صفحہ ۵
(۱۵۰) جو آتش پرستوں کے مانند ٹوپی پہنے۔ یا ہندوؤں کے مانند لباس پہنے تو بعض کے نزدیک کافر ہو گا۔ مالا بد صفحہ ۹۳
(۱۵۱) دسہرہ ہولی دیوالی بسنت وغیرہ میں شرکت کرنا کفر ہے۔ درمختار جلد ۲ صفحہ ۵۱۵۔ مالا بد صفحہ ۹۴
(۱۵۲) کفار کے میلے میں جاکر موافقت کی غرض سے کوئی چیز خریدے تو کافر ہوتا ہے۔ درمختار جلد ۲ صفحہ ۵۱۴
(۱۵۳) اُس دن مشرکین کو بطریق تعظیم تحفہ دینے سے اگرچہ انڈا ہی ہو کافر ہو جاتا ہے۔ درمختار جلد ۲ صفحہ ۵۱۵
(۱۵۴) تحسین امر کفار سے باتفاق کافر ہو جاتا ہے۔ درمختار جلد ۱ صفحہ ۵۱۴
(۱۵۵) جو جیوک کو پوجے۔ وہ کافر ہے۔ اسکا نکاح ٹوٹ جاتا ہے۔ درمختار جلد ۲ صفحہ ۵۱۵
(۱۵۶) کوئی امر بالمعروف کرے دوسرا کہے کیوں شور مچاتے ہو تو کافر ہے۔ مالا بد صفحہ ۹۰
(۱۵۷) کوئی گناہ سے توبہ کرنیکو کہے یہ کہے کہ میں نے کیا کیا ہے جو توبہ کروں تو کافر ہو جائیگا مالا بد صفحہ ۹۳
(۱۵۸) اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْھٰی میں تنہا بطور مذاق کہے تو کفر ہے۔ مالا بد صفحہ ۹۴
(۱۵۹) جو کہے کہ زر چاہیئے علم کیا کام آویگا تو کافر ہو گا۔ مالا بد صفحہ ۹۴
(۱۶۰) جو کہے اس زمانہ میں بغیر خیانت اور دروغ گوئی کے گزر نہیں ہو سکتی۔ یا روٹی نہیں مل سکتی تو کافر ہے۔ درمختار جلد ۲ صفحہ ۵۱۴
(۱۶۱) لواطت کا حلال جاننے والا کافر ہے۔ درمختار جلد ۲ صفحہ ۴۱۶

باب مسائل متفرقہ

(۱۶۲) سلف صالحین سے مراد بخصوصاً صحابہؓ میں اور عموماً صحابہؓ و تابعینؒ۔ مقدمہ عالمگیری جلد ۱ صفحہ ۴۶
(۱۶۳) خلف سے مراد فقط تابعین ہیں مقدمہ عالمگیری جلد ۱ صفحہ ۸۶
(۱۶۴) سنت وہ ہے جس پر آنحضرت صلعم نے مواظبت کی ہو مگر مدد سے۔ ہدایہ جلد ۱ صفحہ ۱۰ شرح وقایہ صفحہ ۱۳۴
(۱۶۵) حدیث ضعیف پر عمل کیا جاویگا فضائل اعمال میں۔ شرح وقایہ صفحہ ۱۱۱
(۱۶۶) معجزہ وہ ہے جو نبی کے ہاتھ پر ہو۔ کرامات وہ ہے جو متقی کے ہاتھ پر ہو۔ استدراج وہ ہے جو فاسق کے ہاتھ پر ہو۔ درمختار جلد ۲ صفحہ ۲۴
(۱۶۷) امر وجوب [illegible] ہوتا ہے۔ درمختار جلد ۱ صفحہ ۳۱
(۱۶۸) واجب اور سنت مؤکدہ کا مآل ایک ہی ہے۔ درمختار جلد ۱ صفحہ ۲۵۶
(۱۶۹) اماموں کے نزدیک فرض واجب ایک سے۔ مالا بد صفحہ ۲۴
(۱۷۰) اہلحدیث و احناف میں اتفاق باہم ہونا چاہیئے (ضرور) ہدایہ جلد ۱ صفحہ ۳۹۰

کتب مندرجہ فقہ سے مراد ان کے تراجم ہیں

(۱۷۱) (حضرت پیران پیر) سید عبد القادر جیلانی حنبلی تھے۔ ہدایہ جلد ۱ ص۲۴۳

(۱۷۲) مسند امام اعظم خوارزمی کی تالیف ہے[۱]۔ درمختار جلد ۱ ص۲۷ و ص۲۸

(۱۷۳) کیدانی نے اپنے خلاصہ میں لکھا ہے کہ دقت التحیات مثل اہلحدیث کے انگلی اٹھانا حرام ہے۔ تو یہ قول کیدانی کا خطائے عظیم و جرم جسیم ہے اور واقعی وہ جاہل اور نادان ہے، اگر تاویل نہ کریں تو کفر صحیح وارتداد صریح ضرور ہے۔ (ملا علی قاریؒ) مقدمہ عالمگیری جلد ۱ ص۱۲۱ مقدمہ ہدایہ جلد ۱ ص۱۰۵

(۱۷۴) کتاب صبح کے ستارے کی روایات پکی نہیں ہیں۔ بہشتی زیور حصہ ۱۰ ص۸۰

(۱۷۵) کتاب نور نامہ کی بعض روایات بے اصل ہیں۔ بہشتی زیور حصہ ۱۰ ص۸۲

(۱۷۶) کتاب ہزار مسئلہ۔ حیرت الفقہ۔ گلدستہ معراج۔ نعمت ہی نعمت۔ دیوان لطف میں بہت مضمون شرع کے خلاف ہیں۔ بہشتی زیور حصہ ۱۰ ص۸۲

(۱۷۷) دعائے گنج العرش۔ عہدنامہ کی اسناد بالکل گھڑی ہوئی ہیں۔ بہشتی زیور حصہ ۱۰ ص۸۲

(۱۷۸) دیوان۔ غزلوں کی کتابیں۔ اندر سبھا قصہ بدر منیر قصہ شاہ یمن۔ داستان امیر حمزہ، گل بکاولی۔ الف لیلہ نقش سلیمانی۔ فالنامہ۔ قصہ ماہ رمضان۔ معجزہ آل نبی۔ جہل رسالہ جیسی بعض کتابیں محض جھوٹی ہیں۔ بہشتی زیور حصہ ۱۰ ص۸۱

(۱۷۹) آرائش محفل۔ جنگ نامہ محمد حنیف میں بعض واتیں کچی ہیں۔ بہشتی زیور حصہ ۱۰ ص۸۲

کتاب الطہارۃ

باب متعلق استنجا

(۱۸۰) پانی سے استنجا کرنا آنحضرت صلعم کے زمانہ میں دستحبا باجماع صحابہ سنت ہوگیا۔ درمختار جلد ۱ ص۹۶

(۱۸۱) پانی سے استنجا کرنا افضل ہے۔ درمختار جلد ۱ ص۹۶

(۱۸۲) پانی سے استنجا کرنا سنت موکدہ ہے۔ درمختار جلد ۱ ص۱۵۰ ہدایہ جلد ۱ ص۲۴۶ شرح وقایہ ص۷۶ و ص۷۷

(۱۸۳) عمدہ یہ ہے کہ استنجا ڈھیلا اور پانی سے ہو۔ پھر فقط پانی سے۔ پھر فقط ڈھیلے سے۔ درمختار جلد ۱ ص۱۵۹

(۱۸۴) بعد پیشاب کے پانی سے استنجا کرنا مستحب ہے۔ عالمگیری جلد ۱ ص۶۴ ہدایہ جلد ۱ ص۲۴۶ و ص۲۴۷

(۱۸۵) اگر مخرج سے نجاست جاری ہو تو پانی ہی سے دھولے۔ ہدایہ جلد ۱ ص۲۴۷ و ص۲۴۸

باب وضو کے متعلق

(۱۸۶) نیت دل کے ارادہ کو کہتے ہیں نہ زبان کے بولنے کو۔ درمختار جلد ۱ ص۳۴ و ص۴۳، ص۱۹۲ ہدایہ جلد ۱ ص۲۳

[۱] بستان المحدثین مطبوعہ لاہور ص۳۰ میں ہے کہ مسند امام اعظم کو ابو الفضل مشہور است تالیف قاضی القضاۃ ابو المؤید محمد بن محمود بن محمد الخوارزمی است کہ در سنہ ششصد و ہفتاد و چہار گزارد ساختہ ۱۲

کتب مندرجہ فقرہ سے مراد ان کے تراجم ہیں

کنز ص۳۲ مالابد ص۲ بہشتی زیور حصہ ۲ ص۳۰

(۱۸۷) نیت زبان سے کرنا بدعت ہے۔ درمختار جلد ۱ ص۴۹ ہدایہ جلد ۱ ص۲۲

(۱۸۸) نیت زبان سے کرنا صحابہؓ اور تابعینؒ سے منقول نہیں ہے۔ درمختار جلد ۱ ص۵۹

(۱۸۹) جس نے بسم اللہ نہ پڑھی اُسکا وضو نہیں۔ ہدایہ جلد ۱ ص۱۲

(۱۹۰) ایک چلو سے کلی اور ناک میں پانی دینا جائز ہے (ابو حنیفہؒ) درمختار جلد ۱ ص۵۴
و ص۵۵ عالمگیری جلد ۱ ص۷ ہدایہ جلد ۱ ص۱۵ و ص۱۶

(۱۹۱) مسح میں ہاتھ آگے سے پیچھے اور پیچھے سے آگے لیجانا چاہئے۔ ہدایہ جلد ۱ ص۲۷

(۱۹۲) کانوں کے مسح کے لئے نیا پانی لے تو بہتر ہے۔ عالمگیری جلد ۱ ص۵ ہدایہ جلد ۱ ص۱۷

(۱۹۳) گردن کا مسح بدعت ہے اور اُسکی حدیث موضوع ہے۔ درمختار جلد ۱ ص۵ ہدایہ جلد ۱ ص۱۸

(۱۹۴) عمامہ پر مسح جائز ہے۔ ہدایہ جلد ۱ ص۱

(۱۹۵) امام مالکؒ و احمدؒ کے نزدیک سارے سر کا مسح فرض ہے۔ شافعیؒ کے نزدیک ایک یا دو یا
تین بال۔ ابو حنیفہؒ کے نزدیک چوتھائی سر۔ ہدایہ جلد ۱ ص۷ کنز ص۱

(۱۹۶) وسوسے سے بچنے کے لئے میانی پر چھینٹے دے لے۔ عالمگیری جلد ۱ ص۶۶

(۱۹۷) وضو کے بعد اشہد ان لا الٰہ الا اللہ الخ پڑھے۔ ہدایہ جلد ۱ ص۳۰

(۱۹۸) تشہد و دعا بعد وضو کے پڑھنا چاہئے۔ درمختار جلد ۱ ص۶۰

(۱۹۹) قہقہہ ناقض وضو ہے۔ گو قیاس چاہتا ہے کہ ناقض نہ ہو مگر حدیث میں ہے۔ درمختار جلد ۱ ص۶۸

باب تیمم کے متعلق

(۲۰۰) تیمم میں ایک ضرب کی احادیث صحیحین میں بطریق کثیرہ ہیں اور صحیح ہیں۔ ہدایہ جلد ۱ ص۱۳۲۔ شرح وقایہ ص۵

(۲۰۱) تیمم میں دو ضرب کی احادیث ضعیفہ ہیں اور موقوف بھی۔ ہدایہ جلد ۱ ص۴۱ شرح وقایہ ص۵۶

باب مسح کے متعلق

(۲۰۲) گاڑھی جرابوں پر مسح جائز ہے (جراب وہ ہے جو سوت سے بنتے ہیں۔ درمختار جلد ۱ ص۱۳۱۔ عالمگیری
جلد ۱ ص۴۲ شرح وقایہ ص۶۱ قدوری ص۱۳ بہشتی زیور حصہ ۱ ص۹۲

(۲۰۳) امام ابو حنیفہؒ جرابوں کے مسح کے قائل نہ تھے اپنی آخر عمر میں رجوع کر کے قائل ہو گئے منیہ ص۲۲

(۲۰۴) اب اسی پر فتویٰ ہے۔ ہدایہ جلد ۱ ص۱۷

(۲۰۵) سنت مسح موزہ میں یہ ہے کہ تین انگلیوں تر سے پاؤں کی انگلیوں کے سرے سے پنڈلی تک اوپر

کتب مندرجہ فقہ سے مراد ان کے تراجم ہیں

کی طرف کھینچے ۔ شرح وقایہ ص۶۲

باب پانی کے متعلق

(۲۰۶) مسئلہ دہ دردہ کا اصل مذہب میں نہیں ہے ۔ مقدمہ عالمگیری جلد ۱ ص۹۶ مقدمہ ہدایہ جلد ۱ ص۱۰

کتاب الصلوٰۃ

(۲۰۷) نماز کا منکر کافر ہے ۔ در مختار جلد ۱ ص۱۶۴ ہدایہ جلد ۱ ص۲۵۱

(۲۰۸) حکم کیا جاتا ہے نماز پڑھنے والے کے مسلمان ہونیکا ۔ در مختار جلد ۱ ص۱۶۵

(۲۰۹) بے نمازی کو نزدیک امام اعظم کے ہمیشہ قید رکھنا واجب ہے ۔ مالابد ص۱۱ ۔ در مختار جلد ۱ ص۱۶۵ ۔ ہدایہ جلد ۱ ص۲۵۱

(۲۱۰) امام شافعیؒ کے نزدیک قتل کیا جائے ۔ در مختار جلد ۱ ص۱۶۵ مالابد ص۱۱

(۲۱۱) امام شافعیؒ وامام احمدؒ کے نزدیک ایک نماز ترک کرنیوالا کافر ہے ۔ مالابد ص۱۱ در مختار جلد ۱ ص۱۶۵ ۔ ہدایہ جلد ۱ ص۱۵۲

(۲۱۲) تارک الصلوٰۃ مارا جائے یہانتک کہ اس کا خون جاری ہو ۔ در مختار جلد ۱ ص۱۶۵

باب اوقات کے متعلق

(۲۱۳) غلس میں نماز صبح پڑھنے کی احادیث کا ثبوت ۔ ہدایہ جلد ۱ ص۲۶۹

(۲۱۴) آنحضرت صلعم کا عمل دوام غلس میں تھا اور صحابہؓ کا اسفار میں ۔ ہدایہ جلد ۱ ص۲۷۰

(۲۱۵) ظہر کا وقت دو مثل تک ہے (ابو حنیفہؒ) شرح وقایہ ص۷۹ لہ

(۲۱۶) ظہر کا وقت ایک مثل تک ہے (صاحبینؒ) امام ابو حنیفہؒ سے بھی ایک روایت ہے ۔ یہی مذہب زفرؒ اور امام شافعیؒ اور امام مالکؒ اور امام احمدؒ کا ہے ۔ در مختار جلد ۱ ص۱۶۸ کنز ص۲۰ عالمگیری جلد ۱ ص۴۹ ہدایہ جلد ۱ ص۲۵۶ شرح وقایہ ص۷۹ قدوری ص۱۰ مالابد ص۱۸

(۲۱۷) امام ابو حنیفہؒ کی ایک مثل کی روایت لائق تصحیح ہے ۔ ہدایہ جلد ۱ ص۲۵۷

(۲۱۸) عصر کا وقت ایک مثل سے شروع ہوتا ہے (مذہب صاحبینؒ) (مطابق حدیث) در مختار جلد ۱ ص۱۶۷ ہدایہ جلد ۱ ص۲۵۷ منیہ ص۶۸

لہ شیخ ابن الہمام نے فتح القدیر صفحہ ۱۱ میں بیان کیا ہے کہ بعض علماء نے کہا ہے کہ امام صاحب نے آخر عمر میں اس مسئلہ سے رجوع کر کے ایک مثل کے قائل ہوئے ۔ ۱۲

باب اذان کے متعلق

(۲۱۹) اذان ٹھہر ٹھہر کر دے اور کلمے جدا جدا کہے ۔ شرح وقایہ ص۸۶ کنز ص۲۰ قدوری ص۱۰

(۲۲۰) صحیح حدیث سے اذان کے کلمے دو دو بار اور تکبیر کے ایک ایک بار ہیں ۔ شرح وقایہ ص۸۹

(۲۲۱) ترجیع حدیث سے ثابت ہے (ترجیع کہتے ہیں اشہد ان لا الٰہ الا اللہ و اشہد ان محمد رسول اللہ دو دو بار آہستہ کہہ کر دو دو بار آواز بلند کہنے کو) ہدایہ جلد ۱ ص۲۹۲ کنز ص۲۰

کتب مندرجہ فقہ سے مراد ان کے تراجم ہیں

(۲۲۲) نماز کیلئے صلوٰۃ کہہ کر (سوا اذان کے) بلانا بدعت ہے۔ ہدایہ جلد ۱ صفحہ ۳۰۔ شرح وقایہ صفحہ ۳۹۔ کنز صفحہ ۳۱

(۲۲۳) جو شخص ایسی مسجد میں داخل ہو جس میں اذان دیدی گئی ہو تو اسکو نکلنا مکروہ ہے۔ یہاں تک کہ نماز پڑھ لے۔ ہدایہ جلد ۱ صفحہ ۷۶۔ کنز صفحہ ۵

(۲۲۴) سترے کو ڈال دینا جائز نہیں خط کھینچنا۔ درمختار جلد ۱ صفحہ ۲۹۰۔ ہدایہ جلد ۱ صفحہ ۱۰۵۔ شرح وقایہ صفحہ ۱۱۸۔ مالابد صفحہ ۳۳

(۲۲۵) جو سترے کے اندر سے گذرے تو نمازی ہٹادے۔ درمختار جلد ۱ صفحہ ۲۹۵۔ ہدایہ جلد ۱ صفحہ ۱۰۶۔ شرح وقایہ صفحہ ۱۱۸

(۲۲۶) جب منہ کعبہ کی طرف ہے تو کعبے کی نیت کرنی جائز نہیں۔ منیہ صفحہ ۶۶

(۲۲۷) نماز فرض میں نیت تعداد رکعات کی فرض نہیں۔ شرح وقایہ صفحہ ۹۰

(۲۲۸) نبی جوڑی نیت کی ضرورت نہیں۔ بہشتی زیور حصہ ۲ صفحہ ۱۳

(۲۲۹) سنت اور مستحب میں تعیین نیت شرط نہیں۔ مطلق نیت کافی ہے۔ درمختار جلد ۱ صفحہ ۱۷۵۔ بہشتی گوہر صفحہ ۳۵

(۲۳۰) قیام فرض ہے۔ شرح وقایہ صفحہ ۹۱۔ قدوری صفحہ ۲۲

(۲۳۱) سبحانک اللّٰھم کے بعد اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلیٰ الخ پڑھنا زیادہ صحیح ہے (ابن ہمام) شرح وقایہ صفحہ ۹۴

(۲۳۲) سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ اور اِنِّیْ وَجَّھْتُ کو نفل نماز میں ملانا جائز ہے۔ درمختار جلد ۱ صفحہ ۲۱۰

(۲۳۳) اِنِّیْ وَجَّھْتُ الخ نماز کے اندر پڑھنا مسنون ہے (ابو یوسف) شرح وقایہ صفحہ ۹۴۔ منیہ صفحہ ۸۵

(۲۳۴) ناف کے نیچے ہاتھ باندھنے کی حدیث باتفاق ائمہ محدثین ضعیف ہے۔ ہدایہ جلد ۱ صفحہ ۳۵

(۲۳۵) سینے پر ہاتھ باندھنے کی حدیث باتفاق ائمہ محدثین جلد ۱ صفحہ ۳۵۔ شرح وقایہ صفحہ ۹۳

(۲۳۶) ناف کے نیچے ہاتھ باندھنے کی حدیث مرفوع نہیں ہے۔ وہ قول حضرت علی کا ہے اور ضعیف ہے۔ شرح صفحہ ۹۳

(۲۳۷) حضرت میرزا مظہر جان جاناں مجددی حنفی سینہ پر ہاتھ باندھنے کی حدیث کو سبب قوی ہونے کے ترجیح دیتے تھے۔ اور خود سینے پر ہاتھ باندھتے تھے۔ مقدمہ ہدایہ جلد ۱ صفحہ ۱۱۱ و صفحہ ۳۵۱

(۲۳۸) ابن المنذر نے امام مالک سے ہاتھ باندھنا حکایت کیا ہے۔ ہدایہ جلد ۱ صفحہ ۳۵

(۲۳۹) لَا صَلٰوۃَ اِلَّا بِفَاتِحَۃِ الْکِتَابِ یہ حدیث بسند صحیح صحاح ستہ و ابن حبان و سنن دار قطنی وغیرہ میں مروی ہے۔ ہدایہ جلد ۱ صفحہ ۳۶۱

(۲۴۰) ابن ہمام نے تعلب القرآن والی حدیث کے راوی کو ثقہ بتا کر کہا کہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جہری نماز میں امام کے پیچھے فاتحہ پڑھے۔ ہدایہ جلد ۱ صفحہ ۳۴۹

(۲۴۱) امام کے پیچھے فاتحہ نہ پڑھنے کی احادیث ضعیف ہیں۔ شرح وقایہ صفحہ ۱۰۰ و صفحہ ۱۰۹

کتب مذکورہ فقہ سے مراد ان کے تراجم۔

(۲۴۲) حضرت ابن عمرؓ کا اثر فاتحہ خلف امام نہ پڑھنے کا ضعیف ہے، شرح وقایہ ص۱۰۱

(۲۴۳) حضرت علیؓ کا قول بھی منع فاتحہ میں ضعیف ہے اور باطل ہے، شرح وقایہ ص۱۰۱

(۲۴۴) اِذا کبّر الامام فکبّروا الخ حدیث ضعیف ہے، شرح وقایہ ص۱۰۱

(۲۴۵) مشرکین نے قرآن سننے سے پرہیز کیا۔ آپس میں کہتے لا تسمعوا لھذا القرآن (مت سنو اس قرآن کو) تو اللہ نے انکو نصیحت کی فرمایا واذا قرئ القرآن جب پڑھا جائے قرآن تو سنو اور چپ رہو۔) ہدایہ جلد ۱ ص۳۰۴

(۲۴۶) اور نیز اس کا شان نزول یہ ہے کہ لوگ نماز میں باتیں کرتے تھے یا سلام کرتے تھے یا وعظ کے متعلق ہے۔

(۲۴۷) مقتدی دل کو دل میں پڑھ لے اور یہ حق ہے۔ ہدایہ جلد ۱ ص۳۰۴

(۲۴۸) فاتحہ خلف امام مقتدی کو مستحسن ہے بطور احتیاط کے (محمدؒ) ہدایہ جلد ۱ ص۳۰۴

(۲۴۹) ض اور ظا کے بدلنے سے اکثر فقہا نماز کو باطل نہیں کہتے۔ یہ حروف قریب المخرج ہیں۔ اور متشابہ الصوت۔ درمختار جلد ۱ ص۲۹۵ ہدایہ جلد ۱ ص[illegible] منیہ ص۱۰۵

(۲۵۰) ض اور ظ، ص اور س۔ ط اور ت۔ ح اور ہ میں فرق بغیر مشقت نہیں ہو سکتا۔ اگر فرق نہ کر سکے تو نماز فاسد نہیں ہوتی۔ عالمگیری جلد ۱ ص۱۰۶ [illegible] جلد ۱ ص[illegible] منیہ ص۱۰۱

(۲۵۱) آمین مُہرِ قبولیت ہے۔ ہدایہ جلد ۱ ص۳۶۵

(۲۵۲) احادیث آمین بالجہر کے اثبات میں۔ ہدایہ جلد ۱ ص۳۶۵ شرح وقایہ ص۹۴

(۲۵۳) مقتدی امام کی آمین سنکر آمین کہیں۔ درمختار جلد ۱ ص۲۲۹

(۲۵۴) ایک دو آدمیوں نے سنا تو جہر ہوگا جہر جب ہے کہ سب سنیں۔ درمختار جلد ۱ ص[illegible]

(۲۵۵) ابن ہمام نے آہستہ آمین والی حدیث کو ضعیف کہکر یہ فیصلہ کیا کہ آمین درمیانی آواز سے ہونی چاہیئے۔ ہدایہ جلد ۱ ص۳۶۳

(۲۵۶) تصدیق احادیث رفع الیدین قبل رکوع وبعد رکوع ہدایہ جلد ۱ ص۳۸۶ شرح وقایہ ص[illegible] و ص۱۰۳

(۲۵۷) بیہقی کی روایت میں ابن عمرؓ سے جسکے آخر میں ہے کہ یہی آپکی نماز رہی یہانتک کہ اللہ تعالیٰ سے ملاقی ہوئے۔ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔ ہدایہ جلد ۱ ص۳۸۶

(۲۵۸) رفع الیدین کرنے کی حدیثیں بنسبت ترک رفع کے قوی ہیں۔ ہدایہ جلد ۱ ص۳۸۹

(۲۵۹) رفع الیدین نہ کرنے کی حدیث ضعیف ہے۔ شرح وقایہ ص۱۰۳

کتب [illegible] حنفیہ سے مراد ان کے تراجم ہیں

(۲۶۰) یہ ہے کہ آنحضرت صلعم سے رفع یدین صحیح ثابت ہے۔ ہدایہ جلد ا صـ۲۸۶

(۲۶۱) رفع الیدین کرنے سے نماز فاسد نہیں ہوتی۔ اور فساد کی روایت خلاف درایت روایت ہے۔ درمختار جلد ا صـ۲۹۲

(۲۶۲) جو رفع الیدین کرے ان سے مناقشہ حلال نہیں۔ ہدایہ جلد ا صـ۳۸۹

(۲۶۳) رفع الیدین اکثر فقہا و محدثین اس کو سنت ثابت کرتے ہیں۔ مالابد صـ۲۷

(۲۶۴) عصام ابن یوسف (امام ابو حنیفہؒ کے شاگرد ان شاگرد ہیں) رفع الیدین کرتے تھے۔

مقدمہ عالمگیری جلد ا صـ۵

(۲۶۵) امام ابو یوسفؒ کے نزدیک قومہ و جلسہ فرض ہے۔ امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک سنت ہے۔

ہدایہ جلد ا صـ۳۴۷ شرح وقایہ صـ۹۱ و صـ۹۵ قدوری صـ۲۳ بہشتی زیور حصہ ۲ صـ۲۹۔

(۲۶۶) جلسہ میں اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ وَاھْدِنِیْ وَارْزُقْنِیْ وَارْفَعْنِیْ وَاجْبُرْنِیْ پڑھے

مالابد صـ۲۷۔

(۲۶۷) جلسہ استراحت میں مضائقہ نہیں۔ درمختار جلد ا صـ۲۳۵۔

(۲۶۸) جلسہ استراحت نہ کرنے کی حدیث میں ابن ایاس راوی نزدیک محدثین کے ضعیف ہے شرح وقایہ صـ۱۰۱

(۲۶۹) درمیانی قاعدہ سے ہاتھ ٹیک کر اٹھنے میں مضائقہ نہیں ہدایہ ... صـ

(۲۷۰) التحیات میں مٹھی باندھ کر انگلی اٹھاوے ... ہدایہ جلد ا صـ۳۹۱ شرح وقایہ صـ۱۴۱

(۲۷۱) انگلی سے حرکت دینا بھی جائز ہے۔ ہدایہ جلد ا صـ۱۹۱

(۲۷۲) تورک اچھا ہے حدیث سے ثابت ہے۔ ہدایہ جلد ا صـ۲۹۶

(۲۷۳) امام بعد سلام کے داہنے یا بائیں یا مقتدیوں کی طرف بیٹھے۔ درمختار جلد ا صـ۲۴۸ عالمگیری

جلد ا صـ۱۰۲ ہدایہ جلد ا صـ۳۰۶

باب متعلقات نماز کے بیان میں

(۲۷۴) پہلی دوسری رکعت میں ایک سورۃ چھوڑ کر پڑھے تو مکروہ نہیں۔ ہدایہ جلد ا صـ۴۲۸

(۲۷۵) بھولے سے ترتیب سورۃ بدل جائے تو مضائقہ نہیں۔ درمختار جلد ا صـ۲۵۴

(۲۷۶) رکنے پر قرأت ایک جگہ سے پڑھ کر دوسری جگہ سے پڑھنا جائز ہے درمختار جلد ا صـ۲۹۰

(۲۷۷) جس غلطی سے معنی اگر بگڑ جاویں کہ جن کا اعتقاد کفر ہے، تو نماز فاسد ہوگی۔ ورنہ نہیں

درمختار جلد ا صـ۲۹۴

(۲۷۸) صبح کی فرض کے بعد سنت پڑھ سکتا ہے ہدایہ جلد ا صـ۵۲۲ شرح وقایہ صـ۱۴ نیز صـ

کتب مندرجہ فقہ سے مراد ان کے تراجم ہیں

(۲۷۹) صبح کی سنت پڑھنے کے بعد داہنی کروٹ پر لیٹے۔ درمختار جلد ۱ ص۲۶۶ ہدایہ جلد ۱ ص۵۲۱

(۲۸۰) ظہر کی چار سنتیں دو سلام سے (بھی) ہیں۔ (مالکؒ و شافعیؒ و احمدؒ) ہدایہ جلد ۱ ص۵۲۲

(۲۸۱) ظہر احتیاطی نہ پڑھنا بہتر ہے۔ درمختار جلد ۱ ص۲۶۷

(۲۸۲) جس نے نماز فجر یا مغرب تنہا شروع کی اور پھر تکبیر کہی گئی تو نماز توڑ دے اگرچہ ایک رکعت پڑھ چکا ہو۔ شرح وقایہ ص۱۳۱ ہدایہ جلد ۱ ص۵۶۷ کنز ص۵۰

(۲۸۳) حدیث صحیح ہے کہ اقامت ہونیکے بعد سوا فرض کے کوئی نماز نہیں۔ ہدایہ جلد ۱ ص۵۲۲

(۲۸۴) سنت کو جماعت کے درمیان پڑھنا مکروہ ہے۔ درمختار جلد ۱ ص۳۳۵

(۲۸۵) مغرب سے پہلے دو رکعت ثابت ہیں۔ درمختار جلد ۱ ص۲۳۱

(۲۸۶) نماز تحیۃ المسجد بیٹھنے سے پہلے پڑھے۔ درمختار جلد ۴ ص۲۲۲ عالمگیری جلد ۴ ص۲۰۲

(۲۸۷) مستحب ہے جو وضو کے دو رکعت کا پڑھنا سوا وقت کراہت کے۔ درمختار جلد ۱ ص۶۲ و ص۲۱۱

(۲۸۸) نماز میں آیات کا جواب دینا ثابت ہے ہدایہ جلد ۱ ص۱۱۱ (یعنی أَلَيْسَ اللّٰهُ بِأَحْكَمِ الْحَاكِمِينَ (سورہ تین) کے بعد کہے۔ بَلَىٰ وَأَنَا عَلَىٰ ذَٰلِكَ مِنَ الشَّاهِدِينَ اور سورہ ملک بِمَاءٍ مَّعِينٍ کے بعد کہے اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِينَ اور بَعْدَهُ يُؤْمِنُونَ (سورہ مرسلات) کے بعد کہے آمَنْتُ بِاللّٰهِ اور فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ کے بعد کہے لَا بِشَيْءٍ مِّنْ نِعَمِكَ رَبَّنَا نُكَذِّبُ بطحاوی ص

(۲۸۹) جوتے پہن کر نماز پڑھنا افضل ہے۔ درمختار جلد ۱ ص۳۰۶

(۲۹۰) نماز میں سانپ بچھو مارنا مکروہ نہیں۔ اگرچہ عمل کثیر ہو۔ شرح وقایہ ص۱۲۱

(۲۹۱) بسم اللہ ہر رکعت کے اول میں احتیاطاً پڑھے۔ ہدایہ جلد ۱ ص۳۰۱

(۲۹۲) امیر کاتب اتقانی متعصب حنفی تھا جس کو رفع الیدین کرتا دیکھتا نماز باطل ہونے کا فتویٰ دیتا فاضل لکھنوی نے تردید کرکے کہا کہ رفع الیدین کی روایات صحیح بکثرت موجود ہیں۔ اسمیں امام ابوحنیفہؒ سے کچھ مروی نہیں۔ مقدمہ عالمگیری جلد ۱ ص۱۸

(۲۹۳) مثل إِيَّاكَ نَعْبُدُ کے ایک حرف دوسرے کلمہ کے حرف (ک ن) سے ملجاوے اگرچہ عمداً ہو تو نماز فاسد نہیں ہوتی۔ درمختار جلد ۱ ص۲۹۵ عالمگیری جلد ۱ ص۸۱

(۲۹۴) امام ابوحنیفہؒ نے جو کہا کہ فارسی میں نماز جائز ہے تو آپ نے اس سے رجوع کیا مقدمہ ہدایہ جلد ۱ ص۹۰

(۲۹۵) دیکھ کر قرآن پڑھنے سے نماز فاسد نہ ہوگی (صاحبینؒ) درمختار جلد ۱ ص۲۹۱

کتب مندرجہ فقہ سے مراد انکے تراجم ہیں

عالمگیری جلد ۱ ص۱۳۹ ہدایہ جلد ۱ ص۱۰۵ منیہ ص۸۱

(۲۹۶) انکساری کے لئے سر کھول کر نماز پڑھنا درست ہے۔ درمختار جلد ۱ ص۲۹۹

(۲۹۷) نماز میں عمامہ ٹوپی گر جاوے تو سر پر رکھ لے۔ درمختار جلد ۱ ص۲۹۹ بہشتی گوہر ص۸

(۲۹۸) نماز میں عمامہ سر پر رکھنے اور اُتارنے سے نماز فاسد نہیں ہوتی۔ عالمگیری جلد ۱ ص۱۳۹

(۲۹۹) ہر رکن کو اطمینان سے ادا کرنا واجب ہے۔ بہشتی زیور حصہ ۲ ص۲۷

(۳۰۰) منہ میں بلغم آوے تو بائیں طرف تھوکے یا کپڑے میں لے کر مل دے۔ بہشتی زیور حصہ ۲ ص۲۷

(۳۰۱) جماعت کے وقت بھوک لگی ہو اور کھانا سامنے ہو تو پہلے کھانا کھائے۔ درمختار جلد ۱ ص۲۰۲
ہدایہ جلد ۱ ص۱۲۲ بہشتی زیور حصہ ۲ ص۲۷

(۳۰۲) تنہا فرض جہر سے پڑھنا افضل ہے جہری نماز میں سر سے جائز۔ درمختار جلد ۱ ص۲۴۹
ہدایہ جلد ۱ ص۱۲ بہشتی زیور حصہ ۲ ص۳۰

(۳۰۳) سورہ حجرات سے سورہ بروج تک ظہر میں پڑھنا مسنون ہے۔ درمختار جلد ۱ ص۲۵۱

(۳۰۴) نمازی کے سامنے سے عورت یا کتے کا گزرنا مفسد نہیں۔ درمختار جلد ۱ ص۲۹۶ ابوداؤد ص۳۳

(۳۰۵) ضرورتاً نماز میں بچے کو گود میں لے لینا جائز ہے۔ درمختار جلد ۱ ص۳۰۵ عالمگیری جلد ۱ ص۱۴

(۳۰۶) سات جگہوں میں نماز مکروہ ہے۔ کعبے کی چھت۔ راستے۔ اونٹوں کے بیٹھنے کی جگہ۔ قبرستان۔
نجاست ڈالنے کی جگہ۔ کمیلے۔ حمام۔ درمختار جلد ۱ ص۱۷۷ و ص۲۲۰ منیہ ص۹۱

(۳۰۷) شرعاً نفل اُس عبادت کو کہتے ہیں جسکے کرنے سے ثواب ہو اور نہ کرنے سے عذاب ہو۔ درمختار جلد ۱ ص۲۱

(۳۰۸) نفل بیٹھ کر پڑھنے میں آدھا ثواب اور کھڑے ہو کر پڑھنے میں پورا ثواب ہے۔ بہشتی زیور حصہ ۲ ص۵۹

(۳۰۹) چار رکعت قبل عشاء کے مستحب ہیں نہ سنت۔ ہدایہ جلد ۱ ص۱۰۳

(۳۱۰) قضا نماز کے لئے اذان و اقامت کہنا سنت ہے۔ درمختار جلد ۱ ص۱۸۱

(۳۱۱) فجر کی سنتوں کی قضا ہے نہ دیگر سنتوں کی۔ درمختار جلد ۱ ص۳۱۴

(۳۱۲) بعد نماز فجر و عصر قضا نماز پڑھ سکتا ہے۔ ہدایہ جلد ۱ ص۲۸۵

(۳۱۳) قضا نماز جہری پکار کر پڑھے۔ کنز ص۳۸

(۳۱۴) دو نمازوں کو سفر اور مینہ کے عذر سے جمع کرنا درست ہے (شافعیؒ) درمختار جلد ۱ ص۱۷۷

(۳۱۵) تین میل تک کی مسافت میں قصر جائز ہے (حدیث) شرح وقایہ ص۱۴۵

(۳۱۶) سجدہ تلاوت دو تکبیروں کے ساتھ بغیر رفع یدین تشہد و سلام کے۔ شرح وقایہ ص۱۴۲

کتب مندرجہ نقشہ سے مراد انکے تراجم ہیں۔

باب امامت کے متعلق

(۲۱۷) جو شخص جماعت والوں میں سنت کا زیادہ عالم ہو وہ امامت کیلئے اولیٰ ہے۔ ہدایہ جلد ۱ صفحہ ۳۴۳

(۲۱۸) گنوار اندھے اور غلام اور ولد الزنا اور فاسق کی امامت جائز ہے۔ عالمگیری جلد ۱ صفحہ ۱۱۵

(۲۱۹) جو امامت مزدوری لے کر کرے تو اسکی امامت مکروہ ہے۔ درمختار جلد ۱ صفحہ ۲۶۲

(۲۲۰) اجرت پر حافظ مقرر کرنا مکروہ ہے۔ ہدایہ جلد ۱ صفحہ ۵۶۵

(۲۲۱) بدعتی کی امامت مکروہ ہے۔ درمختار جلد ۱ صفحہ ۲۶۱ و بہشتی گوہر صفحہ ۹ شرح وقایہ صفحہ ۱۱۱

(۲۲۲) کم عمر لڑکا اگر زیادہ عالم ہو تو اسکی امامت جائز ہے۔ درمختار جلد ۱ صفحہ ۲۶۲ ہدایہ جلد ۱ صفحہ ۳۴۹

(۲۲۳) امام مقتدیوں کو حکم کرے کہ ایک دوسرے سے ملے رہیں اور بیچ کی جگہ کو بند کر دیں۔ درمختار
جلد ۱ صفحہ ۲۶۴ شرح وقایہ صفحہ ۱۱۲ بہشتی گوہر صفحہ ۶۹

(۲۲۴) حدث ہونے پر امام اپنا خلیفہ کر دے۔ ہدایہ جلد ۱ صفحہ ۳۷۳ درمختار جلد ۱ صفحہ ۲۸۰

باب جماعت کے متعلق

(۲۲۵) حنفی شافعی کی اقتدا کرے تو صحیح ہے۔ درمختار جلد ۱ صفحہ ۲۶۸ و صفحہ ۱۱۲ عالمگیری جلد ۱ صفحہ ۱۱۴ ہدایہ جلد ۱ صفحہ ۳۴۸

(۲۲۶) مختلف فیہ مسئلوں میں اقتدا غیر حنفی کی درست ہے۔ درمختار جلد ۱ صفحہ ۲۶۱

(۲۲۷) نماز میں اپنے امام کو لقمہ دے تو جائز ہے کسی طرح مفسد نہیں۔ درمختار جلد ۱ صفحہ ۲۹۰
عالمگیری جلد ۱ صفحہ ۱۳۶ ہدایہ جلد ۱ صفحہ ۳۹۵ منیہ صفحہ ۹۰ مالابد صفحہ ۳۳ بہشتی گوہر صفحہ ۲۰

(۲۲۸) امام کی لغزش ہونے پر مقتدی سبحان اللہ کہے۔ ہدایہ جلد ۱ صفحہ ۳۹۵

(۲۲۹) اقتدا جب درست ہوگی کہ ایڑیاں برابر ہوں۔ درمختار جلد ۱ صفحہ ۲۶۹

(۲۳۰) شارع عام کی مسجد میں تکرار جماعت کی مکروہ نہیں۔ درمختار جلد ۱ صفحہ ۲۵۵

(۲۳۱) ایک مقتدی امام کے برابر ہے اور دوسرا آیا تو امام آگے بڑھ جائے یا مقتدی پیچھے ہٹے۔
درمختار جلد ۱ صفحہ ۲۶۱ ہدایہ جلد ۱ صفحہ ۳۵۲ شرح وقایہ صفحہ ۱۱۲

(۲۳۲) دوسرا مقتدی بائیں طرف آ کھڑا ہو تو امام دونوں کو پیچھے ہٹنے کا اشارہ کرے۔ درمختار جلد ۱ صفحہ ۲۶۲

(۲۳۳) صف کے پیچھے تنہا نہ کھڑا ہو بلکہ کسی مقتدی کو آگے کی صف سے کھینچ لے۔ درمختار جلد ۱
صفحہ ۲۶۴ و صفحہ ۳۱۲ عالمگیری جلد ۱ صفحہ ۱۴۸ مالابد صفحہ ۲۵ بہشتی گوہر صفحہ ۷

(۲۳۴) صف کے بیچ میں جگہ ہو اس میں کھڑا ہو جائے تو اسکی مغفرت ہوگی۔ درمختار جلد ۱ صفحہ ۲۶۲ شرح وقایہ صفحہ ۱۱۲

(۲۳۵) صف میں جگہ چھوڑنا ثواب کو فوت کرنا ہے۔ درمختار جلد ۱ صفحہ ۲۶۵

کتب مندرجہ صفحہ سے مراد ان کے تراجم ہیں

(۳۳۶) وہ شخص امام و مقتدی جو برابر کھڑے ہوں۔ ہدایہ جلد ا صفحہ [illegible] درمختار جلد ا صفحہ [illegible]

(۳۳۷) ایک لڑکا مردوں کی صف میں داخل ہو سکتا ہے۔ درمختار جلد ا صفحہ [illegible]

(۳۳۸) جس سے دین میں خصومت ہو وہ مقتدی ہو سکتا ہے۔ درمختار جلد ا صفحہ [illegible]

(۳۳۹) فرض تنہا پڑھ چکا ہو تو جماعت میں شریک ہو جائے سوائے فجر اور عصر کے۔ ہدایہ جلد ا صفحہ [illegible]

(۳۴۰) جس نے اقتدا کی اور امام رکوع میں ہے اور ٹھہرا رہا یہاں تک کہ امام نے سر اٹھایا تو وہ رکعت اسکو نہیں ملی۔ شرح وقایہ صفحہ [illegible]

(۳۴۱) جب مسافر امام اپنی دو رکعت پڑھ لے مقیم اپنی نماز کو چار رکعتیں کر لے۔ کنز صفحہ [illegible]

باب وتر کے متعلق

(۳۴۲) وتر میں سورہ اعلیٰ اور سورہ کافرون اور سورہ اخلاص پڑھنا مسنون ہے۔ درمختار جلد ا صفحہ [illegible]

(۳۴۳) وتر ایک رکعت بھی ہے۔ ہدایہ جلد ا صفحہ ۵۲۸، ۵۲۹ شرح وقایہ صفحہ [illegible] منیہ صفحہ [illegible]

(۳۴۴) ایک وتر پر مسلمانوں کا اجماع ہو چکا ہے۔ ہدایہ جلد ا صفحہ ۵۲۹

(۳۴۵) وتر ایک۔ تین۔ پانچ۔ سات رکعت ہیں۔ ہدایہ جلد ا صفحہ ۵۲۶ شرح وقایہ صفحہ [illegible]

(۳۴۶) تین وتر کی روایت ضعیف ہے۔ شرح وقایہ صفحہ ۱۲۳

(۳۴۷) قنوت میں دونوں ہاتھ اٹھا کر چھاتی تک دعا مانگنے کی طرح ہتھیلیاں آسمان کی طرف رکھے (ابو یوسفؒ) درمختار جلد ا صفحہ [illegible] شرح وقایہ صفحہ ۱۲۷

(۳۴۸) بعد رکوع کے دعائے قنوت پڑھنے کی روایت چاروں خلفاء سے ہے۔ شرح وقایہ صفحہ ۱۲۵

(۳۴۹) ابن ہمام نے کہا کہ بعد رکوع کے قنوت پڑھنے کی نص صریح حدیث حسن میں علی رضی برایت عالم کے ہے۔ ہدایہ جلد ا صفحہ [illegible]

(۳۵۰) دعائے قنوت اللّٰھم اھدنی فیمن ھدیت حدیث سے ثابت ہے۔ درمختار جلد ا صفحہ [illegible] وعالمگیری جلد ا صفحہ [illegible] ہدایہ جلد ا صفحہ ۵۳۱ شرح وقایہ صفحہ ۱۲۶ کنز صفحہ [illegible]

(۳۵۱) امام قنوت جہر سے پڑھے تو مقتدی آمین کہے (ابو یوسفؒ) ہدایہ جلد ا صفحہ ۵۳۲ منیہ ۹۷

(۳۵۲) نماز فجر میں قنوت پڑھنا چاروں خلفائے راشدینؓ عمار بن یاسر و ابی بن کعبؓ ابو موسیٰ اشعریؓ و ابن عباسؓ و ابو ہریرہ و براء بن عازبؓ انس و سہل بن سعد و معاویہ و عائشہ رضی اللہ عنہم اجمعین سے ثابت ہے۔ اور اسی طرف اکثر صحابہؓ و تابعینؒ گئے ہیں۔ ہدایہ جلد ا صفحہ [illegible]

(۳۵۳) وتر کے قومہ میں قنوت پڑھنے والے کی حنفی کو متابعت کرنی چاہئے۔ عالمگیری مطبوعہ [illegible] جلد ا صفحہ [illegible]

کتب مندرجہ سے مراد ان کے تراجم ہیں

(۳۵۴) قنوت ہر سختی اور نازلہ میں ہر نماز میں جائز ہے اور مقتدی آمین کہیں۔ درمختار جلد ۱ ص ۳۱۲ ہدایہ جلد ۱ ص ۵۲۹ و ص ۵۳۲

باب سجدہ سہو کے متعلق

(۳۵۵) سجدہ سہو دونوں طرف سلام پھیرنے کے بعد کرے۔ درمختار جلد ۱ ص ۳۳۰ و ہدایہ جلد ۱ ص ۵۰۴ شرح وقایہ ص ۱۳۹

(۳۵۶) سجدہ سہو سلام سے پہلے بھی جائز ہے۔ درمختار جلد ۱ ص ۳۳۰ ہدایہ جلد ۱ ص ۵۰۴ و ص ۵۰۵ شرح وقایہ ص ۱۳۹ ملا بد ص ۲۴

(۳۵۷) دونوں طرف سلام کا قول صحیح ہے (ابو حنیفہؒ و ابو یوسفؒ) ہدایہ جلد ۱ ص ۵۰۵ شرح وقایہ ص ۱۳۹

(۳۵۸) سجدہ سہو میں ایک سلام پھیرنے والا بدعتی ہے۔ ہدایہ جلد ۱ ص ۵۰۵

(۳۵۹) مقتدی کے سہو مقتدی پر سجدہ سہو لازم نہیں۔ درمختار جلد ۱ ص ۲۶۵ و ص ۳۴۲ ہدایہ جلد ۱ ص ۵۰۸

باب نماز بدعات کے متعلق

(۳۶۰) صلوۃ رغائب یعنی رجب کے پہلے جمعہ کی شب میں نفل پڑھے جاتے ہیں۔ یہ ۴۸۰ھ میں ایجاد ہوئی جو کچھ اس باب میں ہے سب باطل اور موضوع ہے۔ درمختار جلد ۱ ص ۳۲۰

(۳۶۱) صلوۃ برات۔ مراد اس سے پندرھویں شعبان کی نفلیں ہیں مراد صلوۃ قدر سے ستائیسویں شب رمضان کی نفلیں ہیں۔ انہیں بھی جماعت سے پڑھنا مکروہ ہے۔ درمختار جلد ۱ ص ۳۲۷

باب مسجد کے متعلق

(۳۶۲) مسجد کی محراب کا منقش کرنا مکروہ ہے۔ درمختار جلد ۱ ص ۳۰۷ عالمگیری جلد ۴ ص ۲۶۹

(۳۶۳) مال وقف سے نقش کرنا حرام ہے۔ درمختار جلد ۱ ص ۳۰۷

(۳۶۴) مشرک کی نجاست تو اسکے اعتقاد میں ہے تو اسکو مسجد میں آنے سے نہ روکا جاوے۔ (تعجب ہے کہ مشرک تو نہ روکا جاوے اور مسلمان روکے جاویں۔ افسوس۔ اللہ تعالے ہمارے حنفی بھائیوں کو سمجھ دے) ہدایہ جلد ۴ ص ۲۹۵

باب تہجد کے متعلق

(۳۶۵) تہجد کی آٹھ رکعتیں ہیں۔ درمختار جلد ۱ ص ۳۱۶

باب تراویح کے متعلق

(۳۶۶) تراویح بیس رکعت کی حدیث ضعیف ہے۔ درمختار جلد ۱ ص ۳۲۶ ہدایہ جلد ۱ ص ۵۶۳ شرح وقایہ ص ۱۲۳

(۳۶۷) تراویح آٹھ رکعت کی حدیث صحیح ہے۔ شرح وقایہ ص ۱۲۳

کتب مندرجہ فقہ سے مراد ان کے تراجم ہیں

(۳۶۸) تراویح صحیح حدیث سے معہ وتر کے گیارہ رکعت ثابت ہیں۔ ہدایہ جلد ۱ ص۵۶۳ شرح وقایہ ص۱۳۲

(۳۶۹) معہ وتر کے تراویح گیارہ رکعت سنت رسول اللہ صلعم ہیں اور بیس سنت خلفائے راشدین سے
شرح وقایہ ص۱۳۲ ہدایہ جلد ۱ ص۵۶۳

(۳۷۰) حضرت عمرؓ نے جو نعم البدعۃ فرمایا ہے اس سے مراد معنی لغوی ہیں نہ شرعی۔ شرح وقایہ ص۱۳۲

(۳۷۱) تراویح آٹھ رکعت سنت ہیں اور بیس مستحب ہیں۔ شرح وقایہ ص۱۳۲

(۳۷۲) تراویح میں کم عمر لڑکے کی اقتدا جائز ہے۔ درمختار جلد ۱ ص۲۶ عالمگیری جلد ۱ ص۱۱۵
ہدایہ جلد ۱ ص۵۲۳ منیہ ص۹۵

(۳۷۳) جس نے فرض تنہا پڑھے تو تراویح کی جماعت میں شریک ہو۔ ہدایہ جلد ۱ ص۵۶۵

(۳۷۴) جس نے تراویح نہ پائی یا دوسرے کے ساتھ پڑھی تو وتر موافقت ادا کر سکتا ہے۔ ہدایہ جلد ۱ ص۵۶۵

(۳۷۵) صحیح یہ ہے کہ تراویح میں تین مرتبہ قل ہو اللہ پڑھنا مکروہ ہے۔ بہشتی گوہر ص۲۲

باب جمعہ کے متعلق

(۳۷۶) جمعہ جماعت سے مشتق ہے کمتر سوا امام کے تین شخص ہوں (امام ابو حنیفہؒ) صاحبینؒ کے
نزدیک دو ہوں۔ ہدایہ جلد ۱ ص۶۲۹

(۳۷۷) جن بڑے گانوں میں بازار ہو تو وہاں جمعہ فرض ہے۔ درمختار جلد ۱ ص۳۶۸

(۳۷۸) حاکم کی اجازت سے اگر گانوں میں جامع مسجد بن جاوے تو جمعہ جائز ہے۔ درمختار جلد ۱ ص۳۶۸

(۳۷۹) جمعہ کو زوال کے وقت نفل پڑھنے جائز ہیں۔ (ابو یوسفؒ) درمختار جلد ۱ ص۱۷۳ و ص۳۸۳
شرح وقایہ ص۱۲ منیہ ص۶۹

(۳۸۰) حالت خطبہ میں دو رکعت پڑھنا ثابت ہے۔ شرح وقایہ ص۱۴۸ ہدایہ جلد ۱ ص۲۸۷

(۳۸۱) حضرت ابو بکرؓ کا قبل زوال کے خطبہ پڑھنا ثابت ہے۔ شرح وقایہ ص۱۴۷

(۳۸۲) جمعہ کو ایک اذان آنحضرت صلعم اور حضرت ابو بکرؓ اور حضرت عمرؓ کے زمانہ میں تھی اور دوسری اذان
حضرت عثمانؓ کے زمانہ سے شروع ہوئی۔ درمختار جلد ۱ ص۳۸ ہدایہ جلد ۱ ص۶۵۸

(۳۸۳) خطیب جب ممبر پر بیٹھے تو سلام کرے (امام شافعیؒ) درمختار جلد ۱ ص۳۷۴

(۳۸۴) خطیب کو عصا رکھنا مسنون ہے۔ درمختار جلد ۱ ص۳۸۱

(۳۸۵) خطبہ میں خطیب حمد و ثنا درود اور وعظ و نصیحت اور قرأۃ قرآن کرے۔ درمختار
جلد ۱ ص۳۷۴ ہدایہ جلد ۱ ص۶۳۷ بہشتی گوہر ص۹۹

کتب مندرجہ فقہ سے مراد انکے تراجم ہیں

(۳۸۶) خطیب کا خطبہ میں امر بالمعروف کے لئے بولنا جائز ہے۔ درمختار جلد ۱ ص۳۷۰

(۳۸۷) خطبہ کے وقت نہ کلام ... سبحان اللہ نہ امر بالمعروف یہ سب سامع کو حرام ہے۔ درمختار جلد ۱ ص۳۶۹

(۳۸۸) خطیب سے آنحضرت صلعم کا نام سنکر اپنے جی میں درود پڑھے۔ درمختار جلد ۱ ص۳۶۹

(۳۸۹) خطیب ایک سیڑھی اُترے اور چڑھے تو یہ بدعت شنیع ہے۔ درمختار جلد ۱ ص۳۸۰

(۳۹۰) خطبہ میں شعر پڑھنا مکروہ تحریمی ہے۔ بہشتی گوہر ص۹۹

(۳۹۱) جب خطیب پہلے خطبہ کو پڑھ کر بیٹھے تو لوگ دعا نہ مانگیں۔ درمختار جلد ۱ ص۳۷۳

(۳۹۲) دعا کرنا (دونوں خطبوں کے درمیان) مکروہ تحریمی اور حرام ہے اور نادرستی پر فتویٰ ہے

درمختار جلد ۱ ص۳۷۳ بہشتی گوہر ص۱

(۳۹۳) دعا کرنا (دونوں خطبوں کے درمیان) نامشروع اور بدعت ہے۔ درمختار جلد ۱ ص۳۷۳ شرح وقایہ ص۱۲۹

(۳۹۴) حضرت عمارہؓ نے جب بشیر ابن مروان کو دعا مانگتے دیکھا تو بد دعا دی۔ درمختار جلد ۱ ص۳۷۳

(۳۹۵) اس دُعا کی بدعت خلفائے مروانیہ کے زمانے سے پیدا ہوئی۔ درمختار جلد ۱ ص۳۷۰

(۳۹۶) رمضان کے آخری خطبہ میں الوداع پڑھنا۔ آنحضرت صلعم وصحابہؓ سے منقول نہیں

نہ صحابہؓ سے ثابت ہے اس لئے بدعت ہے۔ بہشتی گوہر ص۱

(۳۹۷) خطبہ ہر زبان میں جائز ہے۔ (ابو حنیفہؒ) ہدایہ جلد ۱ ص۳۴۹

(۳۹۸) جس شے کی حاجت ہو خطیب خطبہ میں بیان کردے۔ درمختار جلد ۱ ص۳۸۸

(۳۹۹) نماز جمعہ میں سورہ جمعہ وسورہ منافقون یا سورہ اعلیٰ وسورہ غاشیہ پڑھنا مسنون ہے۔

(۴۰۰) بعد جمعہ کے چار رکعتیں سنت ہیں۔ منیہ ص۹۳

(۴۰۱) جمعہ کو سورۂ کہف پڑھنا مسنون ہے۔ درمختار جلد ۱ ص۳۸۳

(۴۰۲) جمعہ کے دن زیارت قبور افضل ہے۔ درمختار جلد ۱ ص۴۲۳

باب عیدین کے متعلق

(۴۰۳) عیدین میں تکبیر جہر سے کہے یہی سنت ہے۔ درمختار جلد ۱ ص۳۸۵ وص۳۸۶ ہدایہ

جلد ۱ ص۱۶۶ شرح وقایہ ص۱۵۰

(۴۰۴) تکبیر آواز بلند کہے راستہ میں اور عیدگاہ میں۔ درمختار جلد ۱ ص۳۸۹

(۴۰۵) نماز عیدین میں بارہ تکبیروں کی حدیث صحیح ہے۔ ہدایہ جلد ۱ ص۶۶۶ شرح وقایہ ص۱۵۱

(۴۰۶) عیدین میں چھ تکبیروں کی بابت ابن مسعودؓ کا قول ہے۔ ہدایہ جلد ۱ ص۶۶۵ شرح وقایہ ص۱۵۱

کتب مندرجہ فقہ سے مراد انکے تراجم ہیں

(۴۰۷) دونوں رکعتوں میں قبل قرأۃ تکبیرات کہے۔ قدوری ص۴۲

(۴۰۸) عیدین میں سورہ اعلیٰ و غاشیہ پڑھنا مسنون ہے۔ درمختار جلد ۱ ص۳۸۷

(۴۰۹) عید الفطر کے دن خطیب صدقۃ الفطر کے مسائل بیان کرے۔ درمختار جلد ۱ ص۳۸۵

(۴۱۰) مصافحہ بعد عید کے مکروہ ہے۔ یہ طریقہ رافضیوں کا ہے۔ درمختار جلد ۱ ص۳۸۵

(۴۱۱) معانقہ بھی بعد عید کے بے اصل اور مکروہ ہے۔ درمختار جلد ۱ ص۳۸۵

باب نماز کسوف و خسوف کے متعلق

(۴۱۲) نماز کسوف (سورج گہن) قرآن و حدیث و اجماع سے ثابت ہے۔ درمختار جلد ۱ ص۳۹۱

(۴۱۳) نماز کسوف (سورج گہن) و نماز خسوف (چاند گہن) جہر سے پڑھے۔ (صاحبین رح)
درمختار جلد ۱ ص۳۹۲ ہدایہ جلد ۱ ص۶۷۹ شرح وقایہ ص۱۳۱

باب نماز استسقاء کے متعلق

(۴۱۴) نماز استسقاء میں دعا کی جائے اور دوگانہ جہر سے پڑھا جائے (صاحبین رح) درمختار جلد ۱ ص۳۹۲
ہدایہ جلد ۱ ص۶۸۵ ما لا بد منہ ص۶۲ بہشتی گوہر ص۱۱۲

(۴۱۵) خطبہ میں چادر تبدیل کرنی جائز ہے (محمد رح) درمختار جلد ۱ ص۳۹۳ ہدایہ جلد ۱ ص۶۸۶ شرح وقایہ ص۱۳۵

کتاب الجنائز

باب مردے کے غسل دینے کے متعلق

(۴۱۶) شوہر کا بیوی کو نہلانا بعد مرنے کے تینوں اماموں کے نزدیک جائز ہے۔ درمختار جلد ۱ ص۴۰۳

(۴۱۷) بیوی شوہر کو نہلا دے۔ درمختار جلد ۱ ص۴۰۳ بہشتی زیور حصہ ۲ ص۵۵

ف دار قطنی میں ہے کہ حضرت علی رض نے حضرت فاطمہ رض کو بعد وفات کے غسل دیا۔ ۱۲

باب نماز جنازہ کے متعلق

(۴۱۸) تکبیرات جنازہ میں رفع الیدین جائز ہے (ائمہ اربعہ و فقہاء بلخ) درمختار جلد ۱ ص۴۱۰

(۴۱۹) نماز جنازہ میں الحمد پڑھنا اکثر عالموں کے نزدیک جائز ہے۔ ما لا بد منہ ص۴۰

(۴۲۰) بعد تکبیر اولیٰ الحمد دعا کی نیت سے پڑھنا جائز ہے۔ درمختار جلد ۱ ص۴۱۱

(۴۲۱) دعائے جنازہ اللّٰھم اغفر لہ الخ حدیث سے ہے۔ درمختار جلد ۱ ص۴۱۱ ہدایہ جلد ۱ ص۷۱۱ بہشتی گوہر ص۱۱۵

(۴۲۲) اگر دونوں دعاؤں یعنی اللّٰھم اغفر لہ الخ اور اللّٰھم اغفر لحینا کو پڑھے
تو بہت اچھا ہے۔ درمختار جلد ۱ ص۴۱۱

(۴۲۳) امام مردے کے جنازے پر سر کے مقابل اور عورت کے وسط میں کھڑا ہو۔ ہدایہ جلد ۱ ص۷۱۶

کتب مندرجہ فقہ سے مراد انکے تراجم ہیں

(۴۲۴) ولی کا نماز پڑھنا پیچھے غیر شخص کے گویا اسکو نماز پڑھانے اجازت دینا ہے۔ درمختار۔

(۴۲۵) اقتدا کرلے ہیں ... اجازت ہوجاتی ہے۔ درمختار جلد ۱ صہ ۲۲۷

(۴۲۶) سب جنازوں کو خواہ ایک صف میں رکھے اور انمیں افضل کے مقابل امام کھڑا ہو۔ یا سب جنازوں کو قبلہ کی جانب رکھیں۔ اس ترتیب سے کہ اول افضل پھر بڑی عمر والا۔ پھر لڑکا پھر عورت۔ درمختار جلد ۱ صہ ۲۱۳

(۴۲۷) آنحضرت صلعم نے جنازہ غائب بادشاہ نجاشی اور معاویہ بن مزنیؓ اور زید بن حارثہ اور جعفر طیارؓ پر پڑھی۔ شرح وقایہ صہ ۱۵۷

باب مردے کے لیجانے کے متعلق

(۴۲۸) جنازہ جلد لے چلیں دوڑیں نہیں۔ درمختار جلد ۱ صہ ۲۱۸ عالمگیری جلد ۱ صہ ۲۲۷ ہدایہ جلد ۱ صہ ۲۲۴ شرح وقایہ صہ ۱۶۰ کنز صہ ۶۸ مالابد صہ ۲۹ بہشتی گوہر صہ ۱۲۰

(۴۲۹) جنازہ کے آگے چلنا درست ہے۔ درمختار جلد ۱ صہ ۲۱۹

(۴۳۰) ذکر اور قراءۃ قرآن جہر سے مکروہ ہے۔ درمختار جلد ۱ صہ ۲۱۹

باب دفن کے متعلق

(۴۳۱) قبر میں اتارتے وقت بِسْمِ اللّٰهِ وَعَلٰی مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ پڑھے درمختار جلد ۱ صہ ۲۲۰

(۴۳۲) آنحضرت صلعم پائنتی کی طرف سے قبر میں داخل کیے گئے۔ ہدایہ جلد ۱ صہ ۲۲۶

(۴۳۳) مٹی دیتے وقت مِنْهَا خَلَقْنٰكُمْ پڑھے۔ درمختار جلد ۱ صہ ۲۲۰

(۴۳۴) دفن کے بعد قبر پر کچھ ٹھہرنا جائز ہے۔ درمختار جلد ۱ صہ ۲۲۰ جلد ۱ صہ ۲۲۱

(۴۳۵) حضرت ابن عمرؓ دفن کے بعد قبر پر سورہ بقر کا اول آخر پڑھنا مستحب جانتے تھے۔ درمختار

باب قبور کے متعلق

(۴۳۶) قبر پر پانی چھڑکنے میں مضائقہ نہیں۔ درمختار جلد ۱ صہ ۲۲۱

(۴۳۷) قبروں پر قرآن پڑھنا مکروہ اور بدعت ہے (ابوحنیفہؒ و ابویوسفؒ) عالمگیری جلد ۴ صہ ۲۸۰ ہدایہ جلد ۴ صہ ۳۳۲

(۴۳۸) پختہ قبر نہ بنائی جائے۔ درمختار جلد ۱ صہ ۲۲۱ کنز صہ ۶۹

(۴۳۹) عمارت بنانا قبر پر زینت کے لیے حرام ہے۔ درمختار جلد ۱ صہ ۲۲۱

(۴۴۰) اولیاء اللہ کی قبروں پر بلند مکان بنانا اور چراغ جلانا بدعت ہے اور حرام ہے۔ درمختار جلد ۴ صہ ۲۳۲ ہدایہ جلد ۴ صہ ۲۸۹ مالابد صہ ۲۹

کتب مندرجہ نقشے سے مراد انکے تراجم ہیں

۱۲ ... نماز جنازہ ... ۲۵

(۴۴۱) انبیاء اور اولیاء کی قبروں کو سجدہ کرنا اور طواف کرنا اور مراد ماننا اور نذریں چڑھانا حرام اور کفر ہیں۔ مالابد منہ ص۵۲

(۴۴۲) قبر پر اذان دینا بدعت ہے۔ بہشتی گوہر ص۱۲۶

(۴۴۳) قبر کو بوسہ دینا جائز نہیں کہ نصاریٰ کی عادت ہے۔ درمختار جلد ۴ ص۲۲۲

باب رسومات کے متعلق

(۴۴۴) سوگ ترک زینت کو کہتے ہیں یعنی بناؤ سنگھار نہ ہو۔ مالابد منہ ص۵۰ بہشتی زیور حصہ ۴ ص۶۱

(۴۴۵) مردے کی طرف سے اسقاط دینا مذموم ہے۔ درمختار جلد ۱ ص۳۳۶

(۴۴۶) تیجہ۔ دسواں۔ چالیسواں نہایت مذموم اور بدعت ہے۔ بہشتی زیور حصہ ۶ ص۸۹

(۴۴۷) فاتحہ مروجہ بدعت ہے۔ بہشتی زیور حصہ ۶ ص۸

(۴۴۸) جو مباح وجوب کی نوبت کو پہنچ جائے تو وہ مکروہ ہے۔ درمختار جلد ۱ ص۵۰۷

کتاب الزکوٰۃ

(۴۴۹) آثار حضرت عمرؓ۔ و حضرت ابن مسعودؓ۔ و حضرت ابن عمرؓ سے زیور پر زکوٰۃ ہے۔ شرح وقایہ ص۱۵۱

(۴۵۰) زیور مستعملہ و غیر مستعملہ دونوں پر زکوٰۃ ہے۔ شرح وقایہ ص۱۱۶ کنز ص۴۲ قدوری ص۵۲ مالابد ص۷۲ بہشتی زیور حصہ ۳ ص۲۷

(۴۵۱) مال تجارت میں زکوٰۃ واجب ہے۔ ہدایہ جلد ۱ ص۱۸۵ کنز ص۵۰

(۴۵۲) سید کو زکوٰۃ دینی درست نہیں۔ بہشتی زیور حصہ ۳ ص۴۰

(۴۵۳) فی سبیل اللہ میں طالبعلم بھی داخل ہیں بلکہ کل خیرات مراد ہیں۔ درمختار جلد ۱ ص۴۷۵

(۴۵۴) جو مال صدقہ میں آوے اُس کو ہدیہ دینا جائز ہے۔ شرح وقایہ ص۱۷۱

کتاب الصوم

(۴۵۵) شک کے دن کا روزہ نہ رکھے۔ درمختار جلد ۱ ص۵۰۰ شرح وقایہ ص۱۸۲ بہشتی زیور حصہ ۳ ص۴

(۴۵۶) شک کے دن کا روزہ مکروہ تحریمی ہے۔ اہل کتاب کی مشابہت ہے۔ درمختار جلد ۱ ص۵۰۱

(۴۵۷) ہر شہر کی رویت جدا ہے اور اپنے شہر کی رویت معتبر ہے۔ درمختار جلد ۱ ص۵۰۵

(۴۵۸) روزہ میں تیل اور سرمہ لگانا مکروہ نہیں۔ درمختار جلد ۱ ص۵۲۲ کنز ص۶۲ بہشتی زیور حصہ ۳ ص۱۱

(۴۵۹) روزے میں مسواک کرنا بعد زوال کے بھی مکروہ نہیں بلکہ بہتر ہے۔ درمختار جلد ۱ ص۵۲۵ ہدایہ جلد ۱ ص۱۹۱ کنز ص۶۲ بہشتی زیور حصہ ۳ ص۱۵ و بہشتی زیور گوہر ص۱۳۲

(۴۶۰) افطار میں جلدی سحری میں دیر کرنا اور مسواک کرنا رسولوں کی سنت ہے۔ درمختار جلد ۱ ص۵۲۵

کتب مندرجہ نقشہ سے مراد انکے تراجم ہیں

ہدایہ جلد ۱ صـ۹۳۲ بہشتی زیور حصہ ۳ صـ۱۶ و صـ۱۷

(۴۶۱) دعوت کے عذر سے نفل روزہ توڑنا مباح ہے۔ ہدایہ جلد ۱ صـ۹۲۳

(۴۶۲) بغیر عذر کے نفل روزہ توڑنا مباح ہے۔ ہدایہ جلد ۱ صـ۹۲۳

(۴۶۳) روزہ میں جورو کا بوسہ لینے میں مضائقہ نہیں جبکہ اپنے نفس پر امن ہو۔ ہدایہ جلد ۱ صـ۸۹۶

(۴۶۴) بعض حدیثوں میں آدھے شعبان کے بعد روزہ رکھنا منع آیا ہے۔ مالابد صـ۶۶

باب اعتکاف کے متعلق

(۴۶۵) اخیر عشرہ کا اعتکاف سنت مؤکدہ ہے۔ درمختار جلد ۱ صـ۵۲۶ عالمگیری جلد ۱ صـ۲۰۱ ہدایہ جلد ۱ صـ۹۲۶ شرح وقایہ صـ۱۹۳ مالابد صـ۶۷ بہشتی زیور حصہ ۳ صـ۲۵ و بہشتی گوہر صـ۱۳۳

(۴۶۶) اعتکاف ایک دن کا بھی ہے (ابوحنیفہؒ) درمختار جلد ۱ صـ۵۲۸ شرح وقایہ صـ۱۹۵ کنز صـ۸۶ مالابد صـ۶۷ بہشتی گوہر صـ۱۳۴

(۴۶۷) اعتکاف آدھے دن سے زیادہ کا بھی ہے۔ (ابویوسفؒ) مالابد صـ۶۷

(۴۶۸) اعتکاف کی اقل مدت ایک ساعت بھی ہے (محمدؒ) درمختار جلد ۱ صـ۵۲۸ شرح وقایہ صـ۱۹۵ کنز صـ۸۶ مالابد صـ۶۷

کتاب الحج

(۴۶۹) زیارت روضہ شریف آں سرور کائناتؐ مندوب و مستحب و افضل ہے۔ ہدایہ جلد ۱ صـ۱۱۶۷ شرح وقایہ صـ۲۲۳

(۴۷۰) جب زیارت کی نیت کرے تو مسجد نبوی کی نیت کرے۔ ہدایہ جلد ۱ صـ۱۱۴۰ عالمگیری جلد ۱ صـ۲۸۳

کتاب النکاح

(۴۷۱) قبل نکاح کے عورت کا دیکھ لینا مستحب ہے۔ درمختار جلد ۲ صـ۳ و جلد ۴ صـ۲۱۱ ہدایہ جلد ۴ صـ۲۲۱ شرح وقایہ صـ۵۶۵

(۴۷۲) جو خدا و رسولؐ کو نکاح میں گواہ کرے تو نکاح درست نہیں بلکہ وہ کافر ہے۔ درمختار جلد ۲ صـ۱۰ و صـ۵۲ مالابد صـ۸۹

(۴۷۳) جو نکاح باپ کی ولایت سے ہوا ہو اور عورت ناخوش ہو تو نکاح فسخ ہوگا۔ ہدایہ جلد ۲ صـ۳۵ شرح وقایہ صـ۲۴۰ و صـ۲۴۱

(۴۷۴) اہل کتاب کی عورت سے نکاح درست ہے۔ درمختار جلد ۲ صـ۱۸

(۴۷۵) نکاح حاملہ کا جس کا حمل زنا سے ہے صحیح ہے۔ درمختار جلد ۲ صفحہ

(۴۷۶) زانیہ حاملہ سے زانی مرد نے نکاح کیا تو اس کو اس سے وطی کرنا حلال ہے (ابوحنیفہؒ و شافعیؒ) درمختار جلد ۲ صفحہ

کتاب الطلاق

(۴۷۷) طلاق بدعی حرام ہے۔ وہ یہ کہ حیض میں طلاق دے۔ یا جس طہر میں ملی کی ہو اس میں طلاق دے یا یکبارگی تین طلاق دے۔ درمختار جلد ۲ صفحہ ۱۰۹ ہدایہ جلد ۲ صفحہ ۱۲۴ شرح وقایہ صفحہ ۲۶۲ کنز صفحہ ۱۱۲ قدوری صفحہ ۱۱۴

(۴۷۸) ایک طہر میں دو طلاق دینا بھی بدعت ہے۔ ہدایہ جلد ۲ صفحہ ۱۲۵

(۴۷۹) بعضوں کے نزدیک تین طلاق ایک جلسہ میں ایک طلاق ہوگی۔ شرح وقایہ صفحہ ۲۶۲

(۴۸۰) اگر طلاق کسی شرط پر موقوف کرے تو شرط کے پیچھے ہی طلاق ہو جائیگی ہدایہ جلد ۲ صفحہ ۲۲۱

کتاب المفقود

(۴۸۱) زوجہ مفقود الخبر کو قاضی چار برس کے بعد تفریق کرادے (مالکؒ) درمختار جلد ۲ صفحہ ۵۲۲ ہدایہ جلد ۲ صفحہ ۶۲۰

(۴۸۲) حضرت عمرؓ کا بھی یہی فیصلہ ہے۔ درمختار جلد ۲ صفحہ ۵۲۲ ہدایہ جلد ۲ صفحہ ۶۲۰

(۴۸۳) حضرت علیؓ و حضرت عثمانؓ کا بھی یہی فیصلہ ہے۔ بلکہ اسی پر اجماع صحابہؓ ہے۔ ہدایہ جلد ۲ صفحہ ۶۲۰

کتاب الوقف

(۴۸۴) مسجد وہ ہے کہ جس میں کسی کو منع کرنے کا حق نہ ہو۔ ہدایہ جلد ۲ صفحہ ۶۵۵

(۴۸۵) اور جو منع کرنے کا حق حاصل ہو تو وہ مسجد نہیں۔ ہدایہ جلد ۲ صفحہ ۶۵۵

کتاب الذبائح

(۴۸۶) جس جانور پر نام غیر اللہ کا پکارا گیا ہو۔ اگرچہ وقت ذبح کے بسم اللہ اللہ اکبر کہا ہو تو ذبیحہ حرام ہے۔ درمختار صفحہ ۱۰ و صفحہ ۱۹

(۴۸۷) سید احمد کبیر کی گائے اور شیخ سدو کا بکرا۔ اور اجالا شاہ کا مرغا حرام و مردار ہے۔ درمختار جلد ۴ صفحہ ۱۰۹ شرح وقایہ صفحہ ۵۵۵

(۴۸۸) غیر اللہ کے نام پر ذبح کرنیوالا بعضوں کے نزدیک گنہگار ہے اور بعضوں کے نزدیک کافر ہے۔ درمختار جلد ۴ صفحہ ۱۹

(۴۸۹) نبی اور ولی کے نام سے ذبح کرنا حرام ہے۔ شرح وقایہ صفحہ ۵۵۵

(۴۹۰) ذبح کے بعد پیٹ سے بچہ مردہ نکلا تو حلال ہے (صاحبینؒ) عالمگیری جلد ۴ صفحہ ۱۴۳ شرح وقایہ صفحہ ۵۵۳

کتب مندرجہ فقہ سے مراد انکے تراجم ہیں

(۴۹۱) کھٹیک سے گوشت لینا درست نہیں۔ بلکہ خریدنا حرام ہے۔ شرح وقایہ صـ۵۱۱ بہشتی زیور حصہ ۳ صـ

کتاب الاضحیہ

(۴۹۲) قربانی ہر وسعت والے پر واجب ہے (حدیث) درمختار جلد ۴ صـ۱۸۲

(۴۹۳) افضل دن قربانی کا عید الاضحیٰ کا دن ہے۔ درمختار جلد ۴ صـ۱۸۳

(۴۹۴) قربانی اپنے ہاتھ سے کرنا بہتر ہے۔ بہشتی زیور حصہ ۳ صـ۴۸

(۴۹۵) خصی کی قربانی جائز ہے۔ بلکہ افضل ہے۔ درمختار جلد ۴ صـ۱۸۱ عالمگیری جلد ۴ صـ۲۳۴ شرح وقایہ صـ۵۵۷ کنز صـ۳۴۷ قدوری صـ۲۳۸ بہشتی زیور حصہ ۳ صـ۵۲

(۴۹۶) آنحضرت صلعم نے خصی ابلق سیاہ رنگ کے مینڈھے کی قربانی کی ہے۔ درمختار جلد ۴ صـ۱۹۱

(۴۹۷) اونٹ نحر کیا جاوے اور دوسرے جانوروں کا ذبح کرنا مسنون ہے اس کے خلاف مکروہ ہے۔ عالمگیری جلد ۴ صـ۲۰۱

(۴۹۸) قربانی کے جانور کی جھول یا نکیل خیرات کرے۔ درمختار جلد ۱ صـ۱۶۷۔ عالمگیری جلد ۴ صـ۲۳۵ بہشتی زیور حصہ ۳ صـ۵۳

(۴۹۹) میت کی طرف سے قربانی جائز ہے۔ درمختار جلد ۴ صـ۱۹۵ کنز صـ۳۴۸ بہشتی زیور حصہ ۳ صـ۴۶

(۵۰۰) اہل کتاب کا ذبح کیا ہوا جانور حلال ہے بنابر مذہب قوی کے بقید تسمیہ درمختار جلد ۲ صـ۱۰ و جلد ۴ صـ۱۷۱ شرح وقایہ صـ۵۵۵ کنز صـ۳۴۷

(۵۰۱) عورت کا ذبیحہ درست ہے۔ درمختار جلد ۴ صـ۱۷۱ شرح وقایہ صـ۵۵۱ کنز صـ۳۴۲

(۵۰۲) نذر والی قربانی کا گوشت خیرات کر دے۔ درمختار جلد ۴ صـ۱۸۶

(۵۰۳) ابو حنیفہ گھوڑے کو حرام جانتے تھے مرنے سے پہلے آپ نے رجوع کی۔ درمختار جلد ۴ صـ۱۷۶

باب عقیقہ کے متعلق

(۵۰۴) عقیقہ میں سر پر استرا اور ذبحہ ایک ساتھ ہو تو یہ رسم مہمل ہے۔ بہشتی زیور حصہ ۳ صـ۵۵

(۵۰۵) عقیقہ کا گوشت باپ دادا دادی نانا نانی سب کھاویں۔ بہشتی زیور حصہ ۳ صـ۵۵

کتاب الشہادۃ

(۵۰۶) جس فرض کا وقت معین ہے جیسے روزہ و نماز جب میں بلا عذر تاخیر کریگا عدالت ساقط ہو جائے گی۔ عالمگیری جلد ۳ صـ۵۲۰

(۵۰۷) تارک جمعہ کی گواہی قبول نہیں۔ درمختار جلد ۳ صـ۲۹۶ عالمگیری جلد ۳ صـ۴۹

(۵۰۸) زکوٰۃ نہ دینے والے کی شہادت قبول نہ کی جائے۔ درمختار جلد ۱ ص ۴۳۷ ...

(۵۰۹) بلا عذر زکوٰۃ کی تاخیر سے عدالت ساقط ہو جاتی ہے۔ عالمگیری جلد ۳ ص ۵۲۹

(۵۱۰) یتیم کا مال کھانیوالے کی گواہی ایک بار کھانے سے رد کر دی جائیگی۔ عالمگیری جلد ۳ ص ۵۳۰
(کیا تیجہ چالیسویں میں جو یتیموں کا مال کھاتے ہیں وہ اس سے مستثنیٰ ہیں)

(۵۱۱) بدعتی کی گواہی اخبار اور دیانات میں مقبول نہیں۔ قدوری ص ۲۵۱

(۵۱۲) جو بدعت کے پابند ہیں اُنکی گواہی مقبول ہے بشرطیکہ اُسکی بدعت کفر نہو اور وہ شخص بے باک نہو اور اپنے لین دین میں عادل ہو۔ عالمگیری جلد ۳ ص ۵۵۱

(۵۱۳) گانیوالی عورت کی گواہی قبول نہیں۔ درمختار جلد ۳ ص ۲۹۵ شرح وقایہ ص ۲۲۶ کنز ص ۲۸۰ قدوری ص ۲۵۱ عالمگیری جلد ۳ ص ۵۵۰

(۵۱۴) طنبور بجانے والے کی گواہی قبول نہیں۔ درمختار جلد ۳ ص ۲۹۵ ہدایہ جلد ۳ ص ۱۵۵ شرح وقایہ ص ۲۲۶

(۵۱۵) راگ سننے والے کی گواہی قبول نہیں۔ درمختار جلد ۳ ص ۳۰۰ ہدایہ جلد ۳ ص ۲۵۰

(۵۱۶) شاعر اگر ہجو کیا کرتا ہے تو اُسکی گواہی مقبول نہیں۔ عالمگیری جلد ۳ ص ۵۵۰

(۵۱۷) مسخرہ اور ناچنے والا اور جانور کو گالی دینے والے کی گواہی قبول نہیں۔ درمختار جلد ۳ ص ۲۹۶

(۵۱۸) جو شخص جھوٹ بولنے میں مشہور ہو اُسکی گواہی مقبول نہیں۔ عالمگیری جلد ۳ ص ۵۵۰

(۵۱۹) اُجرت پر نوحہ کرنیوالے کی گواہی قبول نہیں۔ درمختار جلد ۳ ص ۲۹۵ ہدایہ جلد ۳ ص ۱۵۵ شرح وقایہ ص ۲۲۶ کنز ص ۲۸۰ قدوری ص ۲۵۱

(۵۲۰) ریشمی کپڑا پہننے والے کی گواہی قبول نہیں۔ درمختار جلد ۳ ص ۲۹۹

(۵۲۱) جو شخص تصویروں کے کپڑے فروخت کرتا ہے یا بُنتا ہے اُسکی گواہی نامقبول ہے۔ عالمگیری جلد ۳ ص ۵۵۰

(۵۲۲) نشہ باز کی گواہی قبول نہیں۔ درمختار جلد ۳ ص ۲۹۷ عالمگیری جلد ۳ ص ۵۳۵ شرح وقایہ ص ۲۲۶ کنز ص ۲۸۰ قدوری ص ۲۵۱

(۵۲۳) جو شرابیوں اور بدکاروں کی مجلس میں بیٹھتا ہو اگرچہ خود بری ہو تو بھی گواہی قبول نہیں درمختار جلد ۳ ص ۳۰۰ عالمگیری جلد ۳ ص ۵۳۰

(۵۲۴) جو سر کھیلنے والے کی گواہی قبول نہیں۔ درمختار جلد ۳ ص ۳۰۰ عالمگیری جلد ۳ ص ۵۲۹ ہدایہ جلد ۳ ص ۱۵۹ شرح وقایہ ص ۲۲۶ کنز ص ۲۸۰ قدوری ص ۲۵۱

(۵۲۵) رنڈی باز لونڈے باز کی گواہی قبول نہیں۔ ہدایہ جلد ۳ ص ۱۵۸

کتب مندرجہ نقشہ سے مراد ان کے تراجم ہیں

(۵۲۶) کبوتر باز، و مرغ باز کی گواہی قبول نہیں۔ درمختار جلد ۳ صفحہ ۲۹۵ عالمگیری جلد ۳ صفحہ ۵۲۹ ہدایہ جلد ۳ صفحہ ۳۵۵ شرح وقایہ صفحہ ۲۲۶ کنز صفحہ ۲۸۰ قدوری صفحہ ۲۵۷

(۵۲۷) شطرنج کھیلنے والے کی گواہی قبول نہیں۔ درمختار جلد ۳ صفحہ ۳۰۱ عالمگیری جلد ۳ صفحہ ۵۲۹

(۵۲۸) شطرنج سے غافل ہو کر نماز ترک کرے تو گواہی قبول نہیں۔ عالمگیری جلد ۳ صفحہ ۵۲۹

(۵۲۹) جو سر راہ شطرنج کھیلتا ہے اسکی گواہی مقبول نہیں۔ عالمگیری جلد ۳ صفحہ ۵۲۹

(۵۳۰) شہدے بانک کی گواہی قبول نہیں۔ عالمگیری جلد ۳ صفحہ ۵۲۹ ہدایہ جلد ۳ صفحہ ۳۹

(۵۳۱) سود خوار کی گواہی قبول نہیں۔ درمختار جلد ۳ صفحہ ۳۰۱ عالمگیری جلد ۳ صفحہ ۵۲۹ شرح وقایہ صفحہ ۲۲۶

(۵۳۲) [illegible] شخص نے ختنہ کرانیکو حقیر جانکر نہ کرایا تو اسکی گواہی مقبول نہیں۔ عالمگیری جلد ۳ صفحہ ۵۵۱

(۵۳۳) [illegible] اموال ظلموں لوگوں سے ناحق لیتے ہوں انکی گواہی نامقبول ہے۔ عالمگیری جلد ۳ صفحہ ۵۵۲

(۵۳۴) [illegible] کی گواہی نامقبول ہے۔ عالمگیری جلد ۳ صفحہ ۵۵۱

(۵۳۵) گزاف بکنے والے کی گواہی بلا خلاف نامقبول ہے۔ عالمگیری جلد ۳ صفحہ ۵۵۱

(۵۳۶) جو سلف کی بدگوئی کرے اسکی گواہی قبول نہیں۔ درمختار جلد ۳ صفحہ ۳۰۲ عالمگیری جلد ۳ صفحہ ۵۵۱ کنز صفحہ ۲۸۰

(۵۳۷) جو صحابہ کی بدگوئی کرے اسکی گواہی قبول نہیں۔ درمختار جلد ۳ صفحہ ۳۰۲ عالمگیری جلد ۳ صفحہ ۵۵۱

(۵۳۸) جو شخص حرام کھانے میں مشہور ہوا سکی گواہی مقبول نہیں۔ عالمگیری جلد ۳ صفحہ ۵۴۸

(۵۳۹) فاسق جو لوگوں کی نظر میں وجیہ ذی مروت ہو اصح یہ ہے کہ اسکی گواہی مقبول نہیں۔ عالمگیری جلد ۳ صفحہ ۵۴۸

(۵۴۰) جو اعلان کے ساتھ کبیرہ گناہ کرے اسکی گواہی قبول نہیں۔ عالمگیری جلد ۳ صفحہ ۵۴۸ ہدایہ جلد ۳ صفحہ ۳۵۹

کتاب العلم

(۵۴۱) علم سے دنیا کمانا منع ہے۔ درمختار جلد ۱ صفحہ ۱۶

(۵۴۲) حدیث میں ہے کہ آنحضرت صلعم نے ایک صحابی کو یہودی زبان سیکھنے کا حکم کیا تھا مقدمہ عالمگیری جلد ۱ صفحہ ۱۳۶

باب علماء کے متعلق

(۵۴۳) علماء کو امیروں کے پاس دنیا حاصل کرنے کو نہ جانا چاہیئے۔ درمختار جلد ۱ صفحہ ۱۶

(۵۴۴) قرآن حدیث و فقہ علم دین ہیں جو اسکو حاصل کر چکا ہو وہی عالم ہے خواہ عربی جانتا ہو یا نہو مقدمہ عالمگیری جلد ۱ صفحہ ۳

(۵۴۵) علم سے کشاف کے نحوی بلاغت۔ اور طوریح کے مقدمات اربعہ اور ہدایہ کے مسائل

کتب مندرجہ فقہ سے مراد ان کے تراجم ہیں

مراد نہیں۔ مقدمہ عالمگیری جلد ۱ ص۲

(۵۴۶) جو خالی منطق فلسفہ جانے وہ عالم نہ ہوگا۔ مقدمہ عالمگیری جلد ۱ ص۱

(۵۴۷) مولوی محمد اسمٰعیل شہید دہلوی نے ایسے زمانہ میں جبکہ جہالت عالمگیر ہو رہی تھی رسول اللہ کی سنت کو زندہ کیا اور احیاء سنت میں لومۃ لائم کا بالکل خیال نہ کیا۔ آپ از بس مشہور ہے۔ آپ علوم ظاہری و باطنی کے ایک کامل ماہر تھے۔ شرح وقایہ ص۲۰

باب فقیہ کے متعلق

(۵۴۸) فقاہت سمجھ کو کہتے ہیں۔ مقدمہ عالمگیری جلد ۱ ص۱

(۵۴۹) فقیہ ہونے کے لئے قرآن و حدیث کے احکام جاننا کافی ہے خواہ عربی میں جانے یا اردو۔ مقدمہ عالمگیری جلد ۱ ص۱

(۵۵۰) جو تین مسائل جانتا ہو وہ فقیہ ہے۔ درمختار جلد ۱ ص۱۳ و ص۱۵

باب مجتہد کے متعلق

(۵۵۱) مجتہد کی تعریف یہ ہے کہ دس سوالوں میں آٹھ کا جواب دیوے۔ درمختار جلد ۱ ص۳۰

(۵۵۲) مجتہد وہ ہے کہ جو ناسخ اور منسوخ اور محکم اور ماول جانتا ہو۔ درمختار جلد ۱ ص۳۲ مقدمہ ہدایہ جلد ۱ ص۱۵

(۵۵۳) قرآن میں سے فقط آیات احکام جاننا مجتہد کیلئے شرط ہے۔ مقدمہ عالمگیری جلد ۱ ص۱۵ و جلد ۳ ص۴۸

(۵۵۴) مجتہد کے یہ شرائط معتبر ہیں۔ کہ زبان عربی و بلاغت ضروری و لغت سے واقف ہو۔ اور رو استعمال جانتا ہو۔ مقدمہ ہدایہ جلد ۱ ص۴۵

(۵۵۵) جس کی رائے میں صواب زیادہ ہوں خطا سے اسکو اجتہاد حلال ہے۔ عالمگیری جلد ۳ ص۴

(۵۵۶) اجتہاد کیلئے بڑی عمر کا آدمی معتبر نہیں ہے۔ عالمگیری جلد ۳ ص۴

(۵۵۷) مجتہد مطلق ہر زمانہ میں ہو سکتا ہے۔ کوئی زمانہ مجتہد سے خالی نہیں۔ درمختار جلد ۱ ص۲۲ ہدایہ جلد ۱ ص۱۲ و ص۹۵

(۵۵۸) ختم اجتہاد کا دعویٰ رجم بالغیب و معصیت ہے۔ ہدایہ جلد ۱ ص۹۵

(۵۵۹) اجتہاد کی تعریف۔ یہ ہے کہ مقصود حاصل کرنے کیلئے کوشش کیجاوے۔ عالمگیری جلد ۳ ص۴

باب قاضی کے متعلق

(۵۶۰) قاضی صاحب حدیث ہو یا فقیہ جس کو حدیث کی معرفت حاصل ہو تاکہ وہ منصوص علیہ حکم میں قیاس کرنے میں مشغول نہ ہو۔ کیونکہ جس مسئلہ میں نص موجود ہے تو قیاس

کتب مندرجہ فقہ سے مراد ان کے تراجم ہیں

متروک ہے۔ ہدایہ جلد ۳ صفحہ ۲۵۸

(۵۶۱) ادب قاضی کا یہ ہے۔ عدل کو پھیلانا اور ظلم کو دور کرنا اور حق سے تجاوز نہ کرنا اور حدود شرع کی حفاظت کرنا اور سنت طریقہ پر چلنا اختیار کرے۔ عالمگیری جلد ۳ صفحہ ۳۰۹

(۵۶۲) قاضی کتاب اللہ کے موافق عمل کرے، اور اگر اسمیں نہ پاوے تو حدیث کے موافق عمل کرے اور اگر اسمیں بھی نہ پاوے تو اجماع صحابہ کے موافق عمل کرے۔ عالمگیری جلد ۳ صفحہ ۳۰۵

(۵۶۳) نص قرآنی کے خلاف جو مسئلہ ہو تو قاضی اسکو باطل کردے۔ درمختار جلد ۲ صفحہ ۶۱۳

(۵۶۴) نص حدیث کے خلاف جو مسئلہ ہو قاضی اس کو باطل کردے۔ درمختار جلد ۲ صفحہ ۶۱۲

(۵۶۵) (قاضی کو دلائل) سے کچھ بھی روایت نہ ہو پس اگر خود اہل اجتہاد سے ہے تو مشابہ احکام پر اجتہاد کرکے حکم دے۔ عالمگیری جلد ۳ صفحہ ۳۰۶

کتاب الکراہۃ والاباحۃ

(۵۶۶) علم راگ حرام ہے۔ درمختار جلد ۱ صفحہ ۱۷

(۵۶۷) نے کا راگ۔ باجہ اور بانسری کی آواز سننا حرام ہے۔ درمختار جلد ۴ صفحہ ۲۰۱ ہدایہ جلد ۴ صفحہ ۲۲۱ مالابد صفحہ ۱۳۰

(۵۶۸) پہلا گانیوالا شیطان ہے۔ درمختار جلد ۴ صفحہ ۲۰۱

(۵۶۹) گانا نفاق اگاتا ہے۔ درمختار جلد ۴ صفحہ ۲۰۱ ہدایہ جلد ۴ صفحہ ۲۲۱

(۵۷۰) گانا حرام ہے اور سننا معصیت۔ اسی طرح قوالی۔ عالمگیری جلد ۴ صفحہ ۳۱۹ و صفحہ ۳۲۰ ہدایہ جلد ۳ صفحہ ۲۸۹ (مراقبہ کی ضرورت ہے۔)

(۵۷۱) گانا و قوالی و رقص جو ہمارے زمانہ کے صوفی لوگ کرتے ہیں حرام ہے۔ عالمگیری جلد ۴ صفحہ ۳۲۰

(۵۷۲) اس زمانے میں عورتوں کا ڈھولک بجانا امام ابو یوسفؒ کے نزدیک مکروہ ہے۔ عالمگیری جلد ۴ صفحہ ۳۲۰

(۵۷۳) دعوت ولیمہ میں ناچ گانا اگر دسترخوان کے پاس ہو تو ہر ایک کو واپس آنا چاہیئے۔ درمختار جلد ۴ صفحہ ۲۰۱ ہدایہ جلد ۴ صفحہ ۲۲۱ شرح وقایہ صفحہ ۵۶ کنز صفحہ ۴۹ مالابد صفحہ ۱۳۰

(۵۷۴) اگر جانے سے پہلے ناچ گانے کا علم ہو جاوے، تو وہاں نہ جائے۔ درمختار جلد ۴ صفحہ ۲۰۱ ہدایہ جلد ۴ صفحہ ۲۲۱

(۵۷۵) مولود میں راگنی سے اشعار سننا اور پڑھنا حرام ہے۔ ہدایہ جلد ۴ صفحہ ۲۲۲ (مولود کے شیدائی غور کریں)

(۵۷۶) لحن و گٹکری کے ساتھ قرآن سننا معصیت ہے۔ اور پڑھنے و سننے والا دونوں گنہگار ہیں۔ ہدایہ جلد ۴ صفحہ ۲۲۳

(۵۷۷) قرآن سے فال نکالنا حرام ہے۔ مقدمہ ہدایہ جلد ۱ صفحہ ۵۷

کتب مذہبہ فقہ سے مراد اکثر احمر ہیں

(۵۷۸) نقش اور طلسم حرام ہیں۔ درمختار جلد ا ص۱۷

(۵۷۹) تعویذ بیچنا حلال نہیں۔ ہدایہ جلد ۴ ص۲۸۷

(۵۸۰) تعویذ قرآن یا حدیث یا عربی زبان میں ہو اور اسکو متاثر حقیقی نہ جانا جاوے تو جائز ہے۔ اور جس کے معنی معلوم نہوں تو جائز نہیں۔ فرشتہ یا ولی یا مخلوقات عرش کے نام ہوں تو ترک کرنا بہتر ہے۔ درمختار جلد ا ص۹۰

(۵۸۱) قرآن گر جائے تو اسکے برابر تلنا کوئی شرع کا حکم نہیں ہے۔ بہشتی زیور حصہ ۱۰ ص۶۹

(۵۸۲) قرآن اونچی جگہ پر ہو تو اُس طرف پاؤں پھیلانا مکروہ نہیں۔ درمختار جلد ا ص۲۰۶

(۵۸۳) مصحف قرآن) بوسیدہ ہو جائے تو دفن کیا جاوے۔ درمختار جلد ا ص۹۰

(۵۸۴) قرآن اگر دور رکھا ہو تو اُس طرف پاؤں پھیلانا مکروہ نہیں۔ درمختار جلد ا ص۱۰۷

(۵۸۵) عبداللہ بن عمرو دعائے استعاذہ اپنی اولاد کو سکھاتے تھے اور صغیر کے گلے میں لکھ کر ڈال دیتے تھے۔ ہدایہ جلد ۴ ص۲۹۷

(۵۸۶) ایک روز میں قرآن ختم کرنا مکروہ ہے اور قرآن کی تعظیم کے واسطے تین روز سے کم میں ختم نہ کرے۔ عالمگیری جلد ۴ ص۲۶۵

(۵۸۷) تین دن سے کم قرآن پڑھنا مکروہ ہے۔ شرح وقایہ ص۱۱۳

(۵۸۸) ادب کا شعر پڑھنا جسمیں ذکر فسق و شراب و امرد کا ہے مکروہ ہے۔ عالمگیری جلد ۴ ص۳۱۹

(۵۸۹) حکمت یونان (فلسفہ) رمل نجوم شعبدہ کہانت سیکھنا حرام ہے۔ درمختار جلد ا ص۱۷

(۵۹۰) منطق سیکھنا حرام ہے۔ (مگر مخالفین کے جواب کیلئے) درمختار جلد ا ص۱۰۳

(۵۹۱) کیمیا حرام ہے۔ درمختار جلد ا ص۱۷

(۵۹۲) ریشمی کپڑا اور زیور بچے کو پہنانا حرام ہے۔ درمختار جلد ا ص۳۰۵

(۵۹۳) نوحہ کرنا اور پیٹنا اور کپڑے پھاڑنا حرام ہے۔ مالابد ص۵۱

(۵۹۴) سلام کے وقت جھکنا مکروہ ہے اسکی حدیث میں ممانعت آئی ہے۔ عالمگیری جلد ۴ ص۲۳۵

(۵۹۵) سلطان وغیرہ کے سامنے جھکنا مکروہ ہے کہ یہ مجوس کے ساتھ مشابہت ہے۔ عالمگیری جلد ۴ ص۲۳۵

(۵۹۶) مصافحہ داہنے ہاتھ سے کرنے پر اتفاق ہے۔ ہدایہ جلد ۴ ص۲۹۳

(۵۹۷) مصافحہ ایک ہاتھ سے کرنا اکثر روایات صحاح سے ثابت ہے۔ ہدایہ جلد ۴ ص۲۹۳

کتب فقہ سے مراد ان کے تراجم ہیں

(۵۹۸) جمعیت میں عورت سے مصافحہ کرنا جائز نہیں۔ ہدایہ جلد ۴ ص۴۴۲

(۵۹۹) دوست سے ملاقات کے وقت اپنا ہاتھ چومنا جیسا جاہل لوگ کیا کرتے ہیں۔ بالاجماع مکروہ ہے۔ عالمگیری جلد ۴ ص۳۲۹

(۶۰۰) انگلیوں اور رکابی کا چاٹنا سنت ہے۔ درمختار جلد ۴ ص۱۹۵

(۶۰۱) سر برہنہ کھانے میں مضائقہ نہیں۔ درمختار جلد ۴ ص۱۹۵

(۶۰۲) شطرنج حرام ہے اور گنجفہ اور چوسر بالاجماع حرام ہے۔ ہدایہ جلد ۴ ص۴۹۱ مالابد ص۸۴

(۶۰۳) کبوتر بازی اور مرغ بازی حرام ہے۔ شرح وقایہ ص۵۷ مالابد ص۸۵

(۶۰۴) کشتی کرنا بقصد حصول قوت اور جہاد جائز ہے اور بقصد بازی مکروہ۔ شرح وقایہ ص۵۸ درمختار جلد ۴ ص۲۳۴ عالمگیری جلد ۴ ص۱۲۰

(۶۰۵) ننگے ہو کر نہانا اگر پردہ ہو خواہ کھڑے ہو کر یا بیٹھ کر غسل خانہ کی چھت پٹی ہو یا نہیں جائز ہے۔ بہشتی زیور حصہ ا ص۱

(۶۰۶) خشک منی رگڑ ڈالنے سے پاک ہے۔ بہشتی زیور حصہ ۲ ص۱

(۶۰۷) طاعون وبغیرہ وغیرہ میں اذان دینا بے وقوفی ہے۔ ہدایہ جلد ۴ ص۳۴۳

(۶۰۸) فجر کی اذان آدھی رات کے دینی درست ہے۔ شرح وقایہ ص۸۶ قدوری ص۲۰

(۶۰۹) اذان اور اقامت پر اور تعلیم فقہ اور دیگر عبادات پر مزدوری لینی جائز نہیں (ابو حنیفہؒ) درمختار جلد ۴ ص۳۴ ہدایہ جلد ۱ ص۴۴۹ شرح وقایہ ص۱۲۹ کنز ص۳۴۳ مالابد ص۸۵

(۶۱۰) چغلخور کی امامت مکروہ ہے۔ شرح وقایہ ص۱۱۱

(۶۱۱) اصل ہر شے میں اباحت ہے۔ درمختار جلد ص۱

(۶۱۲) تمباکو کی حرمت پر کوئی دلیل نہیں لیکن ترک اولی ہے۔ مقدمہ عالمگیری جلد ۱ ص۱۱۷ ہدایہ جلد ۱ ص۹۶

(۶۱۳) بلی کا جھوٹا مکروہ نہیں (ابو یوسفؒ) ہدایہ جلد ۱ ص۱۲۹

(۶۱۴) جوان مرد اپنی بیوی کا دودھ پی لے تو بیوی حرام نہیں ہوتی۔ بہشتی زیور حصہ ۴ ص۳

(۶۱۵) خوجہ سے عورت کو پردہ کرنا چاہیے۔ درمختار جلد ۴ ص۲۲

(۶۱۶) چھینکنے والا جب الحمد للہ کہے تو سننے والا یرحمک اللہ کہے اگرچہ دس دفعہ ہو۔ درمختار جلد ۱ ص۳۵۷

(۶۱۷) فطرت کی دس چیزوں میں سے داڑھی بڑھانا مونچھیں کترانا ہے۔ ہدایہ جلد ۱ ص۶

(۶۱۸) مونچھوں کا کترانا سنت ہے۔ درمختار جلد ۴ ص۲۳۵ عالمگیری جلد ۴ ص۳۲۸ شرح وقایہ ص۵۸

کتب مندرجہ فقہ سے مراد ان کے تراجم ہیں

Altaf Hussain Lodhia

(۶۱۹) ڈاڑھی منڈانا اور کتروانا حرام ہے۔ کفار اور مجوس کی رسم ہے۔ اور عورتوں سے تشبیہ ہے
درمختار جلد ۱ ص ۴۲۳ و جلد ۴ ص ۲۳۵ بہشتی گوہر ص ۱۴۲

(۶۲۰) ڈاڑھی ایک مشت سے کم کتروانی حرام ہے۔ اور بڑھانی سنت ہے۔ مالابد ص ۱۵۰

(۶۲۱) کسی نے عمداً یا خطاً ڈاڑھی مونڈی۔ اگر پوری مونڈی ہو تو پوری دیت اور آدھی مونڈی تو آدھی دیت لی جائے۔ (ھر دو لیجائے تاکہ نائیوں کو عبرت ہو) عالمگیری جلد ۴ ص ۵۳۵

(۶۲۲) سر کچھ منڈانا اور کچھ چھوڑنا مکروہ ہے۔ ہدایہ جلد ۴ ص ۲۹۸

(۶۲۳) لنگوری بال جو پیشانی پر بڑھائے جاتے ہیں جائز نہیں۔ بہشتی گوہر ص ۱۴۲

(۶۲۴) ازار آدھی پنڈلی تک پہنے۔ ٹخنوں تک جائز ہے۔ ٹخنوں سے نیچے حرام ہے۔ مالابد ص ۱۴۲

(۶۲۵) دعا بحق ولی و نبی مانگنا مکروہ ہے۔ اس واسطے کہ مخلوق کا کچھ حق اللہ پر نہیں ہے۔
درمختار جلد ۲ صفحہ ۲۳۰ عالمگیری جلد ۴ ص ۲۶۷ ہدایہ جلد ۴ ص ۲۲۶

(۶۲۶) شرعی احکام کا مدار خواب پر نہیں ہو سکتا۔ درمختار جلد ۱ ص ۲۱

(۶۲۷) شرط یکطرفہ درست ہے۔ درمختار جلد ۴ ص ۲۶۳ شرح وقایہ ۔ کنز ص ۴۹

(۶۲۸) مردہ بدعتی کی برائی کرنا درست ہے۔ تاکہ اور لوگ بدعت سے باز رہیں۔ درمختار جلد ۱ ص ۲۲۲

(۶۲۹) علانیہ گناہ کرنیوالے اور بدعقیدہ کی غیبت جائز ہے۔ درمختار جلد ۴ ص ۲۳۹ ہدایہ جلد ۴ ص ۳۰۸

(۶۳۰) رات کے وقت درخت سوتے ہیں۔ یہ بات غلط ہے۔ بہشتی زیور حصہ ۱۰ ص ۸۹

(۶۳۱) جو بھنگ کو حلال جانے وہ ملحد اور بدعتی ہے۔ اس کا قتل مباح ہے۔ درمختار جلد ۴ ص ۳۹

(۶۳۲) جس نے مولود پڑھوانے یا مزار پر چادر چڑھوانے یا عبد الحق کا توشہ یا سید کبیر کی گائے
یا مسجد میں گلگلے چڑھانے یا اللہ میاں کے طاق بھرنے یا بڑے پیر کی گیارھویں یا
مولا مشکلکشا کا روزہ یا آس بی بی کا کونڈا کرنے کی منت مانی ہو تو اس کو پورا کرنے کی
ضرورت نہیں۔ بلکہ سب واہیات خرافات ہیں۔ اور روزہ ماننا تو شرک ہے۔ بہشتی زیور حصہ ۳ ص ۶۴

(۶۳۳) مولود مروجہ بدعت ہے۔ بہشتی زیور حصہ ۶ ص ۹۷

(۶۳۴) بسم اللہ کی رسم بے اصل اور لغو ہے۔ بہشتی زیور حصہ ۶ ص ۲۳

(۶۳۵) شبرات کا حلوہ اور دیگر رسومات اور رسومات محرم سب بدعت ہیں۔ بہشتی زیور حصہ ۶ ص ۹۹

(۶۳۶) غیر اللہ کی قسم کھانا قسم نہیں بلکہ شرک ہے۔ بہشتی زیور حصہ ۳ ص ۶۶

(۶۳۷) غیر اللہ کی منت ماننا شرک ہے اور اس چیز کا کھانا حرام ہے۔ بہشتی زیور حصہ ۳ ص ۶۵

کتب مندرجہ فقہ سے مراد ان کے تراجم ہیں

نتیجہ وخاتمہ

الحمدللہ کہ آغاز رسالہ ہذا میں جو وعدہ کیا گیا تھا وہ پورا ہو گیا۔ اور اب یہ بضاعت مزجات ناظرین کے پیش نظر ہے۔ نیز اسکا فیصلہ خود انکے انصاف پر موقوف۔ اور منحصر۔ ہاں یہ عرض کردینا بیجا نہ ہوگا کہ اسکو بغور ملاحظہ فرمائیں گے تو انشاء اللہ اس نتیجہ پر ضرور پہنچیں گے کہ

(۱) محض رسم و رواج آبائی کا پابند رہنا۔ پھر بمقابلہ حق اُس پر اصرار و ضد رکھنا۔ مزید براں جو کوئی راہ سنت اختیار کرے یا اُسکی طرف رہنمائی کرے اُس سے تکرار و بدسلوکی کرنا شیوۂ جاہلیت ہے۔

(۲) تقلید (بلا تحقیق پیروی کرنا) کسی فرد امت کی خواہ امام ہو یا اور کوئی جائز نہیں۔ اور جو امر جائز یا لازمی بلکہ فرض ہے وہ اتباع۔ اور صرف اتباع نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے۔

(۳) آنحضرت صلعم کے بعد خود صحابہؓ نے کسی امتی کی (خواہ وہ خلیفۂ وقت ہی تھا) تقلید نہیں کی نہ وہ صدیقی اور فاروقی وغیرہ نام سے مشہور ہوئے۔ بلکہ امور خلاف سنت میں ادنیٰ سے ادنیٰ صحابیؓ بڑے جلیل القدر صحابہؓ سے برابر معارضہ رکھتے تھے اور یہ امر انہیں قابل ملامت نہیں بلکہ سزاوار تحسین خیال کیا جاتا تھا۔ اور اس طرح سب نے اتباعِ سنت نبوی ہی کو صرف اپنا ایک مضبوط شعار بنا رکھا تھا۔

(۴) تقلید مروجہ کا وجود خیر القرون میں نہیں تھا۔ بلکہ یہ شر القرون میں بزورِ حکومت جاری ہوئی ہے۔ چنانچہ اسی طرح چوتھی صدی میں اسکا آغاز ہوا۔ پھر ساتویں صدی میں بادشاہِ وقت کے حکم سے مذاہب اربعہ کے چار قاضی جدا جدا مقرر ہوتے۔ بعدازاں یہی مذاہب مختلف ممالک میں علیحدہ علیحدہ سلطنتوں کے قانونی مذہب قرار پائے۔ اسکے بعد نویں صدی میں ان ہی مذاہب کے چار مصلے منجانب سلطنت خانہ کعبہ میں قائم ہو گئے۔

(۵) خود امام ابوحنیفہؒ اور دیگر ائمہ ثلاثہ رحمہم اللہ جنکی تقلید انکے بعد اختیار کی گئی ہے اپنی تقلید سے منع۔ اور صرف اتباع سنت رسول صلعم کی ہدایت بلیغ فرماکر بری ہو چکے۔

(۶) امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ بیشک ایک مسلّم اور محتاط ذکی الفہم عابد زاہد متقی بزرگ تھے لیکن علم حدیث میں کہ جس پر بیشتر مدار دین کا ہے۔ ائمہ ثلاثہ یا دیگر خواص علماء امت سے کمتر پایہ رکھتے۔ اور آپ زیادہ تر اقوال شیوخ خود سے مسائل استنباط کیا کرتے تھے۔ اسی وجہ سے امام اہل الرائے

کے مشہور ہوئے نہ اہل حدیث کے۔

(۷) امام صاحبؒ کا پایۂ علم تسلیم بھی کر لیا جائے تو آج کیا بلکہ پہلے سے دنیا میں اُنکی کوئی تصنیف کا پتہ نہیں چلتا جیسا کہ علامۂ محقق مولانا شبلی مرحوم حنفی اپنی کتاب سیرۃ النعمان میں صاف اقرار کرتے ہیں کہ سچ یہ ہے کہ امام ابو حنیفہؒ صاحب کی تصنیف کا ایک حرف بھی موجود نہیں

(۸) موجودہ ذخائر فقہ حنفیہ کا کلیتہ امام ابو حنیفہؒ سے کوئی تعلق نہیں جسکی وجہ نقلی یہ کہ اس کی سند امام صاحبؒ تک نہیں پہونچتی۔ اور وجہ عقلی یہ کہ امام صاحبؒ جیسے محتاط اور متقی بزرگ کی شان سے بعید ہے کہ ایسے بے وجود اور ناگفتنی مسائل بیان کریں جو مشتے نمونہ از خروارے رسالہ ہذا کے حصۂ اول میں درج ہیں۔ اور امام صاحبؒ کی طرف اسکی نسبت کرنا بڑی زبردستی اور جرأۃ عظیمہ ہے۔

(۹) اس فقہ کے مصنفین بعض عقیدۃً معتزلی، شیعی اور مرجیہ وغیرہ فرقوں میں سے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ اسمیں بے ثبوت اور دور از کار مکروہ باتیں بھری پڑی ہیں۔ اور امام صاحبؒ کی طرف اُس کی نسبت کو صرف ایک ذریعہ قبول عام کا بنایا گیا ہے۔ اور کچھ نہیں۔

(۱۰) تقلید (بے دلیل کسی کی پیروی کرنا) انسان کو خواہ وہ علم رکھتا ہو تحقیق سے باز رکھتی ہے اسی وجہ سے وہ جائز اور ناجائز۔ حلال یا حرام میں کبھی تمیز دار نہیں ہوتا اور بالکل لکیر کا فقیر بن جاتا ہے۔ پھر لاکھ کوئی سمجھائے اُس کی سمجھ میں نہیں آتا۔ بلکہ سیدھی سے سیدھی اور بدیہی بات کا انکار کر دیتا ہے۔ جیسا کہ حال ابنائے زمانہ کا شاہد ہے کہ اس بے ثبوت فقہ پر اڑے ہوئے ہیں۔ اور سخت سے سخت معاصی یا بدعات میں مبتلا ہیں۔ بفحوائے كُلُّ حِزْبٍ بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحُونَ ۝ (ہر فرقہ جو اپنے پاس ہے اُسپر خوش ہو رہے ہیں) کسی کی نہیں سنتے۔ اور اپنی کورانہ مختار باتوں کے مقابل قرآن و حدیث کے صاف ستھرے احکام کی تردید کھلے بندوں کر بیٹھتے ہیں۔ نعوذ باللہ من ذلک

(۱۱) فقہ کے جو مسائل درست ہیں جیسے کہ حصہ دوم رسالہ ہذا میں درج ہیں اُنکی بھی سند امام صاحبؒ تک گو نہیں پہونچتی لیکن چونکہ کتاب و سنت کے مطابق ہیں۔ اور دیگر تصانیف ائمہ کرامؒ سے امام عالیمقامؒ کا متبع سنت ہونا ثابت ہے۔ بلکہ خود امام صاحبؒ کے اقوال إِذَا ثَبَتَ الْحَدِيثُ فَهُوَ مَذْهَبِي (جو حدیث سے ثابت ہے بس وہی میرا مذہب ہے) اور إِذَا صَحَّ الْحَدِيثُ فَهُوَ مَذْهَبِي (جو صحیح حدیث ملے وہی میرا مذہب ہے) اور اُتْرُكُوا قَوْلِي بِخَبَرِ الرَّسُولِ صلعم (میرے قول کو چھوڑ دو حدیث کے آگے) بجائے خود اس بات کے قوی

شاہد ہیں۔ اسلئے یہ مسائل قابل قبول اور لائق تسلیم ہیں۔

(۱۳) جو مسائل خاص اہلحدیث کے خیال کئے جاتے ہیں۔ اور جنکی وجہ سے ان غربائے اسلام پر ہر طرح اور ہر جانب سے خفگی کا اظہار ہوتا رہتا ہے۔ اور یہ بہر صورت نقصان رسانی سے بھی دریغ نہیں کیا جاتا۔ وہ مسائل بالکل قرآن و حدیث کے مطابق ہیں۔ اور فقہ حنفیہ بھی اُسکی پوری تائید کرتی ہے (جیساکہ حصہ دوم سے اظہر ہے) اور ان پر عمل کرنیوالے لامذہب اور بے دین نہیں ہوا کرتے۔ بلکہ خاص اہلسنت والجماعت اور خالص مطیع خدا اور رسول کے۔ یا ارباب فرقہ ناجیہ یہی لوگ ہیں۔ کیونکہ سبیل مَآ اَنَا عَلَیْہِ وَاَصْحَابِیْ کے تابع ہیں

جب اس نتیجہ مندرجہ بالا تک ناظرین کی رسائی ہو جائے تو اُس وقت اُنکی خدمت میں مؤلف کی غرض ہے کہ یہ تقلید علاوہ ایک وسیلہ گمراہی کے ایک بڑا ذریعہ تعصب باہمی اور تفرقہ جماعت اسلام کا ہے۔ جسکی ممانعت اور وعید قرآن و حدیث میں جا بجا وارد ہوئی ہے۔ اور اسی کی بدولت اگلی اُمتیں فرقہ بندیوں میں غارت ہو چکی ہیں جنکی مذمت کلام الٰہی اور اخبار نبوی سے خوب ظاہر ہے۔ اور اسی قدیم عادات انسانی کو دیکھتے ہوئے رسول اکرم صلعم نے اپنی اُمت کے لئے پیشتر ہی فرمادیا کہ تہتر فرقوں میں تقسیم ہو جاویگی۔ اور یہ پیشنگوئی آپکی حرف بحرف پوری ہوئی جیساکہ تفصیل ان فرقوں کی مقدمہ رسالہ ہذا میں گذر چکی ہے۔ پھر ساتھ ہی آپ نے یہ تنبیہ فرمادی کہ بہتر فرقے اُنمیں سے ناری ہیں۔ گویا وہ سب دائرہ اسلام سے بالکل یا قریب قریب خارج اور منقطع ہیں۔ اور باقی ایک فرقہ ناجی ہے۔ یعنی اسلام کا خالص فرقہ صرف ایک ہی ہے۔

اب یہاں ایک دعویٰ ہے کہ وہ فرقہ ناجیہ خالص اسلام کا اہلسنت والجماعت کا گروہ ہے۔ اور بیشک یہ گروہ اس قول میں حق بجانب ہے۔ لیکن افسوس صد افسوس کہ اس تقلید ناسدید نے انمیں سے بھی اکثر کو ایک سیدھی شاہراہ محمدی سے چار مختلف طریقوں میں متفرق کرکے باہمی مغائرت و منافرت پیدا کردی۔ ایسی کہ خالص خانہ کعبہ میں قدیم سے صرف ایک مصلّٰی ابراہیمی تھا جو وحدتِ جماعت اسلام اور واحد پرستی کا نشان تھا۔ اور اُسی کے لئے خداوند تعالےٰ کا حکم تھا۔ وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهِیْمَ مُصَلًّى ۔ یعنی اختیار کرو مصلّے مقام ابراہیم کو۔ چنانچہ یہی ایک مصلّے قدیم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم و صحابہ رضی اللہ عنہم وغیرہ اوّلین سابقین امت کا تھا۔ اور یہی اہل حدیث کا ہے۔ لیکن علاوہ اس کے چار مصلّے علیحدہ علیحدہ اور قائم ہوکر ایک دوسرے سے بالکل جدا ہو گئے۔ جیساکہ اس

نقشہ ذیل سے ظاہر ہے۔

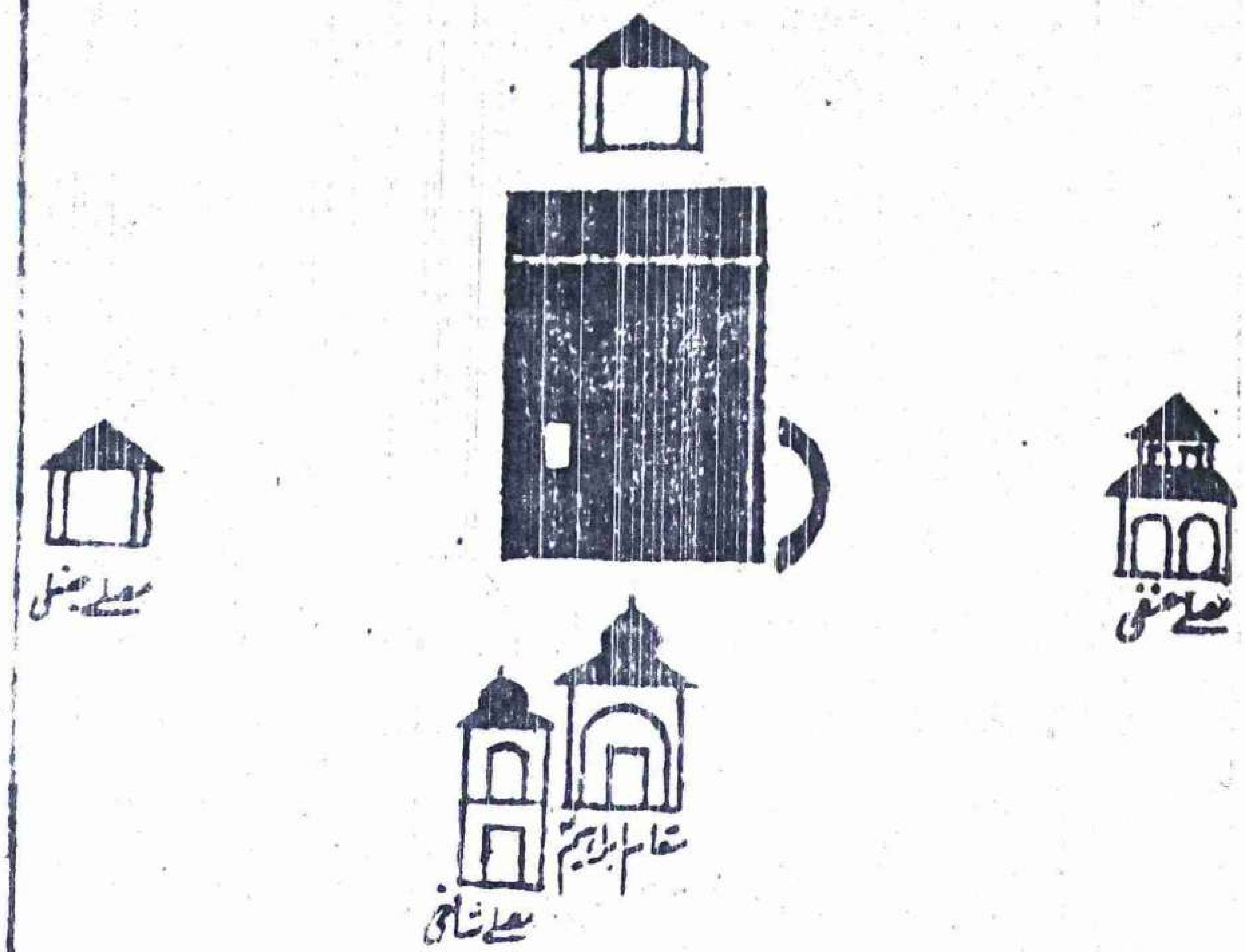

ب ہر مصلے کے نمازی دوسرے مصلے کی جماعت میں شریک نہیں ہوتے۔ اور خداوند تعالےٰ کے کم صریح وَارْكَعُوْا مَعَ الرّٰكِعِيْنَ ۝ کے خلاف اپنے مصلے کی جماعت کے انتظار میں رہتے ہیں۔ گویا اپنے طریقۂ عمل سے بتلاتے ہیں کہ دین اور معبود ان چاروں کے بالکل مختلف کہ ایک کا دوسرے سے کوئی تعلق اور رابطہ نہیں۔ علاوہ اسکے خانہ کعبہ میں جس کثرت کو رسول کریمؐ نے مٹا کر وحدت قائم کی تھی اس صورت میں اب پھر وہی کثرت نظر آنے لگی۔ اور آپؐ نے تمام مومنوں کی مثال ایک جسم کی سی فرمائی۔ کہ ایک عضو میں درد پیدا ہو تو سب اعضاء کو اثر تکلیف محسوس ہو۔ اور کوئی کام کسی عضو کے متعلق ہو تو سب اعضاء بالاتفاق اُس میں شریک ہوں مگر اس تقلید نے انکو باہم ایسا دشمن بنا دیا کہ اب ان میں باہمی ہمدردی اور اخوت اسلامی جیسی کہ چاہیئے۔ باقی نہ رہی [1]

پس حقیقت الامر یہ ہے کہ اس تفرقہ اہلسنت والجماعت کے سامنے اُن بہتر فرقہ ہائے اسلام کی قدر ہی نسیاً منسیاً ہوگئی کیونکہ اُن فرقہ ہائے ضالہ نے اسلام میں شروع ہی سے کوئی وقعت نہیں

1 یہ مرحوم مؤلف کے زمانے کی بات ہے الحمد للہ آج ملت اسلامیہ پھر کعبہ شریف میں ایک مصلے پر جمع ہو چکی ہے
راز

پائی۔ نہ اسلام کے گھر بیت اللہ میں انکو جگہ ملی۔ اور اب تک حالت کسمپرسی میں ذلیل و خوار ہیں۔ مگر اہلسنت [illegible] ہمیشہ سے اسلام اور خانہ کعبہ کے دشمن رہے۔ اور ان ہی کو دنیا میں پایہ اعتبار حاصل رہا۔ تو چاہیئے تھا کہ ویسے ہی جیسے کہ شروع سے تھی ایک ہی جماعت یا فرقہ واحد بن کر رہتے۔ مگر نہ رہے۔ اور آخر انکی تفریق زوال اسلام کا باعث ہوئی۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ٥

اب یہاں وہ روایات بھی درج کر دینا ضروری ہے کہ جنسے اس تفرقہ مذاہب اربعہ کی ناپسندیدگی پر کافی روشنی پڑتی ہے۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ کُنَّا عِنْدَ النَّبِیِّ صلعم فَخَطَّ خَطًّا وَخَطَّ خَطَّیْنِ عَنْ یَمِیْنِہٖ وَخَطَّ خَطَّیْنِ عَنْ یَسَارِہٖ ثُمَّ وَضَعَ یَدَہٗ فِی الْخَطِّ الْاَوْسَطِ فَقَالَ ھٰذَا سَبِیْلُ اللّٰہِ ثُمَّ تَلَا ھٰذِہِ الْاٰیَۃَ وَاَنَّ ھٰذَا صِرَاطِیْ مُسْتَقِیْمًا فَاتَّبِعُوْہُ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِکُمْ عَنْ سَبِیْلِہٖ ترجمہ جابر بن عبداللہ سے روایت ہے کہا انہوں نے کہ ہم رسول اللہ صلعم کے پاس تھے آپنے ایک لکیر سیدھی کھینچی اور دو لکیریں اس کے داہنی طرف اور دو لکیریں اسکے بائیں طرف کھینچیں (جس کا نقشہ یہ ہے صراط ——←——←—— مستقیم) پھر بیچ کی لکیر پہ انگلی رکھکر فرمایا کہ یہ اللہ کی راہ ہے۔ پھر یہ آیت پڑھی وَاَنَّ ھٰذَا صِرَاطِیْ مُسْتَقِیْمًا۔ الخ یعنی فرمایا ہے اللہ عزوجل کہ یہ میری راہ سیدھی ہے تو چلو اس پر اور مت چلو اور راہیں کہ بہکا دیں گی تمکو اسکی سیدھی راہ سے (ابن ماجہ مطبوعہ فاروقی ص۳)

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ خَطَّ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صلعم خَطًّا ثُمَّ قَالَ ھٰذَا سَبِیْلُ اللّٰہِ ثُمَّ خَطَّ خُطُوْطًا عَنْ یَمِیْنِہٖ وَعَنْ شِمَالِہٖ وَقَالَ ھٰذِہٖ سُبُلٌ عَلٰی کُلِّ سَبِیْلٍ مِّنْھَا شَیْطَانٌ یَّدْعُوْٓا اِلَیْہِ وَقَرَاَ وَاَنَّ ھٰذَا صِرَاطِیْ مُسْتَقِیْمًا فَاتَّبِعُوْہُ الاٰیۃ ترجمہ۔ روایت ہے عبداللہ بن مسعودؓ سے کہا کہ خط کھینچا ہمارے لئے رسول اللہ صلعم نے ایک خط پھر فرمایا کہ یہ راہ اللہ کی ہے۔ پھر کھینچے کئی خط داہنے اُسکے اور بائیں اُسکے اور فرمایا کہ یہ راہیں ہیں اور ہر راہ پر ان میں سے شیطان ہے۔ جو بلاتا ہے اُس راہ کی طرف۔ اور پڑھی آپ نے یہ آیت وَاَنَّ ھٰذَا صِرَاطِیْ الخ یعنی فرمایا اللہ رب العزۃ نے کہ یہ میری راہ سیدھی ہے تم چلو اسپر اور مت چلو اور راہیں کہ بہکا دیں گی تمکو سیدھی راہ سے (مشکوٰۃ مطبوعہ نظامی دہلی ص۱۹)

الغرض یہاں سے معلوم ہوا کہ اسلام کا طریقہ اور فرقہ ایک۔ اور صرف ایک ہے۔ دو تین چار یا تہتر نہیں ہیں۔ اور صرف چار خط ٹیڑھے کھینچنا مخبر صادق علیہ السلام کا گویا ایک صاف پیشین گوئی ہے کہ تمام فرقہ ہائے اسلام میں جو ایک فرقہ برسرحق ہوگا وہ بھی مذاہب اربعہ کی صورت میں متفرق ہو جائیگا۔ اور تفریق جماعت اسلام کی واقع ہوگی جو خاص منشاء و مقصد اعظم شیطان کا ہے۔ اسی لئے چار ٹیڑھے خط کھینچکر ان کو کج راہیں شیطان کی قرار دیں۔ اور فرمایا کہ صرف ایک درمیانی سیدھی راہ پر چلو۔ اور ادھر اُدھر کی متفرق ٹیڑھی راہوں میں مت جاؤ کہ گمراہ ہو جاؤ گے

ترسم نرسی بکعبہ اے اعرابی / کیں رہ کہ تو میروی بترکستان است

پس اتباع کے لائق صرف ایک ہی راستہ سیدھا بتلایا۔ اور وہی صراط مستقیم خداوندی۔ یا طریقہ محمدی۔ اور مسلک صحابہؓ ہے۔ اسلئے اسی پر چلنے والا فرقہ خالص اسلام کا ہے اور بس۔

اب اس مقام پر اگر ہمارے معزز برادر معاندین فرمائیں کہ صحابہؓ میں بھی فروعی اختلاف تھا۔ اور اسی اختلاف پر ان مذاہب کی بنا ہے پھر یہ مذاہب کیسے مذموم ہوئے۔ تو آپکی جناب میں یہ عرض ہے کہ بیشک صحابہؓ میں بھی اختلاف تھا۔ مگر انہوں نے اپنے جدا جدا مذاہب قائم کر کے فرقہ بندی نہیں کی۔ نہ خالص اتباع رسولؐ کو چھوڑ کر کسی امتی کی پیروی کی۔ نہ علیحدہ علیحدہ نام سے موسوم ہو کر منافرت پیدا کی۔ نہ آپس میں اختلاف فروعی کی وجہ سے دشمنی برتی۔ بلکہ جو کچھ اختلاف تھا وہ محض خلوص کے ساتھ تھا یعنی وہ حضرات بابرکاتؓ ایک دوسرے کے جائز مختارات پر بیجا تعرض نہیں کیا کرتے تھے۔ اور ذرا ذرا سی باتوں پر کفر کے فتوی نہیں لگایا کرتے تھے۔ ہاں امور خلاف شرع میں خاموشی اور لحاظ بھی نہیں برتتے تھے۔ اور دلیل حق سے اسکا برابر انکار یا رد فرماتے تھے۔ اور حق معلوم کر کے اپنے ناحق پر ضد اور اصرار نہیں کرتے تھے۔ اور ہر قسم معاملات کے برا اثر لیکر اپنے دلوں میں عداوت باہمی کو جگہ نہیں دیتے تھے۔ بلکہ باوجود اختلاف بلادریغ ایک دوسرے کے پیچھے نماز پڑھتے تھے۔ اور خلوص و محبت کے ساتھ ایک جماعت کی صورت میں متفق رہ کر اسلام اور اہل اسلام کی فلاح و بہبود میں مصروف رہتے تھے۔ اور انکی شان تھی۔ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗٓ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ (یعنی صحابہؓ سخت ہیں کافروں پر ہمدرد ہیں آپس میں) اور وَاَلْزَمَهُمْ كَلِمَةَ التَّقْوٰى وَكَانُوْٓا اَحَقَّ بِهَا وَاَهْلَهَا (یعنی لازم کر دی انپر پرہیزگاری اور تھے بھی وہ اسی کے لائق اور اہل) اب ان مذاہب کو دیکھیئے کہ بالکل ایک دوسرے کے خلاف برسرپیکار ہیں۔ اور لعن و طعن سب و شتم

بلکہ ہر امر تکفیر، اور نقصان رسانی سے، دریغ نہیں کرتے۔ اور ایک جماعت میں شامل نہیں ہوتے
ہوتے نہیں ہیں۔ بلکہ کفار سے دوستی اور مسلمانوں سے عداوت و نفرت انکا خاص شیوہ ہے۔

ببیں تفاوت رہ از کجاست تا بکجا

پس جب حقیقت اس تقلید خانہ خراب کی اور اصلیت اختلاف سلف و خلف کی آپ کو معلوم ہو چکی تو
اے برادران! رحم کرو اپنی جانوں پر اور مٹا دو اپنے سب باہمی اختلافات رسمی اور اسمی کو۔ اور عمل
کرو۔ وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللَّهِ جَمِيعًا وَلَا تَفَرَّقُوا۔ پر۔ اور قائم کرو اپنا صرف ایک نام
اور ایک جماعت، فرقہ اسلام کا۔ اور چھوڑ دو فرقہ بندیوں کو۔ اور چلو سب متفق ہو کر اس ایک
سیدھی شاہراہ محمدی پر جس پر۔ وَأَنَّ هَٰذَا صِرَاطِي مُسْتَقِيمًا فَاتَّبِعُوهُ کا نشان لگا
ہوا ہے۔ اور ساتھ لو اپنے دو رہبروں کو جنکی تعریف میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔
تَرَكْتُ فِيكُمْ أَمْرَيْنِ لَنْ تَضِلُّوا مَا تَمَسَّكْتُمْ بِهِمَا كِتَابَ اللَّهِ وَسُنَّةَ رَسُولِهِ
(مشکوۃ مطبوعہ نظامی ص۳۱) یعنی چھوڑ دیں میں نے تم میں دو چیزیں جبتک تم ان کو پکڑے رہو گے
گمراہ نہ ہو گے وہ اللہ کی کتاب اور اسکے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے۔ اور مت چلو ان
متفرق کج راہوں پر جو اس صراط مستقیم کے ادھر ادھر جاتی ہیں۔ اور جن پر لکھا ہوا ہے۔
وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيلِهِ ۔ عَلَىٰ كُلِّ سَبِيلٍ مِنْهَا شَيْطَانٌ
يَدْعُو إِلَيْهِ (یعنی ان میں سے ہر راہ پر شیطان ہے جو بلاتا ہے اسکی طرف) اور نصرت کرو
سب مل کر امور دین و دنیا میں۔ اسلام اور اہل اسلام کی یہی ہماری غرض ہے اور بس۔

مراد ما نصیحت بود و گفتیم — حوالت با خدا کردیم و رفتیم

فقط

والسلام خیر الختام

وما علینا الا البلاغ المبین والتوفیق لموفقه الهادی المتین ربنا افتح بیننا
وبین قومنا بالحق وانت خیر الفاتحین واجمعهم علی اتباع سنن سید
المرسلین ربنا اغفر لنا ولاخواننا الذین سبقونا بالایمان ولا تجعل فی قلوبنا
غلا للذین امنوا ربنا انک رؤف رحیم اللهم اغفر ذنوبنا واستر عیوبنا و
نحن نسئال الله عز وجل السلامة من کید العدو وفتن الدنیا انه قریب
مجیب والمرجو من الله ان ینفع بحقیقة الفقه سائر المسلمین

الغافلین بفضلہ ومنّہ آمین یا رب العالمین وآخر دعوانا ان الحمد للہ
رب العالمین برحمتک یا ارحم الراحمین

حررہ العبد الضعیف محمد یوسف عفی عنہ مدرس مدرسہ فیض محمدی
محلہ نالہ نیلگران جے پور راجپوتانہ

تقریظ وقطعہ تاریخ از نتیجہ فکر جناب مولانا مولوی ابو البصر صاحب مدظلہ

ھذا الکتاب جمیعہ مقبول ۔۔۔ رب المقلد بالدلیل یدیل
یھدی ویشفی من یشاء شفارہ ۔۔۔ عن داء تقلید فاین علیل
ذالک البیان علی حقیقۃ فقہہ ۔۔۔ کالشمس فی نصف النہار دلیل
فکیف یتبع الرسول لانما ۔۔۔ حظ المقلد فی الحدیث قلیل
فالرأی رد فی امور شریعۃ ولہ ما للقیاس سوی الدلیل سبیل

کرد تصنیف مولوی یوسف ۔۔۔ درحقیقت کتاب قابل دید
رہ نماید بسوئے راہ صواب ۔۔۔ سالکان را بسنت وتوحید
اتباع حدیث وقرآن را ۔۔۔ ظاہر است از عبارتش تائید
مشکلات از مسائل مذہب ولہ حل نماید بصورت تنقید

پسند عام ہے تالیف مولوی یوسف ۔۔۔ نظیر جسکی کتب میں ہے دنیا میں معدوم
ہوئی ہے فقہ کی ساری حقیقت اس سے عیاں ۔۔۔ ہیں شرح وبسط سے ادلہ کل مرقوم
مفید اہل حدیثوں کو گرچہ ہے لیکن ۔۔۔ نہ ہونگے فیض سے اسکے مقلدین محروم
عجیب خامہ گوہر فشاں سے بس اپنے ۔۔۔ کئے سروش معانی نے ہر دو سن مرقوم
عجیب طور کی تحریر ہے کہ جس سے ہوئی ۔۔۔ ہمیں حقیقت فقہ آپ بخوبی بہر معلوم

قطعہ تاریخ ۱۳۴۲ھ از طبع سلیم منشی محمد عبد الرحیم صاحب جیپوری المتخلص بہ خاطر کاتب کتاب ہذا ۱۹۲۳

جزاک اللہ اے مولانا یوسف ۔۔۔ عجائب این کتاب تو رقم کرد
بگفتہ بیسوی تاریخ خاطر ولہ حقیقت فقہ تالیفش عجب کرد

خوب لکھی آپنے مولانا یوسف یہ کتاب ۔۔۔ فی الحقیقت کی ہے درج اسمیں حقیقت فقہ کی
ہیں سمجھتے فقہ کو جو مغز قرآن وحدیث ۔۔۔ کہہ دو اسے دیکھ لیں یہ ہے حقیقت فقہ کی
سن طبع اسکا خاطر کہہ مقلد سے کہ دیکھ ۔۔۔ لو میاں یہ کھل گئی ساری حقیقت فقہ کی

اِلتماس

خاکسار مؤلف نے بیشتر بھی گذارش کی تھی اب پھر عرض کرتا ہے کہ الحقر نے حتی الامکان ترتیب رسالہ ہذا میں اس امر کی کوشش کی ہے کہ کوئی بات خلافِ واقع۔ اور کوئی حوالہ غیر صحیح درج نہو جاوے لیکن خطا و نسیان خاصئہ انسان ہے۔ اور نقصان علم کا اعتراف عین انصاف۔ اسلئے اربابِ علم اس رسالہ کو ملاحظہ فرما کر بے دریغ اپنی اپنی رائے سے مطلع فرماویں۔ اور خدا نخواستہ اس سے کوئی تحسین و آفرین مطلوب نہیں۔ صرف اپنے عیوب سے واقفیت حاصل کرنا مقصود ہے۔ پس علمائے کرام بے تکلف ازراہ افادہ (نہ بطریق اعتراض) ہر نقص و سقم سے آگاہی بخشیں۔ تو مؤلف خلوص دل و صفائے قلب کے ساتھ اپنی غلطیوں کو قبول کر کے ممنون و مشکور ہوگا۔ اور طبع ثانی میں انشاء اللہ تعالےٰ ضرور اُسکی اصلاح کریگا۔ فقط

والسّلام

سپردم تبو مایۂ خویش را | تو دانی حساب کم و بیش را

المـــــلتمس

احقر العباد محمد یوسف عفی عنہ مدرس مدرسہ فیض محمدیہ محلہ نیل گران جے پور (راجپوتانہ)

سنہ (لوٹ) مرحوم اللہ کو پیارے ہو گئے غفر اللہ لہ لہذا اب ناشر کی طرف سے اس التماس کو تصور کیا جائے والسلام۔

Altaf Hussain Lodhia

Altaf Hussain Lodhia

اصول فقہ: توضیح تلویح [illegible] نور الانوار [illegible] تحریر الاصول

کتب فقہ: [illegible] الاشباہ [illegible] بہشتی زیور [illegible] بہشتی گوہر

شروح کتب فقہ: [illegible] عمدۃ الرعایہ [illegible] رد المحتار، شرح تحریر، طوالع الانوار

تراجم کتب فقہ: [illegible] المسائل [illegible] صلوٰۃ الرحمن، انوار التجلی

علم رجال: میزان الاعتدال [illegible] الضعفاء، تقریب، الراوی

علم تواریخ: [illegible] طبقات [illegible] الاوائل عسکری [illegible] کشف الظنون [illegible]

[illegible] حیاۃ الحیوان [illegible] تاریخ [illegible] مرآۃ الاسرار

[illegible] الرحمن [illegible]

علم لغت: غیاث اللغات

علم تصوف: [illegible] مشارق الانوار [illegible] ابطال التقلید

کتب متفرقات: [illegible] بستان [illegible]

[illegible] احیاء العلوم [illegible] مکتوبات امام ربانی

[illegible]

باوجود ان تمام [illegible]

زیادہ [illegible]

(فہرست) [illegible]

خادم العلماء [illegible] اشاعت دین

محمد [illegible] احمدی [illegible] دہلی

ارشاد

[illegible] صاحب [illegible] پوری قدس سرہ العزیز [illegible]

[illegible] کا علم [illegible]

[illegible] کی کتاب حقیقۃ الفقر [illegible]

[illegible] سورۂ فاتحہ کی ایک مبسوط تفسیر [illegible] آپ کے [illegible]

[illegible] کتاب ہے [illegible]

[illegible] حقیقۃ الفقر [illegible] نایاب [illegible]

[illegible] محمد الیاس صاحب [illegible]

[illegible] آج کل کے نوجوانان اسلام [illegible]

[illegible]

[illegible] مولانا مرحوم نے اس

کتاب میں [illegible] جگہ جگہ تشریح فرمائی ہے [illegible]

[illegible] کو سامنے رکھنا ضروری ہے [illegible]

[illegible]

[illegible] کی جائے گی [illegible]

[illegible]

[illegible] حاصل کرے۔

[illegible]

[illegible]

[illegible] دہلی

[illegible]

Altaf Hussain Lodhia

Altaf Hussain Lodhi

&CO.,LTD.

RIDAY	SATURDAY
5	6
2	13
9	20

SHINSUI ITO(1898

SUNDAY

2

9

Autumn

SEPTEMBER

TUESDAY	WEDNESDAY	THURSDAY	FRIDAY	SATURDAY
				1
4	5	6	7	8
11	12	13	14	15

OCTOBER

SUNDAY	MONDAY	TUESDAY	WEDNESDAY	THUR
	1	2	3	
7	8	9	10	1
14	15	16	17	1